غیرت کا فقدان
اور
اُس کا عِلاج

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسُنّت کی روشنی میں

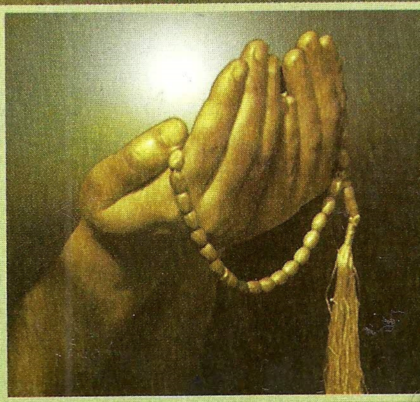

تالیف
رضوان اللہ ریاضی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جدید ایڈیشن تصحیح شدہ

غیرت کا فقدان

اور

اس کا علاج

قرآن وسنت کی روشنی میں

رضوان ریاضی

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹیڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

غیرت کا فقدان اور اس کا علاج ـــــ قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف: رضوان ریاضی

صفحات: ۳۴۸ سائز: 23x36/6

باہتمام: محمد ناصر خان

ناشر

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2

Phones: 23247075, 23289786, 23289159 Fax: 23279998

Ghairat Ka Fuqdan Aur Uska Ilaaj

Qur'an Wa Sunnat Ki Roshni Main

Author: Rizwan Riyazi

Pages: 348 Ist Edition: 2006

OUR BRANCHES:

- Farid Book Depot (P) Ltd.
422, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6
Ph.: 23265406, 23256590
- 168/2, Jha House, Basti Hazrat Nizamuddin (W),
New Delhi-110013 Ph.: 55358122
- 208, Sardar Patel Road, Near Khoja Qabristan,
Dongri, Mumbai-400009 Ph.: 022-23731786, 23774786

Printed at: Farid Enterprises, Delhi-2

گزارش: قارئین حضرات سے گزارش ہے کہ فرید بکڈپو پرائیویٹ لمیٹیڈ کے بانی الحاج فرید خان صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

تأثرات ....

تقدیم 11

مقدمہ [دوسرا ایڈیشن] 14

مقدمہ 15

غیرت کی تعریف 23

غیرت کی اقسام 24

غیرت اور فطرت 24

غیرت اور فطرت کی ایک واضح مثال 27

محرمات اور غیرت مومن 29

اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں غیرت مومن کی ایک مثال 33

زمانۂ جاہلیت میں عرب کی غیرت ****************** 39

قرآن کریم میں غیرت کے دلائل 45

احادیث نبویہ میں غیرت کے دلائل 52

شریعت اسلامیہ میں غیرت کی ایک انوکھی مثال 57

ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت ****************** 63

دورِ حاضر میں غیرت کے عناصر ****************** 79

شریعتِ اسلامیہ عزت وآبرو کی ہر ممکن حفاظت کرتی ہے: ********** 93

غیر محرم کے ساتھ خلوت نشینی سے ممانعت 95

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غض بصر (نگاہیں نیچی رکھنا) 95
عزت وآبرو کے تحفظ میں شادی کا اہم کردار 96
لچکدار گفتگو سے ممانعت 99
گھروں کو لازم پکڑنے کا حکم 101
اظہارِ زیب وزینت پر پابندی 102
لباسِ عریاں پر پابندی 103
خوشبو لگا کر نکلنے کی ممانعت 104
مردوں سے الگ تھلگ ہو کر راستہ چلنے کا حکم 105
اختلاط مرد وزن کی ممانعت 106
اختلاطِ مرد وزن سے بچنے کے لیے بعض اسلامی احکام کی تبدیلی 107
زنا کی حرمت 107
عزت وآبرو کے تحفظ کے لئے قانونِ رجم 108
عزت وآبرو کی پامالی پر کوئی معاوضہ قبول نہیں 110
بہتان تراشی کی مذمت اور اس کی سزا 111
ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی جھلکیاں: ************ 118
۱. قریبی رشتہ داروں سے بے احتیاطی 118
۲. سالی اور بہنوئی کا رشتہ 121
۳. جوان نوکروں کی کھلی آزادی 126
۴. دوستی گھر سے باہر 133
۵. محرم کے بغیر عورت کا سفر 136

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶. پردہ سے عدم توجہی 140

۷. دوپٹے کا آنچل ہوا کے حوالے 148

۸. مخلوط نظامِ تعلیم 151

۹. اجنبی مردوں کے ساتھ عورتوں کا اختلاط 169

۱۰. دوشیزاؤں اور عورتوں کی مارکیٹنگ 174

۱۱. نسوانی آرائش وزیبائش اور لباس 179

۱۲. بیوٹی پارلر 183

۱۳. لڑکیاں اور ٹیلی فون 186

۱۴. فیشن پرستی 189

۱۵. فلم بینی اور تقریبات میں شرکت 192

۱۶. عورت کا دائرۂ عمل 202

۱۷. عورت کے علاج معالجہ میں تساہلی 211

۱۸. جھاڑ پھونک کے نت نئے شیطانی ہتھکنڈے 214

۱۹. مزاروں اور خانقاہوں پر حاضری اور ان کی حقیقت * * * * * * * 219

أ. نگینہ کون تھی؟ نیز ایسی نگیناؤں سے دربار اٹا پڑا ہے 234

ب. دربار.... جہاں عورتوں کی بولی لگتی ہے 236

ج. داتا دربار کے ''نعت گو'' کی اصل حقیقت 237

د. نعت خوانی کا کرشمہ جمعرات کو 239

۲۰. اختراعاتِ جدیدہ کے غیر اخلاقی پروگراموں کی مقبولیت 240

۲۱. فحش لٹریچر اور اخبارات کی پذیرائی 245

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲. شادی بیاہ میں اسلامی طریقہ اپنانے سے انحراف 251

سیکولرائزیشن کے ذریعہ اسلامی تشخص پامال کرنے کی زبردست سازشیں * 265

۱. بیوٹی پارلر کلچر 266

۲. سیکس ایجوکیشن کلچر 267

۳. پورنو کلچر 267

۴. مانع حمل کلچر 267

۵. ایڈس کلچر 267

۶. کلچر شو کلچر 268

۷. ڈرامہ کلچر 268

۸. نیشنل فیسٹول کلچر 268

۹. فیشن شو کلچر 269

۱۰. بیوٹی کنٹسٹ کلچر 269

۱۱. کاسمیٹک کلچر 269

۱۲. پب کلچر 269

۱۳. شیئر اور سیکورٹی کلچر 269

۱۴. ملبوسات کلچر 270

۱۵. x x کلچر 270

مغربی ممالک میں فقدانِ غیرت کے بھیانک نتائج * * * * * * * * * 275

فقدانِ غیرت کے اسباب اور ان کا علاج:* * * * * * * * * * * * * 291

۱. ایمان کی کمزوری 291

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲. قرآن وسنت کی تعلیمات سے دوری 292

۳. اسلامی تربیت سے لاپرواہی 293

۴. فواحش ومنکرات کی کثرت 294

۵. سودخوری 295

۶. منشیات کا استعمال اور شراب نوشی 297

۷. اندھی تقلید (Blind Following) 300

۸. فکری جنگ کی کامیابی اور ہماری غفلت 302

۹. تصورِ جہاد سے خوف 305

۱۰. عورت پر مرد کی حاکمیت کا غلط استعمال 310

۱۱. ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کی سزا میں تفریق 313

۱۲. میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھوتھو 316

۱۳. خوفِ الٰہی کی کمی 319

۱۴. شرم وحیا کی قلت 321

۱۵. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غفلت 324

غیرت کی اقسام

پہلی قسم: غیرتِ محمودہ ************************ 331

۱- حرمات کی پامالی پر غیرت 331

۲- عزت وآبرو پر غیرت 336

۳- علم پر غیرت 337

۴- وقت پر غیرت 338

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: غیرتِ مذمومہ * 340
غیرت کے نام پر قتل.......................... 343
خاتمہ * 347

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی قدر مولوی رضوان اللہ ریاضی صاحب / وفقہ اللہ لکل خیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

معروض اینکہ آپ کا ارسال کردہ مسودہ ''غیرت کا فقدان اور اس کا علاج، قرآن وسنت کی روشنی میں'' دستیاب ہوا۔ کتاب کی فہرست مضامین اور اس کے اکثر مقامات کا سرسری مطالعہ کیا۔ آپ نے اس میں بہترین اور قیمتی مواد جمع کیا ہے، یہ کتاب اس حیثیت سے اہمیت کی حامل ہے کہ قومی اور ملی زندگی میں اسلامی غیرت کا اہم کردار ہے، جس سے روگردانی کی وجہ سے پوری نسل تباہ وبرباد ہوجایا کرتی ہے۔ ان شاء اللہ اس سے مسلمانوں میں غیرت بیدار ہوگی۔ جس میں غیرت کے فقدان کی تقریباً تمام شکلوں اور پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آج مغرب کی اندھادھند نقالی نے مسلمان خواتین ہی کو نہیں؛ بلکہ پوری امت مسلمہ کو اور اس کے ہر طبقہ کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

کتاب کے مطالعہ اور حاشیہ میں درج شدہ مراجع سے آپ کی محنت اور کد وکاوش کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کتاب اردو زبان میں اپنے موضوع پر ایک نرالی تصنیف ہے۔

دعا ہے کہ مولائے قدیر آپ کے قلم کو اخلاص واثر کی نعمتوں سے سرفراز کرے، اور اس کتاب کو دینی غیرت کی بیداری کا سبب بنائے۔ (آمین)

والسلام

مخلص

عبدالسلام عبدالحمید (العمری المدنی)

(سابق استاذ جامعہ دار السلام عمر آباد، تامل ناڈو)

المركز الثقافي بدواجن الوطنية

ص.ب: ۱۶۷۹ بريدة، سعودی عرب

۳/۳/۱٤۲۳ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز مکرمی جناب رضوان اللہ ریاضی صاحب ر سلمہ اللہ عن نوائب الدھر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا مرسلہ مسودہ دستیاب ہوا، میں نے وقت نکال کر اس کا سرسری مطالعہ کیا۔

درحقیقت آج کے اس پرفتن دور میں جب کہ چہار جانب سے مسلمانوں کے اندر سے شعائر اسلامی کو مسخ کرنے کی زبردست سازشیں زور شور پر ہیں۔ اور دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں کے گھر گھر میں لادینیت کے جملہ اسباب داخل کرنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مسلم معاشروں میں ایسی ایسی برائیاں و بے حیائیاں جنم لے چکی ہیں، جن کا ایک غیرت مند مومن نام لینا بھی گناہ تصور کرتا ہے۔لیکن تف ہے آج کے مسلمانوں پر کہ اسلامی سوسائٹی میں اندھی تقلید کے سبب ان برائیوں و بے حیائیوں سے چشم پوشی کی جاتی ہے، اور اسلامی غیرت وحمیت بالکل نہیں جاگتی۔

ایسی صورتحال میں یقیناً وہ لوگ قابل تحسین ومبارکباد ہیں جو باحس وغیور ہیں۔ ان کی غیرت وحمیت اسلامی معاشروں میں پھیلتی بے حیائیوں کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتی، بلکہ معاشرے کے سدھار کیلیے وہ فوراً اپنی زبان وقلم کے ذریعہ اسلامی غیرت وحمیت کو معاشرے میں بحال کرتے، اور اپنی بساط کے مطابق معاشرے کو خالص اسلامی تعلیمات کی ڈگر پر چلانے کی تگ ودو کرتے ہیں۔

آپ نے دور حاضر میں فقدانِ غیرت کے سبب رونما ہونے والے بھیانک نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے مسلم معاشرے کے اندر اسلامی غیرت وحمیت کی بحالی کے لیے جس حساس اور نادر موضوع کا انتخاب کیا ہے، یقیناً یہ بڑا مستحسن امر ہے۔ان شاء اللہ آپ کی محنت وکوشش اصلاحِ معاشرہ میں بے حد مفید ثابت ہوگی۔ میری تمنا ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد منظر عام پر آجائے تاکہ مسلم معاشرے کی نوجوان نسلیں اس کے مطالعہ سے خاطر خواہ استفادہ کریں، اور اسلامی معاشرہ غیروں کی اندھی تقلید سے بالاتر ہوکر اسلامی غیرت وحمیت کے سایہ میں صاف وشفاف اور پاکیزہ بن جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش کو اخلاص بخشے اور دین ودنیا دونوں میں آپ کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے. آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عبدالمبین محمد صالح السلفی (۱۷/۵/۱۴۲۳ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

الحمد لله نحمده ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلامضل له، ومن يضلله فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أمابعد:

فإن خير الكتاب كتاب الله، وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار.

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ [الأنعام: ١٥٠]، وقال الرسول ﷺ: "لَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ، وَلِذَاحَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ". [متفق عليه من حديث ابن مسعود رضى الله عنه].

اسلام اللہ رب العزت کا آخری پسندیدہ دین ہے، جو پاکیزہ معاشرے کا داعی ہے، اسی لیے اس نے ہرطرح کے چھوٹے بڑے اور ظاہری وباطنی فواحش ومنکرات پر سختی سے قدغن لگایا ہے. اس نے پاکیزہ معاشرہ معرض وجود میں لانے کے لیے جہاں سخت سے سخت احکام صادر کئے ہیں، وہیں ان جملہ اسباب ومحرکات پر بھی سختی کے ساتھ قدغن لگایا ہے، جو کسی بھی قسم کی گندگی وآلودگی سے معاشرے کی صاف ستھری فضا کو مکدر کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں. قرآن وسنت کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں!!

شیطان نے روزِ اول ہی سے قسم کھارکھی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو صحیح ڈگر پر چلنے سے بہکاتا رہے گا، اس لیے وہ رات دن اس چکر میں لگا ہوا ہے اور ہمیشہ نت نئے فتنوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ اچھے خاصے معاشرے کو بے حیائی و برائی میں مبتلا کر دینے کی زبردست سازشیں کرنے میں سرگرم عمل ہے؛ تاکہ معاشرے کی نوخیز نسلوں کو اخلاقی جذام میں مبتلا کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے. بلکہ دورِ حاضر میں تو اس نے انسانوں میں سے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ ایسے ایسے اسباب و محرکات عالم وجود میں لا دیے ہیں کہ قدم قدم پہ انسانی قدم کے ڈگمگانے کے سامان مہیا ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے اور خود شیطان نے یہ کہا ہے کہ اللہ کے منتخب بندوں پر شیطان کا جادو نہیں چل سکتا. مگر چونکہ دنیا عالم اسباب ہے اور اسباب گرچہ پیدا اللہ کرتا ہے لیکن ان کا نفاذ بندے ہی کرتے ہیں؛ سو بنی نوع انسان کو شیطان کی چالوں اور سازشوں سے بچانے کے لیے ہر دور میں کچھ اللہ کے ایسے بندے ہوتے رہے ہیں جو قرآن وسنت اور پیش آمدہ واقعات وحقائق کے ذریعہ بھولی بھٹکی نسلوں کی آنکھوں سے گمراہی کی پٹی کھولتے رہے ہیں، اور چونکہ دنیا قیامت تک رہنی ہے اس لیے وہ بھی آخری گھڑی تک اپنے فریضہ کی ادائیگی میں سرگرم عمل رہیں گے. ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہمارے عزیز محترم مولانا رضوان اللہ ریاضی کی یہ گراں قدر کوشش بھی دراصل اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے، جنھوں نے قرآن وسنت، تاریخی واقعات، چشم دید مشاہدات اور ثقہ حضرات سے سنے ہوئے واقعات وحقائق کی روشنی میں مسلمانوں کی موجودہ بے غیرتی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے. مسلمانوں کی موجودہ بے غیرتی کے مظاہر!! الأمان والحفیظ!! ایک سچے مؤمن کا دل انتہائی کڑھن محسوس کر رہا ہے، لیکن کرے بھی تو کیا کرے؟! اس دور میں تو بس فبلسانہ (اپنی زبان سے منکر کو مٹانے) کا ایمان یعنی ایمان کا دوسرا درجہ ہی رہ گیا ہے، بلکہ کہیں تو صرف فبقلبہ (برائی کو اگر زبان سے نہ مٹا سکے تو دل سے برا جانے) یعنی آخری درجہ کا ایمان بھی خال خال لوگوں میں رہ گیا ہے. ہمیں بڑی خوشی ہے کہ ہمارے عزیز موصوف نے فبلسانہ کا فریضہ بحسن وخوبی اور انتہائی دردمندانہ اور غیرت مندانہ اسلوب سے ادا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے.

زیر مطالعہ کتاب میں نے حرفاً حرفاً پڑھی ہے اور از حد متاثر ہوا ہوں. اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور آخرت میں ترقی درجات کا ذریعہ بنائے، اور تمام بنی نوع انسان خصوصاً اسلام کے نام لیواؤں کو توفیق دے کہ وہ اپنے خاندان، سماج اور سوسائٹی کو پاک وصاف رکھیں اور اسلامی غیرت وحمیت کو اپنی زندگی کے ہر گوشے میں نافذ کریں. نیز اللہ رب العزت سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے ناشر اور اس میں کسی بھی طرح کا تعاون پیش کرنے والے حضرات کو جزائے خیر دے اور نیکی میں تعاون کے اجر وثواب سے نوازے.

وصلی اللہ علی خیر خلقہ وسلم.

العبد العاجز
احمد مجتبیٰ نذیر عالم السّلفی
۱۷/ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰/جنوری ۲۰۰۳ء
(نائب صدر دارالدعوۃ، شاہین باغ، نئی دہلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقدّمہ [دوسرا ایڈیشن]

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده؛ أما بعد:

قارئین کرام! قبل اس کے کہ آپ کتاب کا مطالعہ شروع کریں، چند باتیں مستحضر کر لیں:

یہ کتاب آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل یعنی اپریل 2003ء میں "مؤسسة دار الدعوة" دہلی کی جانب سے شائع ہو چکی ہے اور الحمد للہ کتاب کے قارئین کی طرف سے اچھے اور خوش کن تاثرات موصول ہوئے ہیں۔ چوں کہ پہلے ایڈیشن میں طباعت، ٹائٹل اور اندرونی کاغذ کا معیار کتاب کے شایان شان نہیں تھا، اس لیے ہر قاری کو اس سلسلے میں شکوہ تھا۔ اس نئے ایڈیشن میں ان شاء اللہ تعالیٰ قارئین کے شکوہ کا ازالہ ہو جائے گا۔ اس ایڈیشن کی چند خصوصیات ہیں جو پہلے ایڈیشن سے کتاب کو ممیز کرتی ہیں، مثلاً:

- پہلے ایڈیشن کی سیٹنگ 17x24 کے سائز کے مطابق ہوئی تھی مگر اس ایڈیشن میں 14x21 کے حجم کے مطابق سیٹنگ کی گئی ہے، جس کے سبب کتاب کے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے۔
- اس ایڈیشن میں ارقامِ احادیث کی تخریج فؤاد عبدالباقی کی ترقیم کے مطابق کر دی گئی ہے۔
- پہلے ایڈیشن میں طباعت کی بعض غلطیاں رہ گئی تھیں، اس ایڈیشن میں ان کی تصحیح کر دی گئی ہے؛ نیز عربی عبارتوں پر اعراب بھی لگا دیا گیا ہے۔
- انسانی کوشش چوں کہ محدود ہے اس لیے کسی بھی کام کو حرف آخر نہیں کہا جا سکتا، اور خطا ونسیان تو ناگزیر چیز ہے۔ لہٰذا اگر اس ایڈیشن میں بھی کچھ مطبعی غلطیاں یا علمی خامیاں رہ جائیں تو براہ کرم قارئین کرام ہماری طرف سے معذرت قبول کرتے ہوئے ان کی نشاندہی کرنے میں بخل سے کام نہ لیں، ان شاء اللہ آپ کا مشورہ بصد شکریہ قبول کیا جائے گا۔
- جن اخوان نے تحریری یا منہ زبانی کتاب کے متعلق اپنے حسن ظن کا اظہار کیا ہے اور مفید تاثرات کے ساتھ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا ہے، ہم ان کا بے حد ممنون و مشکور ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دامن رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

اخوکم: رضوان اللہ ریاضی

۲۸ / جمادی الاولی ۱۴۲۵ھ، مطابق ۱۶ / جولائی ۲۰۰۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدّمَة

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد:

صالح معاشرہ کی تشکیل کے لیے شریعتِ اسلامیہ میں بہت سارے اصول وضوابط بتائے گئے ہیں، جنھیں بروئے کار لاکر مسلمین اولین نے خوشگوار معاشرہ میں مثبت اور خالص اسلامی زندگی گزاری۔ ان اصول وضوابط میں سب سے اہم اور بنیادی کردار ''اسلامی غیرت وحمیت'' کو حاصل ہے، کیوں کہ صالح معاشرہ کی تشکیل کے سلسلہ میں شریعتِ اسلامیہ کی جتنی بھی تعلیمات ہیں، ان کے ہر گوشے میں ''اسلامی غیرت وحمیت'' کا حصہ ضرور ہے۔ اور ایسا اس لیے ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق غیرت وحمیت بھی ایمان کا اہم جزء ہے(۱)۔

اسلامی غیرت وحمیت کے بغیر صالح معاشرہ کی تشکیل کا خواب سطح آب پر دستاویزی تحریر کے مترادف ہے، جو نہ تو موقع پر کام آسکے اور نہ ہی اس کے ذریعہ وکالت کی جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی میں اسلامی غیرت وحمیت کو بہت اہمیت حاصل ہے، حتیٰ کہ ایک غیرت مند مومن کو عفت وعصمت اور عزت وآبرو کے تحفظ میں مرنے پر شہادت کا درجہ دیا گیا ہے، لیکن اسی غیرت وحمیت کے فقدان کے سبب ایک آدمی حدیث کے الفاظ میں ''دیوث'' کہلانے کا مستحق ٹھہرتا ہے، جس کے لیے جنت کے دروازے بند

(۱) بخاری ومسلم۔تخریج کے لیے دیکھیے ص (۳۲۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں (۲)

دراصل اسلامی غیرت وحمیت اگر ماند پڑ جائے تو معاشرہ کے اندر سے آہستہ آہستہ سارا خیر خیر باد کہہ دیتا ہے، اور اس کی جگہ برائی و بے حیائی لے لیتی ہے۔ آج مسلم معاشروں کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ ہر وہ بے حیائی کا کام جس کا ارتکاب کوئی رذیل اور بددین کر سکتا ہے، آج غیرتِ وحمیت کے فقدان کے سبب وہ مسلم معاشرے میں کیا جانے لگا ہے۔ جن برائیوں اور بے حیائیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے دوسری قوموں پر ہم انگلی اٹھاتے تھے، آج غیرت کے فقدان کے سبب وہی برائیاں اور بے حیائیاں مسلم معاشروں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ کل تک فرنگی تہذیب وتمدن کو مسلم معاشرے میں از راہِ تحقیر دیکھا جاتا تھا، آج اندھی تقلید، اسلامی تعلیمات سے دوری اور غیرت وحمیت کے فقدان کے سبب مسلم معاشرے کا تقریباً ہر فرد اسی تہذیب وتمدن کا دلدادہ نظر آرہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کل تک جو خواتین اپنے ہی گھر کے دروازے پر قدم رکھنے میں جھجک محسوس کرتی تھیں، آج فقدانِ غیرت کے سبب فلمی دنیا سے قحبہ خانوں تک کی بلا جھجک سیر کرتی نظر آرہی ہیں۔ ابھی کل تک مغربی ممالک میں بے حیائی وبدکاری کی کھلی آزادی کے سبب وہاں کے خاندانی نظام کی تباہی سے ہم درسِ عبرت لیتے تھے، اور ان کی ہدایت کے لیے قرآن واحادیث کی تعلیمات بطور تحفہ بھیجتے تھے، لیکن آج فقدانِ غیرت کے سبب وہی کچھ مسلم معاشروں میں بھی ہو رہا ہے جس کی آلودگیوں سے مغرب تنگ آ کر باہر آنا چاہتا ہے۔

ایسی صورتِ حال میں اگر فلسطینی مظلوم خواتین دنیا کے عرض وطول میں پھیلے مسلمانوں سے اپنی عفت وعصمت کے تحفظ کی فریاد کرتی ہیں تو کیوں کر کوئی مددگار فوج ان کے درد کا مسیحا بن سکتی ہے، جب کہ اسلامی غیرت وحمیت کا ان کے اندر سے جنازہ نکل چکا ہے؟

---

(۱) مسند امام احمد: ۱۲۸/۲۔ تحقیق کے لیے دیکھیے ص ۳۲۱ حاشیہ (۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے اندر اب وہ غیرت وحمیت کہاں کہ ایک مظلوم مسلم خاتون کی آواز پر بنونضیر کے یہودیوں کی طرح مقدس سرزمین فلسطین سے خونخوار اسرائیلی بھیڑیوں کو جلاوطن کرسکیں؟ اور ہمارے اندر اب وہ اسلامی غیرت وحمیت کہاں کہ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے مجاہدین اسلام کی پسماندگان بیویوں اور بچوں کو تحفظ فراہم کرسکیں، جس طرح خلیفہ معتصم نے ایک مظلوم مسلم خاتون کی آواز پر غیرت کھاتے ہوئے عراق سے چل کر عموریہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی؟؟

اسلامی معاشرے میں اسی غیرت وحمیت کے فقدان اور اخلاقی بحران کو دیکھ کر ہم نے **"غیرت کا فقدان اور اس کا علاج، قرآن وسنت کی روشنی میں"** کے عنوان سے یہ کتاب لکھی ہے، تاکہ ماضی میں مسلمینِ اولین کی شدید غیرت وحمیت کی آفاقیت، اور حال میں مسلمانوں کی بے غیرتی وبے حمیتی کے سبب رونما ہونے والے اخلاقی ومعاشرتی بحران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے موجودہ مسلمانوں کے اندر اسلامی غیرت وحمیت کو از سرنو بحال کیا جاسکے، جو صالح اسلامی معاشرہ کی تشکیل کی بنیاد ہے، اور معاشرہ کو نیک وصالح افراد بخشنے کی ضامن بھی۔ اس موضوع کے انتخاب کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ اردو زبان میں اس موضوع پر قرآن واحادیث کی روشنی میں کوئی مستقل کتاب میری نگاہ سے نہیں گزری جب کہ اصلاحِ معاشرہ کے لیے ایسی کتابوں کی اشد ضرورت ہے۔

اس کتاب سے متعلق چند باتیں بطور استحضار ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

۱- میں نے اس کتاب کے اندر قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ کے علاوہ اُن صحیح واقعات ہی کو جگہ دی ہے، جن میں سے اکثر سے میں خود واقف ہوں، یا وہ کسی معتبر آدمی کے ذریعہ مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ (اس آدمی کا نام صرف اشاراتی حروف میں لکھا گیا ہے، جیسے: ج ل ق)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- عوام الناس میں احادیث نبویہ کے متعلق صحیح اور ضعیف کی چھان بین کا جو رجحان پیدا ہوا ہے، ان کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے میں نے بخاری و مسلم کے علاوہ اکثر احادیث کی تخریج کے ساتھ ان پر محدث عصر علامہ ناصرالدین البانی رحمہ اللہ کا حکم بھی نقل کر دیا ہے، اور مرجع بھی لکھ دیا ہے۔ نیز کتاب میں نقل کردہ اقتباسات کا حوالہ لکھ دیا ہے؛ خواہ حوالہ جات میں کوئی معمولی سا کتابچہ ہو یا کوئی رسالہ یا میگزین یا اخبار۔

۳- کتاب میں بالکل آسان الفاظ اور عام فہم جملے استعمال کیے گئے ہیں، تاکہ معمولی اردو خواں طبقہ بھی کتاب کا اصل مقصد بآسانی سمجھ لے. جو کہ مسلم معاشرے میں موجودہ فقدانِ غیرت پر غیرتِ اسلامی کی بحالی کے لیے ایک ادنیٰ سی کوشش ہے.

۴- اسلامی غیرت وحمیت کی اقسام کی فہرست طویل ہے اور مختصراً بہت ساری قسموں پر بحث بھی وقتاً فوقتاً قارئین ملاحظہ فرمائیں گے جیسا کہ کتاب کے آخری حصے میں چند اہم اقسامِ غیرت پر مثالوں کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاہم اس کتاب کی بنیاد جس غیرت وحمیت پر قائم ہے وہ ہے **"عزت وآبرو اور عفت وعصمت پر غیرت وحمیت"**. کیوں کہ عفت وعصمت محفوظ ہے تو تا قیامت معاشرے کی نسلیں پاکیزہ رہیں گی لیکن اس کی پامالی سے پورا معاشرہ جنسی انارکی اور اخلاقی جذام میں مبتلا ہوجائے گا۔ پھر عذابِ الٰہی اس معاشرہ کا مقدر ہوگا۔

۵- قارئین کی آسانی کے لیے کتاب میں جابجا مفید عناوین قائم کیے گئے ہیں اور لکھتے وقت یہ بات ذہن نشیں رہی ہے کہ ان شاء اللہ قارئین کسی بھی عنوان کو پڑھنے کے بعد اصلاحِ معاشرہ کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں مثبت فیصلہ کریں گے۔ اور معاشرے میں فقدانِ غیرت پر غیرت کھاتے ہوئے اسلامی غیرت وحمیت پھر سے بحال کرنے کی کوشش کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶- کتاب میں گزشتہ اور حالیہ غیرت کا موازنہ کرتے ہوئے معاشرے کے اندر فقدانِ غیرت کی چند اہم جھلکیوں پر قرآن واحادیث اور صحیح واقعات کی روشنی میں قدرے تفصیل سے بحث کے ساتھ ساتھ فقدانِ غیرت کے سنگین اور بھیانک نتائج کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، اور غیر اقوام کی تقلید میں اپنی شناخت فراموش کردینے والے بے غیرت لوگوں کے غیر شرعی خیالات و اعتراضات کا پوسٹ مارٹم بھی کیا گیا ہے۔ نیز مزاروں اور خانقاہوں پر صوفیت کے لبادہ میں مسلم خواتین کی عصمت وعفت کو تارتار کرنے والے خونخوار بھیڑیوں کے چہروں سے نقاب کشائی بھی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے دشمنان اسلام کے ان چیلوں اور ایجنٹوں کی حقیقت سامنے آگئی ہے، اور ان کے نقاب پوش چہرے ظاہر ہوگئے ہیں۔ پھر سیکولرائزیشن کے ذریعہ اسلامی غیرت وحمیت کی پامالی کی جو سازشیں دشمنان اسلام کررہے ہیں، ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ...... مغربی اقوام میں فقدانِ غیرت کے سبب خاندانی، معاشرتی اور نسلی تباہی وبربادی کو ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ قارئین کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس کے بعد مسلم معاشرے میں فقدانِ غیرت کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فقدانِ غیرت کا قرآن واحادیث کی روشنی میں علاج بھی بتایا گیا ہے۔ جسے اپنا کر مسلم معاشرہ اپنے کھوئے ہوئے سب سے قیمتی سرمایہ یعنی **"اسلامی غیرت وحمیت"** کو ازسرِنو بحال کرسکتا ہے، اور انتہائی قلیل مدت میں ایک مثالی اور اسلامی معاشرہ بن کر دوسری اقوام کے لیے قابل نمونہ بن سکتا ہے، جیسا کہ آج سے تقریباً پندرہ سو سال قبل رسول اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرام کا معاشرہ تھا۔

مذکورہ نکات کے علاوہ اور بھی بہت ساری باتیں کتابِ ہٰذا میں موجود ہیں، جن کی طرف اشارہ مقدمہ کی طوالت کا باعث ہوگا۔ البتہ قارئین بوقتِ مطالعہ بخوبی اس کا اندازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے، اس کے لیے فہرستِ مضامین پر ایک نظر ڈال لیں۔

واضح رہے کہ مقدمہ لکھنے سے قبل میں نے بعض محسنین کے اشارہ پر اس کتاب کو بعض باصلاحیت شخصیات سے مراجعہ کرایا۔ اس کے لیے مسودہ کا تصویر شدہ ایک نسخہ اپنے بخاری شریف کے استاذ مکرم جناب مولانا عبدالمبین السلفی حفظہ اللہ (سابق استاذ بخاری جامعہ ریاض العلوم دہلی) کے حوالے کیا اور ایک نسخہ استاذ محترم جناب مولانا عبدالسلام بن عبدالحمید عمری ومدنی حفظہ اللہ (سابق استاذ جامعہ دارالسلام عمرآباد تامل ناڈو) کو پڑھنے کے لیے دیا، جنہوں نے ۱۹۹۵ء میں ''جمعیۃ البر الاسلامیہ علی گڑھ'' کے کل ہند تحریری انعامی مقابلہ میں مقالہ بعنوان ''حجیت حدیث پر شکوک وشبہات - ایک تنقیدی جائزہ'' لکھتے وقت میری رہنمائی فرمائی تھی، جس کی بدولت الحمد للہ میرے اس مقالہ کو پہلی پوزیشن حاصل ہوئی تھی۔ فللہ الحمد والمنۃ.

مسودہ پڑھنے کے بعد دونوں صاحبان نے الحمد للہ خوش کن اور ہمت افزا تأثرات دیے، اور اس کتاب کو اصلاح معاشرہ کے عنوان پر ایک بہترین اور مفید کتاب قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا حسن ظن پورا کرے۔

نیز عالم اسلام کی معروف علمی شخصیت جناب ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری (ریکٹر جامعہ سلفیہ بنارس) مارچ ۲۰۰۱ء میں مملکت سعودیہ عرب کے دورہ پر آئے تھے تو میں نے اپنا یہ مسودہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، موصوف نے کتاب کی فہرست اور اندرونی صفحات پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد خوشی کا اظہار کیا اور چند بنیادی اور مفید باتوں کی طرف نشاندہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اس کا جزائے خیر عطا کرے. آمین۔

یہ واضح رہے کہ مسودہ کی تیاری میں اللہ تعالیٰ کے بعد جس شخصیت کی رہنمائی مجھے سب سے زیادہ ملی، وہ فضیلۃ الدکتور عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی (عضو هیئة التدریس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بكلية أصول الدين بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية بالرياض) ہیں۔ آپ نے جابجا اصلاحات کے ساتھ مفید مشوروں سے نوازا اور مواد کی فراہمی میں بڑی حد تک میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کا بہتر بدلہ عطا فرمائے، اور عمر میں برکت دے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کی ذات سے استفادہ کرسکیں۔

آخر میں یہ بتادینا ضروری ہے کہ مسلم معاشروں میں فقدانِ غیرت اور اس کے اسباب وعلاج کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ ایک طالب علم کی ادنیٰ سی کوشش ہے. جو باتیں کلام اللہ اور رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہوں، وہ ضرور قابل قبول ہیں، لیکن جو باتیں اسلامی تعلیمات کی مخالف ہوں ان سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری ہیں. یہاں میں بھی وہی کچھ کہوں گا جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

"أَقُوْلُ فِيْهَا بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَاباً فَمِنَ اللّٰهِ وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ، وَاللّٰهُ وَرَسُوله بَرِيْئَانِ مِنْهُ". "اس مسئلہ میں میری یہ رائے ہے، اگر میری رائے صواب ودرست ہے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر میری رائے غلط ہے تو یہ میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اس سے بری ہیں"۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے یا شریعتِ اسلامیہ کے خلاف کوئی بات ہو تو براہِ کرم مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کریں۔ صد شکریہ کے ساتھ آپ کا مخلصانہ مشورہ قبول کیا جائے گا۔ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرنا بھول جاؤں جنہوں نے دیارِ عرب میں اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود میری اس کتاب کا مراجعہ کیا۔ نیز میں بہت ہی ممنون ومشکور ہوں عزت مآب جناب مولانا احمد مجتبیٰ سلفی ومدنی حفظہ اللہ کا جنہوں نے میری کتاب کا بڑی ہی دقت نگاہ سے از اول تا آخر مراجعہ کیا اور جابجا مفید تصحیحات کیں۔ برادرِ مکرم جناب نظام الدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب ریاضی کا بھی بہت بہت مشکور ہوں جنہوں نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں کمپیوٹر پر کتاب کی سیٹنگ کی. اللہ تعالیٰ انہیں اور ان تمام حضرات کو جنہوں نے کتاب کی تیاری میں کسی بھی طرح کا تعاون پیش کیا ہو، جزائے خیر سے نوازے اور میری اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نواز کر اسے توشۂ آخرت بنائے۔(یوم لا ینفع مال ولابنون إلّا من أتی الله بقلب سلیم)

وصلی الله وبارک علی نبینا محمد وعلیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین.

رضوان اللہ ریاضی

۳ر رمضان ۱۴۲۳ھ بمطابق ۸ر نومبر ۲۰۰۲ء

ریاض، سعودی عرب

موبائل نمبر 00966-567354917

Email: drizwanfs@hotmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غیرت کی تعریف:

قاضی عیاض وغیرہ غیرت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''دل کا متغیر ہو جانا اور اپنی خاص چیز میں کسی کی مشارکت کے سبب غصہ کا برانگیختہ ہو جانا، یا اپنے حق میں کسی کی مداخلت ومشارکت کو ناپسند کرنا، اور عام طور پر یہ غیرت شوہر اور بیوی کے درمیان کچھ زیادہ اور شدید ہی ہوتی ہے''۔

ابن سیدہ کہتے ہیں:

''غَارَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةُ عَلَى بَعْلِهَا تَغَارُ''

''یعنی شوہر اپنی بیوی پر غیرت کھاتا ہے اور اسی طرح بیوی اپنے شوہر پر غیرت مند ہوتی ہے(۱)''۔

علم نفسیات کی رو سے غیرت کی جو تعریف کی جاتی ہے، انگلش ڈکشنری بھی اس کی مکمل تائید کرتی ہے؛ چنانچہ وہ غیرت کی تعریف یوں کرتی ہے:

''غیرت آدمی کا اندرونی ڈر اور خوف ہے جو اس لیے رونما ہوتا ہے کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے بالمقابل ایک مزاحم پیدا ہوا ہے''۔

جب کہ عربی زبان کی لغات غیرت کی تعریف ان الفاظ سے کرتی ہیں:

''حمیت کے ساتھ خودداری اور بڑائی کا وہ جذبہ جو غیر کی شرکت کو لمحہ بھر کے لیے برداشت نہیں کرسکتا''(۲)۔

---

(۱) غیرت کے متعلق تفصیلی تحقیق کے لیے دیکھئے لسان العرب (۱۰/۱۵۶-۱۵۷)۔

(۲) مجلہ ''التربية الحديثة''(۳۴سنة ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت کی اقسام:

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے:"إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَمِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُبْغِضُهُ اللَّهُ ؛ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ:فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ:الغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيْبَةٍ"(۱). ''بعض غیرت اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اور بعض مبغوض؛ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب غیرت وہ ہے جو شک کی بنیاد پر ہو، اور جو غیرت خواہ مخواہ بغیر شک کے ہو تو ایسی غیرت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ ہے''.

اس حدیث نبوی ﷺ کے پیش نظر ہم نے غیرت کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے:

۱- غیرتِ محمودہ. ۲- غیرتِ مذمومہ

ہم ان دونوں اقسام کو قدرے تفصیل سے مثالوں کے ساتھ کتاب کے آخری حصے میں بیان کریں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

غیرت اور فطرت:

غیرت کا تعلق فطرت سے ہے، فطری طور پر تخلیقِ انسانی میں غیرت ودیعت کی گئی ہے۔غیرت سے محروم شخص پاکیزہ زندگی سے محروم ہے اور جس کے اندر پاکیزہ زندگی معدوم ہو تو پھر اس کی زندگی جانوروں کی زندگی سے بھی گئی گزری ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی ذات کے سلسلہ میں غیرت مند اور منفعل بنایا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی مجبور ولاچار کیوں نہ ہو لیکن آخری دم تک اپنی عزت وآبرو کی حفاظت

---

(۱) مسند امام احمد (۵/۴۴۵)، ابوداود: کتاب الجهاد، باب الخيلاء في الحرب، رقم: (۲۶۵۹)، نسائی: کتاب الزکاة، باب الاختيال في الصدقة، رقم: (۲۵۵۸)، دارمی: (۲/۱۴۹)، ابن حبان: (۱۳۱۳)، بیہقی: (۷/۳۰۷). علامہ ناصرالدین البانیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، دیکھئے: إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: (۷/۵۸)(۱۹۹۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیانت میں جان کی بازی لگائے رکھتا ہے۔اگر کسی قسم کی بے وفائی یا دغابازی کا حربہ استعمال کر کے اس کی یا اس کے کسی متعلق کی عزت وآبرو کو داغدار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر وہ جذباتی یا فطری طور پر غیرت کا سہارا لے کر میدان کارزار میں کود پڑتا ہے، اور ہر طرح کی کمزوری ولاچاری کے باجود عظیم سے عظیم چٹانوں کو چکنا چور کر کے اپنی عزت وآبرو پر آنچ نہ آنے دینے کی سعی پیہم کرتا ہے۔اور سچی بات تو یہی ہے کہ جس قوم کے اندر غیرت وحمیت کا جذبہ موجود ہوگا اس کی نسل پاکیزہ اور تعمیری زندگی گزار سکے گی، اور وہی معاشرہ حسنِ اخلاق کا پیکر بن کر اعلیٰ اقدار کا مستحق بھی ہوگا۔

غیرت کے تعلق سے جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان تو انسان، حیوان بھی اس سے معمور ہیں اور قدرت کی طرف سے ان کی جبلت وفطرت میں بھی غیرت وحمیت کا جذبہ موجزن ہے۔کمال الدین الدمیری نے اپنی کتاب "حیاۃ الحیوان الکبریٰ" میں حیوانات کی غیرت وحمیت کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

"حصان (گھوڑا) کو حصان اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ اپنی قوتِ حیات یعنی منی کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کا استعمال کسی نسلی اور پاکدامن گھوڑی ہی پر کرتا ہے"۔

غیرتِ حیوان کے متعلق صحیح بخاری میں حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پڑھیے، وہ بیان کرتے ہیں:

"رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً زَنَتْ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ فَرَجَمُوْهَا، وَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ". "میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک بندریا کو دیکھا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، تو دوسرے بندر اس کے پاس اکٹھا ہوئے اور اس کو سنگسار کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ اسے پتھر مارا"۔(۱)

(۱) بخاری کتاب مناقب الأنصار، باب القسامۃ فی الجاھلیۃ۔رقم: ۳۸۵۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کی شرح میں علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

''اسماعیلی نے اس قصہ کو دوسری سند سے عیسیٰ بن حطان کے طریق سے مطول ذکر کیا ہے، جس میں حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ملک یمن میں اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا اور ایک ٹیلہ پر سے ان کی رکھوالی کر رہا تھا، اتنے میں ایک بندر ایک بندریا کے ساتھ آیا اور اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ کر نیند کی آغوش میں چلا گیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا بندر آیا جو پہلے بندر سے قد میں چھوٹا تھا۔ اس نے بندریا کو کنکھی مارا اور اپنی آنکھوں سے اشارہ کر کے اسے بلانے لگا۔ بندریا نے پہلے بندر کے سر کے نیچے سے اپنا ہاتھ آہستہ سے کھینچا اور چپکے سے دوسرے بندر کے ساتھ چل پڑی۔ پھر یہ دوسرا پست قد کا بندر بندریا سے زنا کرنے لگا اور میں یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا. پھر وہ بندریا واپس آئی اور چپکے سے آہستہ آہستہ اپنا ہاتھ سوئے ہوئے بندر کے رخسار کے نیچے گھسانے لگی؛ اچانک وہ بندر گھبراہٹ کی حالت میں بیدار ہوا اور بندریا کی بو سونگھ کر زور زور سے چلانے لگا، اس کی یہ آواز سن کر دوسرے بہت سے بندر اس جگہ جمع ہو گئے۔ وہ بندر زور زور سے آواز لگا رہا تھا اور بندریا کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا، اکٹھا ہونے والے بندر اس کی بات سمجھ کر دائیں بائیں (اس زانی بندر کی تلاش میں) پھیل گئے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ بندر پکڑ کر لایا گیا جس کو میں پہچان رہا تھا۔ پھر سب بندروں نے مل کر ان دونوں (زنا کرنے والے بندر اور بندریا) کے لیے ایک گڑھا کھودا اور ان دونوں کو سنگسار کر دیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے بنی آدم کے علاوہ مخلوق میں یہ رجم دیکھا(۱)''

جب حیوان کی غیرت کا عالم یہ ہے تو پھر انسانی غیرت وحمیت کا اندازہ آپ خود لگائیں جب کہ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے اعلیٰ اور اشرف ہے۔

(۱) فتح الباری: (۷/۱۹۶)۔ طبع دار الریان للتراث۔ دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۷ء قاہرہ، مصر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید غیرت ہی کا نتیجہ تھا کہ قرونِ وسطیٰ کے فرنگی گھوڑسوار دستے جب میدانِ جنگ کا رخ کرتے تو قفل والی لوہے کی سلاخیں استعمال کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنی بیویوں کو تالے لگی ہوئی ان سلاخوں کے پیچھے ڈال کر جاتے تھے تاکہ اس طرح ان کی عصمت وعفت یقینی طور پر محفوظ رہ سکے۔

انسانی غیرت کی مثال کے لیے امام بخاریؒ کی بیان کردہ یہ حدیث ملاحظہ کریں جس میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی کو دیکھ لوں تو اسے تلوار کی دھار سے قتل کرڈالوں گا، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا:

''تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ میں تو ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے[1]''۔

غیرت اور فطرت کی ایک واضح مثال:

امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں اور امام بیہقی شعب الایمان میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت مل جائے۔ لوگ سنتے ہی اسے جھڑکنے اور ڈانٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ''۔ وہ جوان قریب آکر بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(جس چیز کی تو اجازت طلب کررہا ہے) کیا تو اپنی ماں کے لیے یہ پسند کرتا ہے؟''۔

جوان نے کہا: قربان جاؤں، نہیں۔ (میں اسے کبھی گوارا نہیں کرسکتا ہوں)۔

---

(۱) بخاری : کتاب المحاربین من أهل الکفر والردة، باب من رای امرأته رجلاً فقتله، (۶۸۴۶) مسلم : کتاب اللعان، (۱۴۹۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کوئی شخص بھی اپنی ماں کے لیے یہ پسند نہیں کرسکتا''.

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم اپنی بیٹی کے لیے یہ پسند کرتے ہو؟''

جوان بولا: قربان جاؤں، نہیں۔

فرمایا: ''ہاں، کوئی شخص بھی اپنی بیٹی کے لیے یہ پسند نہیں کرتا''.

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم اپنی بہن کے لیے یہ چیز پسند کرتے ہو؟''

جوان بولا: قربان جاؤں، نہیں۔

فرمایا: ''ہاں، کوئی شخص بھی اپنی بہن کے لیے ایسا پسند نہیں کرتا''.

پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم اپنی پھوپھی کے لیے یہ بات پسند کرتے ہو؟''

جوان بولا: قربان جاؤں، نہیں۔

فرمایا: ''ہاں، کوئی انسان بھی اپنی پھوپھی کے لیے یہ پسند نہیں کرتا''.

پھر پوچھا: ''تم اپنی خالہ کے لیے یہ بات پسند کرتے ہو؟''

جوان بولا: قربان جاؤں، نہیں۔

فرمایا: ہاں، کوئی بشر بھی اپنی خالہ کے لیے اسے پسند نہیں کرتا''.

اس گفتگو کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس جوان کے اوپر اپنا دست مبارک رکھ دیا اور یہ دعا فرمائی:

''اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَأَحْصِنْ فَرْجَهُ''

''الٰہی! اس کا گناہ بخش دے، اس کا دل پاک کردے اور اس کی شرمگاہ محفوظ کردے(۱)''.

(۱) مسند احمد (۲۵۶/۵-۲۵۷). ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۳۴/۱) میں کہا ہے کہ اس کو امام احمد نے اور امام طبرانی نے ''الکبیر'' میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد یہ جوان کبھی ایسی بات کا خیال بھی نہ کرتا تھا۔

قبل از دعا نبی کریم ﷺ اس جوان کو دلیل کے ساتھ سمجھانا چاہتے تھے کہ اگر زنا کی اجازت دی جائے تو زانیہ بہرحال کسی کی بیٹی، یا بہن، یاماں، یا خالہ، یا پھوپھی وغیرہ ہوگی اور یہ رشتے ایسے ہیں کہ خود سائل اور جملہ دیگر اشخاص بھی فطرتاً پسند نہیں کرتے کہ ان کی ایسی قرابت میں زنا کا وجود پایا جائے ۔ لہذا جوازِ زنا کی درخواست جیسا کہ ایک غیور انسان کی فطرت کے خلاف ہے، اسی طرح وہ جملہ نوع بشری کی غیرت وحمیت کے خلاف ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی انسان زنا کو پسند نہیں کرسکتا۔ یہ نکتہ سمجھانے کے بعد پھر نبی کریم ﷺ نے اس جوان کے حق میں دعائے خیر وعفت فرمائی۔ اور اس کے بعد وہ شخص جس طرح اپنی عورتوں پر غیرت کھاتا تھا اسی طرح دوسری عورتوں پر بھی غیرت مند ہوگیا اور یہ مثال اس کے دل کو بہت بھائی۔

محرمات اور غیرتِ مومن:

جب انسان اور حیوان کی غیرت کا عالم یہ ہے۔ جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ تو پھر اللہ کی حدود وحرمات کو پامال ہوتے دیکھ کر ایک مردِ مومن کی غیرت کا عالم کیا ہوگا، اس کا اندازہ وہ شخص خوب اچھی طرح لگا سکتا ہے جس نے حدیثِ رسول ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ کو رب کی حیثیت سے، اسلام کو دین کی حیثیت سے اور محمد ﷺ کو رسول کی حیثیت سے برضا ورغبت تسلیم کر کے ایمان کی حلاوت ومٹھاس چکھ لی ہے (۱)

غیرت کی خواہ جتنی بھی اقسام بنالی جائیں لیکن ان تمام میں سب سے محبوب اور قابل ستائش غیرت وہ ہے جو خالق ومخلوق کے درمیان ہوتی ہے۔ یہی وہ پاکیزہ غیرت ہے کہ ایک

(۱) حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "ذَاقَ طَعْمَ الإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبّاً وَبِالإِسْلَامِ دِيْناً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً". [مسلم: کتاب الایمان، باب الدلیل علی أن من رضی باللہ ربا...... رقم: (۳۴)].

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندۂ مومن اللہ کی حرمات وحدود کو پامال ہوتے دیکھ کر طیش میں آجاتا ہے، اس کی غیرت اس کو للکارتی ہے، اس کے ضمیر کو بیدار کرتی ہے، اس کے حس کو جھنجھوڑتی ہے اور اس کے جذبات کو برانگیختہ کرتی ہے؛ چنانچہ وہ بندۂ مومن اپنے مقابل میں ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس محرمات [1] سے کھلواڑ کرنے والے فرعون کے چیلوں کی عظیم طاقت وقوت کے سامنے علمِ جہاد اٹھائے ہوئے ایک ہاتھ میں اللہ کا فرمان اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لیے برسر پیکار ہوتا ہے اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی دھن میں اپنی بے بضاعتی و بے سروسامانی کی قطعی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ جی ہاں، لائقِ تعریف غیرت اور پسندیدہ محبت کی نشانی بھی تو یہی ہے کہ عاشق ومعشوق یا محبّ ومحبوب کے مابین کسی بھی قسم کی مداخلت ومشارکت کو روا نہ رکھا جائے۔ تو بھلا بندۂ مومن اپنے اور اپنے خالق ومعبود کے مابین محبت کے رشتہ میں محرمات کی پامالی کو کیوں کر گوارا کرسکتا ہے؟؟؟

سچی بات یہی ہے کہ ایک مردِ مومن اپنے تئیں سب کچھ برداشت کرسکتا ہے، لیکن محرمات کی پامالی کو لمحہ بھر کے لیے بھی روا نہیں رکھ سکتا۔ ایسی صورت میں غیرت مند مومن کے جذبات کا برانگیختہ ہوجانا اور اس کے تن بدن میں شعلوں کا بھڑک اٹھنا ایک بدیہی امر ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر صبر وتحمل کا پیکر اور ظلم وبربریت کو خندہ پیشانی سے قبول کر کے اہل ستم ظالموں کے حق میں دعائیں دینے والا مظلوم دنیا کی تاریخ نے کسی اور کو نہیں دیکھا ہوگا، لیکن جہاں حرماتِ الٰہی کی پامالی کی باری آتی ہے، آپ ﷺ کے اندر انتقام کا جذبہ انگڑائی لینے لگتا ہے اور اپنے فوجی دستہ کی طاقت وقوت کی پروا کیے بغیر فوراً اللہ کی حدود وحرمات کو روندنے والوں کو سبق سکھانے کی غرض سے میدانِ کارزار میں آنکلتے ہیں۔

(۱) محرمات سے مراد ہے: ہر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور اس کے رسول ﷺ نے حدیث شریف میں حرام قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا"۔(۱) "رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی انتقام نہیں لیا۔ ہاں، اللہ تعالیٰ کی حرمات کو پامال ہوتے دیکھ کر آپ نے اللہ کے لیے ہی انتقام لیا"۔

دینی اعتبار سے سب سے زیادہ قوی وہی شخص ہوگا جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی حرمات وحدود پر سب سے زیادہ غیرت وحمیت ہوگی. اللہ کی حرمات وحدود کی پامالی ہو لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے دعویدار کی غیرت وحمیت منجمد رہے تو پھر اس کا دعویٰ زبانی جمع خرچ ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں کاذب اور جھوٹا ہے۔ امام ابن قیم الجوزیہ لکھتے ہیں (۲):

"جس شخص کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہوگی وہ ان کی محبت اور عظمت کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کے لیے غیرت کرے گا، اور اگر اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی خاطر غیرت نہیں تو محبت سے اس کا دل خالی ہوگا۔ اور اگر وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں میں شامل ہے تو وہ جھوٹا ہے، کیوں کہ انسانی دنیا میں جو شخص کسی انسان سے محبت کا دم بھرتا ہے اور غیروں پر نگاہیں ڈالتا ہے تو ایسا شخص محبوب کی عزت سے کھلواڑ کرتا ہے، اس کی توہین کرتا ہے، اس کے نام پر بٹہ لگاتا ہے جب کہ اسے غیرت آنی چاہئے، لیکن اسے غیرت اس لیے نہیں آتی کہ اس کا دل سرد پڑ چکا ہے. اس لیے جو شخص اللہ سے محبت کا دم بھرتا ہے ایسے شخص کے سامنے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے حلال کئے جانے پر اسے غیرت نہ آئے، اللہ کے حقوق کی پامالی ہو اور اسے کچھ احساس نہ ہو، تو کیا ایسے شخص کی غیرت درست ہو سکتی ہے؟ ......غیرت کی کمترین قسم یہ ہے کہ اپنے نفس اور

(۱) بخاری: المناقب/صفة النبی ﷺ (۳۵۶۰) مسلم: الفضائل/باب....وانتقامه لله عند انتهاک (۲۳۲۷).

(۲) روضة المحبین: ص۲۷۴-۲۷۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے خلاف اسے غیرت آئے، اگر یہ غیرت اس کے دل میں پیدا ہوئی تو حقوق میں حد سے تجاوز پر اسے اپنے محبوب پر بھی غصہ آئے گا، وہ معصیت اور نافرمانی کرے گا تو اس پر بھی اسے غیرت آئے گی، اور اگر اس کے اندر سے یہ غیرت نکل گئی تو اس کے ساتھ محبت بھی رخصت ہوجائے گی، اس کا دین بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا، خواہ اس کے آثار اس کے اندر باقی رہیں۔

یہی غیرت اللہ کی راہ میں جہاد اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بنیاد اور جڑ ہے. اگر غیرت ہو تب ہی آدمی جہاد کا جھنڈا اٹھانے، برائیوں کا خاتمہ کرنے اور بھلائی عام کرنے کے لیے آمادہ ہوگا۔ اور اگر دل اس دولت سے خالی ہوگا تو ایسا آدمی نہ تو جہاد کرے گا، نہ بھلائی کا حکم دے گا اور نہ برائیوں سے روکے گا۔ کیوں کہ وہ یہ سب اپنے پروردگار سے غیرت کھانے کی وجہ سے ہی کر سکے گا. یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب لوگوں کی نشانی جہاد کو بتایا ہے؛ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ ''اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگوں کو لائے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ لوگ اللہ سے محبت کریں گے، جو مومنوں کے لیے جھکنے والے (نرم دل) اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و انعام ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی بخشش والا، بڑا علم والا ہے''(۱).

(۱) سورة المائدة: ۵۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں غیرتِ مومن کی ایک مثال:

اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے مومن اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں کس قدر شدید غیرت مند ہوتے ہیں، اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگائیں:

کعب بن اشرف یہودی بڑا مالدار اور سرمایہ دار شخص تھا، عرب میں اس کے حسن و جمال کا شہرہ تھا اور یہ ایک مشہور شاعر بھی تھا. اس کا قلعہ مدینے کے جنوب میں بنونضیر کی آبادی کے پیچھے واقع تھا، یہ اسلام اور اہلِ اسلام سے شدید بغض و عداوت رکھتا تھا. غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی شاندار کامیابی کی خبر سن کر اللہ کا یہ دشمن رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ہجو اور دشمنانِ اسلام کی مدح سرائی پر اتر آیا، اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے لگا. اس سے بھی اس کے جذبات آسودہ نہ ہوئے تو مکہ میں قریش کے پاس پہنچا، پھر ان کی غیرت بھڑکانے، ان کی آتشِ انتقام تیز کرنے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے خلاف آمادۂ جنگ کرنے کے لیے اشعار کہہ کہہ کر ان سردارانِ قریش کا نوحہ وماتم شروع کر دیا جنہیں میدانِ بدر میں قتل کیے جانے کے بعد کنویں میں پھینک دیا گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف دشمنانِ اسلام کے اندر بغاوت وعداوت اور انتقام کی آگ بھڑکانے اور آپ ﷺ کے خلاف ان کی ہر طرح مدد کرنے کا وعدہ دے کر کعب بن اشرف جب مدینہ واپس آیا تو یہاں اس نے صحابہ کرامؓ کی عورتوں کے بارے میں گندے اور واہیات اشعار کہنے شروع کر دیے، اور اپنی زبان درازی و بدگوئی کے ذریعہ سخت اذیت پہنچائی۔

جب اس ظالم کی زبان درازی و بدگوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور عام مسلمانوں کے متعلق حد سے تجاوز کر گئی اور نبی کریم ﷺ کا پیمانۂ صبر لبریز ہو گیا تو آپ کو شدید غیرت آئی اور آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا:

"مَنْ لِكَعْبِ بنِ الأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ آذَى اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ".

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کون ہے جو کعب بن اشرف سے نمٹے؟ کیوں کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے''۔

اس کے جواب میں محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر، ابونائلہ۔ان کا نام سلکان بن سلامہ تھا اور یہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبر نے اپنی خدمات پیش کیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں اپنی شدید غیرت کا اظہار کیا. اس مختصر دستہ کے کمانڈر محمد بن مسلمہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لیے مجھے کچھ کہنے کی اجازت فرمائیں، تاکہ اس بہانہ سے اس کا کام تمام کرنے میں آسانی ہو سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ سکتے ہو''.

اس مشورہ کے بعد محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس تشریف لے گئے اور بولے: اس شخص نے۔ اشارہ نبی کریم ﷺ کی طرف تھا۔ ہم سے صدقہ طلب کیا ہے، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس نے ہمیں تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔

کعب نے کہا: اللہ کی قسم! ابھی تم لوگ اور بھی اکتا جاؤ گے۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

محمد بن مسلمہ نے کہا: اب جب کہ اس کا مذہب اختیار کر کے اس کا پیروکار بن ہی چکے ہیں تو اس کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لیں، اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایک یا دو وسق غلہ بطور قرض دے دیں.

کعب بن اشرف نے کہا: میرے پاس کچھ رہن (گروی) رکھو۔

محمد بن مسلمہ نے کہا: آپ کونسی چیز گروی رکھنا پسند کریں گے؟

کعب نے کہا: اپنی عورتوں کو ہمارے پاس گروی رکھ دو۔

محمد بن مسلمہ نے کہا: بھلا ہم اپنی عورتوں کو آپ کے پاس کیسے گروی رکھ دیں جب کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ عرب کے سب سے حسین وجمیل اور خوبصورت انسان ہیں؟!

کعب نے کہا: تو پھر اپنے بیٹوں ہی کو گروی رکھ دو۔

محمد بن مسلمہ نے کہا: ہم اپنے بیٹوں کو کیسے گروی رکھ دیں؟ اگر ہم ایسا کردیں تو انہیں طعنہ دیا جائے گا کہ یہ ایک وسق یا دو وسق کے عوض رہن رکھا گیا تھا، یہ ہمارے لیے عار کی بات ہے؛ البتہ ہم اپنے ہتھیار آپ کے پاس گروی رکھ سکتے ہیں.

اس گفتگو کے بعد دونوں کے درمیان یہ اتفاق ہوگیا کہ محمد بن مسلمہ ہتھیار لے کر اس کے پاس رہن رکھنے آئیں گے.

ادھر ابونائلہ جو کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے، نے بھی ایسا ہی اقدام کیا. وہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کچھ دیر ادھر ادھر کے اشعار سنانے کے بعد بولے: بھئی ابن اشرف! میں ایک ضرورت کے پیش نظر آپ کی خدمت میں آیا ہوں، لیکن آپ میری اس بات کو صیغۂ راز ہی میں رکھیں گے.

کعب نے کہا: چلو ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا.

ابونائلہ نے کہا: بھئی اس شخص -یعنی محمد ﷺ- کی آمد تو ہمارے لیے آزمائش بن گئی ہے۔ سارا عرب ہمارا دشمن بن گیا ہے، سب نے ہمارے خلاف اتحاد کرلیا ہے، ہماری (تجارت وغیرہ کی) راہیں بند ہوگئی ہیں، اہل وعیال ہلاک ہورہے ہیں، جانوں پر بن آئی ہے، ہم اور ہمارے بال بچے مشقتوں سے چور ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے بھی کچھ اسی ڈھنگ کی گفتگو کی جیسی محمد بن مسلمہ نے کی تھی۔ دورانِ گفتگو ابونائلہ نے یہ بھی کہا کہ میرے کچھ ساتھی ہیں جن کے خیالات بھی میرے ہی جیسے ہیں، میں انہیں بھی آپ کے پاس لانا چاہتا ہوں، آپ ان کے ہاتھ کچھ بیچیں اور ان پر احسان کریں.

محمد بن مسلمہ اور نائلہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے کیوں کہ اس گفتگو کے بعد ہتھیار اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں کے ساتھ ان دونوں کی آمد پر کعب بن اشرف چونک نہیں سکتا تھا. اس ابتدائی مرحلہ کی تکمیل کے بعد ۱۴ ربیع الاول ۳ ہجری کی چاندنی رات کو یہ مختصر سا دستہ نبی کریم ﷺ کے پاس اکٹھا ہوا۔ آپ ﷺ بقیع غرقد تک ان کو رخصت کرنے کے لیے چل کر آئے اور فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر جاؤ، اے اللہ! ان کی مدد فرما''۔ پھر آپ ﷺ گھر واپس ہو گئے اور نماز و مناجات میں مشغول ہو گئے۔

ادھر جب یہ دستہ کعب بن اشرف کے قلعے کے دامن میں پہنچا تو اسے ابونائلہ نے کچھ بلند آواز سے پکارا. آواز سن کر کعب بن اشرف ان کے پاس آنے کے لیے اٹھا تو اس کی بیوی نے -جو ابھی نئی نویلی دلہن تھی- کہا: اس وقت کہاں جا رہے ہو؟ میں ایسی آواز سن رہی ہوں جس سے گویا خون ٹپک رہا ہے۔

کعب نے کہا: یہ تو میرا دوست محمد بن مسلمہ اور میرا دودھ شریک بھائی ابونائلہ ہے، کریم آدمی کو اگر نیزے کی مار کی طرف بلایا جائے تو اس پکار پر بھی وہ جاتا ہے (إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ أَجَابَ). اس کے بعد وہ باہر نکل آیا، خوشبو میں بسا ہوا تھا اور سر سے خوشبو کی لہریں پھوٹ رہی تھیں۔

ابونائلہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ رکھا تھا کہ جب کعب بن اشرف آ جائے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا۔ جب تم دیکھنا کہ میں نے اس کا سر پکڑ کر اسے قابو میں کر لیا ہے تو اس پر پل پڑنا اور اسے مار ڈالنا؛ چنانچہ کعب آیا تو کچھ دیر باتیں ہوتی رہیں۔ پھر ابونائلہ نے کہا: ابن اشرف! کیوں نہ شعب عجوز تک چلیں، ذرا آج رات باتیں کی جائیں.

کعب نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو چلتے ہیں۔ پھر سب لوگ چل پڑے، دورانِ راہ ابونائلہ نے کہا: آج جیسی عمدہ خوشبو تو میں نے کبھی سونگھی ہی نہیں۔ یہ سن کر کعب کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا، کہنے لگا: میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ خوبصورت عورت ہے، ابونائلہ نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اجازت ہو تو ذرا آپ کا سر سونگھوں؟ وہ بولا: ہاں ہاں، سونگھو، ابونائلہ نے اس کے سر میں ہاتھ ڈالا اور خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ کچھ اور چلے تو ابونائلہ نے پھر کہا: بھئی ایک بار اور۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے. اب کی بار ابونائلہ نے پھر وہی حرکت کی یہاں تک کہ کعب مطمئن ہوگیا۔ اس کے بعد کچھ اور چلے تو ابونائلہ نے پھر کہا: بھئی ایک بار اور۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس مرتبہ ابونائلہ نے اس کے سر میں ہاتھ ڈال کر ذرا اچھی طرح پکڑ لیا تو بولے: لے لو اللہ کے دشمن کو۔ اتنے میں اس پر کئی تلواریں پڑیں لیکن کچھ کام نہ دے سکیں۔ یہ دیکھ کر محمد بن مسلمہ نے جھٹ اپنی کدال لی اور اس کے پیڑو پر لگا کر چڑھ بیٹھے، کدال آر پار ہوگئی اور اللہ کا یہ دشمن وہیں ڈھیر ہوگیا۔ حملے کے دوران اس نے اتنی زبردست چیخ ماری کہ گردوپیش میں ہلچل مچ گئی، اور کوئی ایسا قلعہ نہ بچا تھا جس پر آگ روشن نہ کی گئی ہو۔

کارروائی کے دوران حضرت حارث بن اوس کو بعض ساتھیوں کی تلوار کی نوک لگ گئی تھی، جس سے وہ زخمی ہوگئے تھے اور ان کے جسم سے خون بہہ رہا تھا؛ چنانچہ جب واپسی میں یہ دستہ حرۂ عریض پہنچا تو دیکھا کہ حارث نہیں ہیں، اس لیے سب وہیں رک گئے۔ کچھ لمحہ بعد حارث بھی ان کے نشانات قدم دیکھتے ہوئے آن پہنچے۔ وہاں سے ساتھیوں نے انہیں اٹھالیا اور بقیع غرقد پہنچ کر اس زور کا نعرہ لگایا کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی سنائی پڑا۔ آپ سمجھ گئے کہ ان لوگوں نے کعب کا کام تمام کردیا ہے؛ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی اللہ اکبر کہا۔ پھر جب یہ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "أَفْلَحَتِ الْوُجُوْهُ" "یہ چہرے کامیاب رہیں".

ان لوگوں نے کہا: آپ کا چہرہ بھی اے اللہ کے رسول! اور اس کے ساتھ ہی اس طاغوت یعنی کعب بن اشرف کا سر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اس کے قتل پر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور حارث کے زخم پر لعاب دہن لگادیا جس سے وہ شفایاب ہوگئے اور آئندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی تکلیف نہیں ہوئی (۱)۔"

قتل کعب بن مالک کا تعلق بھی غیرتِ مومن سے ہے، اس لیے ہم نے یہ واقعہ بالتفصیل بیان کردیا ہے تاکہ معلوم ہوجائے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں ایک مومن کس قدر شدید غیرت کا حامل ہوتا ہے۔اور ہمارا مقصدِ بیان اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمارے قارئین اسلامی غیرت وحمیت سے سرشار ہوکر اللہ کے رسول کے خلاف اقدام کرنے والوں کو رائی کے دانے کے برابر بھی اہمیت نہ دیں، بلکہ اللہ کی حرمات وحدود اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی تعلیمات کا مذاق اڑانے والے افراد سے جہاد کریں اور ان کا کلی طور پر بائیکاٹ کریں،تا آں کہ وہ راہ راست پر آجائیں(حتیٰ تضع الحروب أوزارها).

یہ واضح رہے کہ غیرت اورشریعتِ اسلامیہ کے تعلق سے غیرت کے کئی ایک گوشوں پر ذہن جاتا ہے، لیکن ہم نے اپنی اس کتاب میں "**عورت کی عزت وآبرو**" پر غیرت وحمیت کے ایجابی وسلبیاتی پہلو پر واقعات ودلائل کی روشنی میں حقائق بیان کرنے کی کوشش کی ہے، جیسا کہ مقدمہ میں بتایا جاچکا ہے۔ ہاں، ضمناً اسلامی غیرت وحمیت کے دیگر گوشوں کا بھی ہمارے قارئین مطالعہ فرمائیں گے، جیسا کہ ابھی مذکور بالا عنوان "**محرمات اور غیرتِ مومن**" میں اس کی ایک جھلک گزری۔

(۱) اس واقعہ کے لیے دیکھیے: بخاری: المغازی/قتل کعب بن الأشرف (۳۸۱۱)، مسلم (۱۸۰۱)، ابو داود (۲۷۶۸)، سیرت ابن ہشام (۲/۵۱-۵۷)، زاد المعاد (۲/۹۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ جاہلیت میں عرب کی غیرت

عرب زمانۂ جاہلیت میں اپنی عورتوں کے معاملہ میں بہت زیادہ غیرت مند تھے. اپنے مال ودولت اور جملہ مادّی فوائد حتی کہ اپنی جان کی بازی لگا دینا ان کو گوارا تھا، لیکن اپنے اعراض وانساب پر بٹہ لگانے والی معمولی سے معمولی شرط ایک لمحہ کے لیے بھی قبول کرنے کو وہ ہرگز تیار نہ تھے۔ یہ کلام ان کے درمیان معروف تھا.

أَصُوْنُ عِرْضِيْ بِمَالِيْ لاَ أُدَنِّسُهُ   لاَ بَارَكَ اللّٰهُ بَعْدِ الْعِرْضِ فِي الْمَالِ

یعنی میں اپنے مال کے ذریعہ اپنی آبرو کی حفاظت کرتا ہوں، میں اپنی آبرو پر دھبہ نہیں لگنے دے سکتا۔ اللہ آبرو لٹنے کے بعد مال ودولت میں برکت نہ دے۔ (یعنی عزت وآبرو ہی نہ رہی تو پھر مال ودولت کا کیا فائدہ؟).

عورت کے معاملہ میں عرب کی غیرت کا عالم یہ تھا کہ فوراً ان کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے اور ان کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی تھی، پھر غیرت کی یہ آگ ایک طویل عرصہ تک بجھائے نہ بجھتی تھی۔

معلوم ہونا چاہیے کہ قبائل عرب اور فارس کے درمیان ذوقار کا جو جنگی واقعہ معروف ہے، جس میں عرب کو شاندار کامیابی ملی تھی۔ اس خونی جنگ کا بنیادی سبب بھی ایک عورت ہی تھی جس پر شدید غیرت کے باعث یہ جنگ طول پکڑ گئی تھی. عرب اپنی عورتوں پر اس قدر شدید غیرت کھاتے تھے کہ ایک عرب دیہاتی نے چند لوگوں کی نگاہیں اپنی بیوی کی طرف اٹھتے دیکھ کر اسے طلاق دیدیا اور یہ اشعار کہے:

وَأَتْرُكُ حُبَّهَا مِنْ غَيْرِ بُغْضٍ   وَذَاكَ لِكَثْرَةِ الشُّرَكَاءِ فِيْهِ

(میں بغیر کسی بغض ودشمنی کے اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، جس کا بنیادی سبب غیروں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہوں کا اس مقناطیس کی طرف اٹھنا ہے۔)

إِذَا وَلَغَ الذُّبَابُ عَلَى طَعَامٍ رَفَعْتُ يَدَيَّ وَنَفْسِي تَشْتَهِيهِ

(جب کھانے میں مکھی گر جاتی ہے تو کھانے کی خواہش رہتے ہوئے بھی میں اپنا ہاتھ کھانا سے کھینچ لیتا ہوں۔)

وَتَجْتَنِبُ الأُسُودُ وُرُوْدَ مَاءٍ إِذَا كَانَتِ الْكِلَابُ وَلَغْنَ فِيْهِ

(شیر اس گھاٹ سے پانی نہیں پیتا جس گھاٹ میں کتے منہ ڈالیں۔)

عرب غیرت کے معاملہ میں اس قدر حد سے تجاوز کر چکے تھے کہ انہوں نے اپنی لڑکیوں کو اس خوف سے زندہ درگور کرنا شروع کر دیا تھا کہ کہیں انہیں ان معصوم بچیوں کی طرف سے مستقبل میں کسی ننگ و عار کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ عرب کا وہ پہلا قبیلہ ربیعہ ہے جس نے معصوم لڑکیوں کو جنم لیتے ہی زندہ درگور کر دینے کی قبیح سنت کو رواج دیا تھا۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ کسی قوم کے لوگ ان پر حملہ آور ہوئے اور اسی حملہ میں قبیلہ ربیعہ کے امیر کی دوشیزہ قیدی بنا لی گئی، بعد میں جب جانبین کے درمیان صلح سپاٹ ہوگئی تو لڑکی کو اپنے فیصلہ میں اختیار دیا گیا کہ اگر چاہے تو اپنے والد کے پاس چلی جائے، بصورت دیگر جس کی لونڈی بنی ہے اسی آقا کے ہمراہ بود و باش اختیار کر لے؛ چنانچہ لڑکی نے اپنے والد کے پاس جانے سے انکار کر دیا، اور جس کے حصہ میں مال غنیمت کے طور پر آئی تھی اس کے ساتھ ہی رہنے کو ترجیح دی۔ لڑکی کے اس بے باک فیصلہ سے باپ آگ بگولہ ہوگیا اور شدید غیرت کھاتے ہوئے اپنی قوم میں لڑکی کے پیدا ہوتے ہی اسے زندہ دفن کر دینے کی اس قبیح اور دردناک طریقہ کو رائج کر دیا، جس کو عوام الناس نے بھی بلا چون و چرا قبول کر لیا اور پھر عرب میں اس کے بعد لڑکی کے پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دینے کا یہ اٹوٹ سلسلہ چل پڑا[1]۔

---

(۱) أخلاق العرب بين الجاهلية والإسلام، (ص:۱۲۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر عرب میں یہ ماحول بن گیا کہ اگر کسی کے گھر بچی پیدا ہونے کی اطلاع دی جاتی تو مارے شرم وحیا سے اس کا چہرہ کالا ہو جاتا اور وہ اپنے آپ کو معاشرے میں منہ دکھانے کے قابل نہ سمجھتا. قرآنِ کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

﴿وإذا بُشِّرَ احَدُهُمْ بِالانثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَابُشِّرَبِهٖ، أَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ﴾ ''جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرے پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ بس خون کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے کہ اس بری خبر کے بعد کیا کسی کو منہ دکھائے، سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ بیٹی کو لیے رہے یا مٹی میں دبا دے؟''.

[النحل: ۵۸-۵۹]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

''كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا حَمَلَتْ حُفِرَتْ حُفْرَةٌ وَتَمَخَّضَتْ عَلَى رَأْسِهَا فَإِنْ وَلَدَتْ جَارِيَةً رَمَتْ بِهَا فِي الْحُفْرَةِ وَرَدَّتِ التُّرَابَ عَلَيْهَا وَإِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا حَبَسَتْهُ'' (۱) ''زمانۂ جاہلیت میں عورت جب حاملہ ہوتی تو ایک گڑھا کھود دیا جاتا اور جب اس کو دردِ زہ شروع ہوتا تو وہ زچگی کے وقت گڑھے کے سرے پر بیٹھتی، اگر لڑکی جنم دیتی تو اسی گڑھے میں اسے پھینک کر اس کے اوپر سے مٹی ڈال دیتی اور اگر لڑکا پیدا ہوتا تو اسے روک رکھتی''.

لیکن کبھی ماں اس شقاوتِ قلبی پر راضی نہ ہوتی یا خاندان والے اس میں مانع ہوتے تو باپ بادلِ نخواستہ بیٹی کو کچھ مدت تک پالتا اور پھر کسی وقت صحرا میں لے جا کر اسے زندہ دفن کر دیتا تھا. گڑھا کھودتے وقت باپ کی پیٹھ پر مٹی آ پڑتی تو بچی اپنے نازک ہاتھ سے باپ

(۱) تفسیر القرطبی (۱۹ / ۲۳۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیٹھ سے مٹی صاف کرتی اور لاڈ پیار سے اس کے جسم سے چمٹ کر محبت والفت کا اظہار کرتی، لیکن جب گڑھا تیار ہو جاتا تو یہ سنگدل اور بے رحم باپ بچی کو اسی گڑھا میں ڈال کر مٹی اوپر سے بھر دیتا۔ بچی ہائے ابا، ہائے ابا کہتی، لیکن اس دردانگیز آواز پر بھی باپ کو بچی پر ترس نہیں آتا۔

سنن دارمی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے اپنے عہدِ جاہلیت کا ایک واقعہ بیان کیا کہ میری ایک بیٹی تھی جو مجھ سے بہت مانوس تھی۔ جب میں اس کو پکارتا وہ دوڑی دوڑی میرے پاس آتی تھی۔ ایک روز میں نے اس کو بلایا اور اپنے ساتھ لے کر چل پڑا۔ راستہ میں ایک کنواں آیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کنویں میں دھکا دے دیا۔ آخری آواز جو اس کی میرے کانوں میں آئی وہ تھی: ہائے ابا! ہائے ابا! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ رو دیے اور زار وقطار آپ کے آنسو بہنے لگے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: اے شخص! تم نے نبی کریم ﷺ کو غمگین کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت روکو، جس چیز کا اسے سخت احساس ہے اس کے بارے میں اسے سوال کرنے دو''۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اپنا قصہ پھر بیان کرو''۔ اس نے دوبارہ بیان کیا اور آپ سن کر اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے آپ کی داڑھی تر ہو گئی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت میں جو کچھ ہو گیا اللہ نے اُسے معاف کر دیا، اب نئے سرے سے زندگی کا آغاز کرو''(۱)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کتے کو پرورش کے لیے رکھ چھوڑتا لیکن اپنی بیٹی کو قتل کر ڈالتا۔ تا آں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس مذموم غیرت پر انہیں عتاب کیا اور اپنے اس قول میں دھمکی دی: ﴿وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ ''اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ آخر کس جرم کی پاداش میں

---

(۱) سنن دارمی (۱/۱۴)۔ حدیث رقم: (۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے قتل کیا گیا''(۱)۔ [سورۃ التکویر: ۸،۹]

یہ واضح رہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بہت سے لوگوں کو اس رسم کی قباحت کا احساس تھا جیسا کہ عرب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ طبرانی کی روایت ہے کہ فرزدق شاعر کے دادا صعصعہ بن ناجیہ المُجاشِعی نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں کچھ اچھے اعمال بھی کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے ۳۶۰ لڑکیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا اور ہر ایک کی جان بچانے کے لیے دو دو اونٹ فدیے میں دیئے۔ کیا مجھے اس پر اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لَکَ أَجْرُهُ إِذْ مَنَّ اللهُ عَلَيْکَ بِالإِسْلَامِ'' ''تیرے لیے اجر ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی نعمت عطا فرمائی''(۲)۔

غرض اسلام نے عربوں کی اس مذموم اور قبیح غیرت کو ایک ناقابل معافی اور سنگین جرم قرار دے کر عورتوں کو عزت و شرف بخشا اور ظاہر ہے کہ اسلام نے جس صنف نازک کو اس قدر اونچا مقام عطا کیا تو ضروری تھا کہ اس کی عزت و آبرو پر اسلامی غیرت وحمیت کو بحال کیا جائے۔ اس لیے اسلام نے عورتوں کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لیے بہت اہم اور مفید قوانین وتدابیر بتائے ہیں، جنہیں ہم آئندہ صفحات میں ذکر کریں گے۔

زمانہ جاہلیت میں جہاں بہت ساری برائیاں پائی جاتی تھیں وہیں ان کے اندر بہت سارے محاسن بھی تھے۔ عرب نوجوان لونڈیوں سے اپنی نگاہیں پست رکھنے میں فخر محسوس کرتے تھے اور اس فعل کو مردانگی، مدح وتعریف اور فخر ومباہات پر محمول کرتے تھے۔ وہ اپنی عورتوں کی عزت وآبرو کے تحفظ کو اپنی شرافت، کرامت، عزت اور شان سمجھتے تھے۔ عرب قوم کے جذبات کو برانگیختہ کردینے والی بات اس سے بڑھ کر کوئی اور نہیں تھی کہ ان کی عورتوں کی عزت وآبرو اور عفت وعصمت پر کسی قسم کا دھبہ لگے، نیز وہ جسم فروشی اور قحبہ گری

(۱) تفسیر القرطبی (۱۹/۲۳۳)۔ (۲) دیکھئے: الدر المنثور فی التفسیر المأثور، از سیوطی (۸/۴۳۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Prostitution) کے اڈوں سے سخت گھن کرتے اور اس میں ملوث افراد کو انتہائی حقارت وذلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بطور محاورہ یہ جملہ ان کی زبان زد عام تھا:

"تَجُوْعُ الْحُرَّةُ وَلَا تَأْكُلُ بِثَدْيَيْهَا". ''شریف عورت بھوکے رہ لیتی ہے مگر اپنے پستان (سے دایہ گری یا قحبہ گری) کی کمائی نہیں کھاتی (۱)''.

یہ واقعہ مشہور ہے کہ جب حضرت ہند رضی اللہ عنہا دائرہ اسلام میں داخل ہوکر دیگر عورتوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے کے لیے آئیں اور نبی کریم ﷺ نے دیگر عہد ومیثاق کے ضمن میں جب زنا کی ممانعت کا ذکر کیا تو حضرت ہندؓ نے تعجب سے کہا:

" أَوَ تَزْنِي الْحُرَّةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟!"(۲).

''اے اللہ کے رسول ! کیا آزاد عورت بھی کہیں زنا کا ارتکاب کرتی ہے؟!''.

خلاصہ یہ کہ عرب زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے بارے میں بہت زیادہ باغیرت تھے حتی کہ جب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیا تو ان کی شدید غیرت کے خوف سے ان کی قوم کا کوئی بھی شخص ان کی مطلقہ عورت سے شادی کرنے کی جرأت نہیں کرسکا۔

عورت کے تعلق سے عربوں کی غیرت کے کتنے ہی واقعات کتب تاریخ میں بھرے پڑے ہیں لیکن ہم نے اسی اختصار پر اکتفا کیا ہے.

آگے ہم قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے غیرت کے دلائل پیش کریں گے، ساتھ ہی مختصراً مگر اہم مباحث بھی معنی ومفہوم کی روشنی میں بیان کریں گے، تاکہ قرآن وسنت کے محبین اپنی غیرت وحمیت کو کلام للہ اور فرمان رسول کے سانچے میں ڈھال کر ایک انمول خوشی ومسرت محسوس کریں، جیسا کہ قرآن وسنت کے محبین کی کیفیت ہوتی ہے۔

---

(۱) الإسلام وبناء المجتمع۔ڈاکٹر احمد عسال، ص: ۱۴۶.

(۲) تفسیر ابن کثیر (۱۲۵/۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں غیرت کے دلائل

قرآن کریم ہی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر کسی آدمی کی زندگی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بنی نوع انسان سے متعلقہ تمام ابواب اس کتابِ حکیم میں موجود ہوں تاکہ ہر لحۂ انسانی زندگی میں درپیش مسائل کے حل کے لیے اس کتاب کی طرف رجوع کیا جا سکے اور یہ کتاب ہر الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھا دے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر وہ طریقۂ کار جو انسانی معاشرتی زندگی کو پاکیزہ اور خوشگوار بنانے میں ممد ومعاون ثابت ہو سکے، اس کتابِ حکیم میں بیان فرما دیا ہے، جو پوری انسانیت کے لیے بالواسطہ یا بلاواسطہ دستور العمل اور لائحۂ عمل ہے۔

مثالی وصالح اور صاف وشفاف معاشرہ کی تشکیل سے متعلق قرآن کریم میں کئی ایک مباحث موجود ہیں، جن میں ایک اہم مبحث **"اسلامی غیرت وحمیت"** بھی ہے۔

صالح اور خوشگوار معاشرہ کا قیام اس کی پاکیزہ اور بے عیب نسلوں پر منحصر ہے۔ اس لیے اسلام نے خواتین کی عفت وعصمت کی حفاظت اور مثبت روایات کی بقا پر بہت زور دیا ہے، بلکہ اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی عزت وآبرو اور جان ومال کی حفاظت وصیانت کرتے ہوئے قتل کیا جانے والا شخص شہید ہے[1]۔ اب اس سے اندازہ لگایئے کہ شریعتِ اسلامیہ عورتوں کی عزت وآبرو پر کس قدر غیرت مند ہے؟

اللہ تعالیٰ نے نسلوں کی تباہی پر غیرت کھاتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ

(۱) اس حدیث کی تخریج ص ۵۴ حاشیہ (۲) میں آ رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ أَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَاناً وَأَنْ تَقُوْلُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لاَ تَعْلَمُوْنَ﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تمام ظاہر و پوشیدہ بدکاریوں کو اور گناہ اور ناحق سرکشی کو حرام کردیا ہے اور یہ (بھی حرام کردیا ہے) کہ تم لوگ اللہ کا شریک ایسی چیزوں کو ٹھہراؤ جن کی عبادت کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی ہے اور یہ کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرو جن کا تمھیں علم نہیں ہے''. [الأعراف:۳۳]

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی عزت و آبرو کے انتہاک و پامالی پر غیرت کھاتا ہے، اس لیے اس نے ظاہری و باطنی ہر قسم کی برائیوں اور بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ﴾ ''اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو، بلاشبہ جو لوگ گناہ کررہے ہیں ان کو اپنے کیے کی عنقریب سزا ملے گی''. [الأنعام: ۱۲۰]

مجاہد کہتے ہیں: ''اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے مومنو! پوشیدہ اور علانیہ ہر طرح کی معصیت کو چھوڑ دو''۔

سدی کہتے ہیں: ''ظاہری گناہ سے مراد پیشہ ور زانیہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنا ہے اور باطنی گناہ سے مراد قریبی، یا اپنی معشوقاؤں سے چوری چھپے زنا کا ارتکاب کرنا ہے''۔

حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں: ''صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ آیت کا حکم عام ہے اور اس سے ہر قسم کے گناہ و معاصی مراد ہیں؛ خواہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ''(۱)۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بیویوں پر- اور اس حکم میں تمام عورتیں بھی شامل ہیں- غیرت کھاتے ہوئے ان کی طرف دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کمال غیرت

(۱) تفسیر ابن کثیر (۱۷۴/۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دلیل ہے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وإذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ ''اور جب تم ان (امہات المؤمنین) سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے اوٹ سے مانگو، ایسا کرنے سے تمہارے اور ان کے دل زیادہ پاکیزہ رہیں گے''۔[الأحزاب:۵۳]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں پر غیرت کھاتے ہوئے انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا تاکہ ان مومن عورتوں کی طرف پیش رفت جملہ برائیاں راستہ ہی میں دم توڑ دیں اور کوئی بھی دریدہ دہن زبان یا اشارات وکنایات سے انہیں کسی قسم کی تکلیف دینے کی جرأت نہ کر سکے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پردہ سے متعلق فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيماً﴾ ''اے میرے نبی! آپ اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں، یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے''۔[الأحزاب:۵۹]

امام ابن جریر کہتے ہیں:

''﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ کا مفہوم یہ ہے کہ شریف عورتیں اپنے لباس میں لونڈیوں سے مشابہ بن کر گھروں سے نہ نکلا کریں کہ ان کے چہرے اور سر کے بال کھلے ہوئے ہوں، بلکہ انہیں چاہئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں تاکہ کوئی فاسق انہیں چھیڑنے کی جرأت نہ کر سکے (۱)''

---

(۱) جامع البیان (۲۲/۳۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابو بکر جصاص کہتے ہیں:

''یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ مشتبہ سیرت و کردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع و لالچ میں مبتلا نہ ہوں (۱)''

امام رازی کہتے ہیں:

''اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ بدکار عورتیں نہیں ہیں، کیوں کہ جو عورت اپنا چہرہ چھپائے گی حالاں کہ چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے، اس سے کوئی شخص یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا ستر غیر کے سامنے کھولنے پر راضی ہوگی، اس طرح ہر شخص جان لے گا کہ یہ باپردہ عورتیں ہیں، ان سے زنا کی امید نہیں کی جا سکتی (۲)''

آیت میں ''پہچان لی جائیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے'' سے مراد یہ ہے کہ جب بدکردار لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ پردہ پوش خواتین مردوں کی چھیڑ خوانی، ان کی نظر بازی اور ان کی شہوانی التفات سے لذت اندوز ہونے کے بجائے اس کو اپنے لیے تکلیف دہ اور اذیت ناک محسوس کرتی ہیں اور یہ معاشرے میں اپنے آپ کو آبرو باختہ شمع انجمن قسم کی عورتوں میں شمار کرانا نہیں چاہتیں بلکہ عفت مآب چراغ خانہ کی حیثیت سے معروف ہونا چاہتی ہیں، تو کوئی بھی بدطینت و بدکردار انسان ان سے اپنے دل کی تمنا پوری کرنے کی امید نہیں کر سکتا، کیوں کہ مسلمان عورتوں کو اس سادہ اور حیا دار لباس میں دیکھ کر ہر دیکھنے والا یہ جان لے گا کہ یہ باعصمت اور شریف خواتین ہیں، کھلاڑی اور آوارہ قسم کی عورتیں نہیں۔

آج مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر بہت سے مسلمان جو اپنی عورتوں کو بے پردہ سڑکوں،

---

(۱) احکام القرآن (۴۵۸/۳).

(۲) تفسیر کبیر (۵۹۱/۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارکوں، کلبوں اور بازاروں میں گھماتے ہیں یا انہیں بے پردہ گھروں سے نکلنے دیتے ہیں، کیا ان کی طرف اٹھنے والی ہوسناک نگاہیں مومن عورتوں کے لیے باعثِ اذیت اور تکلیف دہ نہیں جس کا ذکر آیت مذکورہ میں آیا ہے؟!!

اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور ان کی عورتوں کی عزت وآبرو پر اس قدر غیرت مند ہے کہ ان میں سے ہر دو صنف کو ایک دوسرے سے نگاہیں پست رکھنے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے اور غیر محرم کے سامنے بناؤ سنگار کا اظہار کرنے سے عورتوں کو منع فرمایا ہے، تاکہ معاشرہ میں کسی قسم کی بے حیائی جنم نہ لے سکے، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی عزت وآبرو بالکل محفوظ رہ سکے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكىٰ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلىٰ جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْٓ إِخْوَانِهِنَّ أَوْبَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ”اے میرے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، ایسا کرنا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے، بے شک وہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ اور اے میرے نبی! آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۱)

(۱) معلوم ہونا چاہئے کہ جن چیزوں سے نگاہیں نیچی رکھنا ضروری ہے، ان کے اندر وہ چیزیں بھی شامل=

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر رہتا ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں، اور اپنا بناؤ سنگار کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ کے، یا اپنے شوہروں کے باپ کے، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائی کے، یا اپنے بھائی کے بیٹوں کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے، یا اپنی عورتوں کے، یا اپنے غلاموں کے، یا گھر میں رہنے والے ان لوگوں کے جو عورت کی خواہش نہیں رکھتے، یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں ہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں تاکہ ان کی پوشیدہ زینت لوگوں کو معلوم ہو جائے، اور اے مومنو! تم سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو، تاکہ کامیاب ہو جاؤ"۔

[سورۃ النور: ۳۰-۳۱]

آیات مذکورہ میں "گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں" سے مراد یہ ہے کہ دوپٹہ استعمال کریں اور اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آج کل کی صاحبزادیوں کی طرح بس اسے بل دے کر گلے کا ہار بنالیا جائے، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسے اوڑھ کر سر، کمر، سینہ سب اچھی طرح ڈھانک لیے جائیں۔

تفسیر کشاف میں لکھا ہے:

"زمانہ جاہلیت میں عورتیں سروں پر ایک طرح کے کساوے سے باندھے رکھتی تھیں

= ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے؛ جیسے سینما کے پردے پر دکھائی جانے والی فلمیں، ٹیلی ویژن میں شہوانی اور جنونی تصویریں؛ اسی طرح من گھڑت رومانی، جنسی، مخرب اخلاق قصے، افسانے، ناولیں اور ایسے تمام مواد جن سے طبیعت میں ہیجان آتا ہے اور شر و فساد اور بگاڑ کی طرف رجحان تیز تر ہوتا ہے۔ اسی طرح خوب سمجھ لینا چاہئے کہ جو حکم نگاہوں کا ہے وہی کان کا بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ آوازیں خصوصاً فحش گیت، عشقیہ میوزک اور ہیجان انگیز موسیقی سننا بھی حرام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی گرہ جوڑے کی طرح پیچھے چوٹی پر لگائی جاتی تھی، سامنے گریبان کا ایک حصہ کھلا رہتا تھا جس سے گلا اور سینے کا بالائی حصہ صاف نمایاں ہوتا تھا۔ چھاتیوں پر قمیص کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہوتی تھی اور پیچھے دو دو تین تین چوٹیاں لہراتی رہتی تھیں،،(۱)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کو مومنوں کی عورتوں پر شدید غیرت آئی اور اس نے مذکورہ حکم نافذ فرمایا. یہ حکم سننے کے بعد تمام مسلم خواتین نے حکم کی تعمیل کی اور ہر ایک عورت اٹھی اور کسی نے اپنا کمر پٹہ کھول کر اور کسی نے چادر اٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنایا اور اوڑھ لیا۔ دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبوی میں نماز کے لیے آئیں سب دوپٹے اوڑھے ہوئی تھیں، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ وہ مزید بیان کرتی ہیں کہ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنا لیے(۲)۔

غرض اللہ تعالیٰ مسلمانوں اور ان کی عورتوں کی عزت وآبرو پر بہت باغیرت ہے اور یہی وجہ ہے کہ مذکورہ آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عفت وعصمت کے تحفظ وبقا کے جملہ تدابیر بتادیے ہیں۔ علاوہ ازیں زنا، عورتوں پر بہتان تراشی اور ان کی عصمت دری کی جو کڑی سزائیں مقرر کی گئی ہیں، وہ تمام اللہ تعالیٰ کی شدید غیرت پر دلالت کرتی ہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں قدرے تفصیل سے اسی کتاب میں عنوان **''شریعت اسلامیہ عزت وآبرو کی ہرممکن حفاظت کرتی ہے''** کے تحت لکھا ہے، جسے عنقریب آپ مطالعہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

(۱) تفسیر کشاف (۹۰/۲)، تفسیر ابن کثیر (۲۸۳/۳).

(۲) تفسیر ابن کثیر (۲۸۴/۳)، سنن ابو داود: کتاب اللباس، (۴۱۰۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویہ میں غیرت کے دلائل

غیرت سے متعلق بہت ساری احادیث شریفہ مروی ہیں، یہاں ذیل میں چند احادیث بیان کی جارہی ہیں:

❁ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع سے کہا: "لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مع امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ". "اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھ لوں تو اسے تلوار کے دھار کی جانب سے مار ڈالوں گا (یعنی اسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا)"، جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟! لأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّيْ، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ". "کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کھاتے ہو؟! میں تو ان سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شدید غیرت ہی کا نتیجہ ہے کہ اس نے ظاہری و پوشیدہ فواحش و بدکاریوں کو حرام ٹھہرایا ہے"(۱).

❁ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: 'لَاشَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ' "اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں ہے"(۲).

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) بخاری: کتاب التوحید، باب لاشخص أغیر من اللہ، رقم: (۷۴۱۶)، مسلم: کتاب اللعان، رقم: (۱۴۹۹).

(۲) بخاری: النکاح، باب الغیرۃ، (۵۲۲۲)، مسلم: التوبہ، باب غیرۃ اللہ تعالیٰ وتحریم الفواحش (۲۷۶۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: "لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلاَ أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالىٰ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ". "اللہ رب العزت سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اس لیے اس نے تمام بے حیائی والے کاموں کو حرام قرار دیا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ، اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں، اس لیے اس نے اپنی تعریف بیان فرمائی ہے"(۱).

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَإِنَّ غَيْرَةَ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ". "اللہ تعالی کو غیرت آتی ہے اور مومن بندہ کو بھی غیرت آتی ہے، اللہ تعالیٰ کو غیرت اس سے آتی ہے کہ مسلمان بندہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے"(۲).

❁ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً". "اے امت محمدیہ کے لوگو! اپنے بندہ یا بندی کو زنا کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھ کر جتنی شدید غیرت اللہ تعالیٰ کو آتی ہے اتنی کسی اور کو نہیں آتی۔ اے امت محمدیہ کے لوگو! میں جو کچھ (پوشیدہ چیزوں کو) جانتا ہوں، اگر تم لوگ انہیں جان لیتے تو (دنیاوی لذتوں میں نہیں پھنستے بلکہ) ہنستے کم روتے زیادہ"(۳).

غیور (باغیرت آدمی) کے ضد میں عربی زبان کا لفظ دیوث استعمال ہوتا ہے، جس کے

(۱) بخاری: کتاب التفسیر، باب قوله ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن، (۴۶۳۴)، مسلم: کتاب التوبه، باب غيرة الله تعالىٰ و تحريم الفواحش، (۲۷۶۰).

(۲) بخاری: النکاح رالغیرۃ، رقم: (۵۲۲۳)۔ مسلم: التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالیٰ وتحریم الفواحش، (۲۷۶۱).

(۳) بخاری: النکاح، باب الغیرۃ، (۵۲۲۱)، مسلم: کتاب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف، (۹۰۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں: ''ایسا شخص جو اپنے گھرانے میں (بیوی بہن وغیرہ میں) بے حیائی اور بدکاری کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہے، لیکن اسے اس پر غیرت نہیں آتی''. حدیث شریف میں ایسے شخص کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔

❁ مسند امام احمد اور سنن نسائی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ''.(۱) ''تین قسم کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا: ماں باپ کا نافرمان، مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت اور دیوث''. ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ ''یہ تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے''.

❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ''. وفي رواية: ''مَنْ مَاتَ دُوْنَ عِرْضِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ''.(۲) ''جو کوئی اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جو کوئی اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے، جو کوئی اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو شخص اپنے اہل کی حفاظت کرتے

---

(۱) مسند امام احمد: (۱۳۴/۲)، سنن نسائی: کتاب الزکاۃ، باب المنان بما أعطی، رقم: (۲۵۶۲)۔ شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھیے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۶۷۴)

(۲) ابوداود: کتاب السنۃ، باب فی قتال اللصوص، رقم: (۴۷۷۲)۔ ترمذی: کتاب الدیات، باب ماجاء فی من قتل دون مالہ فھو شہید، رقم: (۱۴۲۱)۔ نسائی: کتاب تحریم الدم، باب من قاتل دون أھلہ، رقم: (۴۰۹۴)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے"۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "جو شخص اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے"۔

عزت وآبرو کی حفاظت میں اپنی جان کی قربانی دینے والا وہی شخص ہوگا جس کو اپنی عزت وآبرو کی پامالی پر سخت غیرت ہوگی اور نبی کریم ﷺ نے ایسے باغیرت وباحمیت شخص کو شہادت کا درجہ دیا ہے اور شہید جنتی ہے۔ اب اس سے اندازہ لگایئے کہ اپنی عورتوں پر غیرت مند شخص اسلام کی نظر میں کس قدر محبوب اور جواں مرد مومن ہے، اور اس کا درجہ کس قدر عظیم وبلند ہے؟!

❁ عورتوں کو اپنی عصمت وعفت کی حفاظت کے بدلے میں نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے؛ چنانچہ ارشاد ہے: "إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ"۔ (۱) "جو عورت پنج وقتہ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت وفرماں برداری کرے، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے"۔

❁ نبی کریم ﷺ نے زبان وشرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مسلمان مرد وعورت کو جنت کی ضمانت دی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ"(۲)۔ "جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں"۔

---

(۱) الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، رقم: (۴۱۶۳)، یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲) بخاری: کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: (۶۴۷۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض احادیث نبویہ میں غیرت کے بہت سارے دلائل ہیں. ہم نے مذکورہ احادیث پر ہی اکتفا کیا ہے اور وقتاً فوقتاً ہمارے قارئین غیرت سے متعلق دیگر احادیث کا بھی مطالعہ فرمائیں گے، جنہیں ہم نے موقع ومحل کی مناسبت سے بیان کیا ہے۔علاوہ ازیں عورتوں کی غیرت سے متعلق بھی بہت ساری احادیث وارد ہیں، ان میں سے کئی ایک احادیث ہم اس کتاب کے آخری حصے میں **''غیرت کی اقسام''** کے تحت بیان کریں گے؛ گرچہ ان احادیث کو اختصار کے ساتھ یہاں بھی بیان کیا جاسکتا تھا؛ تاکہ قارئین غیرت سے متعلق ان احادیث کا مطالعہ فرما کر اپنی غیرت وحمیت کا جائزہ لیتے. لیکن اس خوف سے کہ کہیں کتاب کے صفحات میں اضافہ نہ ہوجائے ہم نے ان احادیث نبویہ کو یہاں قلمبند نہیں کیے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعتِ اسلامیہ میں غیرت کی ایک انوکھی مثال

عورت ومرد کے میل ملاپ، ایک دوسرے کی خواہشات کی تکمیل، باہمی محبت وانسیت کے مظاہر اور عزت وآبرو کی حفاظت وصیانت میں نکاح کا بہت ہی اہم کردار رہا ہے. شادی شدہ جوڑے دنیا ومافیھا سے یکسو ہوکر اپنے امنڈتے جذبات واحساسات کو ایک اصول کے مطابق سنوارتے ہیں، اپنے خوش کن تصورات وتخیلات سے باہم آگاہ ہوتے ہیں اور اپنی جوانی کی توانائیوں کو صحیح ڈھنگ سے استعمال کر کے سماج میں پاکیزہ وصالح نسلوں کو وجود بخش کر سماجی ومعاشرتی قدروں میں اضافہ کرتے ہیں، اور پھر معاشرہ ان کی پاکیزہ اور جائز نسلوں سے لہلہا اٹھتا ہے. لیکن شرط ہے کہ یہ نکاح قانوناً واصولاً اور فطرت کے عین مطابق ہو، نہ کہ اپنی خواہش نفس کے مطابق نکاح کا کوئی ایسا طریقہ ایجاد کرلیا جائے جو عقل وانسانیت اور فطرت کے خلاف ہو. پھر تو ایسی شادی کے بندھن سے بندھنے والے جوڑے معاشرتی وسماجی قدروں کی پامالی کے باعث ہوں گے اور ان سے جنم لینے والی نسلیں جو اصول وقانون کے مطابق حرام اور ناجائز ہیں، معاشرہ میں بے حیائی وبدکاری اور انارکی پھیلانے کا باعث ہوں گی، کیوں کہ ان کی رگوں میں گردش کرنے والا خون دراصل ایسے ماں باپ کا ہے جن کا نکاح فطرت وقانون سے متصادم ہے۔

آج سے پندرہ سو سال قبل زمانۂ جاہلیت میں مشرکین نے نکاح کے ایسے ہی طریقے ایجاد کرلیے تھے جو غیرتِ انسانی اور فطرت کے بالکل خلاف تھے، جس کی وجہ سے ان کی سماجی ومعاشرتی قدریں پامال ہورہی تھیں، اور نئی نسلیں تباہی کے دہانے پر کھڑی تھیں اور ان کی عورتوں اور نوجوان دوشیزاؤں کی عفت وعصمت کی گویا تجارت ہورہی تھی۔ ایسی صورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں اسلام کا سورج طلوع ہوا اور پورے آب وتاب سے اس کی تیز شعائیں کفر وضلالت کی تاریکیوں پر چھا گئیں۔ شریعتِ اسلامیہ نے ان کے ذہن ودماغ کو ایک اصولی وقانونی اور شرعی نکاح کے لیے تیار کیا اور پھر عورتوں کی عصمت وعفت پر غیرت کھاتے ہوئے اس نے زمانۂ جاہلیت میں رائج شدہ انسانیت وفطرت سے گرے ہوئے جملہ طریقۂ نکاح کو باطل قرار دے کر ایک پاکیزہ اور عقل وفطرت کے عین موافق طریقۂ نکاح کی بنیاد رکھی جو آج مسلم معاشرے میں رائج ہے۔

لیجئے ذیل میں زمانۂ جاہلیت کے مروج نکاح کے متعلق بخاری شریف کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہ حدیث ملاحظہ فرمائیے:

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:

"زمانۂ جاہلیت میں عرب لوگ چار طریقے پر نکاح کیا کرتے تھے؛ ایک تو اس طرح جیسے آج لوگ کیا کرتے ہیں، ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا پیغام بھیجتا، اور وہ اپنی رشتہ دار عورت (بہن، بھتیجی، بھانجی وغیرہ) یا بیٹی کا مہر متعین ٹھہرا کر نکاح کر دیتا۔ دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بیوی کو حیض سے پاک ہونے کے بعد اس سے یوں کہتا کہ فلانے مرد کو بلا بھیج اور اس سے لپٹ جا (جماع کرالے)۔ جب وہ عورت اس مرد سے جماع کرالیتی تو اس کا شوہر اس وقت تک الگ ہو جاتا جب تک دوسرے مرد سے عورت کا حمل نمایاں نہ ہو جاتا، جب عورت کا حمل ظاہر ہو جاتا تو شوہر کو اگر خواہش ہوتی تو اپنی بیوی سے ملتا، شوہر اپنی بیوی سے یہ سب کچھ اس لیے کراتا، تاکہ جنم لینے والا بچہ شرافت ونجابت کا پتلا ہو (فرضی باپ کی ناموری کا باعث ہو)، ایسے نکاح کو" نکاح استبضاع" کا نام دیا کرتے۔ تیسرا نکاح یہ تھا کہ تقریباً دس آدمی ایک عورت کے پاس جاتے اور ان میں سے ہر شخص اس عورت سے صحبت کرتا، جب عورت کو حمل ٹھہر جاتا اور کوئی بچہ پیدا ہوتا تو کچھ دنوں کے بعد وہ ان تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو بلا بھیجتی (جن سے اس نے ایک ایک کر کے جماع کرایا تھا) اور ان سب مردوں کو آنا ضروری ہوتا (کیا مجال جو کوئی نہ آئے)۔ وہ تمام لوگ عورت کے پاس اکٹھا ہوتے اور یہ عورت ان سے کہتی: تم لوگوں کو معلوم ہی ہے جو تم نے کیا ہے (یعنی میرے ساتھ ہم بستری کی ہے) میرے پیٹ سے بچہ جنم لیا ہے جو تم میں سے فلاں آدمی کے مشابہ ہے، اور عورت جس شخص کا نام لے لیتی وہ بچہ اسی کا ہو جاتا، اس آدمی کو انکار کرنے کا کوئی حق نہیں تھا (کیوں کہ قومی رسم یہی ٹھہری ہوئی تھی)۔ چوتھا نکاح یہ تھا کہ ایک عورت کے پاس بہت سارے لوگ آتے جاتے اور وہ عورت آنے جانے والے ہر شخص سے جماع کراتی، کسی سے انکار نہیں کرتی اور اس قسم کی عورتیں بغایا یعنی طوائف (بدکار عورتیں) ہوا کرتیں۔ اپنے دروازے پر ان عورتوں نے جھنڈے نصب کر رکھے تھے جو پہچان ہوتے (کہ یہاں بدکار لوگوں کے لیے بدکار عورتیں ہمہ وقت دستیاب ہیں)؛ چنانچہ جس آدمی کی خواہش ہوتی وہ ان عورتوں کے پاس جاتا اور ان سے صحبت کرتا۔ جب کسی عورت کو حمل ٹھہر جاتا اور وہ بچہ جنتی تو جتنے لوگوں نے اس سے صحبت کی تھی وہ سب اس کے پاس اکٹھا ہوتے اور قیافہ شناس کو بلا بھیجتے، قیافہ شناس اپنے علم کی رو سے جس مرد کو اس بچہ کا باپ بتاتا وہ اس کا بیٹا قرار پاتا۔ پھر اس باپ کو انکار کرنے کا حق نہیں تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا تو آپ نے زمانۂ جاہلیت کے تمام طریقۂ نکاح کو باطل قرار دے کر ختم کر دیا اور ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل رواج ہے۔"(۱)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے نکاحِ متعہ کو بھی حرام قرار دیا ہے، کیوں کہ یہ نکاح بھی بدکاری و بے حیائی کی ایک قسم ہے اور اس سے زنا کے جملہ راستے کھل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نہ تو عورتوں کی عزت و آبرو کی حفاظت ممکن ہوگی اور نہ ہی معاشرہ کو کبھی صالح افراد

(۱) بخاری: کتاب النکاح، باب من قال لانکاح إلا بولی، رقم: (۵۱۲۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پالا پڑے گا۔ آج شیعہ حضرات اور ان کے متبعین نکاحِ متعہ کے جواز پر جو لولی لنگڑی بے جا دلیلیں پیش کرتے ہیں وہ تمام لایعنی، بے سند اور بکواس ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ کی غیرت اس نکاح کو کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتی، حتی کہ شیعہ علماء بھی اس کے جواز کے قائل ہونے کے باوجود اپنی عورتوں سے نکاح متعہ کی اجازت نہیں دیتے۔ کبھی بھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ کوئی عالم یا مفتی اپنی دوشیزہ یا اپنی ماتحتی میں رہنے والی جوان عورتوں کو نکاحِ متعہ کے نام پر بیاہا ہو۔ ایسے ہی شیعہ سماج کے دیگر مالدار اور شریف لوگ بھی اپنی بیٹیوں، بہنوں یا عورتوں سے نکاحِ متعہ کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ کیوں کہ ان کی غیرت اس کی اجازت نہیں دیتی، اور وہ تمام اس نکاحِ باطل کے سنگین نتائج سے بخوبی واقف ہیں، لیکن تعصب میں زبان کو لگام نہیں دیتے۔ ﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾ [النمل:١٤]

اس میں کوئی شک نہیں کہ نکاح متعہ ابتداءً جائز تھا اور یہ جواز بھی مصلحتاً تھا نہ کہ شرعاً. جیسا کہ احادیث اور تاریخ اسلام کی کتابوں کے مطالعہ کرنے والوں سے اس کی حقیقت مخفی نہیں. لیکن فتح خیبر کے سال ۷ھ میں نبی کریم ﷺ نے نکاح متعہ کو حرام قرار دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ"(۱). "رسول اکرم ﷺ نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھا کے گوشت سے منع فرمایا"۔

ہاں یہ بات بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُوطاس کے سال تین دنوں تک متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، پھر اس کے بعد منع فرمادیا(۲)۔

---

(۱) بخاری: کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر، رقم: (۴۲۱۶)۔ مسلم: کتاب النکاح، باب نکاح المتعة وبيان أنه أبيح ثم نسخ ... رقم: (۱۴۰۷)۔ یہ حدیث ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، مسند احمد، صحیح ابن حبان وغیرہ کتبِ حدیث میں بھی مروی ہے۔)

(۲) مسلم: کتاب النکاح، باب مذکور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربیع بن سبرمہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھہرے رہے اور ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اس دوران میں اور میری قوم کا ایک شخص دونوں نکلے۔ میں اس سے زیادہ خوبصورت تھا اور اس پر بدصورتی غالب تھی۔ ہم دونوں کے پاس ایک ایک چادر تھی۔ میری چادر پرانی تھی جبکہ میرے ساتھی کی چادر خوبصورت اور نئی تھی۔ جب ہم دونوں مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب پہنچے تو ہم کو ایک عورت ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ ہم نے اس سے کہا: کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا: تم لوگ مجھے کیا دو گے؟ ہم دونوں نے اپنی اپنی چادر پھیلا دی۔ وہ عورت دونوں کی طرف دیکھنے لگی۔ میرا ساتھی اس عورت کی طرف دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا۔ اس نے عورت سے کہا: اس کی چادر پرانی ہے جبکہ میری چادر خوبصورت اور نئی ہے۔ عورت نے کہا: اس کی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس جوان عورت سے متعہ کیا، اور میں اس کے پاس سے نکلا ہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا''(۱)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ متعہ کے متعلق حرمت واباحت دو مرتبہ ہوئی ہے۔ متعہ خیبر سے پہلے حلال تھا، پھر خیبر کے دن حلال ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے(۲)، اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں۔ پھر اس کے تیسرے دن قیامت تک کے لیے حرمتِ ابدی ہوگئی اور پھر حرمت ہی رہی''۔

علامہ ابن حزم کہتے ہیں: ''نکاح متعہ جائز نہیں ہے۔ نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک متعین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا (اور اس متعین مدت کے بعد عورت بغیر طلاق

(۱) مسلم: کتاب النکاح، باب مذکور۔

(۲) اوطاس طائف میں ایک وادی کا نام ہے اور فتح مکہ اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس کے نکاح سے باہر سمجھی جائے)، یہ نکاح عہدِ نبوی میں حلال تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے اس کو قیامت تک کے لیے منسوخ کرا دیا"(۱)۔

علامہ مازری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ "ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا، پھر باحادیثِ صحیحہ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا"(۲)۔

غرض شریعتِ اسلامیہ عورتوں کی عفت وعصمت پر داغ لگنے کے تمام دروازوں کو بند کر دیتی ہے، تاکہ نکاح کا حسین نام دے کر عورتوں کی عزت وآبرو کو پامال نہ کیا جا سکے اور انہیں ایک کھلونا نہ بنایا جا سکے۔

مذکورہ واقعاتِ صحیحہ کی روشنی میں شریعتِ اسلامیہ کی غیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ عورتوں کی عفت وعصمت کی کس قدر حفاظت کرتی ہے، کیوں کہ عورت کی آبرو ہی معاشرہ کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ عورت اگر پاکدامن اور باعفت ہے تو اس کے خون سے جنم لینے والی نسلیں بھی پاکیزہ اور صالح ہوں گی؛ بصورت دیگر بے حیائی وبدکاری اور انارکی سے معاشرہ متعفن ہو جائے گا، جیسا کہ اہل عقل وخرد سے یہ راز پوشیدہ نہیں۔

آگے ہم ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی اسلامی غیرت وحمیت کے متعلق گفتگو کریں گے۔ کہ ہمارے اسلاف کرام مسلم خواتین کی عفت وعصمت کے معاملہ میں کس قدر غیرت مند تھے. نیز اسلامی غیرت وحمیت کے متعلق ان کے اور ہمارے مابین کس قدر تفاوت ہے، اس سلسلہ میں بھی ہمارے قارئین مختصر مگر مفید بحث ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

○○○

(۱) المحلیٰ لابن حزم، جزء ۱۱.

(۲) دیکھیے شرح النووی علی مسلم: کتاب النکاح کے نسخ متعہ کے باب میں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت

انسانی معاشرے کے سدھار میں غیرت کا بہت ہی اہم کردار رہا ہے. اسی بنیاد پر صالح معاشرہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ جس قوم میں غیرت کے عناصر کمزور پڑ گئے ہوں، یا غیرت بالکل ہی ختم ہوچکی ہو، اس قوم کے افراد کما حقہ اپنی محارم کی بھی حفاظت نہیں کر سکتے؛ چہ جائیکہ اپنے معاشرہ یا قوم کی عورتوں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرسکیں۔ اس کے برعکس جس قوم میں غیرت کا وافر حصہ موجود ہو اس قوم کے افراد یقیناً اپنی محارم کی عزت وآبرو کی حفاظت وصیانت کرسکتے ہیں، بلکہ معاشرہ یا قوم کی دیگر خواتین کی عزت وآبرو کے تحفظ میں بھی ان کا کردار نمایاں اور قابل تعریف ہوگا، اور پھر ایسے ہی غیرت مند لوگوں کا معاشرہ مثالی وپاکیزہ معاشرہ کہلانے کا مستحق بن سکے گا۔

شریعتِ اسلامیہ میں غیرت کے ابواب بہت ہی حساس ہیں۔ اس لیے مسلمانوں نے ابتدائے اسلام ہی سے اس عظیم نسخۂ کیمیا یعنی غیرت وحمیت کو گلے سے لگائے رکھا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ کی مسلم خواتین پر غیرت کھاتے ہوئے مسلمان مردوں سے کہا تھا: "بَلَغَنِي أَنَّ نِسَائَكُمْ لَيُزَاحِمْنَ الْعُلُوجَ فِي الأَسْوَاقِ، أَمَا تَغَارُوْنَ؟ إِنَّهُ لاَ خَيْرَ فِي مَنْ لاَ يَغَارُ". "مجھے خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں اب بازاروں میں مردوں کے ازدحام میں نکلنے لگی ہیں۔ کیا تمہیں ان عورتوں کے بازاروں کی طرف نکلنے سے غیرت نہیں آتی؟ جس کے اندر غیرت نہیں اس کے اندر کوئی بھلائی نہیں"(۱).

لیکن افسوس کہ آج کے مسلمانوں کے اندر اس نسخۂ کیمیا کا فقدان ہے جس کی وجہ سے جنسی انتشار اور صنفی ہیجان کی زد میں آکر اسلامی معاشرہ کی فضا بھی مکدر ہورہی ہے اور دیگر

(۱) المغنی لابن قدامہ: (۱۰/۲۳۵)، توزیع وزارۃ الشئون الاسلامیۃ ریاض. اس کی تخریج کے لیے دیکھئے ص:۱۶۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام سے اسلامی معاشرہ کی شناخت بعید از قیاس معلوم ہو رہی ہے۔ ذیل میں مسلمینِ اولین کی غیرت سے متعلق چند باتیں واقعات کی روشنی میں قلمبند کی جارہی ہیں تاکہ آج کے مسلمان بھی پہلے کے مسلمانوں کی طرح غیرت وحمیت سے لیس ہوجائیں۔ اپنی محارم اور معاشرے کی دیگر خواتین کی عفت وعصمت پر شدید غیرت کھائیں، اور اسلامی معاشرہ کو ہر طرح کی گندگی وآلودگی سے پاک کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کریں۔

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں یہ تذکرہ گزر چکا ہے کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ شدید غیرت کے مالک نبی کریم ﷺ ہیں اور بطور دلیل وہاں یہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ جب ایک موقع سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی شریکِ حیات کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو دیکھ لوں تو اسے تلوار کی دھار سے مار ڈالوں گا۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کھاتے ہو؟ میں تو ان سے بھی زیادہ شدید غیرت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے''(۱)۔

ابتدائے اسلام کے مسلمان بڑے باغیرت وحمیت تھے اور یہ عظیم صفت کیوں کر ان کے درمیان نہ ہو جب کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو خیر الناس (اچھے لوگ) کے نام سے موسوم کیا ہے(۲)۔

صحابیٔ رسول اور خلیفۂ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی غیرت سے متعلق یہ حدیث پڑھئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم (صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ

---

(۱) اس کی تخریج گزر چکی ہے۔ دیکھئے ص: ۵۲ حاشیہ(۱)۔

(۲) بخاری: کتاب الشهادات، باب لایشهد علی شهادة جور إذا شهد (۲۶۵۱)، مسلم: کتاب فضائل الصحابه، باب ثم الذین یلونهم (۲۵۳۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا: '' میں نے حالتِ خواب میں جنت کا دیدار کیا، وہاں ایک محل کے کنارے میں ایک عورت وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا: یہ محل کس (خوش نصیب) کے لیے ہے؟ مجھ سے کہا گیا کہ یہ عمر بن خطاب کے لیے ہے۔ میں نے اس محل میں داخل ہونا چاہا لیکن مجھے عمر ابن خطاب کی شدید غیرت یاد آ گئی اس لیے میں (داخل نہیں ہوا اور) الٹے پاؤں پلٹ آیا'' مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے جب یہ قصہ سنا تو رونے لگے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (میرے ماں باپ آپ پر قربان!) کیا میں آپ پر غیرت کھا سکتا ہوں؟(۱)

اسلامی غیرت وحمیت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اندر اس قدر شدید تھی کہ وہ آیاتِ حجاب کے نزول سے قبل نبی کریم ﷺ سے وقتاً فوقتاً کہا کرتے تھے کہ اے اللہ کے رسول! آپ اپنی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم فرمادیں تاکہ کسی اوباش کی غلط نگاہ ان کی طرف نہ اٹھ سکے اور اس طرح مومن عورتیں پردہ میں رہ کر اوباشوں، شریروں اور منافقوں کی ہوسناک نگاہوں سے بچ جائیں گی اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ اس غیرت وحمیت کا ایک عکس ذیل کی حدیث سے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت قریش کی چند خواتین (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) آپ ﷺ کے پاس باتیں کر رہی تھیں اور آپ سے اخراجاتِ نان ونفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، بات بات میں ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ لیکن جب حضرت عمرؓ نے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی

(۱) صحیح بخاری: کتاب التعبیر، باب القصر فی المنام (۷۰۲۳)، صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ، رقم: (۲۳۹۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سب عورتیں جلدی جلدی بھاگ کر پردے میں چھپ گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر کو اندر آنے کی اجازت دی۔(جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر کے اندر داخل ہوئے تو) رسول اکرم ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عمر بھر ہنستا رکھے اے اللہ کے رسول۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس (بلند آواز سے باتیں کر رہی) تھیں لیکن جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی جلدی بھاگ کر پردے میں چھپ گئیں (اسی لیے میں ہنس رہا ہوں)''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ عورتیں آپ سے خوف کھائیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ امہات المؤمنین سے یہ کہتے ہوئے مخاطب ہوئے : اے اپنی جانوں کی دشمن! تم مجھ سے خوف کھاتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے خوف نہیں کھاتیں؟! امہات المؤمنین نے کہا: ہاں، کیوں کہ آپ رسول اکرم کے بالمقابل بڑے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ مَالَقِیَکَ الشَّیْطَانُ قَطُّ سَالِکاً فَجّاً إِلَّا سَلَکَ فَجّاً غَیْرَ فَجِّکَ''(۱) ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!۔ جب کبھی شیطان کا گزر تمہارے راستہ سے ہوتا ہے تو وہ فوراً تمہارا راستہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے''۔

حدیث کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس بار بار پردہ کے متعلق تذکرہ کرتے رہے اور نبی کریم ﷺ حضرت عمرؓ کی یہ گرانمایہ تجویز چند ایام تک گوش گزار فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سے فرش پر بذریعہ جبرئیل علیہ السلام پردہ کا حکم نازل فرمایا اور یوں حضرت عمرؓ کی غیرت اللہ تعالیٰ کی

(۱) صحیح بخاری : کتاب بدء الخلق،باب صفة إبليس وجنوده، (۳۲۹۴). مسلم : کتاب فضائل الصحابه،باب من فضائل عمر رضی اللہ عنه، (۲۳۹۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس غیرت سے موافقت کر گئی(۱)۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر ایمانی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جہاں وہ اپنی محرم عورتوں پر بلا کے غیرت مند تھے وہیں دیگر مسلم خواتین کی عفت وعصمت کی حفاظت وصیانت کی فکر بھی انہیں دامن گیر ہوتی تھی۔ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کی عورتوں کی عزت وآبرو پر بھی بڑے غیرت مند تھے کیوں کہ حدیث رسول ﷺ: ''لَایُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتَّی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهِ'' (۲)۔ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے دیگر مسلمان بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''، کے مطابق ان کی زندگی گزرتی تھی۔ اس صورتحال میں یہ ناممکن تھا کہ وہ لوگ اپنی عورتوں کی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے تو جان کی بازی لگادیں لیکن دیگر مسلم خواتین کی عفت وعصمت کی پامالی پر انہیں شدید غیرت نہ آوے۔

کبھی کوئی عورت خلاف شرع کوئی کام کرتی جس سے اس کی عفت وعصمت پر داغ لگنے کا امکان ہوتا، یا جس کی وجہ سے اسلامی معاشرہ کی پاکدامنی پر آنچ آنے کا خدشہ ہوتا اور اس شریعت کے منافی کام کا ارتکاب کرتے ہوئے کسی صحابیٔ رسول کی نگاہ اس خاتون پر پڑجاتی تو اس وقت تک ان کی غیرت کے شعلے نہیں بجھتے جب تک کہ وہ اس خلاف شرع کام سے باز نہ آجاتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ صحابیٔ رسول ہیں جنہوں نے تمام صحابۂ کرامؓ سے زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں اوران کی روایت کردہ احادیث کی تعداد پانچ ہزار تین سو

(۱) حضرت عمرؓ کہتے تھے: ''میں نے تین چیزوں میں اللہ عزوجل سے موافقت کی: ایک مقام ابراہیم کے بارے میں، دوسرے پردہ کے بارے میں اور تیسرے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں''۔ مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر رضی اللہ عنہ (۲۳۹۹)۔

(۲) صحیح بخاری: کتاب الإیمان، باب من الإیمان أن یحب لأخیه ما یحب لنفسه، حدیث رقم: (۱۳)، صحیح مسلم: کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من خصائل الإیمان أن یحب لأخیه..، حدیث رقم: (۴۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھہتر (۵۳۷۶) تک پہنچتی ہے۔ ان کے پاس سے ایک عورت کا گزر ہوا جس کے بدن سے خوشبو کی لہر پھوٹ رہی تھی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کی بندی! کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ عورت نے جواب دیا: مسجد میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں۔ ابوہریرہؓ نے پوچھا: کیا تم نے خوشبو لگا رکھی ہے؟ عورت نے کہا: ہاں۔ ابوہریرہ نے کہا: واپس ہو جاؤ اور غسل (کر کے خوشبو کے اثر کو زائل) کرلو، کیوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً مِنَ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرِيْحُهَا تَعْصِفُ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ (۱)''. ''اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد کا رخ کرتی ہے اور اس کے بدن سے خوشبو کی لہر پھوٹ رہی ہوتی ہے۔ جب تک کہ وہ واپس ہو کر غسل (کر کے اپنے بدن سے خوشبو کا اثر ختم) نہ کرلے''.

رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اپنے نفس پر کس قدر شدید غیرت مند تھیں، اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے کہ جب وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئیں تو دو جوان آڑے آئے اور ان کی قدرتی خوبصورتی اور حسن و جمال کو دیکھ کر تعجب کھانے لگے، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو شدید غیرت آئی اور انہوں نے ان دونوں پر بددعا کی؛ چنانچہ وہ دونوں جوان ہلاک ہو گئے (۲).

سنن ابی داود میں ایک واقعہ مذکور ہے جس سے ابتدائے اسلام کے مسلم خواتین کی غیرت وحمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک خاتون امّ خلاد کا لڑکا کسی جنگ میں شہید

---

(۱) صحیح ابن خزیمہ: ۹۲/۳، رقم: (۱۶۸۲)۔ دکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

(۲) الغیرۃ علی المراۃ، للشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن المانع ص: ۳۱، نیز دیکھئے کتاب: معجم أعلام النساء، المسمی الدر المنثور فی طبقات ربات الخدور (ص ۳۳۸)، تالیف زینب بنت علی بن حسین (م ۱۳۳۲ھ). مکتبہ التوبہ، ریاض.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا تھا، وہ اپنے بیٹے کے متعلق دریافت کرنے نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، مگر اس حال میں بھی خاتون کے چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ بعض صحابہ نے حیرت کے ساتھ کہا کہ اس وقت اور ایسی صورتحال میں بھی تمہارے چہرے پر نقاب ہے؟ یعنی بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور تم اطمینان کے ساتھ آئی ہو۔ باغیرت خاتون کہنے لگیں: "إِنْ أُرْزَأْ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي [1]". "میں نے بیٹا تو ضرور کھویا ہے مگر اپنی حیا تو نہیں کھودی ہے"۔

کہاں ابتدائے اسلام کی مسلم خواتین کی یہ ایمان افروز غیرت وحمیت کہ انہیں لمحہ بھر کے لیے بھی کسی اجنبی نگاہ کا اپنی طرف اٹھنا گوارہ نہیں اور وہ یہ تصور ذہن میں رکھ کر شرم سے پانی پانی ہو جاتی ہیں اور کہاں آج کی مسلم عورتوں کی بے پردگی اور جذبات کو برانگیختہ کر دینے والے یہ ظاہری بناؤ سنگار؟! کاش آج کی مسلم عورتیں بھی ابتدائے اسلام کی مسلم خواتین کی غیرت وحمیت کو اپنا حرز جان بنالیتیں تا کہ ان کی عفت وعصمت کی کما حقہ حفاظت ہوسکتی اور نفسانی خواہشات کے شکاری انہیں دھوکے سے جالوں میں پھنسا کر ان کی عزت وآبرو کا سودا کرنے میں کامیاب نہ ہوتے!!

ابتدائے اسلام کی مسلم خواتین کی غیرت وحمیت اس قدر شدید تھی کہ وہ آخرت سے متعلق باتوں پر بھی اپنی غیرت اور عفت وعصمت کے تحفظ کو مقدم رکھتیں، جب کہ اس وقت نفسی نفسی کا عالم ہوگا، ہر شخص کو اپنی ہی فکر لگی ہوگی، اپنی نگاہ کسی دوسرے کی طرف اٹھانے کی فرصت نہ ہوگی. ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا". "قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور بغیر ختنہ کے

---

(۱) أبوداود: كتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم على غيرهم من الأمم، رقم: (٢٤٨٨)، السنن الكبرى للبيهقي: ١٧٥/٩ (١٨٥٩١). شیخ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکٹھا کیے جائیں گے"۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شدید غیرت آئی اور انہوں نے دریافت کیا: "یَارَسُولَ اللّٰہِ ! النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِیْعاً یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ إِلَی بَعْضٍ"؟ "اے اللہ کے رسول ! ایسی صورتحال میں مرد و عورت ایک دوسرے کی (شرمگاہ کی) طرف دیکھیں گے؟ (یعنی یہ کس قدر شرم وحیا اور بے غیرتی کی بات ہے؟)"۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یَاعَائِشَةُ ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ یَنْظُرَ بَعْضُھُمْ إِلَی بَعْضٍ" "اے عائشہ! اس دن کی ہولناکی اس قدر سخت اور ہلا دینے والی ہوگی کہ مرد و عورت کو ایک دوسرے کی (شرمگاہ کی) طرف دیکھنے کی فرصت کہاں؟!(1)"۔

اندازہ لگایئے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شدید غیرت کا، کہ آخرت سے متعلق نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کے اصلی مطلب سے ہٹ کر پہلا جو سوال انہوں نے کیا وہ عفت وعصمت پر غیرت ہی سے متعلق تھا. آج کی ماڈرن تہذیب میں اسلامی غیرت وحمیت کو بالائے طاق رکھ کر اپنی بیویوں، بیٹیوں اور جوان بہنوں کو بے پردہ سڑکوں، پارکوں، بازاروں اور پارٹیوں میں گھمانے والے اور انہیں اجنبیوں کی ہوسناک نگاہوں کا سیر کرانے والے لوگوں کو ذیل کے واقعہ سے عبرت پکڑنی چاہیے اور اپنی اسلامی غیرت وحمیت کو جلا بخش کر اپنے آپ کو اسلامی جواں مردوں کی صف میں لا کھڑا کرنا چاہیے تا کہ اسلامی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کی عفت وعصمت کو محفوظ رکھ سکیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ اپنی کتاب "المنتظم" میں نقل کرتے ہیں:

محمد بن موسیٰ القاضی کا بیان ہے کہ میں ۲۸۶ھ میں مقام "ری" میں قاضی (جج) موسی

---

(1) صحیح بخاری : کتاب الرقاق، باب کیف یحشر، رقم : (۶۵۲۷)۔ صحیح مسلم : کتاب الجنة وصفة نعیمها، باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامة (۲۸۵۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق کی مجلس (عدالت) میں حاضر تھا۔ایک مسلم خاتون نے قاضی کے پاس عدالت میں اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ اس کے شوہر نے مہر کی رقم ہڑپ کر رکھی ہے جس کی مقدار پانچ سو دینار ہے۔لیکن شوہر نے عدالت میں جج کے سامنے اپنی بیوی کا کچھ بھی حق اپنے اوپر ہونے سے انکار کر دیا۔قاضی نے شوہر کو حکم دیا کہ وہ اپنے دعویٰ کی صداقت کی خاطر عدالت کے سامنے گواہ پیش کرے۔شوہر نے عدالت میں گواہ پیش کر دیے۔جج نے کہا: گواہی دینے سے پہلے گواہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمہاری بیوی کا چہرہ دیکھ لے تا کہ اس کی معرفت و پہچان میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہ رہے اور یہ یقین ہو جائے کہ واقعی یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں وہ گواہی دینے جا رہا ہے۔

گواہ کھڑا ہوا اور عورت سے کہنے لگا: کھڑی ہو جاؤ۔شوہر نے کہا: یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ جج نے کہا: گواہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس عورت کے بارے میں گواہی دینے جا رہا ہے اس کا چہرہ دیکھ لے تا کہ اپنی گواہی کی صداقت پر اسے یقین ہو جائے اور اسے معلوم ہو جائے کہ واقعی یہ وہی عورت ہے جس کی گواہی وہ دینے جا رہا ہے۔

شوہر نے جب جج کا یہ فیصلہ سنا تو اس کی غیرت وحمیت جاگ اٹھی اور بھری عدالت میں بآواز بلند کہنے لگا:

”یہ ناممکن ہے کہ ہماری شریک حیات کسی غیر محرم کے سامنے اپنا چہرہ کھولے، میں اس بات کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا، اور ہاں! میں عدالت میں جج کے سامنے اعتراف کرتا ہوں کہ میری بیوی اپنے دعویٰ میں برحق ہے اور واقعی میں نے اس کے مہر کی رقم ہڑپ کر رکھی ہے“.

جب عورت نے اپنے شوہر کی غیرت وحمیت کا یہ حال دیکھا تو فوراً گویا ہوئی:

”میں جج کے سامنے اعلان کرتی ہوں کہ میں نے مہر کی رقم اپنے شوہر کو ہبہ کر دیا اور دنیا و آخرت میں دونوں میں میں نے اس کو مہر سے بری کر دیا“.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جج نے یہ سن کر کہا: یہ بات مکارم اخلاق میں لکھے جانے کے قابل ہے[1]۔

دیکھا آپ نے ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت دحمیت؟!...... کہاں ان مسلمانوں کی غیرت کا یہ حال کہ اپنی عورتوں کے چہرہ تک کو لمحہ بھر کے لیے اجنبی مردوں سے دکھانے کے روادار نہیں جبکہ جج نے گواہ کے لیے اپنی گواہی کی توثیق کی خاطر عورت کا چہرہ دیکھنے کی اجازت مانگی تھی۔ اور کہاں آج کے مسلمانوں کی غیرت کا یہ حال کہ اپنی جوان عورتوں کو نازیبا لباس پہنا کر خود باہر نکالتے ہیں، جسم کا انگ انگ ٹی شرٹ، پائنٹ یا منی اسکرٹ کے پہناؤ سے ظاہر ہوتا ہے، دوپٹے کی کوئی اہمیت ہی ان کی نگاہ میں نہیں رہ گئی۔ پھر ایسی صورت میں چہرہ کا پردہ تو ایسے لوگوں کے لیے ایک مضحکہ خیز تصور سے زیادہ نہیں!! جب ان کی اپنی عورتوں کی عزت وآبرو کے بارے میں بے غیرتی کا یہ عالم ہے تو دیگر خواتین کی عفت وعصمت کی دیکھ ریکھ کی اُمید ان سے کیوں کر کی جاسکتی ہے؟!!

اس کے برعکس ابتدائے اسلام کے مسلمان اپنے معاملہ میں باغیرت وحمیت تو تھے ہی، ساتھ ہی دوسرے مسلمان بھائیوں کے معاملہ میں بھی ان کی غیرت وحمیت میں کسی قسم کی کمی نہیں تھی۔ بلکہ وہ دیگر خواتین کی عزت وآبرو کو اپنی محارم ہی کی عفت وعصمت سمجھتے تھے۔ قرآن شریف میں مومنین کی آپسی محبت والفت اور ایک دوسرے سے لگاؤ کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے یعنی ''یہ مسلمان کافروں کے معاملہ میں سخت اور آپسی معاملہ میں رحمت والفت کے پیکر ہیں''۔ [سورۃ الفتح: ۲۹] اور حدیث شریف میں جو مثال بیان کی گئی ہے یعنی ''مومنین کی مثال ایک جسم دوجان کی ہے کہ اگر جسم کے کسی عضو کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے درد والم سے بدن کا پورا حصہ متأثر ہوجاتا ہے[2]''. یقیناً ابتدائے اسلام کے مسلمان اس نقشہ اور مثال کا

---

(۱) المنتظم ابن الجوزی: (۱۲/۲۰۳).

(۲) بخاری: کتاب الأدب، رقم: (۶۰۱۱)، مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب، رقم: (۲۵۸۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملی نمونہ تھے۔

ایک مسلمان کو اپنی اسلامی بہن کی عزت وآبرو پر کس قدر شدید غیرت آنی چاہیے اس کا جواب ابتدائے اسلام کے مسلمانوں سے پوچھیے؟...... مشہور غزوہ غزوۂ بنی قینقاع کے جہاں دیگر کئی اسباب ہیں وہیں ایک سبب ایک مسلم خاتون کی عفت وعصمت پر ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کا غیرت کھانا بھی ہے، جس کی عزت سے یہودیوں نے کھلواڑ کرنا چاہا تھا۔

ابن ہشام ابوعون سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت بنوقینقاع [۱] کے بازار میں دودھ بیچنے کی غرض سے گئی اور بیچ کر ایک یہودی لوہار کے پاس کسی کام سے بیٹھ گئی۔ یہودیوں نے چاہا کہ وہ مسلمان عورت ان کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھے، اس لیے یہودیوں نے عورت سے کہا: تم اپنے چہرہ سے پردہ ہٹالو۔ لیکن اس عفت شعار خاتون نے چہرہ کھولنے سے انکار کردیا (کیوں کہ اس کی غیرت وحمیت اجنبی لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ کھولنے میں رکاوٹ تھی)، ادھر غفلت میں لوہار یہودی نے عورت کے کپڑے کا کنارہ پیچھے کی جانب اس طرح ملا کر باندھ دیا کہ جب عورت واپسی کے لیے کھڑی ہوئی تو برہنہ ہوگئی، یہ دیکھ کر وہاں موجود یہودیوں نے زوردار قہقہہ لگایا۔ اس مسلم خاتون کو اپنی عفت وعصمت پر شدید غیرت آئی اور اس نے اپنی عزت وآبرو پر خوف کھاتے ہوئے زور زور سے چلانا شروع کردیا۔ خاتون کی آہ وبکا کی آواز قریب میں موجود ایک مسلمان کے کانوں سے ٹکرائی؛ چنانچہ وہ بلاوقت ضائع کیے فوراً جائے حادثہ پر آپہنچا اور خاتون کی عزت وآبرو پر غیرت کھاتے ہوئے طیش میں آکر اس فساد انگیز یہودی لوہار کو قتل کردیا جس نے عورت کے ساتھ یہ شنیع حرکت کی تھی، پھر یہودیوں نے مل کر اس باغیرت مسلمان کو بھی قتل کردیا۔ اب کیا تھا، مسلمانوں نے یہودیوں کے خلاف اپنے ہتھیار سنبھال لیے اور پھر یہودیوں اور مسلمانوں

---

(۱) بنوقینقاع مدینہ منورہ میں قبیلۂ خزرج کا حلیف قبیلہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان جنگ چھڑ گئی (۱)۔

جب نبی کریم ﷺ کو صورتحال کی خبر ملی تو آپ لشکر اسلام کے ساتھ آئے اور بنوقینقاع کے یہودیوں کا محاصرہ کرلیا، اور انہیں بلادِ شام کی طرف جلاوطن کردیا۔

مسلمانوں کی غیرت وحمیت کے تعلق سے ذیل کا واقعہ بھی پڑھئے اور ان کی غیرت وحمیت سے آج کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا موازنہ کیجئے:

خلیفہ معتصم کے زمانے میں عراق کے شہر عموریہ کی ایک مسلمان عورت کو ایک رومی کتے نے برہنہ کردیا، وہ عورت انتہائی غیرت کے عالم میں یہ کہتے ہوئے زور دار آواز لگائی: "وَامُعْتَصِمَاهُ!!" (اے معتصم! میری عزت وآبرو کو بچالو)۔عورت کی دردانگیز آواز ایک غیرت مند مسلمان کے کانوں سے ٹکرائی اور اس نے عراق پہنچ کر خلیفہ معتصم کو حقیقت حال سے آگاہ کردیا۔ سنتے ہی خلیفہ معتصم کی غیرت وحمیت جاگ اٹھی اور وہ اپنی کرسی سے یہ تاریخی جملہ کہتے ہوئے اٹھا جو آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے:

" وَاللّٰهِ! لایَمَسُّ شَعْرِیْ غَسْلاً مِنْ جَنَابَةٍ حَتّٰی آخُذَ الْحَقَّ لِتِلْکَ الْمَرْأَةِ مِنْ ذٰلِکَ الْکَافِرِ". "قسم اللہ کی! جنابت کی وجہ سے میرے بال کو اس وقت تک پانی نہیں چھوسکتا جب تک کہ میں اس کافر (رومی کتے) سے اس مسلمان عورت کا حق نہ دلا دوں"۔

خلیفہ نے فوراً لشکر تیار کیا اور لشکر کے ساتھ خود بھی چل کر عموریہ پہنچا اور عورت کی عفت وعصمت سے کھلواڑ کرنے والے مجرم کو گرفتار کرکے انتہائی ذلت ورسوائی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لاکر اس عورت کے قدموں میں ڈال دیا اور اس مقدمہ میں تنہا عورت کو فیصل قرار دیا تاکہ جس قدر سخت سے سخت سزا اس مجرم کو چاہے دلوا سکے۔

نیز ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا یہ واقعہ بھی پڑھئے:

---

(۱) سیرت ابن ہشام: ۲/۴۷، ۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانۂ خلافت (۷۰۵ء تا ۷۱۵ء) میں عربوں کے سری لنکا کے ساتھ تعلقات بڑے خوشگوار تھے۔ عرب تجارت کی غرض سے سری لنکا میں مقیم تھے۔ ایک عرب تاجر کے انتقال پر راجہ نے تاجر کے پسماندگان کو ایک بحری جہاز کے ذریعہ بصرہ بھجوایا، ساتھ میں ولید بن عبدالملک کے لیے بھی قیمتی تحائف بھیج دیے۔ دیبل کے قریب سندھ کے ساحلی قزاقوں نے جہاز لوٹ لیا، مردوں کو قتل کر دیا اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا۔ ان میں سے ایک عورت نے غائبانہ حجاج بن یوسف سے فریاد کی "حجاج ! المدد" حجاج کو خبر ملی تو اس نے جواب دیا: "لبیک" اور اسی وقت دیبل کے راجہ کو لکھا کہ عرب عورتوں کو واپس بھیج دو۔ اس نے جواب دیا: "یہ کام بحری قزاقوں کا ہے میں مجبور ہوں"۔ حجاج بن یوسف نے راجہ داہر کی سرکوبی کے لیے پے درپے دو فوجی مہمیں بھیجیں جو ناکام ہوئیں۔ تیسری مرتبہ حرب وضرب کے ماہر سترہ سالہ مجاہد محمد بن قاسم رحمہ اللہ کو اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنا کر روانہ کیا۔ جس نے کئی خون ریز معرکوں کے بعد نہ صرف راجہ داہر کو تہ تیغ کیا بلکہ کراچی سے لے کر ملتان تک کا علاقہ مسخر کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا"۔(۱)

کہاں اس مردِ مومن کی شدید غیرت کا یہ عالم کہ ایک مسلمان عورت (جو اس کی محارم میں سے بھی نہیں تھی) کی آبرو پر غیرت کھا کر طیش میں آجاتا ہے اور عورت کی عزت سے کھلواڑ کرنے والے فساد انگیز یہودی کو اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے، اور کہاں خلیفہ معتصم کی شدید غیرت کہ بہ نفس نفیس لشکر کے ساتھ مجرم تک پہنچنے کا طویل سفر طے کر کے اس مجرم رومی کتے کو گرفتار کر کے گھسیٹتے ہوئے لا کر مسلمان عورت کے قدموں میں ڈال دیتا ہے، اور کہاں حجاج بن یوسف کی غیرت وحمیت کا یہ عالم کہ جب تک اپنے داماد سترہ سالہ محمد ابن قاسم سے مظلوم مسلمان عورت کی آواز پر لبیک کہہ کر راجہ داہر کی سرکوبی نہیں کرا دی چین

(۱) تاریخ اسلام: ج ۲ ص: ۱۵۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نیند نہیں سویا۔ اس کے برعکس آج کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا حال یہ ہے کہ دنیا کے گوشے گوشے میں ہزاروں مسلم خواتین کی عزت وآبرو کو دشمنان اسلام تار تار کر رہے ہیں، لیکن مسلمان ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بے فکر بیٹھے پڑے ہیں!!

فلسطین ہو یا افغانستان، کوسوو ہو یا کشمیر، لبنان ہو یا شیشان ـ غرض ہر جگہ یہودی لابی سازشوں کے تحت نہتے مسلمانوں پر آتش وآہن کی بارشیں ہو رہی ہیں۔ ان بے بس مسلمان مردوں، عورتوں، معصوم بچوں اور بوڑھوں پر آئے دن بمباری کر کے انہیں خاک وخون میں تڑپایا جا رہا ہے، اقتصادی شب خون سے ان کی زندگی اجیرن بنادی گئی ہے، بلقان اور چیچنیا کے درماندہ مسلمانوں کو طیاروں اور ٹینکوں کی مدد سے خون کا غسل دیا جا رہا ہے، لیکن مسلمان ہیں کہ اسلامی غیرت وحمیت کا لباس اپنے جسم سے اتار کر بے فکری اور بے پروائی کے ساتھ اپنی آسائش کی زندگی کے لیے دوڑ دھوپ میں لگے ہوئے ہیں!!

۱۸۹۷ء میں سلطان عبدالحمید کے زمانہ اقتدار میں سوئزرلینڈ کے شہر پال کے اندر ہرتزل یہودی کی سربراہی میں صیہونی کانفرنس (جو پال کانفرنس کے نام سے تاریخ میں مشہور ہے) میں فلسطین کے اندر یہودی حکومت قائم کرنے کی منصوبہ بندی ہوئی اور آج اس منصوبہ بندی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہزاروں مسلم بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور عورتوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ ان کے اوپر بندوقوں کی بوچھاڑ، طیاروں سے بمباری اور میزائلوں سے حملے کرنا، بڑے بڑے اور مضبوط ٹینکوں سے ان کے گھروں کو برباد کرنا، ان کی بلڈنگوں کو منہدم کرنا، کھیتوں میں لگے پیڑ پودوں، پھلوں اور غلوں کو جڑ سے اکھیڑ دینا گویا دشمنان اسلام اپنا فرض سمجھ رہے ہیں ـ اتنا ہی نہیں بلکہ شیر خوار بچوں کو ماؤں کی گود سے بے رحمی سے کھینچ کر انہیں پتھر ٹماز میں پر پٹخ دیا جا رہا ہے، اور پھر ان ماؤں کو بے آبرو کر کے ان کے سینوں میں رائفل کی گولیاں اتاردی جا رہی ہیں، وہ مظلوم مسلم خواتین چیخ رہی ہیں چلا رہی ہیں، کوئی ان کی فریاد رسی کرنے والا نہیں، زخموں سے تڑپ رہی ہیں لیکن ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زخموں پر کوئی مرہم پٹی کرنے والا نہیں، اپنی عصمت وعفت کے تحفظ کے لیے ان کی آوازیں فضا میں گونج رہی ہیں لیکن ان کی آوازوں پر کوئی کان دھرنے والا نہیں۔ اسلام آباد میں بوسنیا کے سفارت خانہ (Embassy) کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق بوسنیا میں قتل وغارت اور خون ریزی کے صرف ابتدائی چھ ماہ (اپریل ۱۹۹۲ء تا ستمبر ۱۹۹۲ء) میں ڈھائی لاکھ مسلمان شہید کیے گئے۔ پانچ لاکھ بے گھر کیے گئے اور پچاس ہزار عفت مآب مسلمان خواتین کی آبروریزی کی گئی۔ ان اعداد وشمار سے بقیہ دس سال کے دوران بوسنیا میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے ساتھ ہونے والے ذلت آمیز اور انسانیت سوز مظالم کا اندازہ لگانا مشکل امر ہے۔

آخر آج کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کس برفیلی چٹان کے نیچے دب کر سرد پڑ چکی ہے کہ وہ ان مظلوم مسلم خواتین کی ایسی دردانگیز آواز اور کربناک آہ وبکا پر بھی ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی طرح غیرت نہیں کھاتے؟ آخر ہم زندگی کی کن خوش فہمیوں میں الجھ کر مظلوم مسلم خواتین کی عزت وآبرو کو لٹتے دیکھ رہے ہیں اور ان کی پکار پر ہمارے اندر خلیفہ معتصم کی غیرت وحمیت نہیں جاگتی؟!!

درحقیقت ہم دنیاوی آسائشوں ورعنائیوں میں پھنس کر زندگی کو موت پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ زرق برق دنیوی زندگی کی محبت وچاہت اور طمع وحرص نے ہماری اسلامی غیرت وحمیت کو ماند کر دیا ہے۔ ہم نے وقتی خوشبو میں مگن ہو کر دائمی خوشبو کو فراموش کر دیے ہیں، نئی تہذیب وتمدن سے مرعوب ہو کر فریب خوردہ لوگوں کی صفوں میں ہم نے بھی اپنے نام درج کرالیے ہیں، جس کی وجہ سے اسلامی غیرت وحمیت کے اہم عناصر کو ہم نے فراموش کر دیا ہے۔ ہمارے اندر اسلاف کرام کی غیرت وحمیت کا فقدان ہے، غیرت کی جگہ اب بے غیرتی، دیوثیت اور بزدلی نے لے رکھی ہے۔ ہم مجاہدین اسلام کی موت مرنے سے فرار کا راستہ اختیار کر رہے ہیں اور دنیوی حرص وطمع میں الجھ کر گیدڑ کی ذلت آمیز موت مرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تیار۔ جب کہ مردِ مجاہد ٹیپو سلطان نے انگریز جیسے ظالم و جابر حکمرانوں کو للکار کر کہا تھا: ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے''.

جب ہمارے اندر مذکورہ ذلت ورسوائی سے مربوط صفات موجود ہیں اور انہی صفات مذمومہ کو صفاتِ محمودہ پر محمول کر کے ہم نے اپنے ذہن ودماغ پر ان کی حکمرانی کو تسلیم کرلیا ہے تو بھلا ایسی صورت حال میں ہم کیوں کر خطۂ اُرضی کے گوشے گوشے میں دشمنانِ اسلام سے برسرِ پیکار مجاہدینِ اسلام اور ان کی مظلوم بیواؤں کی درد انگیز آہ وبکا پر غیرت کھاسکتے ہیں؟ فإلى الله المشتكى

رسول امی صادق ومصدوق ﷺ نے سچ فرمایا تھا:'' يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا''. ''عنقریب دوسری امتیں تم پر ٹوٹ پڑیں گی جیسے کھانے والے (بھوک کی شدت سے) کھانے کی تھالی پر ٹوٹ پڑتے ہیں''. یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) کیا اس وقت ہم مسلمان تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ''. ''بلکہ اس وقت تم لوگ تعداد میں بہت زیادہ ہوگے لیکن تمہاری مثال سیلاب کے جھاگ کی مانند ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے اندر سے تمہارا خوف ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا''. ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہن کیا بلا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ''. ''دنیا کی محبت وچاہت اور موت سے کراہیت وفرار''(۱)

□□□

(۱) ابوداود: کتاب الملاحم، باب فی تداعی الأمم علی الاسلام، رقم: (۴۲۹۷). مسند امام احمد: (۲۷۸/۵)۔ علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: ۶۴۷/۲ (۹۵۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں غیرت کے عناصر

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آج بھی ہمارے معاشرے میں جذبۂ غیرت موجود ہے. آپ کو بہت سے ایسے افراد ملیں گے جو ایمانی غیرت وحمیت سے سرشار ہیں لیکن یہ غیرت وحمیت دورجدید کی نت نئی بے حیائیوں اور شدومد کے ساتھ ان کی اشاعت وپروپیگنڈہ سے متأثر ہوکر اپنی اہمیت کھوچکی ہے. اگر کوئی صاحب علم وتقویٰ اور قومی ودینی حمیت سے اپنا رشتہ استوار رکھنے والا شخص عوام الناس کے اندر پنہاں اس راز سربستہ یعنی جذبۂ غیرت کو ازسرنو بحال کرنے کی کوشش کرے تو کوئی بعید نہیں کہ ایک قلیل سی مدت میں ان کی غیرت وحمیت اور جذبات واحساسات پھر عود کرآئیں، اورمحارم کی طرف اٹھنے والی ہوسناک نگاہیں ان کی جوتیوں کی ٹھوکریں کھا کر اپنی قدرتی بینائی سے محروم ہوجائیں. اور جذبۂ غیرت وحمیت کو عوام الناس میں بیدار کرنا اس لیے بھی آسان ہے کیوں کہ یہ انسانی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے جو دیر یا سویر ضرور اپنی بجھی ہوئی توانائیوں کو جلا بخش کر اپنا رنگ دکھاتی ہے. انسان تو انسان حیوان بھی اس فطری جذبہ کو وقت پڑنے پر کام میں لانے سے نہیں چکتے، جیسا کہ ہم نے پچھلے صفحات میں حیوانات کی غیرت کے تعلق سے چند باتیں بیان کردی ہیں.

دورحاضر میں بھی بہت سارے لوگ اپنی محارم پر اس قدر شدید غیرت مند ہیں کہ اس معاملہ میں جانبین کی معمولی سی غلطی بھی برداشت کرنا وہ قطعی گوارہ نہیں کرتے. جس طرح اپنی ماتحتی میں رہنے والی عورتوں اور جوان لڑکیوں کی طرف پیش رفت جملہ خطرناکیوں پر ان کی نگاہیں باغیرت ہیں، اسی طرح جنس مخالف کی آواز یا آنکھوں کی اشارہ بازی کا حامی بھرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی اپنی عورتوں یا لڑکیوں کے لیے قبریں کھودنا ان غیرت مندوں کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ۔ علاوہ ازیں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو دوسری جوان عورتوں یا نوجوان دوشیزاؤں کی عزت وآبرو پر اسی طرح شدید غیرت کھاتے ہیں، جس طرح اپنی عورتوں یا دوشیزاؤں کی عزت وآبرو پر؛ جیسا کہ اخبارات وجرائد کے مطالعہ کرنے والوں سے یہ حقیقت مخفی نہیں۔ لیجیے سعودی عرب کے معروف شہر جدہ سے نکلنے والے روزنامہ ''اردو نیوز'' کے حوالے سے اجنبی عورت کی عزت وآبرو پر غیرت سے متعلق یہ خبر ملاحظہ فرمایئے:

''آندھرا: زیادتی کے مجرم کو گاؤں کے لوگوں نے مار کر جلا دیا۔ پولیس کی آمد پر پانچ ہزار افراد نے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا، پچاس گرفتار''۔

خبر کی تفصیل بتاتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ ''ضلع نظام آباد کے موضع دہریلی کے ایک مقامی پرائمری اسکول کی خاتون ٹیچر جو اسکول ختم ہونے پر شام کو اپنے گاؤں واپسی کے لیے بس کا انتظار کر رہی تھی، ایک مقامی نوجوان ''پوچیا'' نے اس ٹیچر کو زبردستی اٹھالیا اور اس کے ساتھ زیادتی کی ۔ اس ٹیچر کی چیخ وپکار پر دیہاتی اکٹھا ہوگئے۔ دیہاتی ملزم کو پکڑ کر گاؤں کی پنچایت آفس لے آئے اور اس قدر مار پیٹ کی کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ بعد میں اس کی نعش کو ایک کھیت میں رکھ کر جلا دیا گیا۔ اس واقعہ کا علم جب پولیس کو ہوا تو گاؤں کی پانچ ہزار آبادی پولیس کے سامنے جمع ہوگئی، پولیس نے اس نوجوان کو ہلاک کرنے والوں کی نشاندہی وگرفتاری کا اعلان کیا تو تمام پانچ ہزار دیہاتیوں نے خود کو پولیس کے سامنے پیش کر دیا، پولیس نے بتایا کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا جرم ہے اس لیے وہ اس واقعہ میں ملوث افراد کو گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ گاؤں کے سربرآوردہ افراد نے جن کی تعداد پچاس ہے، خود کو گرفتار کروا دیا''(۱)

بلا تبصرہ پاکستان کے ایک معروف اخبار کی یہ خبر بھی ملاحظہ فرمائیں:

(۱) اردو نیوز، جدہ ۲ راگست ۱۹۹۹ء بروز سوموار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لو میرج کرنے والی لڑکی کو دارالأمان سے عدالت لے جاتے ہوئے گولی ماردی گئی. نمازِ جنازہ میں نہ میکے والے شریک ہوئے اور نہ سسرال والے''(۱).

یہ اور اس قسم کی خبریں اخبارات میں آئے دن شائع ہوتی رہتی ہیں. مثلاً باپ نے اپنی اکلوتی بیٹی کی بے راہ روی سے طیش میں آکر اسے بندوق کی گولیوں سے بھون ڈالا. بھائی نے اپنی سگی بہن کی گردن کو چاقو سے کاٹ کر اسے گھر ہی میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا، کیوں کہ لڑکی نے اپنے بوائے فرینڈ سے ناجائز تعلق قائم کرلیا تھا. شوہر معمول کے خلاف ڈیوٹی سے گھر واپس آیا، دیکھا کہ بیوی ایک اجنبی جوان کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہی ہے. اس طرح دونوں ننگے بدن رنگے ہاتھوں پکڑے گئے، شوہر نے جذبات میں آکر چاقو سے جوان کا سر دھڑ سے الگ کردیا اور عورت کے اوپر تیزاب چھڑک کر اسے جلا ڈالا(۲). شوہر نے اندھا دھند فائرنگ کرکے اپنی بیوی اور اسکے آشنا کو موت کے گھاٹ اتار دیا(۳). ایک غریب باپ نے اپنے

---

(۱) جنگ، ۳۰ر جولائی ۱۹۹۷ء.

(۲) ٹوڈے نیوز، ۳رجون ۱۹۵٦ء شمارہ نمبر ۷۰۸ (ص:۲) کے حوالے سے باغیرت شوہر کے مقدمہ میں بے غیرت جج کے فیصلہ کو بھی ملاحظہ فرماتے چلیں: ''ایک شخص نے اپنی بیوی کو اپنے ہی گھر میں رنگے ہاتھوں پکڑلیا، عورت اور ایک اجنبی آدمی دونوں گھر میں مادرزاد ننگے تھے، شوہر نے مقامی عدالت میں طلاق کا دعویٰ دائر کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ وہ ایسی بدکار فاحشہ بیوی سے علیحدگی چاہتا ہے جس نے اس کی عزت خاک میں ملادی اور اس کے معزز گھرانے کی مٹی پلید کردی. لندن کی عدالت میں جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو انگریزی دستور کے مطابق شوہر کو طلاق حاصل کرنے کا مجاز نہیں تسلیم کیا گیا، الٹے اسے رجعت پسند قرار دے کر اس پر یہ الزام لگایا کہ وہ یورپ کی روشن خیالی اور سماجی ترقیات کا ساتھ نہیں دے رہا ہے. ساتھ ہی عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ اس کی بیوی کو باعزت اور شوہر کے دعویٰ کو خارج کیا جاتا ہے، اور شوہر کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ نئے تقاضوں اور بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ دے''.

(۳) اردو نیوز جدہ ۸راگست ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے کنبہ کو زہر کھلا کر انہیں ہمیشہ کی نیند سلا دیا اور خود بھی زہر کا پیالہ نوش کر لیا، کیوں کہ اس کی نوجوان لڑکی نے ایک اجنبی جوان سے منہ کالا کر لیا تھا. دہلی میں ایک بس اسٹینڈ پر بس کا انتظار کرنے والی یونیورسٹی کی ایک طالبہ سے چھیڑ خانی کرنے اور اس کی عزت وآبرو پر حملہ کرنے والے اوباش کو چتاؤنی دینے والے اور اس لڑکی کی آبرو بچانے کی کوشش کرنے والے نوجوان غیرت مند طالب علم کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑا. لاڑکانہ (پاکستان) کے علاقہ گڑھی خیرو کے قریب گاؤں امداد علی سنان میں نوجوان نور میز نے اپنی ماں ۳۸ رسالہ مسماۃ ماروی کو ناجائز تعلقات کے شبہ میں کلاشنکوف سے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا(۱).

رائے ونڈ (پاکستان) کے نواحی گاؤں حویلی لاہوریاں میں فقیر محمد نے اپنے داماد عارف کی مدد سے اپنی دو شادی شدہ پوتیوں گلشن شہزادی اور نائلہ شہزادی کو اور ان کی ماں ساجدہ کو اپنی بدچلن بیٹیوں کی سرپرستی کرنے کے شک میں کلہاڑی سے وار کر کے قتل کر دیا(۲).

یہ خبر بھی ملاحظہ کریں: ''فیصل آباد کے محلہ اٹھ ٹانگی شاہ کوٹ روڈ پر ایک نوجوان ندیم نے اپنی والدہ اور بہن کو تیز دھار آلے سے ذبح کر دیا. پولیس کے مطابق ۲۲ رسالہ ثوبیہ نے علاقہ کے ایک لڑکے کے ساتھ تعلقات قائم کر لیے تھے اور اس کی ماں صفیہ بی بی اپنی بیٹی کا تحفظ کر رہی تھی. ندیم اس بات پر مشتعل تھا اور اس نے کئی بار اپنی ماں اور بہن کو سمجھایا مگر وہ نہ مانیں جس پر گزشتہ روز اس نے تیز دھار آلے سے دونوں کو ذبح کر دیا''(۳).

موجودہ زمانے میں غیرت کے عناصر سے متعلق اخبارات و جرائد میں شائع چند خبروں کا آپ نے مطالعہ فرمایا، عوامی غیرت کا ایک یہ سین بھی دیکھئے:

ایک غریب دیہاتی لڑکی شام کے پہر قضائے حاجت کی غرض سے نکلی. گاؤں کے تین

(۱) اردو نیوز، جدہ ۹ مارچ ۲۰۰۲ء. (۲) اردو نیوز جدہ، ۲۳ رمئی ۲۰۰۲ء.

(۳) اردو نیوز جدہ، ۳۱ مئی ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان لڑکوں نے اس نوجوان دوشیزہ کا پیچھا کیا اور اس غریب زادی کی عزت و ناموس سے کھلواڑ کرنے کی کوشش کی. لڑکی نے جو شور مچانا شروع کیا تو بہت سارے لوگ وہاں جمع ہو گئے. لڑکی نے ان تینوں اوباشوں کا نام بتادیا. گاؤں والے ان تینوں کو پکڑ کر پنچایت میں لائے اور بطور سزا بر سرِ عام جوتوں سے ان کی دھلائی کی گئی، سر کے بال مونڈ کر سفید چونا اور راکھ سے ان کے چہرے اور سر کو لیپ دیا گیا اور رسی میں باندھ کر گلی گلی گھمایا گیا.

معلوم ہوا کہ غیرت جس طرح پہلے لوگوں میں موجود تھی آج بھی موجود ہے، لیکن ماحول اور حالات نے اس غیرت کو منجمد ہونے پر مجبور کر دیا ہے. یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ اسلامی تہذیب سے محبت رکھنے کا دعویٰ تو بڑے شد و مد کے ساتھ کرتے ہیں لیکن اپنے ہی گھر میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں پر پابندی لگانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، اور انہیں کھلی آزادی دے بیٹھتے ہیں. جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دھیرے دھیرے یہ لڑکے اور لڑکیاں من موجی کام کرنے کے عادی بن جاتے ہیں، اور جب سر سے پانی اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ سرپرست بے فائدہ پریشانی کا اظہار کرتے ہیں جیسے وہ بڑے باغیرت ہیں.

دہلی میں میرے ایک متعارف جو MBBS ڈاکٹر بھی ہیں، نے بتایا کہ ماضی قریب میں ان کے ایک دوست دیہات سے آکر شہر دہلی میں آباد ہو گئے. ان کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کے گھر کی بھی ترقی ہوتی گئی. وہ اس طرح کہ بازار میں قدم قدم پر دورِ جدید کے فیشن اور اسٹائل کو گھر میں بھی داخل کیا جانے لگا، لڑکے اور لڑکیاں جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے لگیں، اور طرح طرح کے اسٹائل میں ان کی لڑکیاں بال کٹانے لگیں، اور نیم عریاں لباس کو بھی گلے سے لگالیا. اب جب کہ وہ اپنی جوانی کے ایام گزار کر بڑھاپے کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں، ان کا بیان ہے کہ گھر کے اندر وہ اجنبی سے لگنے لگے ہیں. کہتے ہیں کہ اس وقت میں اپنی نگاہ اوپر اٹھانے کی جرأت نہیں کر پاتا ہوں جب میری ہی لڑکیاں ٹی شرٹ، جنس پائنٹ، اسکاٹ یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر دوپٹہ کے نیم عریاں کپڑے پہن کر اسکول وغیرہ جانے کے لیے میرے سامنے سے گزرتے ہوئے گھر سے باہر قدم رکھتی ہیں. کیا بتاؤں میں شرم وحیا سے پانی پانی ہو جاتا ہوں، کلیجہ منہ کو آتا ہے، جیسے میرے اوپر کڑاکے کی بجلی گر پڑتی ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ اے کاش! میں ان بچیوں کی بے حیائیوں کو دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا ہوتا. اب میں جذبات میں ہیجان برپا کر دینے والے لباسوں کے استعمال سے اپنی نوجوان بچیوں کو روک بھی نہیں سکتا ہوں، کیوں کہ اپنی جوانی کے ایام میں ہم نے انہیں کنٹرول کرنے کے لیے کوئی خاطر خواہ اقدام نہیں کیا، اور آج جب کہ میں بڑھاپے کی سرحد میں قدم رکھ چکا ہوں تو میری یہ لڑکیاں میری غیرت کا کوئی احترام نہیں کرتیں. الٹے ہی مجھے رجعت پسندی کی ٹوکری میں ڈال کر یورپی تہذیب کی زندہ مثال بنی ہوئی ہیں. فرق یہ کہ وہاں بوڑھے والدین کے لیے اولڈ ہاؤس (Old hous) ہے اور میں اپنے ہی گھر میں ہوں، بے ضرر وبے نفع. (ش ف ق)

صبر کا پھل میٹھا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اول وہلہ میں اس کا دامن نہ چھوڑا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ "إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ" (۱). اسی طرح غیرت وحمیت وہی قابل تعریف ہے جب کہ وقت ضائع کیے بغیر پہلی فرصت میں اس کو استعمال کیا جائے، کیوں کہ آغاز مرض میں علاج آسان ہوتا ہے لیکن وہی مرض جب پختہ ہو جاتا ہے تو وہ یا تو لاعلاج ہو جاتا ہے یا نہیں تو اس کو ٹھیک کرنے کے لیے بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے. شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

سرچشمہ شاید گرفتن بمیل چوں پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

(یعنی زمین سے اگر کوئی چشمہ جاری ہو تو اسے پہلی فرصت میں ایک معمولی سی چیز سے

---

(۱) سنن کبری: (۶۵/۴)، صحیح بخاری: کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، رقم: (۱۲۸۳)، صحیح مسلم: کتاب الجنائز، باب فی الصبر علی المصیبة عند الصدمة الأولیٰ، رقم: (۹۲۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند کیا جا سکتا ہے، لیکن وہی چشمہ کچھ دنوں کے بعد جب بڑا ہو جائے گا تو پھر ایک ہاتھی بھی اس میں گھسے گا تو وہ بند نہیں ہوگا)۔

مصر کے معروف قلمکار شیخ علی طنطاوی نے اپنے کتابچہ ''ارحموا الشباب'' (نئی نسل سے رحم کی فریاد) میں جو کچھ لکھا ہے، ہم اپنے موضوع کے تعلق سے اس کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں قلمبند کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''ریڈیو پروگرام کے سلسلہ میں میرے پاس مختلف طرح کے رسائل اور خطوط آتے تھے۔ ایک دن ایک خط آیا جس کے لکھنے والے کو میں نہیں جانتا اور نہ ہی اس خط کے اندر کوئی ایسی تحریر تھی جس سے معلوم ہو سکے کہ اس کا لکھنے والا کون ہے؟ خط میں اس آدمی نے جو واقعہ تحریر کیا تھا وہ اس قدر کربناک تھا کہ اس کی سطروں سے آنسوؤں کے قطرے ٹپک رہے تھے اور اس سے جلے ہوئے دل کی بو سونگھی جا سکتی تھی؛ چنانچہ لکھتا ہے کہ وہ ایک گمنام مگر صالح اور دیندار آدمی ہے اور ایک باعزت عہدے پر فائز ہے لیکن اس کی بیٹی برے راستے پر چل نکلی اور جا کر برے لوگوں سے مل گئی۔ بالآخر وہ شرم وحیا کے پردے چاک کر کے بدنامی ورسوائی کے گڑھے میں گر گئی۔ اور جو بھی نوجوان لڑکی برے راستے کی راہی بنے گی اس کا یہی انجام ہوگا کہ وہ بدنامی اور گمراہی کی دلدل میں گر کر تباہ وبرباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ اس تمام بگاڑ کا پہلا سبب ہمارے اسکول وکالجز ہیں اور دوسرا سبب ہماری یونیورسٹیاں، جہاں مخلوط نظامِ تعلیم رائج ہے۔ اس نے اسکول، کالجز اور یونیورسٹیوں کو اپنی لعن طعن کا نشانہ بنایا جو نوجوان لڑکیوں کو مردوں کے ساتھ اختلاط اور ان کے پہلو میں بیٹھ کر ان کے ساتھ گفتگو کا درس دے رہی ہیں، اور یہی گفتگو بعد میں ایک بڑے فتنے کا نقطۂ آغاز ثابت ہوتی ہے۔ اس آدمی نے پورے خط میں یہی رونا رویا ہے کہ ہمارا معاشرہ ہی نوجوان نسل کی تباہی اور بے راہ روی کا ذمہ دار ہے۔ میں نے اسی دن خط لکھا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تو بڑا دکھی اور مصیبت زدہ آدمی ہے، لیکن اب میں کیا کر سکتا ہوں جب معاملہ ہاتھ سے نکل چکا ہے؟ تو نے اس وقت کیوں نہ مجھے لکھا جب معاملہ ابھی ابتدائی مراحل میں تھا؟ جب گھر میں آگ بھڑک اٹھی اور رات کی تاریکی میں سیلاب آ گیا، جلنے والا جل گیا اور ڈوبنے والا ڈوب گیا تو بتاؤ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟ جب مریض مرنے کے قریب پہنچ چکا، یا موت کی آغوش میں چلا گیا تو اب ڈاکٹر کو بلا کر کیا کرو گے؟ مرض کے آغاز میں ہی طبیب کو کیوں نہ بلایا گیا، جب کہ مرض تھوڑا تھا اور شفا کی امید قوی تھی. میرے بھائی! اب میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، ہاں تیرے دکھ، صدمے اور مصیبت پر تیرے ساتھ تعزیت کرتا ہوں اور اس عظیم صدمے پر تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے صبر واستقامت کا سوال کرتا ہوں''.

شیخ طنطاوی آگے لکھتے ہیں:

''اگر مجھ سے اس کی مصیبت اور پریشانی کا علاج نہیں ہو سکا تو بہر حال مجھے ان لوگوں کا علاج تو ضرور کرنا چاہئے جو ابھی تک اس حالت اور انجام سے دوچار نہیں ہوئے اور جو اس گمراہی کے عمیق غار میں گرنے کے لیے بے تاب ہیں. اگر مجھے اس بات کی حیا نہ ہوتی کہ میں بھی اس معاشرے کا ایک فرد ہوں یا میں اس تکلیف دہ صورت حال کو مزید تکلیف دہ نہ بنا دوں تو میں ضرور کہتا کہ اے لڑکی کے ماں باپ! اس کربناک صورتحال کے ذمہ دار تم خود ہو. اگر لعن طعن کرنا جائز ہوتا تو تمام لوگوں سے زیادہ لعنت کے سزاوار تم تھے. اگر تم اپنے گھر اور اپنی بیٹی کی نگرانی کرتے اور اپنی لڑکی کے معاملہ میں غفلت وسستی نہ کرتے اور اپنی لڑکی کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور آنے جانے پر کڑی نظر رکھتے اور اسے زرق برق اور تنگ لباس پہنا کر ننگے منہ باہر نہ نکلنے دیتے اور اسے اپنے گھر کی نوکرانیوں کے حوالے ہی نہ کر دیتے تو شاید آج تمہیں اس ذلت ورسوائی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا!!.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسکول کو بری الذمہ قرار دیتا ہوں، نہ معاشرے کو بے قصور سمجھتا ہوں. والدین، اساتذہ، صحافی، علماء اور دیگر لوگ جن کے ہاتھ میں معاشرہ کی باگ ڈور ہے، سب اپنی جگہ مسئول اور ذمہ دار ہیں. لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام لوگوں میں سے سب سے آخری اور ہلکی ذمہ داری اس راہ گم کردہ لڑکی پر عائد ہوتی ہے. بہر حال ہم بے حیائی وفحاشی اور فسق وفجور کو ہر حال میں اور ہر جگہ پر اور ہر ایک کے لیے ناپسند کرتے ہیں'' (۱).

جو لوگ شروع ہی سے جب کہ بچیاں نازک اور کچی عقل کی ہوتی ہیں، انہیں اسلامی پردہ اور مثبت اخلاق کی تعلیم دینے کے بجائے دور جدید کے فیشن اور اسٹائل کے رنگ میں رنگنے کی کھلی چھوٹ دے بیٹھتے ہیں؛ چنانچہ یہی بچیاں جوانی کے ایام میں بے راہ رو بن جاتی ہیں، اور اس وقت گارجین یا سرپرستوں کا غیرت میں آکر شکوہ شکایت کا ماحول گرم کرنا بے سود ثابت ہوتا ہے.

مذکورہ دونوں واقعات آپ نے ملاحظہ فرمائے، ایسے کئی ایک واقعات اور میرے علم میں ہیں جنہیں یہاں قلمبند کرنے کی ضرورت نہیں. ممکن ہے قارئین میں سے بھی بہت سارے حضرات کو اس قسم کے واقعات کی اطلاع ہو. دنیا اس قدر لمبی چوڑی ہے، نہ معلوم اس ماڈرن دور میں کتنے ایسے باپ ہیں جو مغربی تہذیب وثقافت سے شدید بغض رکھنے کے باوجود اپنے گھر کی عورتوں کو نازیبا، حیاسوز، چست اور دیگر غیر اسلامی لباس زیب تن کرنے سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے ؟! نہ جانے کتنے ایسے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی اور ان کے گھرانے کی زندگی خالص شرعی تعلیمات کی حدود میں گزرے لیکن جدید تہذیب کے پیچھے دوڑنے والے اندھوں کے ماحول میں رہنے کی وجہ سے چشم پوشی سے معاملہ کو حل کرنا گویا ان کا شیوہ بن چکا ہے. یہی تو وہ مقام ہے جہاں باغیرت آدمی بے غیرت بن جاتا ہے، کیا کسی کا

(۱) خلاصہ از کتاب ''ارحموا الشباب'' شیخ علی طنطاوی، مکتبہ المنارۃ مکہ مکرمہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرہ میں جنم لینے والی بے حیائیوں اور برائیوں سے چشم پوشی کرنا اس بات پر دال نہیں ہے کہ آنے والے ایام میں وہ شخص خود ان بے حیائیوں کا ارتکاب کرنے کے لیے تیار ہے؟ آج اگر معاشرہ میں کسی بداخلاق، بے حیا اور جنسی ہیجان میں طوفان برپا کرنے دینے والا لباس زیب تن کرنے والی ماڈرن تہذیب کی پرستار لڑکی کو دیکھ کر اس شخص کو غیرت نہیں آتی تو گویا وہ آنے والے دنوں میں اس بے حیائی و بداخلاقی کو اپنے گھر میں داخل ہونے کے لیے راہیں ہموار کر رہا ہے، اور غیر اقوام کی نقالی کرنے والے فیشن پرستوں کے ساتھ قدم ملا کر چلنے کی تڑپ اس کے اندر بھی ہے... یہ دیکھئے! جناب والا ماحول کی گرما گرمی سے متأثر ہو کر بیوی کے ہمراہ سڑک پر نکل ہی آئے. یہ ان کے ساتھ میں سولہ سالہ نوجوان دوشیزہ بھی ہے جو اُن کی بیٹی ہے. بڑے خوش ہیں کہ بیوی اور بیٹی کا دیدار کرنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے..!!

دراصل ایسے لوگ بے غیرتی کی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں. اب ان کے اندر سے غیرت نکل کر یا تو ثریا پر پہنچ چکی ہے یا تحت الثری چلی گئی ہے، ان کی آنکھوں کا پانی مر چکا ہے. یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو سج دھج کر بے پردہ سڑکوں، چوراہوں اور پارکوں کی طرف نکلنے کی اجازت دیتے ہیں تاکہ عزت وعصمت کے لٹیرے اور عفت وپاکدامنی کے دشمن ان کی ٹوہ میں لگے رہیں اور موقع ملتے ہی ان پر تاخت وتاراج کریں.

دور حاضر میں مردوزن کے بارے میں بے باکانہ اختلاط، اباحیت پسندی، نام نہاد آزادی اور ہر قسم کی جنسی آزادی کی مغربی ممالک میں اور مغربی تہذیب وثقافت کو اپنا حرز جان سمجھنے والے سطحی لوگوں کے اندر بڑی جم کر پذیرائی ہوئی. اپنی تہذیب وثقافت کو بالائے طاق رکھ کے اندھے، بہرے، گونگے بن کر جنسی ہیجان کو جلا بخشنے والی اس چیٹ پٹی اور رنگیلی تہذیب کے پیچھے دوڑ پڑنے والے فریب خوردہ لوگوں نے اپنا بہت کچھ سرمایہ (خواہ جسمانی ہو یا مالی) لٹایا بھی. لیکن اس جدید تہذیب کے سیاہ انجام سے خبردار کرنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغیرت لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو خود بھی اس سے نالاں ہیں اور پاکیزہ نسلوں کو پاکیزہ تعلیم کی طرف رہنمائی کرنے کے لیے اپنے نیک جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں. دراصل یہ ان کے کمالِ غیرت کی علامت ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسے باغیرت لوگ وقتاً فوقتاً اپنے زبان وقلم کی مدد سے جہنم کی آگ میں گرتی ہوئی نسلوں کو پاکیزہ تہذیب کو اپنانے پر زور دیتے ہیں، اور اپنی تہذیب کے فراموش کرنے والوں کو غیرت دلاتے ہوئے انہیں نصیحت کرتے ہیں کہ پھر تم لوٹ کر وہیں چلے جاؤ جہاں تم نے اپنی پاکیزہ تہذیب کو خیر باد کہا تھا، کیوں کہ صبح کا گم شدہ شام کو واپس گھر لوٹ آئے تو اسے گم شدہ نہیں کہا جائے گا.

امریکی خاتون صحافی ہیلسن اسٹانسبری[1] (Helesian Stansbery) نے متحدہ عرب جمہوریہ مصر کی متعدد یونیورسٹیوں میں نوجوانوں کے کیمپوں اور مختلف سماجی اداروں کا دورہ کیا اور مسلم سوسائٹی پر غیرت کھاتے ہوئے جو بیانات دیے، مصر کے ایک معروف اخبار[2] نے عنوان ''امریکی اہل قلم کہتی ہے: اختلاط سے بچو اور عورتوں کو گھر کی چاردیواری تک محدود رکھو'' کے تحت جو کچھ لکھا ہے، ہم ذیل میں اس کا خلاصہ درج کر رہے ہیں تاکہ ہمارے قارئین دورِ حاضر کی اس غیر مسلم خاتون صحافی کی غیرت سے عبرت پکڑیں جو ہمیں اسلامی تہذیب کو اپنائے رکھنے کی ترغیب دے رہی ہے اور عورتوں کی عزت وآبرو پر ہماری غیرت بحال رکھنے کی طرف توجہ دلا رہی ہے. امریکی خاتون صحافی کہتی ہے:

---

(۱) اس امریکی خاتون صحافی کے تعارف کے تئیں کتاب "Woman in the shade of Islam" ص ۵ میں لکھا ہے: She is an American female reporter who is syndicated in over 250 newspapers, worked in the area of foumalism and broadcasting for over 20 years, and who has visited numerous Islamic countries.

(۲) الجمھوریہ، ۹/جون ۱۹۶۲ء مصر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حق بات یہی ہے کہ عرب سوسائٹی ایک مکمل، صحیح سالم اور پاکیزہ سوسائٹی ہے، اور ایسی سوسائٹی کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو ایسے حدود اور پابندیوں کے دائرے میں محصور رکھے جو عقل وقیاس کے عین مطابق ہیں. تم اس حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے پاس ایسے اصول وضوابط پہلے سے موجود ہیں جو یورپ کی خودساختہ لاقانیت اور انارکی کو کسی صورت میں قبول کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتے. کیوں کہ یہ وہی لاقانونیت ہے جس نے یورپین اور امریکن سماج کی بنیادوں کو لرزہ براندام کردیا ہے. اس لیے میں بطورِ خیر خواہی تمہیں ہدایت کرتی ہوں کہ اپنی روایات کی نگہداشت رکھو اور اپنے اخلاقی ضابطوں پر سختی سے جمے رہو. اختلاط اور مرد وزن کے باہمی میل جول سے کوسوں دور رہو، نوجوان دوشیزاؤں کی آزادی پر پابندی لگاؤ، پھر سے لوٹ کر پردے کے زمانے میں چلے جاؤ جہاں تم نے اسے خیر باد کہا تھا.

آج امریکی معاشرہ بے حد الجھا ہوا معاشرہ بن چکا ہے. مکروفریب اور کھلم کھلا چھوٹ کی ہر ہر صورت چاروں طرف عیاں ہے، اور بیس سال سے بھی کم عمر کے ایسے لڑکے اور لڑکیاں آج جیل خانوں، پلیٹ فارموں، مختلف اسٹالوں اور تہ خانوں میں بھرے پڑے ہیں جو بجا طور پر اختلاط، جنسی آزادی اور آزادانہ میل جول کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ چکے ہیں. ہم نے اپنے نوخیز بچوں اور بچیوں کو جس قسم کی کھلی چھوٹ اور آزادی دے رکھی ہے، یہ اس کا نتیجہ ہے کہ آج ان کی ٹولیاں اور جیمس ڈین کے گینگ بن چکے ہیں. ہیروئن، وہائٹ پاؤڈر اور نشہ کی دوسری چیزوں کے اڈے جگہ جگہ لگے ہوئے ہیں.

مرد وزن کا بے باکانہ اختلاط، اباحیت پسندی، نام نہاد آزادی اور ہر قسم کی چھوٹ نے یورپ اور امریکہ میں جگہ جگہ سماج اور معاشرہ کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں، اخلاقی قدریں پامال ہو چکی ہیں، انسانیت کے پاس ولحاظ کا کب سے جنازہ نکل رہا ہے. پھر تعلیمی لائن سے بے حد اہم اور برخود غلط تاثر ہمارے اندر یہ چل پڑا ہے کہ دو مخالف جنسوں کا باہم میل جول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبیعتوں کو سنوارتا ہے، ان کے اندر ایک عادت سی ڈال دیتا ہے اور جنسی مسائل کی طرف سے ان کے رجحان کو کم سے کم تر کر دیتا ہے. میں کہتی ہوں کہ اس قسم کا تاثر علم کے نام پر ایک دھبہ ہے اور واقعات کے تناظر میں اس فریب کا پردہ آپ سے آپ چاک ہو جاتا ہے"۔

دور حاضر میں جگہ بہ جگہ غیرت کے عناصر پائے جاتے ہیں اور ان کا اظہار بھی وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے. لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ غیرت جو کبھی ایک مردمومن کی شان سمجھی جاتی تھی آج اس کی نسل اس سے عاری ہوتی نظر آرہی ہے. حتی کہ اب نوبت بایں جا رسید کہ دوسری اقوام کے لوگ اسے اپنی تہذیب کو اپنائے رکھنے کی تلقین کر رہے ہیں. بچیوں کی تعلیم وتربیت اور اس کے دورس نتائج پر مسلمانوں کی غفلت اور اس سلسلہ میں ان کے فقدانِ غیرت پر ایک غیر مسلم کا اظہار افسوس ملاحظہ فرمائیں:

"جن دنوں شاہ جرمنی "گلیوم" نے ترکی کا دورہ کیا، انجمن اتحاد وترقی کے ممبران نے بادشاہ کے سامنے اپنی بعض تہذیبی جھلکیاں پیش کرنی چاہی؛ چنانچہ انہوں نے اسکول کی بے پردہ لڑکیوں کو بادشاہ کے استقبال کے لیے اس طرح پیش کیا کہ لڑکیاں پھولوں کے گلدستہ بادشاہ کو پیش کر رہی ہیں. بادشاہ نے جو یہ منظر دیکھا تو اسے بڑا تعجب ہوا. وہ انجمن کے ذمہ داران سے یوں مخاطب ہوا: میری بڑی آرزو تھی کہ میں ترکی کے اندر جاہ وحشمت اور پردہ داری کے مناظر دیکھوں، کیوں کہ تمہارے مذہب اسلام کا یہی حکم ہے. لیکن افسوس! میں یہاں بھی اسی بے پردگی کو اپنے چاروں طرف دیکھ رہا ہوں جس سے یورپ میں بڑی شکایتیں ہیں اور جس کی بدولت وہاں ہمارے خاندان اجڑ رہے ہیں، وطن کی مٹی پلید ہو رہی ہے اور بچے دربدر مارے مارے پھر رہے ہیں (۱)"۔

(۱) تحفة العروس، ص: ۳۵۷، تالیف محمود مہدی استانبولی۔ دار الفکر للنشر والتوزیع، عمان، اردن ۱۹۹۴ء. ساتھ میں یہ خبر بھی قابل غور ہے: "۱۹۹۵ء میں امریکی خاتون اول ہلری کلنٹن پاکستان کے دورے پر آئیں تو اسلام آباد کالج گرلز کی طالبات سے گفتگو کرتے ہوئے بڑے حسرت آمیز لہجہ میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ امریکہ میں =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا انصاف تو کیجئے کہ ہماری غیر مناسب حرکت پر دوسری قوموں کو تو غیرت آئے لیکن ہم ہیں کہ اپنی شناخت کو بھلا کر غیر اقوام کے خرافاتی نظریات کو اپنانے میں فخر محسوس کر رہے ہیں، جبکہ وہ اقوام اپنے نظریات کو خود ہی خرافات تصور کر رہی ہیں. یہ فقدانِ غیرت کی علامت نہیں ہے؟... جس عورت کو شریعتِ اسلامیہ نے ماں، بہن، بیٹی کے روپ میں دیکھنا چاہا تھا، آج ہمارے ہی ہاتھوں ہماری لڑکیوں کی تباہی ہو رہی ہے. کیا یہ ہمارے فقدانِ غیرت کی مثال نہیں ہے؟! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت غیرت کے عناصر ہمارے اندر کچھ زیادہ ہی ہوں، لیکن اب معاملہ برعکس نظر آ رہا ہے اور باغیرت نگاہیں اس حقیقت کا معترف ہیں کہ جس عورت کو جوانی کے دہلیز پر قدم رکھنے سے قبل ہی پردہ کی عادت ڈالنے کی ترغیب دے کر شریعتِ اسلامیہ نے اس کی عزت و آبرو کے تحفظ کی پختہ ٹریننگ دی تھی، آج بارہ تیرہ سال کی عمر میں بھی (جب کہ اس عمر میں لڑکیاں عموماً سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں) ''ابھی بچی ہے ابھی بچی ہے'' کے جملے سے دھوکہ میں آ کر غیر شعوری طور پر اسے ہوسناک نگاہیں برداشت کرنے کی ٹریننگ خود بے غیرت باپ کی طرف سے دی جا رہی ہے، جب کہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دخول اس وقت کیا تھا جب ان کی عمر صرف نو سال کی تھی!!(۱).

☒☒☒

=سب سے زیادہ بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بغیر شادی کے طالبات اور لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں، اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں خواہ عیسائی ہوں یا مسلم اپنے مذہب اور معاشرتی اقدار سے بغاوت نہ کریں بلکہ مذہبی و سماجی روایات اور اصولوں کے مطابق شادی کریں اور اپنے والدین کی عزت و آبرو اور سکون کو غارت نہ کریں۔'' (روزنامہ جنگ، لاہور۔ ۲۸/مارچ ۱۹۹۵ء).

(۱) صحیح بخاری: فضائل الصحابۃ/تزویج النبی ﷺ عائشۃ... رقم: (۳۸۹۶)۔صحیح مسلم: النکاح/ تزویج الأب البکر الصغیرۃ، رقم: (۱۴۲۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعتِ اسلامیہ عزت وآبرو کی ہر ممکن حفاظت کرتی ہے

عزت وآبرو کے تحفظ وبقا کا تعلق غیرت سے ہے، اس لیے تمام آسمانی شریعتوں میں غیرت کے ابواب ملتے ہیں. مثلاً حضرت لوط علیہ السلام کے زمانے میں جب بدکاری عام ہوگئی اور عوام الناس بدفعلی ولواطت کے جرم میں بری طرح پھنس گئے تو لوط علیہ السلام کو شدید غیرت آئی اور انہوں نے اپنی قوم کو اس شنیع حرکت سے باز رہنے کی طرف توجہ دلائی:

﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ﴾ ''تم اپنی شہوت عورتوں کے بجائے مردوں سے پوری کرتے ہو بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو''. [الأعراف:٨١] اور ﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ * أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ ''تم ایسی برائی کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے بھی نہیں کیا ہے، کیا تم مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو؟ اور راہ چلتے مسافروں کو لوٹتے ہو، اور اپنی مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو؟''. [العنکبوت:٢٨-٢٩]

لیکن بجائے اس کے کہ ان کی قوم اپنے اندر سدھار پیدا کرتی اور ہوش کے ناخن لیتی، اپنی اس قبیح اور انسانیت سے گری ہوئی حرکت پر بدستور ڈٹی رہی اور بطور استہزا عذاب طلب کرنے لگی ؛ چنانچہ غیرت آسمانی جوش میں آئی اور وہ لوگ اللہ کے دردناک عذاب سے دوچار ہوئے. ﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ * مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ﴾ ''پس جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے اس بستی کا اوپری حصہ نیچے کردیا اور اس پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے کنکر یلے پتھر کی بارش کردی، جن پر آپ کے رب کی طرف سے نشان لگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے، اور وہ بستی مکہ کے ظالموں سے کچھ دور بھی نہیں ہے"۔[ہود:۸۲-۸۳]

اسی طرح جب یوسف علیہ السلام کے بے داغ دامن کو عزیز مصر کی بیوی نے داغدار کرنا چاہا اور حسن یوسف سے دم بخود و ہواس باختہ ہو کر جذبات کی طغیانیوں میں ڈوب گئی اور اپنی عزت و ناموس کی دھجیاں اڑا دینے کے درپے ہوگئی تو غیرتِ آسمانی نے یوسف علیہ السلام کی عفت و عصمت کو اس بھڑکتی ہوئی آگ کی چنگاریوں سے محفوظ رکھ کر رہتی دنیا تک کے لیے ایک عظیم مثال قائم کردی: ﴿وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾ "اور جس کے گھر میں وہ رہتے تھے، اس نے انہیں گناہ پر ابھارا اور دروازے بند کردیے، اور کہا: آؤ، اپنی خواہش پوری کرلو. یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ! وہ (تیرا شوہر) میرا آقا ہے، اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے، بے شک ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے ہیں. اور اس عورت نے ان کے ساتھ گناہ کا پختہ ارادہ کرلیا تھا، اور وہ بھی اپنے رب کا برہان نہ دیکھتے تو اس کے ساتھ ایسا ہی ارادہ کرلیتے، اور ایسا اس لیے ہوا تاکہ ہم ان سے برائی و بدکاری کو دور کردیں، بے شک وہ ہمارے ان بندوں میں سے تھے جو برائیوں سے پاک کردیے گئے"۔[یوسف:۲۳-۲۴]

آخری شریعت ہونے کے ناتے شریعتِ اسلامیہ کے جملہ قوانین ربانیہ گزشتہ تمام شریعتوں سے زیادہ محکم اور اصولی ہیں؛ نیز اس کے ابواب غیرت نہایت ہی مؤثر اور متحرک ہیں. اسی لیے اسلام نے ظاہری و پوشیدہ ہر طرح کے فواحش و منکرات کو حرام قرار دیا [الأنعام: ۱۵۱]؛ بلکہ فواحش و منکرات کی طرف پیش رفت جملہ وسائل و ذرائع کو بھی حرام قرار دیا ہے[۱].

(۱) تفسیر السعدی ص: ۲۴۲، چوتھا ایڈیشن، مؤسسہ الرسالہ، بیروت.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر محرم کے ساتھ خلوت نشینی سے ممانعت:

چنانچہ شریعتِ اسلامیہ میں اجنبی عورت [1] کے ساتھ خلوت نشینی کو حرام ٹھہرایا گیا ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: "اَلاَ لاَ یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ"۔[2] "خبردار! کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نشینی کرتا ہے تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے (جو برائی پر اکساتا ہے)"۔ حتی کہ شوہر کے بھائی (دیور یا چچا کا بیٹا وغیرہ) کو بھی عورت کے ساتھ خلوت نشینی سے منع کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ"۔[3] "عورت کے حق میں دیور موت ہے"۔

غضِ بصر:

آبرو پر بٹہ لگنے کے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ نگاہوں کا دوچار ہونا بھی ہے۔ اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے مرد وعورت دونوں کو یکساں طور پر غض بصر (نگاہیں پست رکھنے) کا حکم دیا ہے، اور نگاہوں پر پہرہ بٹھایا ہے، تاکہ دیدہ بازی سے حسن پرستی تک اور حسن پرستی سے عشق بازی تک کی نوبت نہ پہنچے۔

غضِ بصر کے معنی یہ ہیں کہ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے نگاہیں ملائیں نہ

---

(۱) کوئی بھی عورت جو مرد کی محارم میں سے نہیں ہے تو وہ اس مرد کے لیے اجنبی ہے، اسی طرح کوئی بھی مرد جو عورت کے محارم میں سے نہیں ہے تو وہ اس عورت کیلئے اجنبی ہے۔

(۲) ترمذی: کتاب الفتن رباب ماجاء فی لزوم الجماعۃ (۲۱۶۵)، البانیؒ نے صحیح قرار دیا ہے، مسند امام أحمد: ۱/۲۶، ابن ماجہ (۲۳۶۳)، سنن کبریٰ (۹۲۱۹)، ابن حبان (۵۵۸۶)، مسند الطیالسی (۳۱)، مسند أبی یعلیٰ (۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳)

(۳) بخاری: النکاح رباب لایخلون رجل بامرأۃ إلا ذو محرم: (۵۲۳۲)، مسلم: کتاب السلام، باب تحریم الخلوۃ با لأجنبیہ والدخول علیھا: (۲۱۷۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائیں؛ کیوں کہ مستدرک حاکم کی روایت کے مطابق نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ (النَّظرُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ إبْلِيْسَ)۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے:

نَظْرَةٌ فَابْتِسَامَةٌ فَسَلَامٌ فَكَلَامٌ فَمَوْعِدٌ فَلِقَاءٌ

(ایک نگاہ، ایک تبسم، پھر سلام، اس کے بعد بات چیت، پھر وعدہ اور پھر ملاقات)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''شیطان آدمی کے تین چیزوں کے اندر ہوتا ہے: اس کی نگاہ میں، اس کے دل میں، اس کی شرمگاہ میں اور عورت کی تین چیزوں کے اندر اس کا مسکن ہوتا ہے: اس کی نگاہ میں، اس کے دل میں اور اس کی شرمگاہ میں''(۱)۔

یہی وجہ ہے کہ عشق ومحبت اور شریں وفرہاد کی داستانوں میں نگاہوں کے ملاپ کا کلیدی کردار رہا ہے جس کی لذت کا اندازہ ہر بالغ مرد وعورت کو ہوسکتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے نگاہوں کے اسی ملاپ کی لذت کو آنکھ کا زنا قرار دیا ہے(۲)۔ اور جس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کو یوں حکم دیا ہے: ''(اے محمد) مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں (عورتوں کو دیکھنے سے) بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (یعنی زنا نہ کریں) یہی طریقہ ان کے لیے پاکیزگی والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کرتوتوں سے خبردار ہے''۔ [النور: ۳۰] اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے: ''اے نبی! مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں (مردوں کو دیکھنے سے) بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت وسنگار کو ظاہر نہ کریں''۔ [النور: ۳۱]

عزت وآبرو کے تحفظ میں شادی کا اہم کردار:

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ

---

(۱) روضة المحبين.

(۲) بخاری: کتاب الاستئذان باب زنا الجوارح دون الفرج (۶۲۴۳) صحیح مسلم، کتاب القدر: (۲۶۵۷).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہ ہیں : "إِذَا أحدُكُم أعْجَبَتْهُ الْمَرْأةُ فوقَعَتْ فِي قلبهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امرأتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا، فإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ ما في نَفْسِهِ". "اگر کسی شخص کو کوئی عورت پسند آئے اور دل نشیں ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے پاس آکر اس سے مجامعت کرلے، کیوں کہ اس سے اس کی دلی خواہش جاتی رہے گی۔"(۱)

ڈاکٹر نوبل کنیر نے کیلیفورنیا یونیورسٹی امریکہ کے طلبہ کے سامنے جنسیات کے اسرار ورموز بیان کرتے ہوئے کہا تھا: "کیا یہاں ایسا نہیں ہے کہ آدمی کو اپنی بیوی کے علاوہ سے راحت اور تسکین ملتی ہے؛ حالاں کہ راحت اور تسکین تو اس کو اپنی بیوی سے حاصل ہوتی ہے، جس کی کوئی مثال نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ یہ راحت کامل اور بڑی زبردست ہوتی ہے۔"(۲)

اللہ تعالیٰ نے ہر مرد وعورت کے اندر جنسی خواہش پیدا فرمائی ہے اور اس جنسی خواہش کو پورا کرنے کے لیے ایک طریقہ کار متعین کیا ہے، جس پر عمل کر کے مرد اور عورت اپنی جنسی پیاس بجھا سکتے ہیں، اور وہ طریقہ کار شرعی نکاح ہے۔ جس طرح پانی نہر کے کناروں کے درمیان چلتا رہے تو ٹھیک رہتا ہے اور اس سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، لیکن اگر نہر کا بند ٹوٹ جائے تو یہی پانی تباہی اور بربادی پھیلا دے گا کیوں کہ اس نے اپنے اصل گزرگاہ کو چھوڑ دیا ہوتا ہے؛ چنانچہ نہر کا بند ٹوٹنے سے کھیتیاں غرق ہو جاتی اور فصلیں اور نسلیں برباد ہو جاتی ہیں۔ مرد اور عورت کی جنسی خواہش کو کنٹرول کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنے کا حکم دیا اور یہ نکاح ان کے جنسی جذبات کے لیے فطری گزرگاہ ہے اور جو فطری گزرگاہ اختیار نہیں کرے گا، ظاہر بات ہے وہ سرکشی اور طغیانی کا شکار ہوگا یعنی زناکاری اور بدکاری کی دلدل میں گر جائے گا اور یہی زناکاری پورے معاشرے کے لیے بربادی کا موجب بن جائے گی۔

---

(۱) صحیح مسلم: کتاب النکاح باب من رأى امرأة فوقعت... رقم (۱۴۰۳)۔

(۲) رسالۃ الفکار، ص: ۲۶، اپریل ۱۹۴۶ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرمگاہوں کی حفاظت اور نگاہیں نیچی رکھنے کی سب سے بہترین صورت اور سب سے اہم اور مفید ذریعہ شادی ہے۔ اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے طاقت رکھنے والے نوجوانوں کو شادی کرنے کی ترغیب دی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ''(۱)۔ ''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی مردانگی اور اپنی بیوی کی کفالت کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، کیوں کہ نگاہ نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا بہترین ذریعہ شادی ہے۔ لیکن جس کے پاس طاقت نہیں اس کو روزہ رکھنا چاہیے (روزہ رکھنے سے جنسی شہوت کم ہوجائے گی جس کی وجہ سے شرمگاہ محفوظ رہے گی تو)، گویا روزہ اس کی شہوت کو کچلنا ہے''۔

ایک جگہ ان الفاظ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ''(۲)۔ ''اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام بھیجے جس کے دین واخلاق سے تم مطمئن ہوتو اس سے اپنی لڑکی کی شادی کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو روئے زمین پر عظیم فتنے اور زبردست فسادات رونما ہوں گے''۔

شادی کے بے شمار فوائد ہی کے پیشِ نظر شریعتِ اسلامیہ نے استطاعت نہ رکھنے والوں کے لیے بھی سامانِ نکاح فراہم کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور انہیں فقر وفاقہ اور محتاجی سے بے نیاز کردینے کی امید دلائی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ

---

(۱) صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ: من استطاع منكم الباءة فليتزوج... رقم: (۵۰۶۶)، مسلم: کتاب النکاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه... رقم: (۱۴۰۰)۔

(۲) ترمذی: النکاح باب ماجاء إذا جاءكم من ترضون دينه فزوّجوه، رقم: (۱۰۸۴)۔ البانیؒ نے حسن صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''تم میں سے جو مرد وعورت بغیر شادی کے ہوں ان کی شادی کردو اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کی بھی۔ اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے امیر (بے نیاز) بنادے گا''۔ [النور:۳۲]

لچکدار گفتگو سے ممانعت:

عورتوں کو نرم کلامی سے منع فرمایا گیا ہے تاکہ کوئی کمزور دل شخص نرم ونازک اور دلفریب کلام کی چاشنی سے فریفتہ ہوکر لاعلاج روگ کا دائمی مریض نہ بن جائے؛ کیوں کہ عورتوں کی لچکدار گفتگو اور نرم کلامی سحر اور فتنہ انگیز ہوتی ہے، جو اچھے لوگوں پر بھی اپنا اثر ڈالنے سے نہیں چوکتی۔

کہتے ہیں کہ ہاروت وماروت دونوں اللہ کے فرشتے تھے، انہیں اپنی عبادت پر بڑا ناز تھا اس لیے فرشتوں کے مقابلہ میں انسان کے بلند مرتبہ کو قبول کرنے کے بجائے اپنے تئیں متکبر ومغرور تھے۔ بالآخر انہیں آزمائش سے دوچار ہونے کی غرض سے جادو کے ساتھ دنیا میں بھیج دیا گیا، وہ عبادت وریاضت میں مصروف رہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے امتحان کے لیے زہرہ اور مشتری نامی دو مغنیہ کو ان کی بستی میں بھیجا جو اپنے حسن وجمال میں یکتا اور خوش گلوئی میں بے مثال تھیں۔ ان کی شہرت سن کر ہاروت وماروت بھی اس ارادہ سے گئے کہ صرف ایک بار ان کی آواز میں گانا سنیں گے لیکن پہلی ہی بار میں ان کی خوش کن اور مسحور کردینے والی آواز سے وہ زہرہ ومشتری کے عشق میں اس قدر دیوانے ہوگئے کہ ان کی نیتوں میں فتور آگیا۔ اللہ تعالیٰ نے زہرہ اور مشتری کو آسمان میں اٹھالیا اور یہی زہرہ ومشتری نامی دو تارے آج بھی آسمان پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ دونوں فرشتے یعنی ہاروت وماروت اپنے دعوے میں ناکام ہوئے؛ چنانچہ ان کے غرور اور بداعمالیوں کی وجہ سے قیامت تک کے لیے انہیں ''چاہ بابل''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں الٹا لٹکا دیا گیا. یہ کنواں آج بھی بابل کے کھنڈرات میں ہے جہاں یہ دونوں انسانی آنکھوں سے پوشیدہ اپنی سزا بھگت رہے ہیں. زہرہ کا دوسرا نام ''ناھید'' ہے جس کو ''مطربِ فلک'' بھی کہا جاتا ہے[1]. غالباً مومن نے اسی واقعہ کو ذہن میں رکھ کر یہ شعر کہا تھا:

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

بہرحال اللہ تعالیٰ نے جس طرح عورت کے وجود کے اندر مرد کے لیے جنسی کشش رکھی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی آواز میں بھی فطری طور پر دلکشی، نرمی، نزاکت اور شرینی رکھی ہے، جو مرد کو اپنی طرف مقناطیس کی طرح کھینچتی ہے. بنابریں اس آواز کے لیے بھی یہ ہدایت دی گئی ہے کہ مردوں سے گفتگو کرتے وقت ان کے لہجے میں کوئی لوچ، ان کی باتوں میں کوئی لگاوٹ اور ان کی آواز میں دانستہ کوئی شیرینی گھلی ہوئی نہ ہو جو سننے والے مرد کے جذبات میں انگیخت پیدا کر دے اور اسے آگے قدم بڑھانے کی جرأت دلائے. بلکہ ایسے

(۱) تفسیر کی کتابوں میں ہاروت وماروت کے بارے میں اسرائیلی روایات کی بھرمار ہے لیکن کوئی صحیح مرفوع روایت اس بارے میں ثابت نہیں. اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲ میں بغیر کسی تفصیل کے نہایت اختصار کے ساتھ ہاروت وماروت کا واقعہ بیان کیا ہے. حافظ ابن کثیر اس سلسلہ میں لکھتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہاروت وماروت کا یہ قصہ (زہرہ اور چاہ بابل کا قصہ) تابعین کی ایک اچھی خاصی جماعت نے نقل کیا ہے مثلاً مجاہد، سدی، حسن بصری، قتادہ، ابوالعالیہ، زہری، ربیع بن انس، مقاتل، ابن حبان وغیرہ اور پھر ان سے نقل کر کے متقدمین ومتاخرین نے کثرت سے بیان کیا ہے، مگر ان تمام نقول کا حال یہ ہے کہ ان میں جس قدر تفصیلات بھی منقول ہیں وہ سب بنی اسرائیل کے قصوں سے لی گئی ہیں، ہمیں صرف اس پر اور اسی حد تک ایمان رکھنا چاہیے (تفسیر ابن کثیر بحوالہ قصص القرآن: جلد دوم، ص: ۱۶۷، ۱۶۹). قرآن کریم کے الفاظ سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے بابل میں ہاروت وماروت فرشتوں پر جادو کا علم نازل فرمایا تھا اور اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں پر رونما ہونے والے معجزات جادو سے مختلف چیز ہے اور جادو یہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عطا کیا گیا ہے. واللہ اعلم بالصواب.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواقع پر عورت کے لہجے اور انداز گفتگو میں قصداً نرمی و لطافت کی جگہ قدرے سختی اور روکھا پن ہونا چاہیے تاکہ بات کرنے والے مرد کے دل میں کبھی یہ خیال تک نہ گزر سکے کہ اس عورت سے کوئی اور توقع بھی قائم کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا: ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ...﴾ "(اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو) تو نرم گفتگو نہ کرو، کہ جس کے دل میں (گناہ کی) بیماری ہو وہ لالچ کرنے لگے...." [الاحزاب:۳۲]

گھروں کو لازم پکڑنے کا حکم:

یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ عورت کی آبرو اگر محفوظ ہے تو قیامت تک اس سے جنم لینے والی نسلیں محفوظ ہوں گی لیکن اگر عورت کی آبرو پر کوئی دھبہ لگا تو ایک طویل مدت تک اس داغ کا اثر زائل نہیں ہو سکتا. اس لیے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنے گھروں کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے، اور زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کر کے باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے. کیوں کہ ہیرے کی حفاظت غیروں کی نگاہوں سے اسے بچا کر رکھنے ہی میں ہے ورنہ لٹیروں کی نگاہیں لگ جائیں گی. اسی طرح عورت کو پردہ اور گھر میں چھپا کر رکھنے ہی میں اس کی حفاظت و بقا کا راز مضمر ہے ورنہ ہوسناک نگاہیں اس کا پیچھا کرنے سے باز نہیں رہ سکتیں جس سے خواہ مخواہ عزت و آبرو کی دھجیاں اڑا دینے والے اسباب پیدا ہوں گے. ان تمام اسباب کو روکنے ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ "اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو، اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار کے ساتھ نہ نکلا کرو". [الاحزاب:۳۳]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ"(۱). "عورت سراپا پردہ کی چیز ہے

(۱) [صحیح] ترمذی: کتاب الرضاع، باب ما جاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، رقم: (۱۱۷۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے (اور اسے حسین وجمیل کر کے دکھاتا ہے)''.

شریعتِ اسلامیہ اپنے حسن کی نمائش کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکلنے سے عورتوں کو روکتی ہے اور انہیں ہدایت دیتی ہے کہ اپنے گھروں کو لازم پکڑیں، لیکن اگر باہر نکلنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس شان کے ساتھ نہ نکلیں جس کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں عورتیں نکلا کرتی تھیں. چہرے اور جسم کے حسن کو زیب وزینت اور چست یا عریاں لباسوں سے نمایاں کرنا اور اپنی چال ڈھال اور چٹک مٹک سے اپنے کو ظاہر کرنا ایک مسلم معاشرہ کی عورتوں کا کام نہیں، یہ جاہلیت کے طور طریقے ہیں جو اسلام میں نہیں چل سکتے. ہاں البتہ اسلامی تہذیب وثقافت سے عاری لوگ اگر ایسی ثقافت پر نازاں ہیں تو یہ انہیں کو مبارک ہو!!.

اظہارِ زیب وزینت پر پابندی:

شریعتِ اسلامیہ نے زیب وزینت کو عورت کے لیے حلال قرار دیا ہے، اور یہ نسوانی فطرت کے عین موافق بھی ہے. کیوں کہ فطری طور پر ہر عورت حسن وجمال کا پیکر ہونا پسند کرتی ہے. اسلام اس کی طبعی خواہش کا مخالف نہیں؛ البتہ وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ عورت اپنے حسن وجمال کے مختلف معیار کو منظم ومنضبط بنائے اور اس کا مظاہرہ ہر طرف سے سمیٹ کر صرف ایک رخ پر ایک مرد کے سامنے ہی کرے. وہی مرد جو اس کی زندگی کا ہم سفر اور اس کا شریک حیات ہے، وہی اس کے حسن وجمال اور ناز وادا سے واقف ہو، کسی اور کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو. ہاں غیر محرم رشتہ داروں کو اس کی خبر ہوجائے تو کوئی مضائقہ نہیں. چونکہ صنف نسواں کی آبرو اس وقت بھی شدید خطرے کا نشانہ بن جاتی ہے جب اس کے حسن وجمال اور زیب وزینت کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے بناؤ سنگار اور اظہار زینت سے متعلق شریعتِ اسلامیہ نے قرآن کریم میں یہ حد بندی کر دی:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمٰنُهُنَّ أَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ﴾ ''اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر رہتا ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں، اور بناؤ سنگار کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ کے، یا اپنے شوہروں کے باپ کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائی کے، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے، یا اپنی عورتوں کے، یا اپنے غلاموں کے، یا گھر میں رہنے والے ان لوگوں کے سوا جو عورت کی خواہش نہیں رکھتے، یا ان بچوں کے سوا جو ابھی عورتوں کی شرمگاہوں سے آگاہ نہیں ہیں''. [النور:۳۱]

لباسِ عریاں پر پابندی:

چونکہ غیر مناسب لباس سے بھی جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں اور یہ بھی آبرو پر بٹہ لگنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے اس قسم کے نامناسب اور غیر اخلاقی لباس زیب تن کرنے پر بھی پابندی عائد کی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے نزدیک وہی لباس قابل قبول ہے جس سے پردہ ہو، نہ کہ کسی شہرت کی غرض سے وہ لباس زیب تن کرلیا جائے جس سے شریعت کی تعلیمات متأثر ہوتی ہوں۔ اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے لباسِ شہرت کو حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ النَّارَ''[۱]۔ ''جس نے دنیا میں شہرت کی غرض سے کوئی

---

(۱) ابن ماجہ: کتاب اللباس، باب من لبس ثوب شھرۃ من الثیاب، رقم: (۳۶۰۷)، و ابوداود: کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، رقم: (۴۰۲۹)، ومسند امام احمد: (۱۳۹،۹۲/۲)۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع، رقم: (۶۵۲۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس زیب تن کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت وخواری کا لباس پہنائے گا، پھر اس میں آگ بھڑکا دے گا“.

شریعتِ اسلامیہ مرد وعورت کو ایسے لباس زیب تن کرنے کا حکم دیتی ہے جس سے ستر ظاہر نہ ہو. واضح رہے کہ عورت کا ستر ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا جسم ہے. سنن ابوداود میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”جب عورت سن بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیے سوائے چہرے اور کلائی کے“. جب کہ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے. [دار قطنی]

ساتر لباس کا مطلب یہ ہے کہ لباس ایسا باریک اور تنگ نہ ہو جس سے ستر کے اعضاء ظاہر ہو جائیں. صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی رہتی ہیں (یعنی ان کے اعضاءِ ستر ظاہر ہوتے ہیں) وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی“ (۱).

خوشبو لگا کر نکلنے کی ممانعت:

دراصل خوشبو ایک آزمائش ہے. دو سرکش اور شریر نفس کے درمیان خوشبو قاصد اور ایلچی کا کردار انجام دیتی ہے. مطلب یہ ہے کہ عورت اگر سر راہ خوشبو لگا کر چلے تو اس سے عام اخلاقی ضوابط متاثر ہوتے ہیں، جب کہ اسلام میں شرم وحیا کا معیار اس سے کہیں زیادہ حساس اور نازک ہے. وہ کیوں کر ان برانگیختہ کرنے والے عوامل کو معاشرہ میں باقی رہنے دے سکتا ہے؟. اس لیے اسلام کسی مسلمان عورت کو اس کی اجازت ہرگز نہیں دیتا کہ راستوں میں یا مردوں کی محفلوں میں خوشبو میں اچھی طرح بس کر اس کا گزر ہو، کیوں کہ حسن وجمال چھپ سکتا ہے، لیکن عطر اور خوشبو کو کون روک سکتا ہے؟ خوشبو فضا میں تحلیل ہو کر آگے

(۱) صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، رقم: ۲۱۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھے گی اور اس سے جذبات لامحالہ متاثر ہوں گے(۱)۔

اس لیے اس فتنہ پرور ماحول کے پیدا ہونے کے خدشہ سے شریعتِ اسلامیہ نے عورتوں کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے سے منع کر دیا ہے، چونکہ اس سے بہت سارے مفاسد اور برائیاں جنم لے سکتی ہیں اور مسلمان عورتوں کا وقار مجروح ہو سکتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا'' يَعْنِي زَانِيَةً(۲)۔ ''جو بھی عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تا کہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے''۔

مردوں سے الگ تھلگ ہو کر راستہ چلنے کا حکم:

شریعتِ اسلامیہ اس بات کی حریص ہے کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اور گھر سے نکلے تو تواضع، ادب اسلامی اور شرم وحیا کو ملحوظ خاطر رکھے اور لوگوں سے علیحدہ ہو کر راستہ کے کنارے چلے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''اسْتَأْخِرْنَ فَلَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ'' (۳)۔ ''تم عورتیں پیچھے ہو جاؤ کیوں کہ تمہارے لیے مناسب نہیں کہ درمیان راستہ سے چلو بلکہ راستہ کے کنارے کنارے چلو''۔ چنانچہ اس فرمانِ رسول ﷺ کے بعد عورتیں دیواروں سے اس قدر چپک کر

---

(۱) دیکھئے کتاب پردہ: ص ۳۱۹۔

(۲) سنن نسائی: کتاب الزینۃ، باب ما یکرہ للنساء من الطیب رقم: (۵۱۲۶)، ترمذی: کتاب الأدب، باب ماجاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، رقم: (۲۷۸۶)، ابوداود: کتاب الترجل، باب ماجاء فی المرأۃ تتطیب للخروج، رقم: (۴۱۷۳)۔ علامہ البانیؒ نے صحیح الجامع میں اس کی تصحیح وتحسین کی ہے۔ دیکھئے رقم: (۲۷۰۱)۔

(۳) ابوداود: کتاب الأدب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، رقم: (۵۲۷۲)۔ علامہ البانیؒ نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ میں اس کو حسن قرار دیا ہے، دیکھئے رقم: (۸۵۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنے لگیں کہ بسا اوقات ان کی چادریں (اوڑھنیاں) دیواروں سے پھنس پھنس جایا کرتیں. علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیر کو مارتے ہوئے چلنے سے عورتوں کو منع کیا تاکہ پیر میں زیور کی جھنکار سے لوگ فتنہ میں نہ پڑ جائیں. نیز نبی کریم ﷺ کی وہ تعلیمات جو آپ نے اپنی امت کو کسی کے گھر اجازت طلب کرتے ہوئے دروازہ کی جانب میں کھڑے ہونے اور گھر کے اندر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دینے کے متعلق دی ہیں، اسی قبیل سے ہیں.

اختلاطِ مردوزن کی ممانعت:

شریعتِ اسلامیہ نے اجنبی عورت سے دوری اختیار کرنے کی غایت درجہ کی احتیاطی تعلیم دی ہے. کیوں کہ مردوزن کے باہمی اختلاط سے جو برائیاں جنم لیتی ہیں اور ان کے برے اثرات جو نئی نسل پر مرتب ہوتے ہیں، ان سے معاشرہ برائیوں و بے حیائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے. اسی لیے شریعتِ اسلامیہ نے مردوزن کے باہمی اختلاط سے منع کیا ہے؛ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "لأنْ يَضْرِبَ أَحَدُكُمْ فِي رَأْسِهِ بِمِخْيَطٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لاَ تَحِلُّ لَهُ". "تم میں سے کوئی اپنے سر میں لوہے کی میخ چبھوئے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے"(۱).

اس احتیاطی تدبیر کا اندازہ سورۂ احزاب کی اس آیت سے لگائیے جس میں ازواج مطہرات سے بھی پردہ کے اوٹ سے کوئی چیز مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے؛ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وإذا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ "اور جب تم ان (امہات المؤمنین) سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے اوٹ سے مانگو". [الاحزاب:۵۳]

جب نبی کریم ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگتے وقت پردہ کے پیچھے سے مانگنے کی

(۱) طبرانی: "المعجم الكبير" (۲۰/۲۱۰). علامہ البانیؒ نے اسے سلسلة الأحاديث الصحيحة رقم: (۲۲۶)، اور صحیح الجامع (۵۰۴۵) میں صحیح قرار دیا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم دی گئی ہے؛ حالانکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں، تو پھر عام عورتوں سے کس قدر احتیاط کرنے کی ضرورت ہے آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں؟!!

اختلاطِ مرد وزن سے بچنے کے لیے بعض اسلامی احکام کی تبدیلی:

مرد وزن کے باہمی اختلاط سے بچنے کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے عورتوں کے لیے بعض احکام تک بدل ڈالے ہیں؛ مثال کے طور پر جماعت کے ساتھ نماز واجب ہے لیکن یہ وجوب عورتوں سے ساقط کر دیا گیا ہے، مردوں کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا افضل ہے جب کہ عورتوں کو یہ افضلیت گھر میں نماز پڑھنے سے ملتی ہے، مردوں کے لیے جمعہ کی نماز واجب ہے جبکہ عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، مردوں کے لیے نمازِ جنازہ فرض (کفایہ) ہے لیکن عورتوں کے لیے نہیں، جہاد مردوں پر واجب ہے لیکن عورتوں پر نہیں وغیرہ۔

زنا کی حرمت:

زنا کا مفہوم یہ ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت جائز رشتۂ زن وشو کے بغیر باہم مباشرت کا ارتکاب کریں. یہ فعل اخلاقی، معاشرتی، مذہبی ہر لحاظ سے برا، گناہ اور قابل اعتراض ہے، اور نفس پرست خبطی پن کی اپج کو فلسفہ طرازی سمجھنے والوں کے سوا قدیم ترین زمانے سے آج تک تمام انسانی معاشرے اس کے عظیم اور گھناؤنے جرم ہونے پر متفق رہے ہیں. یہ زنا ایک ایسا جرم ہے جس کے ارتکاب سے نسل کی نسل تباہی کا شکار ہو جاتی ہے، نسب خلط ملط ہو جاتا ہے اور معاشرہ اخلاقی انارکی کا شکار ہو جاتا ہے. اس لیے اللہ تعالیٰ نے زنا کے جملہ اقسام کو جس کے عرب وہندستان اور دیگر ممالک میں عجیب عجیب نام اس کی قباحتوں کو چھپانے کے لیے رکھ لیے گئے تھے، حرام ٹھہرایا اور رسول اکرم ﷺ نے اس کو منبر ومحراب سے خوب اعلان کیا. قرآن کا ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ * إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ * فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاُولٰئِکَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے (خواہش پوری کرتے ہیں) تو وہ لائق ملامت نہیں ہیں، پس جو کوئی ان دو کے سوا اپنی خواہش پوری کرنے کا اور راستہ اختیار کرے گا تو وہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں''. [المؤمنون: ۵-۸]

اللہ تعالیٰ نے زنا سے روکا ہی نہیں بلکہ اس کے قریب پھٹکنے سے بھی منع کیا ہے؛ ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ ''اور زنا کے قریب نہ جاؤ وہ بڑی بے شرمی کا کام اور برا راستہ ہے''. [الاسراء: ۳۲]

اس آیت کے ضمن میں تفسیر ''تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن'' میں لکھا ہوا ہے:

''زنا وہ بدترین فعل ہے جو فطرتِ سلیم، عقل اور شریعت ہر اعتبار سے گناہ عظیم ہے اور سوسائٹی پر اس کے نہایت خطرناک اور برے اثرات مرتب ہوتے ہیں. مسلمان مردوں اور عورتوں کی عزت محفوظ نہیں رہتی، ان کا نسب اور ان کی نسل خطرے میں پڑ جاتی ہے اور پاک وصاف سوسائٹی اخلاقی انارکی کا شکار ہو جاتی ہے''(۱).

عزت وآبرو کے تحفظ کے لیے قانونِ رجم:

شریعتِ اسلامیہ نے عزت وآبرو کے تحفظ وبقا کے لیے جو احکام مردوں کے لیے مقرر کیا ہے وہی احکام عورتوں کے لیے بھی ہیں. صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ''ہر مسلمان (خواہ مرد ہو یا عورت) کا خون، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام ہے''(۲).

لیکن چونکہ عزت وآبرو کے حوالے سے عورت کا معاملہ مرد کی بہ نسبت زیادہ نازک ہے، اس لیے اسلام نے عورت کی عزت وآبرو کے تحفظ وبقا کے لیے علیحدہ سخت احکام نازل فرمائے

(۱) تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن، ص: ۸۰۷، از ڈاکٹر محمد لقمان السلفی.

(۲) صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ، رقم: ۳۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں. جیسا کہ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق پاکدامن، بے خبر مومن عورتوں پر تہمتیں لگانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان پر محض تہمت لگانے کی سزا اسی (۸۰) کوڑے مقرر کی گئی ہے، جب کہ عورت کو بے آبرو کرنے کی سزا سو (۱۰۰) کوڑے ہیں [النور: ۲]، لیکن اگر زانی شادی شدہ ہے تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے. سنن ابوداود اور ترمذی میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے عہد میں ایک عورت اندھیری رات میں نماز کے لیے نکلی، راستے میں ایک شخص نے اس عورت کو زمین پر گرالیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کردی. عورت نے جو شور مچانا شروع کیا تو دوسرے لوگ وہاں آپہنچے اور زانی کو پکڑ لیا. مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں پیش ہوا تو آپ نے زانی کو سنگسار کروادیا اور عورت کو چھوڑ دیا[1]. بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک شخص نے ایک لڑکی سے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا، آپ نے زانی کو کوڑے لگوائے اور لڑکی کو چھوڑ دیا[2].

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں: ''یہ سزا اس لیے ہے کہ تمام داخلی وخارجی تدابیر اصلاح کے باوجود جو شریر النفس کھلے ہوئے جائز مواقع کو چھوڑ کر ناجائز طریقے سے ہی اپنی خواہش نفس پوری کرنے پر اصرار کریں، ان کی کھال ادھیڑ دی جائے اور ایک بدکار کو سزا دے کر معاشرے کے ان بہت سے لوگوں کا نفسیاتی آپریشن کردیا جائے جو اس طرح کے میلانات رکھتے ہوں''[3].

---

(۱) ابوداود: كتاب الحدود، باب في صاحب الحد يجيء فيقر، رقم: ۴۳۷۹. ترمذی: کتاب الحدود، باب في المرأة إذا استكرهت على الزنا، رقم: ۱۴۵۳، ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے.

(۲) بخاری بحوالہ مشکوۃ المصابیح تحقیق البانی (۳۵۸۰).

(۳) تفہیم القرآن: ۳/۳۲۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت و آبرو کی پامالی پر کوئی معاوضہ قبول نہیں:

تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ زنا کار مرد و عورت کی سزا ہندوؤں کے یہاں یہ تھی کہ عورت کو کتوں سے پھڑوا دیا جائے اور مرد کی سزا یہ تھی کہ اسے لوہے کے گرم پلنگ پر لٹا کر چاروں طرف آگ لگادی جائے. جبکہ یونان اور روم میں ابتداءً ایک مرد کو یہ حق حاصل تھا کہ اگر وہ اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو زنا کرتے دیکھ لے تو اسے قتل کردے، یا چاہے تو اس سے مالی تاوان وصول کرلے. پھر پہلی صدی قبل مسیح میں قیصر آگسٹس نے یہ قانون مقرر کیا کہ مرد کی آدھی جائداد ضبط کرکے اسے جلاوطن کردیا جائے اور عورت کا آدھا مہر ساقط اور اس کی $\frac{1}{3}$ جائداد ضبط کرکے اسے بھی مملکت کے دور دراز حصے میں بھیج دیا جائے. قسطنطین نے اس قانون کو بدل کر عورت اور مرد دونوں کے لیے سزائے موت مقرر کی. لیو (Leo) اور مارسین (Marcian) کے دور میں اس سزا کو حبسِ دوام میں تبدیل کردیا گیا، پھر قیصر جسٹینین نے اس میں مزید تخفیف کرکے یہ قاعدہ مقرر کردیا کہ عورت کو کوڑوں سے پیٹ کر کسی راہب خانے میں ڈال دیا جائے اور اس کے شوہر کو یہ حق دیا جائے کہ چاہے تو دو سال کے اندر اسے نکلوائے، ورنہ ساری عمر وہیں پڑا رہنے دے[1].

لیکن شریعتِ اسلامیہ میں عورت کی عزت و آبرو کے تحفظ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگائیں کہ شریعتِ اسلامیہ نے اس کا کوئی مادی یا مالی معاوضہ قبول کرنے کی قطعی اجازت نہیں دی، اور نہ ہی اسے قابل راضی نامہ گناہ (Compoundable Offence) کا درجہ دیا ہے. بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک لڑکا کسی آدمی کے یہاں کام کرتا تھا، لڑکے نے اس آدمی کی شریکِ حیات سے زنا کرلیا. جب بات ظاہر ہوگئی تو لڑکے کے والد نے عورت کے شوہر کو (معاملہ رفع دفع کرنے کی غرض

---

(۱) تفہیم القرآن: ۳/۳۲۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر راضی کر لیا؛ لیکن جب مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی عدالت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے بکریوں اور لونڈی کو واپس کرنے کا حکم دیا اور زانی و زانیہ پر حد جاری کروائی (۱)۔

بہتان تراشی کی مذمت اور اس کی سزا:

عزت و آبرو کے تحفظ و بقا کے بارے میں شریعتِ اسلامیہ نے عورت و مرد کے متعلق صرف مذکورہ ارشادات و فرمودات پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ اس کے نزدیک عورت جو عزت و آبرو کی صیانت و حفاظت کا کچھ زیادہ ہی ذمہ دار ہے، پر تہمت تراشی کرنے والا اور اس کے بے داغ دامن کو داغدار بنانے والا ایک گھناؤنے جرم کا مرتکب ہے جو ازروئے شرع سخت سزا کا مستحق ہے۔ ٹھوس ثبوت اور پختہ دلیل کے بغیر کسی پاکدامن، عفت شعار، بھولی بھالی مومن عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے مجرم کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے مندرجہ ذیل سزائیں مقرر کی ہیں:

۱- اس کو حدِ قذف یعنی بر سر عام اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے۔

۲- اس کی شہادت (گواہی) نا قابل قبول ہوگی۔

۳- اس کا شمار فاسق لوگوں میں ہوگا۔

۴- وہ اللہ کے نزدیک کاذب (جھوٹا) ہے۔

۵- وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔

۶- قیامت کے روز اللہ کے نزدیک اس کے لیے سخت اور اذیت ناک عذاب ہے۔

۷- اس کے عار و ذلت میں بطور اضافہ اس کے اعضاء و جوارح اسی کے خلاف گواہی دیں گے۔

(۱) اس کی تخریج کے لیے دیکھیے ص ۱۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- اللہ تعالیٰ اس شنیع وقبیح فعل کے ارتکاب کے سبب اس کے لائق جہنم کا عذاب چکھائے گا۔

بہتان تراشی کرنے والے کے لیے یہ سزائیں مقرر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اس قسم کے گھناؤنے اتہام کو سننے کے بعد مثبت پہلو اختیار کریں۔ صرف سماع کی بنیاد پر اس معاملہ میں چہ میگوئیاں کرنا ایک سنگین جرم ہے؛ بلکہ اپنے حسنِ ظن کو برقرار رکھتے ہوئے اس عظیم حادثہ کو خود اپنے اوپر لگایا گیا الزام تصور کریں۔ اگر کوئی مسلمان اس معاملہ میں قیاس آرائیاں کرتا ہے، بلا دلیل وثبوت خواہ مخواہ اٹکل پچو دوڑاتا ہے اور اس کی اشاعت وپروپیگنڈہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے تو گویا یہ بھی اتہام تراشی کرنے والے مجرم کے ساتھ ہے اس لیے دنیا وآخرت دونوں میں یہ بھی سزا کا مستحق ہے۔ مذکورہ سزاؤں کی دلیل کے لیے قرآن کریم کی یہ آیات ملاحظہ فرمائیں[1]:

(۱) ان آیات کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ حکم حجاب کے بعد ۵ھ میں غزوۂ بنی المصطلق (مریسیع) سے واپسی پر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ کے قریب ایک جگہ قیام فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہودج سے نکل کر میدان میں قضائے حاجت کے لیے گئیں۔ واپسی کے وقت دیکھا تو ان کے گلے کا ہار موجود نہ تھا؛ اس لیے اسے تلاش کرنے لگیں۔ ادھر صبح میں جب قافلہ روانہ ہوا تو حضرت عائشہ کا ہودج اونٹ پر باندھ دیا گیا۔ ان دنوں ام المؤمنین ہلکی پھلکی تھیں اس لیے ہودج اٹھانے والوں کو ان کی غیر موجودگی کا علم نہ ہو سکا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہار تلاش کرنے کے بعد پڑاؤ پر پہنچیں تو قافلہ روانہ ہو چکا تھا؛ چنانچہ وہیں بیٹھے بیٹھے یہ سوچ کر لیٹ گئیں کہ قافلہ والوں کو جب میری غیر موجودگی کا علم ہوگا تو تلاش کے لیے واپس آئیں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو قافلہ کے پیچھے چھوٹی ہوئی چیزوں کے سنبھالنے پر مامور تھے، وہاں آپہنچے۔ وہاں عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور إنا للہ وإنا إلیہ راجعون پڑھا۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے دیکھا ہوا تھا، وہ سمجھ گئے کہ قافلہ لاعلمی میں ام المؤمنین کو یہیں چھوڑ کر آگے چلا گیا ہے؛ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹھایا اور خود نکیل تھامے =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَداً وَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت دھریں، پھر چار گواہ نہ لائیں، انہیں تم لوگ اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ، اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، اور وہی لوگ فاسق ہیں''. [النور:۴]

اسی سورت میں آگے ارشاد ہے: ﴿لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْراً وَقَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ مُبِيْنٌ لَوْلَا جَاؤُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوْا بِالشُّهَدَاءِ فَأُوْلٰئِكَ عِنْدَ اللهِ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ﴾ ''جب تم لوگوں نے یہ بات سنی تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی جیسے مسلمان مردوں اور عورتوں کے بارے میں اچھا گمان کیوں نہیں کیا، اور کیوں نہیں کہہ دیا کہ یہ کھلم کھلا بہتان ہے؟ افترا پردازوں نے اپنی سچائی پر چار گواہ کیوں نہیں پیش کیے؟ پس جب وہ چار گواہ نہیں لا سکتے تو وہی لوگ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں''. [النور:۱۲-۱۳]

اسی سورۃ کی آیت ۱۶ تا ۱۹ میں فرمایا: ﴿وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُوْنُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا، سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهِ أَبَداً إِذْ

= پیدل چلتے قافلے سے جا ملے. منافقین نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول نے حضرت صفوان کے ساتھ حضرت عائشہ کو مطعون کر دیا اور یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ تنہائی اور علیحدگی بے سبب نہیں. منافقین کے اس پروپیگنڈے کا شکار بعض مخلص مسلمان بھی ہو گئے. مثلاً حضرت حسان، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم. نبی کریم ﷺ پورے ایک ماہ تک اس سلسلہ میں سخت پریشان رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت میں یہ آیات نازل فرمائیں اور اس کے بعد اس پروپیگنڈہ کے شکار ان مسلمانوں کو حد قذف لگایا گیا. اس واقعہ کی تفصیل بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''اور جب تم لوگوں نے یہ جھوٹی خبر سنی تو کیوں نہیں کہا: ہمارے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کریں، اے رب! تو تمام عیوب سے پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے. اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مسلمان ہو تو دوبارہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا، اور اللہ تمہارے لیے اپنی آیتوں کو کھول کر بیان کرتا ہے، اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمتوں والا ہے. جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے درمیان بدکاری رواج پائے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے ہو''.

نیز فرمایا: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ﴾ ''جو لوگ پاکدامن، گناہوں سے بے خبر، مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں، وہ بے شک دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے، جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے پاؤں ان کے (برے) کرتوتوں کی گواہی دیں گے، اس دن اللہ انہیں ان (کے اعمال) کا پورا بدلہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ ہی برحق و آشکارا ہے''. [النور:۲۳-۲۵]

مذکورہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہو چکا ہوگا کہ شریعتِ اسلامیہ کس طرح مسلمانوں کی عزت و آبرو کے تحفظ وبقا کی ہر ممکن تدبیر اختیار کرتی ہے، تاکہ پاکیزہ اور صاف وشفاف اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہو. ایسی صورت میں مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ حرمات الٰہی کی پامالی اور خاص طور سے عزت و آبرو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پامالی پر سخت غیرت مند ہوں.

اب ان لوگوں سے دوٹوک باتیں عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے جو تحریک نسواں میں پیش پیش ہیں اور تحریک نسواں (Feminism) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے ساتھ ساتھ ماڈرن تہذیب کے پروردہ یا کم ازکم اس سے مرعوب ضرور ہیں. نیز سیکولرازم، لبرل ازم، سوشلزم، فاشزم وغیرہ جیسی فکری تحریکوں سے متاثر ہوکر اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو مردوں کی صف میں لاکھڑا کرنے کے لیے سعیِ پیہم کر رہے ہیں اور شریعتِ اسلامیہ سے اپنی اس غیر اخلاقی وغیر اسلامی قرارداد کی منظوری حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہیں تاکہ جنسی ہوس سے مغلوب بھیڑیے اسلامی معاشرہ کے نکھرتے ہوئے خوبصورت پھولوں اور حسین کلیوں کو مسل ڈالنے میں کامیاب ہوجائیں!!

ایسے نام نہاد محبینِ اسلام ذرا اپنے مطالبہ کو شریعتِ اسلامیہ کے مبادی واصول کے تناظر میں پرکھیں کہ وہ شریعت جو عورت کی عزت وآبرو کے تحفظ وبقا کے متعلق اس قدر شدید غیرت مند ہو کہ شوہر کے سگے بھائی سے بھی عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیتی ہو، کیا وہ یہ پسند کرسکتی ہے کہ عورت اجنبی مردوں کے سامنے اسٹیج پر آکر گائے، رقص کرے، تھرکے، نازونخرے اور اسٹائل کے ساتھ بل کھاتے ہوئے لوگوں سے داد ودہش حاصل کرے؟ جو شریعت نگاہوں پر طاقتور دربان اور امانت دار محافظ بٹھاتی ہو، تاکہ نظر بازی سے حسن پرستی تک اور حسن پرستی سے عشق بازی تک کے تمام چور دروازے بند ہوجائیں، کیا وہ کبھی یہ روا رکھ سکتی ہے کہ عورت ڈرامہ میں کبھی کسی کی بیوی، اور کبھی کسی کی معشوقہ کا پارٹ ادا کرے اور اس طرح وہ مختلف نوجوانوں کے ہاتھوں میں اپنی نازک کلائیاں تھما کر مختلف ناز وانداز میں بوس وکنار کرتے ہوئے ان سے بغل گیر ہوجائے؟ جو شریعت عورت کو اجنبی مرد کے ساتھ لچکدار اور نرم گفتگو کرنے سے منع کرتی ہو، تاکہ اس کی طرف پیش رفت ادنیٰ سے ادنیٰ برائی کی جڑ بھی ٹوٹ جائے، کیا وہ اس بات کی اجازت دے سکتی ہے کہ عورت ریڈیو پر عاشقانہ گیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گائے اور سریلے نغموں کے ساتھ فحش مضامین سناسنا کر نوجوانوں کے جذبات میں آگ لگائے؟ اور جو شریعت اس قدر شدید غیرت مند ہو کہ اختلاطِ مردوزن کے تدارک کے لیے عورتوں کی خاطر بعض اسلامی احکام تک کو بدل دے (جیسا کہ اسی مضمون میں اس پر بحث گزر چکی ہے)، بھلا وہ شریعت کبھی یہ برداشت کرسکتی ہے کہ ہوائی میزبان (Air Hostess) کی حیثیت سے لڑکیوں کی تقرری کرکے انہیں خاص طور پر مسافروں کا دل لبھانے کی تربیت دی جائے تاکہ وہ دیگر غیر اخلاقی حرکات وسکنات کے ساتھ جہاز کے سیکڑوں مسافروں کا حسین مسکراہٹوں اور دل لبھانے والے انداز میں استقبال والوداع کہتے ہوئے Welcome اور Bye Bye کہیں. نیز کلبوں، اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں بن ٹھن کر بے پردگی کے ساتھ عورتیں آئیں اور مردوں سے خوب گھل مل کر بات چیت اور ہنسی مذاق کریں، کیا شریعتِ اسلامیہ اس کی اجازت دے سکتی ہے؟؟

نہیں اور ہرگز نہیں !! شریعتِ اسلامیہ اپنی غیرت کو کبھی مجروح نہیں کرسکتی. اس کے اندر اس سلسلہ میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے کہ عورت کونسل یا پارلیامنٹ کی ممبر بنے، سرکاری آفسوں میں مردوں کے ہمراہ کام کرے، بیرونِ خانہ کی سوشل سرگرمیوں میں دوڑتی پھرے، کالج میں لڑکوں کے ساتھ مل جل کر ان کے بغل میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرے، مردانہ اسپتالوں میں نرسنگ کی خدمت انجام دے، ہوائی جہاز میں مسافرنوازی کے لیے استعمال کی جائے اور انگلستان یا امریکہ کے ننگے اور حیاسوز ماحول میں تعلیم وتربیت کے لیے بھیجی جائے (1).

(1) ہمارے ملک ہندستان کے مشہور مفکر ولیڈر اور ملک کے پہلے گورنر جنرل مسٹر جگو پال اچاریہ کہتے ہیں: ''ڈاکٹری، انجینئرنگ اور سیاست دانی بلاشبہ باعزت پیشے ہیں. مگر گھربار کی نگرانی اور بچوں کی پرورش بھی کچھ کم قابلِ عزت نہیں ہے. فوجی کارخانوں میں کام کرنا اور دفتروں میں حاضری دینا خواہ کتنا ہی اہم ہو، لیکن گھریلو زندگی کے نوک پلک درست کرنا اس سے بھی زیادہ اہم ہے. میں نے چھیاسٹھ برس کی عمر میں جو تجربہ حاصل=

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ آزادی نسواں سے منسلک آزاد خیال حضرات کو ان کی ماتحتی میں رہنے والی عورتوں اور دوشیزاؤں کے لیے ہی یہ زرق برق تہذیب اور آزادانہ اختلاط مبارک ہو. شریعتِ اسلامیہ ایسی پھوہڑ تہذیب سے کوسوں دور ہے اور اس کے سچے ماننے والے ایسی تحریک کا نام لینا بھی اپنی زبان پر پاپ سمجھتے ہیں.

غرض عورت کی عزت وآبرو کی حفاظت وصیانت سے متعلق شریعتِ اسلامیہ نے جو مثبت اور مستحکم نظام پیش کیا ہے، وہ نظام نہ تو اس سے قبل کبھی رہا ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کسی دوسرے مذہب یا معاشرہ میں یہ نظام ملتا ہے. درحقیقت شریعتِ اسلامیہ نے عورت کی عزت وآبرو کے متعلق امتیازی احکام دے کر مرد کے مقابلہ میں عورت کو کہیں زیادہ اہم اور بلند مرتبہ کا مصداق ٹھہرایا ہے، نیز معاشرہ کو صنفی ہیجان اور جنسی انتشار کے جملہ وسائل وذرائع پر کنٹرول کر کے عزت وآبرو کی ہر ممکن حفاظت کی ہے۔

=کیا ہے وہ یہ ہے کہ عورت کے اخلاق کی تکمیل ماں بن کر ہی ہو سکتی ہے''. [زمزم، لاہور، ۷/اگست ۱۹۴۵ء بحوالہ محمد رسول اللہ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں، تالیف مولانا محمد حنیف یزدانی مکتبہ نذیریہ لاہور]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی جھلکیاں

گزشتہ صفحات کے مطالعہ سے آپ کو بخوبی یہ اندازہ ہو چکا ہوگا کہ شریعتِ اسلامیہ نے مکمل اور پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل کے لیے چند اصول وضوابط مرتب کیے ہیں، اوران میں سب سے زیادہ اہمیت غیرت کو دیا ہے. اگر غیرت ماند پڑ جائے تو پھر معاشرہ صاف وشفاف اور خوشگوار ہونے کے بجائے شناعت ودناءت کا مرکز بن جائے گا، بے حیائی عام ہوجائے گی، عزت وآبرو کو ملیامیٹ کردینے والے نت نئے وسائل وذرائع وجود میں آئیں گے، نونہال بچوں اور بچیوں کو جوانی کی دہلیز پرقدم رکھنے سے قبل ہی کنٹرول میں رکھنا مشکل ہو جائے گا اوراس طرح اسلامی تہذیب وثقافت پامال ہوجائے گی.

آج کے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی بہت ساری جھلکیاں آپ دیکھ سکتے ہیں، جو نہایت ہی برق رفتاری کے ساتھ اسلامی تشخص کو پارہ پارہ کررہی ہیں اور جن سے اکثر اہل عقل وخرد نالاں اور بے زار ہونے کے باوجود اپنا دامن بچانے میں ناکام ثابت ہورہے ہیں. ذیل میں ہم اپنے معاشرہ میں فقدانِ غیرت کی چند اہم اور ظاہری جھلکیوں کو قلمبند کر رہے ہیں:

۱- قریبی رشتہ داروں سے بے احتیاطی:

آج ہمارے معاشرہ میں یہ رواج عام ہوچلا ہے کہ قریبی رشتہ داروں سے پردہ کرنا عورت اپنے لیے توہین سمجھنے لگی ہے. خواہ وہ رشتہ دار شوہر کا جوان بھائی یعنی دیور ہو یا اسی قسم کے دوسرے رشتہ دار. حالانکہ اس قسم کے قریبی رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنے کی تعلیم شریعتِ اسلامیہ نے دی ہے، کیوں کہ قریبی حملہ آور سے اپنا بچاؤ کرنا بہ نسبت دور کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ آور سے مشکل کام ہے۔اور پھر آستین کا سانپ جب چاہے وقت ضائع کیے بغیر فوراً ڈس کر اپنا زہر پورے جسم میں پھیلا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ زہر جسم میں سرایت کر چکا ہو سانپ کو پناہ دینے والا زہر خوردہ شخص اگر اپنی غلطی اور ندامت کا اظہار کرتا ہے تو اس وقت اس کا اظہارِ ندامت بے فائدہ ہے۔ اب کفِ افسوس ملنے کے سوا اس کے پاس باقی ہی کیا رہ گیا ہے، آخر کار اسے تو اب کچھ ہی دیر میں لقمۂ اجل بننا ہی ہے:

اب پچھتاوا کیا ہوت ہے جب چڑیا چگ گئی کھیت

اس لیے قریبی لوگوں کے خطرناک عزائم سے ہمہ وقت چوکنا و ہوشیار رہنا غیرتِ ایمانی کی علامت اور وجود میں آنے والے نت نئے فتنوں سے بچنے کا اہم ذریعہ ہے

آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو بھائی یا قریبی رشتہ داروں (غیر محرموں) سے پردہ کرنے کے بارے میں اسلامی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے خیال میں یہ اسلامی تعلیم خاندانی تعلقات میں ایک قسم کی رکاوٹ اور شک وشبہ کو جنم دینے والی ہے، حالانکہ شریعتِ اسلامیہ کی کوئی بھی تعلیم بلا مقصد و بے فائدہ نہیں ۔اخبارات ورسائل کا مطالعہ کرنے والے اور وہ حضرات جو دیہاتوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن معاشرہ کے نشیب وفراز پر ان کی نگاہیں بڑی باغیرت ہیں، ان سے یہ مخفی نہیں کہ آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جن میں بھابھی اور دیور، یا عورت اور اس کے قریبی غیر محرم رشتہ داروں کے درمیان ناجائز تعلقات کے چرچوں سے ماحول کی فضا مکدر ہوتی نظر آتی ہے ۔افسوس کا مقام ہے کہ اس اسلامی تعلیم پر اعتراض کرنے والے حضرات حق بیانی کے بجائے چشم پوشی سے کام لیتے ہیں؛ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ ایسے لوگ بھی (جن کے اندر تھوڑی سی بھی غیرت باقی ہے) قریبی لوگوں سے اپنی ماتحتی میں رہنے والی عورتوں کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اسے غیرت کا فقدان کہیئے کہ آج مسلم سماج میں بھی قریبی رشتہ داروں سے عورت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ کرنے کے متعلق اسلامی تعلیمات کو دقیانوسیت پر محمول کیا جانے لگا ہے اور اس قسم کے جملے بھی سننے کو ملتے ہیں کہ ''بھلا دیور بھابھی یا قریبی رشتہ دار سے کیسا خطرہ؟'' لیکن کچھ ہی دنوں میں جب خود ان کے گھر میں اس قسم کا خطرہ رونما ہو جاتا ہے تو پھر وہ اسلامی تعلیمات کی اہمیت سمجھتے ہیں یا جن کی غیرت بالکل ختم ہو چکی ہے اور ان کی آنکھوں کا پانی مر چکا ہے، وہ چشم پوشی سے معاملہ کو رفع دفع کر کے اپنی پرانی ڈگر پر چلتے بنتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے دیور (یا چچازاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ) کو عورت کے حق میں موت بتایا ہے، اور نبی کریم ﷺ کوئی بھی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں بلکہ آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات وحی ہوتی ہے جسے عرش پر مستوی خالقِ ارض وسماوات نازل فرماتا ہے: ﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ [النجم:۴]. بخاری ومسلم کی حدیث ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع سے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ''. ''تم تنہائی میں عورتوں کے پاس جانے سے بچو''. یہ فرمان سن کر ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عورت کے پاس جانے سے متعلق دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''الْحَمْوُ الْمَوْتُ''(۱). ''دیور تو (عورت کے حق میں) موت ہے''. (عربی زبان میں حمو کا لفظ شوہر کے تمام قریبی اعزہ کے لیے بولا جاتا ہے جیسے شوہر کے حقیقی بھائی، چچازاد بھائی، ماموں زاد بھائی وغیرہ جن کو کزن کہا جاتا ہے)۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ آج کے اس دور میں شوہر کے لیے بڑا مشکل کام ہے کہ وہ اپنے بھائی سے اپنی بیوی کو پردہ کرائے، کیوں کہ ایسی صورت

---

(۱) بخاری: كتاب النكاح، باب لايخلون رجل بامرأة إلا ذومحرم والدخول على المغيبة، رقم: (۵۲۳۲)، مسلم: كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، رقم: (۲۱۷۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت سے مسائل پیدا ہوجاتے ہیں، جن پر قابو پانا مشکل بلکہ ناممکن ہے. مثلاً گھر بار کی تقسیم وغیرہ وغیرہ، لیکن یہ اعتراض بالکل بے بنیاد اور ان کے فقدانِ غیرت پر مبنی ہے، کیوں کہ یہی شوہر کسی اختلاف کی وجہ سے جب اپنے حقیقی بھائی سے علیحدگی اختیار کرتا ہے تو فوراً سب کچھ میں حصہ لگالیتا ہے، حتیٰ کہ گھر ایک ساتھ ہونے کے باوجود کئی کئی دنوں تک وہ ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھتے ہیں.

آپ نے دیکھا کہ اپنی جھوٹی اور غیر اسلامی وغیر اخلاقی شان کے لیے تو گھر منٹوں میں تقسیم ہوجائے اور گھنٹوں میں ایک ہی آنگن میں کئی کئی دیواریں کھڑی کردی جائیں اور پھر عورت تو عورت ان مردوں کی آوازیں بھی ایک دوسرے کو سننے کو نہ ملیں. لیکن یہ اعتراض کس قدر غیر دانشمندانہ اور حماقت پر مبنی ہے کہ اس شوہر کے لیے اپنی بیوی کو غیر محرم سے پردہ کرانا مشکل اور ناممکن امر ہے؟!! یہ فکر محض فقدانِ غیرت کے سبب ہے دوسرا کچھ نہیں. اسلامی غیرت جونہی بحال ہوگی مسئلے خود بخود حل ہوجائیں گے اور فتوری ذہنوں کے جملہ اعتراضات کے جواب مل جائیں گے، لیکن پہلے

پیدا تو کرے کوئی ایسا قلبِ سلیم

۲- سالی اور بہنوئی کا رشتہ:

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال یہ بھی ہے کہ سالیاں بہنوئی سے پردہ نہیں کرتیں، اور نہ ہی اس معاملہ میں گھر کے سرپرست افراد کوئی دھیان دیتے ہیں. بہنوئی سالی سے ہنسی مذاق اپنا حق سمجھتا ہے، اسی طرح سالیاں بہنوئی سے بے تکلف بات چیت کرنا اور اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اپنا حق سمجھتی ہیں. بہنوئی سے پردہ کا کوئی اہتمام نہیں کرتیں، اور یہ تمام رسم ورواج غیر مسلم سماج کی اتباع وتقلید کے سبب مسلم سوسائٹی میں رائج ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے اسلامی معاشرے کی بنیادیں ہلتی نظر آرہی ہیں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعتِ اسلامیہ نے معاشرے کی پاکیزگی کے لیے ہر فتنہ کا سد باب کیا ہے، اس لیے اس کے نزدیک سالی اور بہنوئی کا رشتہ پردے کے معاملہ میں وہی ہے جو غیر محرم عورتوں کا ہے. سالی اگر جوان ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بہنوئی سے پردہ کرے اور بہنوئی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ سالی کی طرف نگاہ اٹھائے. جس طرح دیگر عورتوں کی طرف نگاہ نہ اٹھانے کا حکم ہے، اسی طرح سالی کی طرف بھی نگاہ اٹھانے کی اجازت نہیں، کیونکہ سالی بہنوئی کے لیے غیر محرم ہے اور دیگر عورتوں کی طرح سالی سے بھی اس کے لیے شادی کرنا جائز ہے. فرق یہ ہے کہ بیوی کی موجودگی میں بیوی کی بہن سے نکاح حرام ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ہے:

''ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے پوچھا: کیا آپ میری ہمشیرہ ابوسفیان کی بیٹی میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیا کروں گا؟'' میں نے کہا: اس سے شادی کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے راضی ہو؟'' (کیوں کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی زندگی میں کسی دوسری عورت کی مداخلت پسند نہیں کرتی، اور یہ اس کی فطرت ہے)، میں نے عرض کیا: آپ شادی کرنے سے باز تو نہیں آسکتے اس لیے میری خواہش ہے کہ میرے ساتھ جو سوکن بھلائی میں شریک ہو، وہ میری بہن ہی ہو. آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بہن سے میرے لیے شادی کرنا حلال نہیں''.(۱)

البتہ اگر بیوی کی وفات ہوجائے یا کسی وجہ سے طلاق ہوجائے تو پھر شوہر کے لیے بیوی کی بہنوں سے شادی کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیوی

---

(۱) صحیح مسلم: کتاب الرضاع، باب تحریم الربیبة و اخت المراة، رقم: (۱۴۴۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو رسول اکرم ﷺ نے اپنی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی شادی کر دی.

ہمارے معاشرے میں بہنوئی اور سالی کے درمیان پردہ حائل کرنا جدید تہذیب کے مطابق پستی وتنزلی کی علامت سمجھی جاتی ہے؛ حتی کہ اب اس کے پھندے میں دیندار گھرانے بھی پھنستے نظر آتے ہیں. دیگر قریبی رشتہ داروں کو بلا روک ٹوک گھروں میں داخل ہونے پر تو بلاشبہ پابندی لگا دیتے ہیں لیکن اپنے گھروں میں جوان لڑکیوں کی موجودگی میں جوان داماد کے آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی تاکہ داماد صاحب ناراض نہ ہو جائیں. حالانکہ اس کھلی آزادی کے بڑے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں، کیوں کہ انسان بہر حال انسان ہے، ہر ایک کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے جو اسے بے حیائی و برائی کے کاموں کی طرف رغبت دلاتا رہتا ہے. پھر جہاں دو جوانیاں اکٹھی ہوں اور وہاں شیطان آگ کے شعلے نہ بھڑکائے ممکن نہیں.

داماد ہو یا کوئی اور مہمان، ان کی عزت وتکریم بلاشبہ ضروری ہے اور از روئے شرع یہ ایک مستحسن امر ہے. لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسلامی تعلیمات کو بالائے طاق رکھ کر انہیں خوش رکھنے کی بے جا کوشش کی جائے. اسلامی تعلیم ہمیں سکھلاتی ہے کہ بیوی کی جوان بہنیں بیوی کے شوہر سے پردہ کریں، بے تکلف بات چیت سے پرہیز کریں اور باہم ہنسی مذاق کے طریقے ہرگز نہ اپنائیں.

اب اگر کوئی شخص خواہ مخواہ کی بے جا دلیلیں پیش کر کے اس اسلامی تعلیم سے انکار کرے اور سوسائٹی کے حالات سے اس کو متصادم قرار دے تو ایسا شخص اسلامی غیرت وحمیت کا پاسدار نہیں بلکہ بے دین لوگوں کا حامی اور اسلامی غیرت وحمیت سے عاری ہے. ایسے شخص کو اپنی عفت وآبرو کے تحفظ کے لیے اسلامی غیرت وحمیت بحال کر کے شیطانی شکنجوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد از جلد باہر آنا چاہیے اور اس ذہنیت کے حامل دیگر افراد کو بھی توبہ واستغفار کر کے اسلامی تعلیمات کے حدود میں پلٹ آنا چاہیے؛ ورنہ اس اخلاقی مرض سے پورا اسلامی معاشرہ تباہ وبرباد ہوجائے گا. کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں بیوی کی بہنوں کے ساتھ شوہر کے آزادانہ اختلاط، باہم ہنسی مذاق اور بے تکلفانہ بات چیت سے بہت سی برائیاں وبے حیائیاں جنم لے رہی ہیں، اور مسلم معاشرہ ان کے درمیان رونما ہونے والے غیر اخلاقی واقعات سے چشم پوشی کرنے میں اپنی عافیت سمجھ رہا ہے. حتی کہ میں مسلم سوسائٹی کے ایک ایسے شخص کے بارے میں جانتا ہوں جس نے اپنی بیوی کی موجودگی میں اپنی سالی سے شادی کرلی ہے، دونوں (بیوی اور سالی) کے بدن سے اولاد بھی ہے اور دونوں بیبیاں اب تک اسی کی زوجیت میں موجود ہیں.

مذکورہ بالا حقیقی واقعہ کے بارے میں جانکاری کے باوجود کیا کوئی شخص سالی اور بہنوئی کی کھلی آزادی پر مثبت اقدامات کی توقع رکھے گا؟! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر سالی اور بہنوئی کو ایک ہی پلڑے پر نہیں رکھا جاسکتا، یہ بات اپنی جگہ بالکل مسلم ہے. لیکن کیا کوئی اس کا انکار کرسکتا ہے کہ شیطان ہر مرد وعورت کی رگ میں گردش کررہا ہے؟! ایسی صورتِ حال میں ضروری ہے کہ اسلام نے جو حدود متعین کیے ہیں ان کی پابندی کی جائے.

رسول اکرم ﷺ کی بے عیب زندگی پر کسے شبہ ہوسکتا ہے؟ لیکن بحالت مجبوری جب آپ ﷺ اپنی سالی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری پر سوار کرنا چاہتے ہیں تو حضرت اسماء آپ کے ہمراہ سوار ہونے سے انکار کردیتی ہیں. مسلم معاشرہ کے جس گھرانے میں بھی عورتیں اپنے بہنوئی سے بے تکلف ہیں، انہیں درج ذیل حدیث کو پڑھ کر اپنے اندر اسلامی غیرت بحال کرنی چاہیے تاکہ سوسائٹی بالکل صاف وشفاف اور بے داغ رہے، اور کسی مجرم کو دست درازی کا موقع ملے نہ کسی دشمن کو شماتت کا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ جب زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے شادی کی تو اس وقت وہ بہت ہی محتاج تھے، ان کے پاس نہ روپیہ پیسہ تھا نہ غلام لونڈی اور نہ ہی کوئی زمین جائداد، صرف ایک پانی لانے کا اونٹ اور ایک گھوڑا تھا. میں ان کے گھوڑے کو دانہ چارہ ڈالتی، اس کی خدمت کیا کرتی، پانی بھی لاتی، پانی کا ڈول بھی میں خود سی لیتی اور آٹا بھی آپ ہی گوندھتی. مجھ کو روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتا تھا. میرے پڑوس کی انصاری عورتیں میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں اور انصاری عورتیں بھی کیا (ایماندار) سچی عورتیں تھیں. میں کیا کرتی، یہ نبی کریم ﷺ نے جو زمین جاگیر کے طور پر زبیر رضی اللہ عنہ کو دی تھی ان میں گٹھلیاں چننے جایا کرتی، گٹھلیاں وہاں سے اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی، وہ زمین میرے مکان سے دو میل کے فاصلہ پر تھی، ایک روز ایسا ہوا کہ میں وہاں سے گٹھلیاں سر پر لادے آ رہی تھی. اتنے میں رسول اکرم ﷺ راستہ میں مجھ کو ملے، آپ کے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے، آپ ﷺ نے مجھ کو بلایا اور اونٹ کو جس پر سوار تھے بٹھانے کے لیے اخ اخ کرنے لگے. آپ کا مطلب یہ تھا کہ مجھ کو پیچھے سوار کر لیں. مجھ کو شرم آئی کہ میں مردوں کے ساتھ کیوں کر چلوں اور زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آیا، وہ بڑے باغیرت تھے. رسول اکرم ﷺ میری شرم و حیا کو دیکھ کر آگے بڑھ گئے (اور مجھ کو سوار نہیں کیا)، جب میں گھر میں آئی تو اپنے شوہر زبیرؓ سے سارا قصہ بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ مجھ کو راستہ میں ملے تھے، میں سر پر گٹھلیاں لادے ہوئی تھی، آپ ﷺ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے، آپ نے اونٹ بٹھایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھ کو شرم آئی اور تمہاری غیرت کا خیال آیا (اس لیے سوار نہیں ہوئی).

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھ کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو گٹھلیاں لادنے باہر نکلی. اگر رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی غیرت کی بات نہ تھی. اسماءؓ کہتی ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ابوبکرؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا، وہ گھوڑے کے لیے سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوگئی، گویا ابوبکرؓ نے غلام بھیج کر مجھ کو آزاد کردیا (۱)۔

مذکورہ حدیث سے مسلم خواتین کو درس عبرت لینا چاہیے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی سالی تھیں، کس قدر غیرت مند تھیں کہ بحالت مجبوری بھی آپ ﷺ کی سواری پر سوار ہونا گوارا نہیں کیا۔

آج ہماری سوسائٹی میں بہنوئی اور سالی کے مابین بے تکلف گفتگو اور باہم ہنسی مذاق کا جو سلسلہ چل پڑا ہے اس سے سخت گریز کرنا چاہیے؛ کیوں کہ یہ غیر اسلامی فعل ہے جو دوسری غیر مسلم اقوام کی تقلید کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے میں بھی رائج ہوگیا ہے۔ اس معاملہ میں معاشرے کے افراد کو سخت غیرت مند ہونا از حد ضروری ہے، تاکہ اسلامی معاشرہ بالکل پاکیزہ اور خوشگوار ہو اور کسی مسلمان کی عفت وعصمت پر شک وشبہ کی بھی کوئی گنجائش نہ رہے۔

۳- جوان نوکروں کی کھلی آزادی:

گھروں کے اندر نوجوان نوکروں یا ڈرائیوروں کی کھلی آزادی بھی ہمارے معاشرے کے لیے ایک بڑی مصیبت ہے۔ گھر میں نوجوان لڑکیاں اور جوان عورتیں بھی رہتی ہیں اس لیے گھر کے اندر لڑکیوں اور عورتوں کے درمیان جوان نوکر یا ڈرائیور کا آنا جانا بالکل خطرہ سے خالی نہیں۔ پھر گھریلو جوان نوکروں کے ساتھ گھر کی جوان عورتوں کا فتنہ میں ملوث ہوجانا بہ نسبت دوسرے لوگوں کے زیادہ آسان ہے۔ کیوں کہ گھر میں رہنے والی خواتین اور دوشیزاؤں کی عزت وآبرو پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنانے والے باہری مجرموں کو اپنے مقصد میں کامیابی تک پہنچنے کے لیے کئی ایک خطرناک موڑ اور کٹھن مرحلوں سے چھپ چھپا کر بڑے احتیاط سے گزرنا پڑتا ہے، جب کہ گھریلو نوکروں یا ڈرائیوروں کو کھلی آزادی دیگر گھر کے ذمہ داران

(۱) بخاری: النکاح، ر الغیرہ (۵۲۲۴) مسلم السلام، ر جواز ارداف المرأۃ الأجنبیۃ إذا أعیت فی الطریق (۲۱۸۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہی سے ان کے لیے نامہ پیام کی حد تک کی سہولیات فراہم کر چکے ہوتے ہیں. اب انہیں صرف ایک مرحلہ سے گزرنا ہی باقی رہتا ہے اور وہ ہے مخالف صنف کا راضی نامہ ہے!.

چوں کہ نوجوانی کے ایام میں جذبات میں حساسیت وفعالیت کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اس لیے گھر میں موجود نوجوان دوشیزاؤں اور عورتوں کا شیطانی مکروفریب میں پھنس کر راضی نامہ دے دینا کوئی امر محال نہیں (إلا من رحم ربی)، اور اس صورت میں تو ارادۂ گناہ میں مزید پختگی آجاتی ہے جب دو مخالف جنسوں کی تنہائی میں ملاقات ہوتی ہے اور باہم ہنسی مذاق کے ذریعہ اپنے من کی باتیں باتوں بات میں کپکپاتے ہونٹوں سے گزرتی ہوئی ایک دوسرے کے کانوں سے ٹکراتی ہیں، پھر کیا ہے؟ عورت ومرد کے جسم میں خون کے ساتھ گردش کرنے والا شیطان وقت کی نزاکت اور موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کے اندر دبی خواہشات میں طغیانی برپا کردیتا ہے. بالآخر یہ اسی حیا سوز اور گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جس سے شریعتِ اسلامیہ نے سختی کے ساتھ روک رکھا ہے.

گھریلو نوکروں کی کارستانیوں کے تعلق سے یہ واقعہ پڑھئے جو حدیث کی معتبر کتابوں میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکا کسی شخص کے یہاں کام کرتا تھا (اس کے گھر میں لڑکے کی آمدورفت کا سلسلہ جاری ہوگیا اور اس شخص کی اہلیہ سے لڑکے کی گفت وشنید ہوتی رہی)؛ چنانچہ لڑکا نے اس شخص کی بیوی کی رضامندی سے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرلیا، جب حقیقت حال ظاہر ہوگئی تو (معاملہ کو رفع دفع کرنے کی غرض سے) لڑکے کے باپ نے شوہر کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دیکر راضی کرلیا. لیکن جب مقدمہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے بکریوں اور لونڈی کو باپ کے حوالے کرنے کا حکم دیا اور لڑکے اور عورت پر حد جاری کروائی (۱).

(۱) بخاری: الصلح، ‌باب إذا اصطلحوا على صلح..... (۲۶۹۵)، مسلم: الحدود، ‌باب من اعترف نفسه بالزنی: (۱۶۹۸). نیز یہ روایت ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور امام احمد میں بھی ابوہریرہ وزید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے معاشرے میں اس طرح کے واقعات (یعنی نوکروں کے ساتھ گھر کی دوشیزاؤں اور جوان عورتوں کے ناجائز تعلقات) آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں. حتی کہ فلمی دنیا والے تو اب اس طرح کے واقعات کی نقالی کرکے عوام الناس کو پردہ پر دکھانے لگے ہیں، اور اخبارات وجرائد کے ایڈیٹر حضرات اپنے ایڈیشن میں اضافہ کی غرض سے خوب بڑھ چڑھ کر اور نمک مرچ لگا کر ایسی فلموں پر تبصرے بھی کر رہے ہیں. حالاں کہ برائی کے ذریعہ برائی کا خاتمہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس سے فقدانِ غیرت کو مزید تقویت ملے گی.

لیجیے فقدانِ غیرت کا یہ واقعہ بھی پڑھئے، جو دیہات کے ایک گاؤں میں پیش آیا. واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک متوسط گھرانے میں ایک ڈرائیور گاڑی چلانے کے لیے رکھا گیا، دو چار ماہ گزرنے کے بعد وہ گھر کے ماحول سے گھل مل گیا اور پھر کھانے پینے اور دیگر ضروریات وغیرہ کے لیے گھر کے اندر اس کی آمد ورفت کا سلسلہ بندھ گیا. اس گھر میں ایک نوجوان خوبصورت غیر شادی شدہ دوشیزہ بھی تھی، ادھر گھر والوں کی غیرت اس قدر منجمد ہوچکی تھی کہ وہ ڈرائیور پر کڑی نگاہ رکھنے کے بجائے اسے وقتاً فوقتاً گھر میں بلا کر اس سے کوئی چیز باہر سے منگواتے یا گھر سے باہر رہنے کی صورت میں ڈرائیور کو کسی ضرورت کے پیش نظر گھر کے اندر بھیجتے رہتے، اس طرح اس ڈرائیور کا گھر کے اندر آنا جانا ہوتا رہا اور اسے محسوس ہوگیا کہ اب گھر میں دخول کے سلسلہ میں گھر کے مرد حضرات کی طرف سے کوئی رکاوٹ یا پابندی نہیں رہی. ایک روز کی بات ہے کہ گھر کے اندر لڑکی کی بوڑھی دادی امی کو شام کے پہر کسی چیز کی ضرورت پڑی. چوں کہ اس بوڑھی عورت کی خدمت وہی لڑکی کیا کرتی تھی، اس لیے اس نے لڑکی کا نام لے کر آواز لگایا. لیکن لڑکی نے اس کی آواز پر لبیک نہیں کہا، پھر دوسری آواز لگائی، پھر بھی لڑکی حاضر خدمت نہیں ہوئی. اب اس بوڑھی عورت نے لگاتار لڑکی کا نام لے کر آواز لگانا شروع کردیا (جیسا کہ اکثر بڑھاپے میں لوگ کسی چیز کے لیے فوراً اکتا کر ضد کرنے لگتے ہیں). گھر میں دیگر افراد بھی بوڑھی عورت کی آواز سے شک میں پڑ گئے کہ آخر کیا ماجرا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی دادی اماں کے پاس معمول کے مطابق حاضر نہیں ہو رہی ہے؟ لڑکی کو گم پا کر گھر کے افراد اسے تلاش کرنے لگے چنانچہ وہ جوان ڈرائیور اور نوجوان لڑکی گھر سے تھوڑی ہی دور کے فاصلہ پر ایک کمرہ میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے. ڈرائیور تو پٹائی کے خوف سے راتوں رات فرار ہو گیا لیکن لڑکی اپنی عزت وآبرو پر بدنما داغ لگا کر بے غیرت باپ اور بے غیرت بھائیوں کے سر کا بوجھ بنی رہی!!.

ابھی حال ہی میں اخبار اردو نیوز جدہ نے اپنے ۲۶/جون ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں عنوان ''زمیندار کی بیٹی کے گھریلو ملازم کے ساتھ فرار ہونے کا شاخسانہ'' کے تحت لکھا ہے:

''(پی پی آئی) ساہیوال کے چک ۱۰۳ کے زمیندار غلام محمد کی بیٹی سلمیٰ بی بی اپنے گھریلو ملازم محمد یاسین کے ساتھ ڈیڑھ ماہ قبل فرار ہو گئی تھی. زمیندار کے بھتیجوں نے تلاش کر کے لڑکی، اس کے دوست اور دوست کے باپ کو قتل کر دیا''

دیکھا آپ نے فقدانِ غیرت کا ثمرہ!! نہ جانے کتنے ایسے گھرانے آج اس جہنم کی آگ میں جھلس رہے ہیں، نہ معلوم کتنی ایسی دوشیزاؤں کی عزت وآبرو سے اس قسم کے لوگ کھلواڑ کر رہے ہیں اور نہ معلوم کتنی ایسی جوان عورتیں ایسے لوگوں کے ہاتھوں اپنی جوانی کا سودا کر کے آنے والی نسلوں کے خون میں حرام اور ناجائز جراثیم کو پھیلا رہی ہیں؟؟! فاعتبروا یا أولی الأبصار.

حالات حاضرہ پر نظر رکھنے والے اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ اب گھریلو نوکروں سے اپنی عورتوں کی عزت کو محفوظ رکھنے میں بڑے بڑے لوگ بھی ناکام ثابت ہو رہے ہیں؛ خواہ وہ اپنی زبان سے اپنے گھر کی پاکیزگی کے متعلق کتنی ہی لمبی لمبی باتیں کیوں نہ چھوڑیں. ساری دنیا میں اپنی آفاقیت اور ترقی کا ڈھنڈھورا پیٹنے والے لوگ بھی اس قضیے میں گرفتار نظر آئیں گے. دنیا جانتی ہے کہ شہر شہر، ملک ملک کا دورہ کر کے غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں سے ہمدردی وغمخواری کی دعویدار شہزادی ڈیانا کی طلاق کے جہاں دیگر کئی اسباب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہیں ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ کنوارے پن میں اپنے گھوڑسواری سکھلانے والے جوان نوکر سے کئی دفعہ وہ اپنی عزت وناموس پر داغ لگوا چکی تھی. خود ہمارے ملک کے ارکانِ پارلیمنٹ نے ایک مرتبہ ایک نامور شخصیت کے پرائیوٹ سکریٹری کے ساتھ اس کی جوان بیٹی کے بارہ سالہ عشق کی داستان کو چھیڑتے ہوئے مذاق اڑایا تھا کہ آیا اس نامور شخصیت کا اصلی داماد اس کا پرائیوٹ سکریٹری وڈرائیور ہے یا منگنی کے اسٹیج پر جوان لڑکی کا ہاتھ تھامنے والا اس کا شوہر؟!! جس کی وجہ سے پورے خاندان کو رسوائی وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا(۱).

قارئین نے ان واقعات سے بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا کہ کیسے کیسے گھرانے گھریلو نوکروں کے شکنجے میں پھنس جایا کرتے ہیں. انہی ساری برائیوں کے وجود کو ختم کرنے کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے عورت کو اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے خواہ وہ اجنبی گھریلو نوکر ہوں یا ڈرائیور یا دوسرے لوگ. نیز شریعتِ اسلامیہ نے ایسے لوگوں کے ساتھ عورت کی خلوت نشینی بھی حرام قرار دیا ہے تاکہ اسلامی خواتین کی عزت وآبرو پر کسی قسم کا دھبہ نہ لگ سکے اور شیطان انہیں اپنے فریب میں پھنسا کر ورغلانے میں کامیاب نہ ہوسکے.

گھروں میں اجنبی نوکروں یا ڈرائیوروں کی آزادانہ آمدورفت کی اجازت تو کجا، شریعتِ اسلامیہ نے عورتوں سے صرف زبانی دلچسپی لینے والے مخنثوں کو بھی گھر میں داخل ہونے سے منع کردیا ہے، تاکہ ان کے ذریعہ گھر کے اندر رہنے والی خواتین کے متعلق افشائے راز کا سدِ باب ہو.

امام بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی اور احمد وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک مخنث تھا جسے ازواجِ مطہرات اور دوسری خواتین "غیر أولی الإربة" (یعنی وہ سیدھا سادھا بدھو اور مغفل آدمی جو عورتوں سے دلچسپی

---

(۱) WWW.SWORDOFTRUTH.COM. دیکھئے: روزنامہ "اردو نیوز" جدہ، ۱۴رمئی ۲۰۰۱ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ رکھتا ہو) میں شمار کر کے اپنے ہاں آنے دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ جب نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے اس کو حضرت ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے باتیں کرتے سن لیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اگر مستقبل میں اللہ تعالیٰ طائف کو تمہارے ہاتھوں فتح کرا دے گا تو غیلان ثقفی کی بیٹی (بادیہ) کو حاصل کیے بغیر نہ رہنا۔ (پھر اس نے بادیہ کے حسن و جمال اور اس کے جسم کی تعریف کرنی شروع کی یہاں تک کہ اس کے پوشیدہ اعضاء تک کی بھی صفت بیان کر ڈالی یعنی) جب وہ چلتی ہے تو اس کے صحت مند جسم پر آگے سے چار شکن اور پیچھے سے آٹھ شکن پڑ جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے (اس مخنث کی زبان سے نسوانی حسن کی ایسی تصویر کشی سن کر) فرمایا: "لَا یَدْ خُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَیْکُنَّ". "اس طرح کے مخنث لوگ تم ازواج مطہرات کے پاس اب آئندہ ہرگز نہ آئیں"(۱)۔

دیکھا آپ نے شریعتِ اسلامیہ کی غیرت، کہ ایک مخنث جو دیگر مردوں کی طرح زنا کا ارتکاب بھی نہیں کر سکتا، لیکن اس کی زبانی عورت کے حسن و جمال اور اس کی جسمانی بناوٹ کی تصویر کشی سن کر نبی کریم ﷺ نے ایسے مخنث کو بھی گھر میں عورتوں کے پاس جانے سے منع فرما دیا؟! ذرا غور کریں وہ لوگ جنھوں نے نوکروں یا ڈرائیوروں کو (جو بسا اوقات شکل وصورت اور جسمانی ساخت کے اعتبار سے گھر کے افراد سے خوبصورت ہوتے ہیں) اپنے گھروں میں بلا جھجک آنے جانے کی آزادی دے رکھی ہے (جب کہ ان گھروں میں نوجوان دوشیزائیں اور عورتیں بھی رہتی ہیں)، کیا یہ فقدانِ غیرت نہیں ہے؟ اور کیا اس کھلی آزادی سے ایسے لوگوں کے گھروں میں نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کی عزت و آبرو کو خطرہ نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے، آخر سب نوکر یا ڈرائیور یوسف تو نہیں!! اور اگر بفرض محال پاکدامن یوسف مل بھی جائے تو اپنی جسمانی نمائش اور مختلف ناز و ادا سے یوسف کو ورغلانے والی زلیخاؤں کی

---

(۱) بخاری: المغازی رغزوۃ الطائف، (۴۳۲۴)۔ مسلم: السلام رمنع المخنث من الدخول علی النساء الأجانب (۲۱۸۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تو کمی نہیں!!!

دور جانے کی ضرورت نہیں، حال ہی میں کویتی گھرانے کی ایک نوجوان دوشیزہ اپنے گھر میں ڈرائیور کی حیثیت سے کام کرنے والے ایک ہندستانی جوان کے ساتھ فرار ہوگئی. تفصیلات کے مطابق آندھرا پردیش کا قادر شاہ نامی ۲۸ رسالہ جوان کویت کے ایک گھرانے میں ڈرائیور تھا، گھر کی دہلال عظمیٰ نامی ۲۱ رسالہ دوشیزہ اس کے دامنِ محبت میں گرفتار ہوگئی؛ اپنے گھر میں کام کرنے والی ہندستانی خادمہ کے پاسپورٹ پر اپنا فوٹو چسپاں کر کے ۲۱ رمارچ کو ایئر انڈیا سے اپنے ڈرائیور کے ساتھ بھاگ نکلی. مدراس ایئرپورٹ پر اسے جعلی پاسپورٹ اور غیر قانونی داخلے کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا. تامل ناڈو کی وزیر اعلیٰ جے للیتا نے اسے جیل سے رہا کرالیا اور اپنی منہ بولی بیٹی بنالیا، پھر مذکور ڈرائیور کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے اس کی شادی بھی کردی. اس دوران خاص کر تامل اور تیلگو زبان کے اخبارات نے تقریباً روزانہ ان جوڑوں کی تصویریں اور ان کے متعلق طرح طرح کی سنسنی خیز خبریں شائع کیں (۱).

آپ کا کیا خیال ہے، کیا یہ دوشیزہ اچانک اپنے ڈرائیور کے ساتھ فرار ہوگئی ہوگی یا گھر میں ڈرائیور کی کھلی آزادی کے سبب بطور مقدمات بہت ساری باتیں اور پلان بھی بنے ہوں گے؟ کیا ہمارے معاشرے کے افراد گھر میں جوان نوکروں کی کھلی آزادی پر اب بھی پابندی لگانے سے گریز کریں گے اور آئے دن ایسے سارے حیا سوز واقعات کے رونما ہونے کے باوجود اپنی عورتوں اور نوجوان دوشیزاؤں پر غیرت کھانے کے بجائے انہیں کھلی آزادی دے دیں گے؟ جب کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جب کوئی اجنبی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی اختیار کرتا ہے تو ان دونوں کے درمیان ایک تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے (جو انہیں برائی و بے حیائی کے کاموں پر اکساتا ہے)“(۱)

---

(۱) دیکھئے: روزنامہ اردو نیوز، ۶-۷ راپریل ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴-دوستی گھر سے باہر:

ہمارے معاشرے میں دوستوں یا تعلقاتی لوگوں کو اپنے گھروں میں کھلی آزادی دے دینا بھی فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال ہے. آئے دن دوست ویار کے ساتھ گھر کی عزت وآبرو کی پامالی کے متعلق اخبارات ورسائل میں خبریں شائع ہوتی ہیں، بلکہ دیہاتوں میں بھی دوستوں کی کھلی آزادی سے بڑی تباہی آئی ہوئی ہے. ہوتا یہ ہے کہ اپنے دوست یا تعلقاتی شخص کو اپنا مخلص سمجھ کر گھر میں بلا تکلف آنے کو کہا جاتا ہے، اور ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ دھیرے دھیرے گھر کی عفت وعصمت کو نیلام کرنے والا یہ دوست دشمن بن جاتا ہے. آخر ایسا کیوں نہ ہو جب کہ شریعتِ اسلامیہ نے اجنبی مرد کے ساتھ بات چیت کرنے اور بے تکلف ہونے سے عورت کو منع کیا ہے لیکن اس کا کوئی پاس ولحاظ نہیں رکھا جاتا. پھر شیطان مرد وعورت ہر ایک کی رگوں میں خون کی طرح گردش کر رہا ہے. جس کا مقصد ہی ہوتا ہے کہ ہر ایک کو بہکا کر برے راستہ پر ڈال دے. علاوہ ازیں عورتیں کمزور ایمان وعقیدہ کے سبب بہت جلد کسی کے دامن فریب میں آجاتی ہیں اور اپنی کم عقلی کی وجہ سے خاندانی عزت وشرافت کا لحاظ کیے بغیر قدم آگے برائی کی طرف بڑھا دیتی ہیں، جس کی وجہ سے برسوں سے محفوظ خاندانی عزت وشرافت داغدار ہو جاتی ہے.

اسی لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی حفاظت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں کو مثال کے ساتھ یوں سمجھایا ہے: "إِنَّمَا النِّسَاءُ كَلَحْمٍ عَلَى وَضَمٍ إِلَّا مَا ذُبَّ عَنْهُ، وَالذَّابُّوْنَ هُمُ الرِّجَالُ". "عورتوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے تختہ پر رکھے گوشت کی کہ اس کی حفاظت کے لیے مکھی یا کسی چیز کے بیٹھنے سے روکا جاتا ہے اور (عورتوں پر ہونے

(۱) اس کی تخریج ص: ۹۵ حاشیہ (۲) میں گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے حملوں کو) روکنے والے مرد ہی ہیں"۔(۱)

کسی شاعر نے سچ کہا ہے:

وَمَنْ رَعَى غَنَماً فِي أَرْضٍ مُسَبَّعَةٍ وَغَابَ عَنْهَا تَوَلَّى رَعِيَّهَا الْأَسَدُ

(جو شیروں کی سرزمین میں اپنی بکریاں چرائے گا اور بکریوں کی رکھوالی سے غافل ہو جائے گا تو پھر ایسی صورت میں بکریوں کا چرواہا شیر ہوگا)۔

اور آپ کو معلوم ہی ہے کہ بکریوں کے جس ریوڑ کی رکھوالی شیر کرے گا، ان بکریوں کا حشر کیا ہوگا؟ یہی نا، کہ جب تک یہ بکریاں باقی رہیں گی شیر کو شکار تلاش کرنے کی نوبت نہیں آئے گی! ٹھیک یہی حال عورتوں کا ہے۔ اگر ان کی رکھوالی اسلامی غیرت وحمیت سے لیس ہو کر نہیں کی جائے گی تو پھر دوستوں کے ہاتھوں ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو شیر کے پنجے میں بکری کا ہوتا ہے۔

دوستوں یا تعلقاتی لوگوں کے ہاتھوں گھر کی عفت وعصمت کی تباہی پر آپ خود کئی واقعات جانتے ہوں گے اور اخبارات میں پڑھتے بھی ہوں گے۔ چند سچی مثالیں ذیل میں پڑھیے:

۱- ایک گاؤں میں بچپن سے میٹرک تک دو دوست تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ایک کی شادی ہوگئی، دوسرا دوست اس کے گھر پہلے سے ہی جاتا تھا اور شادی کے بعد بھی بدستور اس کی آمد ورفت ہوتی رہی۔ اس کی بیوی سے بھی خوب بات چیت ہوتی لیکن گھر والے یا شوہر کو کچھ بھی غیرت نہیں آتی۔ خاص کر گھر والے اس دوست کو بیٹا برابر اہمیت دیتے لیکن چند ہی ماہ کے بعد غیر شادی شدہ دوست نے اپنے شادی شدہ دوست کی گہری دوستی کا بدلہ یہ دیا کہ اس کی بیوی کو بہلا پھسلا کر بھگا لے گیا اور کچھ دنوں کے بعد عورت کو چھوڑ دیا۔

۲- ایک صاحب اپنے گھر میں موجود لڑکیوں کی طرف سے اس قدر بے غیرت

(۱) النهاية لابن الأثير، انظر "وضم".

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے کہ ان کے ہمراہ بیٹھنے والا شادی شدہ دوست ہی ان کی تیرہ سالہ نوخیز لڑکی کو لے کر فرار ہو گیا۔

۳- یہ خبر بھی پڑھئے : "۱۷ اگست ۱۹۹۹ء صبح تین بج کر پانچ منٹ پر ترکی کے کئی شہروں میں تباہ کن زلزلہ آیا۔ ۲۵۰ ٹن کنکریٹ اور لوہا سے بنے ایک فائیو اسٹار ہوٹل بھی زلزلہ کی زد میں آیا جس کے اندر سے تقریباً ۳۰۰ مردہ آدمی کھینچ کر نکالے جا سکے اور ان میں تقریباً ۸۰ فیصد لوگ زنا کی حالت میں تھے۔ (معاذ اللہ) اسی طرح بینک میں کام کرنے والا ایک آفیسر اپنے تجارتی سفر سے واپس لوٹا تا کہ اپنے گھر میں اپنی بیوی کی باقیات (زخمی یا مردہ) کو تلاش کر سکے۔ اس نے اپنی بیوی کی تباہ شدہ لاش کو اس حالت میں پایا کہ وہ اس کے بہترین دوست کے ساتھ زنا کی شرمناک عملی حالت میں تھی"(۱)۔

دوستوں یا تعلقاتی لوگوں کی اپنے گھروں میں کھلی آزادی کے حیا سوز اور بھیانک نتائج آپ نے دیکھ لیا، کیا اب بھی غیرت بیدار نہیں ہوئی کہ اجنبی خواہ کتنا ہی قریبی دوست ہو، سے اس طریقہ سے پیش آیا جائے جیسے اسلام نے سکھلایا ہے؟ دوستی یا تعلقات قائم کرنے سے ہرگز اسلام نہیں روکتا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس معاملہ میں غیر شرعی طور سے دوست کے دل خوش رکھے جائیں، کیوں کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر گھر کے اندر داخلے سے یا بیوی یا گھر کی دیگر عورتوں سے بات چیت کرنے سے اگر ہم اپنے دوست کو روکیں گے تو اسے تکلیف ہوگی۔ یہ فکر غیر اسلامی اور بے غیرتی کی علامت ہے اس لیے دوستی کریں ضرور لیکن معروف اردو مثل جو بالکل برحق ہے، کے مطابق:

"دوستی گھر سے باہر"

---

(۱) مجلۃ الدعوۃ، جولائی ۲۰۰۰ء ص: ۴۰-۴۱

www.KitaboSunnat.com

۵- محرم کے بغیر عورت کا سفر:

آج ہمارے معاشرے میں یہ بیماری بھی عام ہو چلی ہے کہ نوجوان دوشیزاؤں اور عورتوں کو محرم کے بغیر سفر کرنے کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تا ہے. (خواہ یہ سفر دور کا ہو یا نزدیک کا) عورت محرم کے بغیر گھر سے نکلتی ہے اور کہہ دیتی ہے کہ فلاں سہیلی یا رشتہ دار کے ہاں ملاقات یا کسی خاص ضرورت کے تحت جا رہی ہوں.لیکن گھر میں موجود محرم افراد کو یہ کہنے کی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ اچھا چلو ہم تمہیں اس مقام تک پہنچا دیں تا کہ راستہ میں کسی شیطان کی نظر بد سے تمہیں پریشانی و تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے.آخر اس طرح کی بات وہ شخص کیوں کر کہہ سکتا ہے جس کی غیرت کا جنازہ نکل چکا ہو؟ جس کی آنکھوں کا پانی مر چکا ہو؟ کیا وہ نہیں جانتا ہے کہ عورت جب گھر سے باہر اپنا قدم رکھتی ہے تو شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے؟ اور طرح طرح کے وسوسوں کے ذریعہ اسے راہِ راست سے بھٹکاتا اور حسیناؤں کی تاک میں لگے لٹیروں کی ہوسناک نگاہوں سے اسے ذبح کراتا ہے؟!!

بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ". ''اگر عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو تو کوئی بھی شخص اس کے ساتھ ہرگز خلوت (تنہائی) اختیار نہ کرے، اور عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے''. یہ فرمان سن کر مجلس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ (جنگ) میں لکھا جا چکا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا:

"اِنْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ". ''جاؤ اور پہلے اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو''(۱).

---

(۱) صحیح مسلم : کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغیرہ(۱۳۴۱)، صحیح بخاری : کتاب الجهاد، باب من اکتتب في جیش فخرجت امرأته حاجة ... (۳۰۰۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا غور کریں وہ لوگ جو اپنی بیویوں یا اپنے گھر کی جوان دوشیزاؤں اور عورتوں کو تنہا سفر کرنے کی اجازت دیتے ہیں کہ شریعتِ اسلامیہ اس امت کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں پر کس قدر غیرت مند ہے کہ ایک مجاہد جس کا نام جہاد کے لیے نکلنے والی جماعت میں قلمبند ہو چکا ہے، دشمنانِ اسلام کے بالمقابل مسلمانوں کی تعداد بھی کم ہے اور اسلامی لشکر میں ایک ایک فرد کی شمولیت بھی غنیمت سمجھی جا رہی ہے تا کہ تعداد بڑھنے کی صورت میں اسلامی لشکر کی طاقت میں بھی اضافہ ہو لیکن نبی کریم اس مجاہد کا نام غزوہ سے خارج کرا کے پہلے حج پر نکلی ہوئی اس کی بیوی کے ساتھ حج کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں. جب کہ اس کی بیوی ایک مبارک سفر پر ایسے لوگوں کے ہمراہ نکلی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام لوگوں میں متقی و پرہیزگار ہیں. سخت محنت و پریشانی کے ساتھ حلال طریقے سے کمائے ہوئے ہزاروں روپے خرچ کرنے اور سیکڑوں مشکلات و مصائب کا سامنا کرنے کے بعد حج کے لیے مکہ شریف روانہ ہونے والے باقسمت لوگوں کا اجنبی عورتوں سے گناہ کا ارتکاب بہر حال ایک امر محال اور عقل سے نالگتی بات ہے. لیکن شیاطین چوں کہ اچھے لوگوں کو بہلا پھسلا کر گناہوں پر آمادہ کرنے کے لیے کچھ زیادہ ہی تگ و دو کرتے ہیں، اس لیے بحیثیت انسان ان سے بھی معصیت کا ارتکاب ممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے ایسے مبارک سفر پر نکلنے کے لیے بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا واجب قرار دیا ہے۔

عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان کی ٹولیاں اس کے پیچھے لگ جاتی ہیں اور خاص طور سے نکلنے والی عورت جب حسین ہوتی ہے تو پھر یہ شیطان اس پر کچھ زیادہ ہی اپنے حربے استعمال کرتا ہے۔

میں ایک مرتبہ دہلی کے ایک بس میں سفر کر رہا تھا. ایک جوان شخص جو دیکھنے میں تعلیم یافتہ اور مہذب لگ رہا تھا، وہ میرے بازو میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کی بیوی لیڈی سیٹ پر اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔(دہلی کی بسوں میں دائیں جانب کی سیٹیں مردوں کے لیے ہوتی ہیں جب کہ بائیں جانب کی سیٹیں زنانہ کے لیے مختص ہوتی ہیں) ایک نوجوان آدمی جو سیٹ خالی نہ ہونے کی وجہ سے کھڑا تھا، وہ کھسکتے کھسکتے اس شخص کی بیوی کے پاس جا کر رک گیا اور بس کا ڈرائیور جب جب بریک لگاتا یہ نوجوان اس عورت کو دھکے لگاتا۔ عورت بے چاری شرم وحیا کا پیکر بنی اس نوجوان سے کچھ بولے بغیر اپنا بچاؤ کر رہی تھی، ادھر نوجوان اس عورت کے ساتھ کچھ زیادہ ہی نازیبا حرکتیں کرنے لگا۔ عورت کا شوہر جو میرے بازو میں بیٹھا ہوا تھا، کھڑا ہوا اور بیوی کو چھیڑنے والے شیطان کے گریبان میں ہاتھ لگا کر زور سے پیچھے کھینچا اور طیش میں گالی کی زبان میں بآواز بلند بولا: ''ابے! تو کس دھرم کا ماننے والا ہے؟ کیا تیرے گھر میں تیری ماں بہن نہیں ہیں؟'' یہ سنتے ہی بس میں سوار تمام لوگ جو نوجوان کی اس نازیبا حرکت سے غافل تھے، یا جو دیکھتے تو تھے لیکن چشم پوشی سے کام لے رہے تھے، اس نوجوان کو تھوتھو کرنے لگے، اور بس میں سول لباس (civil dress) میں سوار ایک پولیس نے اس مجرم کو اگلے پولیس اسٹیشن پر اتار کر حوالات میں بند کر دیا۔

اس قسم کے حادثات آئے دن وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں، اور بہت ممکن ہے کبھی آپ نے بھی اس قسم کا واقعہ دیکھا ہوگا۔ جناب محمود مہدی استانبولی نے اپنی کتاب میں ایسے ہی دو واقعے نقل کیے ہیں۔ ہم انہیں بطور عبرت یہاں ذکر کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

ایک شوہر نے یہ اعتراف کیا کہ میں ایک شہر میں تھا۔ میں نے اپنی بیگم کے پاس پیغام بھیجا کہ میں تمہاری آمد کا منتظر ہوں۔ مقررہ وقت پر میں نے اپنی بیوی کا انتظار کیا، لیکن ہوائی جہاز نہیں آیا۔ میں نے کمپنی سے ٹیلی فون کے ذریعہ انکوائری کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ہوائی جہاز میں کوئی خرابی آگئی ہے اس لیے کسی اسٹیشن پر جہاز مرمت کے لیے اتر گیا ہے۔ ایک گھنٹہ کے بعد جہاز ایئرپورٹ پر پہنچ جائے گا۔ بعد میں جہاز ایئرپورٹ پر اترا، بیوی جہاز سے اتر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب کھڑی ہوئی۔ ایئر ہوسٹس اس سے کہنے لگی: کیوں میڈم! پائلٹ سے آپ نے چلتے چلتے ملاقات نہیں کی؟ ایئر ہوسٹس کو کیا معلوم تھا کہ اس کا شوہر یہی ہے؟! شوہر نے جو اپنی بیوی سے ایئر ہوسٹس کو یہ کہتے ہوئے سنا، اس کے کان کھڑے ہوگئے اور گویا اس کے نیچے سے زمین کھسک گئی۔ اس نے فوراً حقیقت بھانپ لیا اور آخرکار بیوی نے بھی اقبالِ جرم کیا کہ کسی طریقے سے جہاز کے پائلٹ اور اس کی بیوی کا تعارف ہوگیا، پائلٹ نے مسافروں کو یہ جھانسہ دیا کہ ہوائی جہاز میں کچھ خرابی آگئی ہے جس کی درستی کے لیے اگلی پرواز گھنٹہ بھر لیٹ ہوگئی۔ اس کے بعد ہوائی جہاز پٹی پر اتر گیا، مسافرین جہاز سے اتر کر لاؤنج میں چلے گئے اور گھنٹہ بھر بعد کہیں انہیں اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ اس اثنا میں پائلٹ اور اس کے معاون عملہ نے اس عورت کے ساتھ اپنی اپنی جنسی ہوس کی تکمیل کرلی-!

دیکھے اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو-!

اس کے بعد مصنف دوسرا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت مکہ آئی، یہ نہایت حسین وجمیل تھی۔ ایک جوان کی نظر جو اس پیکر حسن وجمال پر پڑی تو وہ پری اس کے دل میں سما گئی۔ اس نے عورت سے بات چیت (کرکے اس کے کانوں میں اپنے دل کی بات اتارنی) چاہی۔ عورت نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ دوسری رات بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ جوان نے چھیڑنا چاہا، عورت نے کہا: چلو یہاں سے دفع ہوجاؤ! اس نے پھر بھی بات چیت کے لیے اصرار کیا، عورت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری رات اس حسین خاتون نے اپنے بھائی سے کہا: تم میرے ساتھ چل کر مجھے حج کے مسائل سمجھاؤ۔ اس مرتبہ بھی جوان نے چھیڑنے کی نیت کی لیکن جونہی اس کی نظر اس عورت کے بھائی پر پڑی فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ گویا اس عورت کی مثال ایسی ہی ہوئی جیسا کہ شاعر نے کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعدو الذئاب علی من لا کلاب له وتتقی صوله المستنفر الحامی (۱)

(بھیڑیے وہاں حملہ کرتے ہیں جہاں کتے نہ ہوں لیکن جہاں لڑنے والا حفاظتی دستہ ہو، وہاں حملہ کرنے سے دریغ کرتے ہیں)۔

سفر میں عورت کے ساتھ شوہر یا کسی محرم کا ہونا عورت کی حفاظت ونگہداشت اور اس کے ساتھ کس قدر زبردست تعاون کا باعث ہے۔ آپ نے مذکورہ واقعات سے اور جو کچھ آپ بھی اس سلسلہ میں جانتے یا سنتے ہیں، ان سے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ اب ذرا فیصلہ کریں کہ شریعتِ اسلامیہ کی یہ غیرت کس قدر بجا ہے کہ مومن عورت کے لیے اپنے باپ، بھائی، شوہر، بیٹا یا اس کے قریبی محرم کے بغیر سفر کرنا حلال نہیں؟؟ (۲)

۶- پردہ سے عدم توجہی:

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال پردہ سے بے توجہی بھی ہے۔ جب کہ پردہ مسلم سوسائٹی کے کلچر کا جزء لاینفک ہی نہیں بلکہ چوری چھپے آشنائیوں سے لے کر کھلے عام معاشقوں تک ہر فتنہ کا سدباب بھی ہے۔ لیکن عوام سے لے کر خواص تک میں بے پردگی وبے حجابی کا مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ باپردہ خواتین اب ڈھونڈے سے نہیں ملتیں۔ افسوس تو اس امر پر ہے کہ اب مسلم سماج میں بھی باپردہ عورت کو دیکھ کر تعجب کیا جانے لگا ہے۔ آپ یقین کریں، ایک برقع پوش باشرع عورت ایک مسلم گاؤں سے گزر رہی تھی اور اس کے ساتھ اس کا شوہر بھی تھا۔ اس عورت کو کالے برقع میں دیکھ کر گاؤں کے چھوٹے چھوٹے بچے بطور تعجب اس کے پیچھے پیچھے دیکھتے ہوئے چلنے لگے، جیسے کوئی عجوبہ چیز ان کی بستی میں پہلی دفعہ آ گئی ہو۔ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بلکہ افسوسناک بات یہ ہے کہ گاؤں

(۱) تحفۃ العروس، محمود مہدی استانبولی، ص: ۳۴۳. دار الفکر للنشر والتوزیع، عمان - اردن ۱۹۹۴ء۔

(۲) بخاری اور مسلم وغیرہ میں اس معنی کی بہت ساری احادیث مروی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نوجوان اور ادھیڑ عمر کے لوگ بچوں کو ڈانٹنے کے بجائے عورت کے پیچھے ان بچوں کے لگنے پر دور کھڑے ہنس ہنس کر مزے لے رہے تھے۔ میں نے جب بچوں کو دیکھا تو ڈانٹ ڈپٹ کر انہیں عورت کے پیچھے سے بھگایا۔

غور کریں کہ پردہ جو اسلامی خواتین کی طرف اٹھنے والی ہوسناک نگاہوں کے لیے سب سے مضبوط رکاوٹ ہے اور جس کو شریعتِ اسلامیہ نے ہر بالغ عورت کے لیے واجب قرار دیا ہے۔ آج مسلمانوں نے اس سے اس قدر بے توجہی برتی کہ یہی پردہ جو کبھی عورت کے لیے شان سمجھا جاتا تھا، اب اسے بطور تعجب دیکھا جا رہا ہے؛ چنانچہ شعائر اسلام سے مسلمانوں کی بے التفاتی و بے غیرتی کے سبب ان کی عورتوں نے اب پردہ کو اپنے جسم سے اتار پھینکا ہے، وہ عورت جو باپردہ رہنا اپنے حق میں باعث افتخار سمجھتی تھی آج پردہ کو اپنے حق میں باعثِ عار تصور کرنے لگی ہے اور وہ عورت جو صرف اور صرف ایک مرد یعنی اپنے شریک حیات سے اپنی زینت و آرائش کا اظہار کرتی تھی آج وہی سڑکوں، پارکوں، بازاروں اور پارٹیوں میں اجنبی لوگوں کے سامنے اپنے حسن و جمال اور آرائش و زینت کا اظہار کر کے فخر محسوس کرتی ہے، کیوں کہ اس سلسلہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یعنی پردہ کو بے غیرت مردوں نے رجعت پسندی کی ٹوکری میں ڈال دیا ہے۔ اکبر الہ آبادی نے اسی بے غیرتی کو دیکھ کر کہا تھا:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں ۔۔۔ اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا ۔۔۔ کہنے لگیں کہ عقل پہ وہ مردوں کی پڑ گیا

مسند امام احمد، سنن ابو داود اور سنن ابن ماجہ کی روایت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ دورانِ حج ہمارے سامنے سے قافلے گزرتے تھے تو ہم عورتیں اپنی چادریں اپنے منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو چادریں اپنے منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہٹا لیتیں (۱)۔

اس حدیث سے صریح دلیل ملتی ہے کہ عورت کو پردہ کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس میں چہرے کا پردہ کرنا بھی شامل ہے. قرآنی آیات اور احادیثِ شریفہ پر لمبی بحثیں کر کے چہرہ کے پردہ سے جان چھڑانے کی کوشش بے جا اور غیر مناسب ہے کیوں کہ حالتِ احرام میں عورت کو چہرے کا پردہ نہ کرنے کا حکم بذات خود چہرے کے پردے کا واضح ثبوت ہے. نیز غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ اس جگہ پہنچے جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قافلہ سے چھوٹ گئی تھیں اور قافلے کی واپسی کے انتظار میں ایک پتھر پر آپ کی آنکھ لگ گئی تھی تو حضرت صفوان بن معطل نے آپ کو دیکھ کر إنا لله وإنا إليه راجعون پڑھا. مائی عائشہ کی آنکھ جونہی کھلی آپ نے اپنے چہرہ پر اوڑھنی ڈال لی. جب کہ آپ کا خود ہی بیان ہے کہ وہ صحابیٔ رسول پردہ کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ چکے تھے. اس موقع پر صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ کا چہرہ چھپانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دورِ نبوی میں بھی چہرہ کے پردہ کا رواج عام تھا.

چہرے کے پردہ کے متعلق ہم نے اس لیے یہ کچھ بیان کر دیا ہے. کیوں کہ آج کل مغرب کے دلدادہ لوگ اختلافِ علماء کی پشت پناہی میں اپنی بیویوں، بہنوں اور بیٹیوں کو ننگے منہ اجنبی لوگوں کے سامنے پارٹی وغیرہ میں شرکت کرانے کے متعلق خوب زور شور کے ساتھ طرح طرح کی بے جا دلیلیں پیش کرتے ہیں (۲)۔

---

(۱) احمد: ۶/۳۰، أبوداود: کتاب المناسک، باب فی المحرمة تغطی وجهها (۱۸۳۳)، ابن ماجہ: (۲۹۳۵)، ابن الجارود (۴۱۸)، بیہقی (۵/۴۸)، دارقطنی (۲۸۶، ۲۸۷). حمزہ احمد الزین نے اس کی سند کو حسن کہا ہے جبکہ البانی نے إرواء (۱۰۳۴) میں ضعیف کہا ہے۔

(۲) فطری طور پر مردوں میں عورتوں کے لیے رغبت رکھی گئی ہے. جب مرد بے پردہ عورت کا عریاں جسم دیکھتا =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ فقدانِ غیرت ہے، غیرت مند شخص اس کو کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا. غیرت وحمیت سے سرشار شخص اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہے کہ معاشرے میں بے حیائی وفحاشی کا سرطان پھیلانے، صنفِ مخالف کے اندر جنسی ہیجان بھڑکانے اور جذبات میں آگ لگانے کا سب سے بڑا سبب بے پردگی و بے حجابی ہے اور عورت کے چہرہ میں چوں کہ مقناطیسی کشش ہے اس لیے عورت کا چہرہ پردہ میں لازمی طور سے داخل ہے (۱).

= ہے تو اپنی شہوت ورغبت کو پورا کرنے کے لیے اس کی طرف لپکتا ہے، اور اس طرح وہ اپنی ناجائز خواہش کی تکمیل کے لیے بے پردگی کو پسند کرتا ہے اور اس کے لیے بے جا دلیلیں بھی پیش کرتا ہے. ابھی کچھ عرصہ پہلے کراچی ایئرپورٹ پر سندھ کی ایک اعلیٰ شخصیت نے اپنی ناجائز خواہش کی تکمیل کے لیے ایک ایئر ہوسٹس کو اسمگلنگ کے جھوٹے الزام میں گرفتار کروایا تاکہ ایئر ہوسٹس کو اس تک پہنچایا جا سکے. [ہفت روزہ تکبیر، شمارہ ۲، ۲۶/دسمبر ۱۹۹۱ء].

(۱) عصری تعلیم یافتہ مگر دین سے دلچسپی رکھنے والے باشرع میرے ایک دوست (ج ل ق) ہیں جو سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں سروس کرتے ہیں اور ریاض میں میرے پاس وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں. انہوں نے اپنے ساتھ رہنے والے ایک ہندستانی شخص کے بارے میں حجاب سے متعلق ایک واقعہ بتایا جو دلچسپ اور قابل افسوس بھی ہے. اس لطیفہ کو میں یہاں اپنے قارئین کے لیے قلمبند کر دینا مناسب سمجھتا ہوں. انہوں نے بتایا کہ مذکورہ آدمی ریاض ہی میں کئی سالوں سے سروس کرتا ہے، وہ سعودی عرب میں عورتوں کے اندر بلکہ کمسن لڑکیوں کے اندر بھی حجاب کا عام رواج دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور دھیرے دھیرے اسلامی تعلیمات سے خوب دلچسپی لینے لگا. چھٹی پر انڈیا جاتے وقت اس نے بڑے شوق سے ایک بہترین اور قیمتی نقاب خریدا اور یہ تہیہ کر کے گیا کہ اب میں اپنی بیوی کو کبھی بھی بے پردہ اور ننگے منہ نکلنے نہیں دوں گا. صحیح سلامت گھر پہنچا، ایک دن اپنی ماں کے ساتھ بیوی کو علاج کرانے کی غرض سے شہر لے گیا، واپسی پر ماں اور بیوی کو رکشہ پر بیٹھا کر میڈیکل اسٹور میں دوا خرید نے چلا گیا، دوا خرید کر جب رکشہ کی طرف پلٹا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی نے چہرہ سے حجاب ہٹا رکھا ہے اور ادھر ادھر تاک رہی ہے. ماں نے دوا خرید کر لوٹتے ہوئے بیٹے کو دیکھ کر بہو کو باخبر کر دیا؛ چنانچہ اس کی بیوی نے اپنے منہ پر پردہ لٹکا لیا. یہ غیرت مند جوان تو وہاں کچھ نہیں بولا مگر گھر پہنچتے ہی اپنی بیوی کے بدن سے برقعے کو اتروایا اور مٹی کا تیل ڈال کر اسے آنگن میں پھونک دیا اور کہا کہ اس نقاب کو کیا میں نے اس لیے خریدا ہے کہ =

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناؤ سنگار کر کے بے پردہ نکلنے والی عورتوں کے اوپر غیرت کھاتے ہوئے مصنفہ اہلیہ ڈاکٹر محمد رضا کی یہ جذباتی تحریر رسالہ "التبرج" (بے پردگی) کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں:

"جو عورتیں اپنی کمین گاہوں سے دلہن بن کر، بناؤ سنگار کر کے اور خوب سج دھج کر بے پردہ نکلتی ہیں، گویا وہ زبانِ حال سے جوانوں کو دعوتِ نظارہ دیتی ہیں اور کہتی پھرتی ہیں کہ کیا تم اس بن سنور کر نکلنے والی کے حسن و جمال کو نہیں دیکھ رہے ہو، یہ سب محرکات دیکھ کر بھی کیا تم قربت اور وصل کی خواہش نہیں رکھتے ہو؟".

"گویا دلہن بن کر، سج دھج کر نکلنے والی عورتیں بازاروں اور شاہراہوں میں اپنی خوبصورتی اور حسن و جمال کی اس طرح نمائش کرتی ہیں جیسے پھیری والا چل پھر کر اور گھوم گھوم کر اپنا مال جگہ جگہ دکھاتا پھرتا ہے. مٹھائی والا اپنا مال مختلف رنگوں سے سجا کر چاندی کا ورق لگا کر شوکیس میں قرینہ کے ساتھ خوب ترتیب سے رکھتا ہے تاکہ آنے والوں کی نگاہیں ان پر پڑتے ہی دل ان کے لیے للچائے اور خریدنے کی خواہش تیز سے تیز تر ہو. اس طرح اس کے مال کا رواج ہو، گاہک زیادہ سے زیادہ آئیں، بھوک پیاس کا شکار ہونے والے مٹھائی کے رسیا اور اس کے چاہنے والوں کا ازدحام لگ جائے. (اللہ کی پناہ)"(۱).

مسلم گھرانے میں پروان چڑھنے والے (نام نہاد) مسلمانوں نے تو پردہ کی اہمیت

= دوسرے لوگ میری بیوی کو دیکھیں اور میں نہ دیکھوں؟ پھر جو مناسب سزا سمجھا بیوی کو دیا. یقیناً اس قسم کے غیرت مند لوگوں کی معاشرے میں ضرورت ہے. مردوں کے اندر اگر اسلامی غیرت بحال ہو جائے تو کیا مجال کہ ان کی عورتیں بے پردہ نکلنے کی جرأت کر سکیں؟ سچ پوچھئے تو عورتوں کو بگاڑنے میں بہت بڑا ہاتھ اسلامی غیرت وحمیت سے عاری لوگوں کا ہے جو باتیں بنانے اور دکھاوے میں تو بلاشبہ مرد کے روپ میں نظر آئیں گے مگر درحقیقت وہ بے غیرت ہیں، ان کی مردانگی میں پژمردگی سمائی ہوئی ہے اور ان کی آنکھوں کا پانی مر چکا ہے!!!

(۱) مجلہ التمدن الإسلامی، (ص ۲٦) دمشق.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوکھودیا، لیکن قابلِ مبارکباد ہیں نومسلمہ جاپانی خاتون "خولہ لکاتا" جنہوں نے اسلامی پردہ کی اہمیت وافادیت کو سمجھ کر اسے گلے سے لگایا اور ایک مہذب اسلامی خاتون بن گئیں. یہ خاتون جاپان میں پیدا ہوئیں، ان کی تعلیم وتربیت فرانس میں ہوئی، فرانس ہی میں اسلام قبول کیا، انہوں نے مصر اور سعودی عرب کے مطالعاتی دورے بھی کیے. ہم پردہ کے موضوع پر شائع شدہ ان کے تاثرات کے بعض حصے یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ ہمارے مسلمان بھائی اس سے عبرت پکڑیں اور نصیحت حاصل کریں، جاپانی نومسلمہ خاتون کا بیان ہے:

Before my conversion I preferred an active pants-style to a feminine skirt, but the long dress I started to wear in Cairo got to please me very soon. It makes me feel very elegant as if I had become a princess.

"یعنی قبولِ اسلام سے قبل میں چست پینٹ اور منی اسکرٹ پہنتی تھی لیکن اب میری لمبی پوشاک نے مجھے مسرور کردیا، مجھے یوں لگا جیسے میں ایک شہزادی ہوں".

"پہلی مرتبہ میں نے حجاب پہننے کے بعد اپنے آپ کو پاکیزہ اور محفوظ سمجھا، مجھے احساس ہوا کہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگئی ہوں، میرا حجاب صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی نہیں تھا بلکہ میرے عقیدے کا برملا اظہار بھی تھا. حجاب پہننے والی مسلمان عورت جمِ غفیر میں بھی قابل شناخت ہوتی ہے، (کہ وہ مسلمان ہے) جب کہ غیر مسلم کا عقیدہ صرف الفاظ کے ذریعے ہی معلوم ہوسکتا ہے".

"As a short skirt might be interpreted by men to say: if you want me, you may take me, a hijab means clearly: I am forbidden for you".

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''منی اسکرٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو مجھے لے جاسکتے ہیں، حجاب صاف طور پر بتاتا ہے کہ میں آپ کے لیے ممنوع ہوں''.

''پہلے مجھے حیرت ہوتی تھی کہ مسلم بہنیں برقع کے اندر کیسے آسانی سے سانس لے سکتی ہیں. اس کا انحصار عادت پر ہے، جب عورت اِس کی عادی ہوجاتی ہے تو کوئی دقت نہیں رہتی. پہلی بار میں نے نقاب لگایا تو مجھے بڑا اچھا لگا انتہائی حیرت انگیز، ایسا محسوس ہوا گویا میں ایک اہم شخصیت ہوں، مجھے ایک ایسے شاہکار کی مالکہ ہونے کا احساس ہوا جو اپنی پوشیدہ مسرتوں سے لطف اندوز ہو، میرے پاس ایک خزانہ تھا جس کے بارے میں کسی کو معلوم نہ تھا اور جسے اجنبیوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی''.

''جب میں نے سردیوں کا برقع بنایا تو اس میں آنکھوں کا باریک نقاب بھی شامل کرلیا، اب میرا پردہ مکمل تھا، اس سے مجھے یک گونہ آرام ملا. اب مجھے بھیڑ میں کوئی پریشانی نہ تھی، مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کے لیے غیر مرئی ہوگئی ہوں. آنکھوں کے پردے سے قبل اس وقت بڑی پریشانی ہوتی تھی جب اتفاقیہ طور پر میری نظریں کسی مرد سے ٹکراتی تھیں، اس نئے نقاب نے سیاہ عینک کی طرح مجھے اجنبیوں کی گھورتی نگاہوں سے محفوظ کردیا[1]''.

محترمہ لیلیٰ لیسا لوٹ وِتمان (امریکہ) کہتی ہیں:

''جب میں حجاب استعمال کرنے لگی تو مجھے امن وامان کا سایہ مل گیا، مجھے محسوس ہوا کہ پردہ کے باعث تمام لوگ میرا احترام کرنے لگے ہیں، اب مجھے کوئی تنگ نہیں کرتا تھا، نہ سڑک پر، نہ بس وغیرہ میں''.

(۱) خلاصہ از کتاب: "The Hijab.. Why?" Page No. 56-65 by Dr. Muhammad Ismail Published by "The Cooperative office for call & Guidence at Al- Badiah, Riyadh. KSA.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترمہ ہدیٰ (برطانیہ) کا کہنا ہے:

''جو چیز مجھے اسلام کی طرف کھینچ لائی وہ پردہ تھا، مسلمان خواتین کا یہ اسکارف اور لباس غیر مردوں کی نظریں عورت کی طرف سے ہٹا دیتا ہے''(۱).

علاوہ ازیں مغرب وغیرہ میں اسلام کے تیزی سے بڑھتے ہوئے حجاب پر اظہار خیال کرتے ہوئے مذکورہ نومسلمہ خاتون خولہ لکاتا کہتی ہیں: ''اب زیادہ سے زیادہ جاپانی عورتیں اسلام قبول کر رہی ہیں، مشکل حالات کے باوجود سروں تک کو چھپا رہی ہیں، وہ سب یہ تسلیم کرتی ہیں کہ وہ اپنے حجاب پر نازاں ہیں اور اسی سے ان کے ایمان کو تقویت ملتی ہے. میں پیدائشی طور پر مسلمہ نہیں ہوں، میں نے نام نہاد آزادی (نسواں) اور جدید طرز حیات کی دلفریبیوں اور لذتوں کو خیر باد کہہ کر اسلام کا انتخاب کیا ہے''.

آگے کہتی ہیں:

"If it is true that Islam is a religion that oppresses the women, why are there so many young wonen in Europe, in America, and in Japan who abandon their liberty and independence to embrace Islam? I want people to reflect on it."

''اگر یہ درست ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو عورتوں پر ظلم کر رہا ہے تو اپنی مطلق آزادی کو چھوڑ کر آج یورپ، امریکہ اور جاپان میں بہت ساری جوان خواتین مذہبِ اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں؟ میں چاہتی ہوں کہ لوگ اس پر روشنی ڈالیں؟!!(۲)''.

مذکورہ نومسلم خاتون کے پردہ سے متعلق اسلامی غیرت وحمیت کو دیکھ کر حکومت پاکستان

---

(۱) ماہنامہ محدث لاہور. اپریل ۲۰۰۲ء ص:۵۱.

(۲) ملاحظہ ہو مذکورہ کتاب The Hijab.. Why? Page No65

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سر شرم سے جھک جانا چاہئے جس نے عورتوں کے پردہ کے سلسلہ میں انتہائی بے غیرتی کا ثبوت دیا ہے۔

روزنامہ ''خبریں'' یکم ستمبر ۱۹۹۴ء کے مطابق ''حکومت پاکستان نے روزگار اسکیم کے تحت قرض حاصل کرنے کی خواہشمند خواتین کے بارے میں طے کیا ہے کہ یہ قرض ان خواتین کو ملے گا جو اپنے علاقہ کے مجسٹریٹ سے اس بات کا سرٹیفکٹ پیش کریں گی کہ وہ پردہ نہیں کرتیں''۔

اسی طرح ایک اخبار میں مصر کے متعلق بھی یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وہاں کے ایک تعلیمی ادارے میں برقع پوش طالبات کے داخلہ پر پابندی لگادی گئی اور حجاب لگا کر انہیں درسگاہ میں جانے سے روک دیا گیا تھا۔

دنیا جانتی ہے کہ پاکستان بھی مسلمانوں کا ملک ہے اور مصر بھی، کیوں کہ مسلم ممالک کی فہرست میں ان کے نام بھی درج ہیں۔ لیکن ذرا غور کریں کہ جب مسلم ممالک میں ہی اس طرح سے اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جائے گا تو غیر مسلم ممالک سے خیر کی امید کیوں کر کی جاسکتی ہے؟ کیا دینِ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے اس قدر بے توجہی و بے رغبتی ایک غیرت مند مسلمان کی شایانِ شان ہوسکتی ہے؟!!

۷-دوپٹے کا آنچل ہوا کے حوالے:

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اب نوجوان دوشیزائیں یا تو دوپٹوں کا استعمال سرے سے ہی نہیں کرتیں اور اگر غلطی سے اپنے بدن پر دوپٹہ رکھ بھی لیتی ہیں تو دوپٹے کا آنچل ہوا کے جھونکوں سے زبردستی اپنی جگہ نہیں رہ پاتا اور دوپٹہ رکھنے کا مقصودِ اصلی جو کہ زلفوں، سر اور سینے کے بالائی حصہ کا پردہ کرنا ہے، مفقود ہو جاتا ہے۔ دیہاتوں میں تو دوپٹوں کا صحیح استعمال قدرے غنیمت ہے لیکن شہروں میں دوپٹوں کا استعمال اب بطورِ فیشن ہونے لگا ہے۔ بلکہ اب تو اکثر لڑکیاں دوپٹے کو اپنے سر کا بوجھ تصور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگی ہیں جس کی وجہ سے صرف ٹی شرٹ اور چست پائنٹ زیب تن کرنا اپنے لیے کافی اور بہت اچھا سمجھتی ہیں. ان حیا سوز لباسوں کے پہننے کے بعد ان کے جسم کا ڈھانچہ اس قدر بدل جاتا ہے کہ وہ کوئی دوسری ہی مخلوق نظر آتی ہیں.

تعجب ہے کہ ان کے گارجین یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود انہیں نہیں روکتے. جبکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ اس قدر ہیجان انگیز لباس میں جب کوئی لڑکی نکلتی ہے تو سڑکوں، بازاروں، اسکولوں، کالجوں یا یونیورسٹیوں میں اس کی طرف ان گنت نگاہوں سے ہوسناک تیر چلتے ہیں. وہ جس جگہ سے گزرتی ہے، شیطان کے چیلے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے تاکتے ہیں اور اس تک پہنچنے کے تمام تر وسائل استعمال کرتے ہیں جس کا بھیانک انجام بالآخر گارجین کو ہی بھگتنا پڑتا ہے.

درحقیقت ایسے گارجین کی غیرت مفقود ہوگئی ہے، اس لیے وہ اپنی بچیوں کو بچپن ہی سے دوپٹوں سے علیٰحدہ رکھتے ہیں؛ چنانچہ بڑی ہو کر یہی لڑکیاں جب کسی کالج یا یونیورسٹی میں جاتی ہیں تو وہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر حیا سوز لباسوں کو اختیار کرنے میں انہیں کسی بھی پس وپیش کی ضرورت نہیں پڑتی.

آپ کو بمبئی، دہلی، کلکتہ، بنگلور، اوٹی یا اس قسم کے دیگر بڑے شہروں میں گھومنے کا موقع ملا ہوگا، آپ نے دیکھا ہوگا کہ کچی عمر کی لڑکیاں بغیر دوپٹے کے شرٹ اور فراک نما ازار میں (جو ٹخنہ سے بہت اوپر ہوتا ہے) ملبوس ہو کر اسکول جاتے یا اسکول سے واپس ہوتے وقت سڑکوں سے گزرتی ہیں. پھر ان میں وہ لڑکیاں بھی ہوتی ہیں جو جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی ہوتی ہیں یا جوان ہو چکی ہوتی ہیں، لیکن ان میں سے کسی کے اوپر دوپٹہ نظر نہیں آتا. بلکہ اسکول کا جو ڈریس ہوتا ہے وہی زیب تن کرتی ہیں جس کی وجہ سے جسم کا انگ انگ عیاں ہوتا ہے، اور خاص کر جب بے موسم بارش ہو جائے تو جسم پر دوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے مزید ان کا حلیہ عریاں اور ناقابل بیان ہوتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں بھی ان کے بے غیرت سرپرستوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت نہیں جاگتی کہ وہ اپنی نوجوان لڑکیوں کے جسم پر کم ازکم ایک دوپٹہ ہی رکھ دیں؛ چنانچہ یہ لڑکیاں جب کالجوں یا یونیورسٹیوں میں جاتی ہیں تو پھر انہیں طرح طرح کے سیکسی اور جنسی ہیجان کو برانگیختہ کرنے والے سوٹ زیب تن کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہوتی کیوں کہ انہوں نے اپنے بے غیرت سرپرستوں کا مطالعہ اپنے سیکنڈری اسکولوں کی تعلیمی زندگی میں کر لیا ہوتا ہے، اور یہی لڑکیاں آگے چل کر مغرب کے اثر کو قبول کر کے برقع، حجاب اور اوڑھنی کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتی ہیں. بلکہ دوپٹہ اور حجاب استعمال کرنے والی دیگر لڑکیوں کو طعنہ بھی دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برقع یا اس قسم کی دیگر اسلامی پابندیاں عورتوں کی ترقی میں رکاوٹ ہیں.

ہم یہاں ایک پاکستانی خاتون شہناز لغاری کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ وہ سرپرست جو لڑکیوں کو بچپن سے پردہ کی عادت نہیں لگاتے اس خاتون کی زندگی سے عبرت پکڑیں اور اپنی جوان لڑکیوں پر غیرت کھائیں۔ نیز وہ لڑکیاں جو پردہ اور دوپٹہ کو اپنی ترقی میں رکاوٹ گمان کرتی ہیں، انہیں بھی اس واقعہ سے سبق مل جائے کہ یہ تصور محض خرافات اور مغرب سے مرعوبیت کے سبب ہے۔ مذکورہ خاتون گزشتہ نو برسوں سے پاکستان میں برقع پہن کر کیپٹن پائلٹ اور انسٹرکٹر کی حیثیت سے کام کر رہی ہیں؛ نیز ''پاکستان ویمن پائلٹ ایسوسی ایشن'' کی چیئرپرسن اور ''انٹرنیشنل حجاب تحریک'' کی سربراہ بھی ہیں۔ انہوں نے ایک روزنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا: ''جب میں پانچویں جماعت میں تھی تو مجھے والدین نے پردہ کروانا شروع کر دیا، لڑکیاں میرا مذاق اڑاتیں لیکن میں نے برقع ترک نہیں کیا. آج ساری دنیا کی لڑکیاں میرا حوالہ دیتی ہیں کہ اگر شہناز برقع پہن کر جہاز اڑا سکتی ہے تو ہم برقعہ پہن کر کوئی دوسرا کام کیوں نہیں کر سکتیں؟'' شہناز نے مزید بتایا کہ ''انہیں مختلف مسلم ممالک سے پرکشش آفر ہو چکی ہیں کہ میں ان ممالک میں برقع پہن کر جہاز اڑاؤں''(۱).

(۱) نوائے وقت، ۲۷ر نومبر ۱۹۹۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تحریر کو نقل کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ جہاز اڑانے یا اس قسم کے دیگر کاموں میں شرکت کے تیئں عورتوں کے لیے جواز کے دلائل فراہم کیے جائیں. بلکہ اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ وہ والدین یا سرپرست حضرات جن کی غیرت ماند پڑ چکی ہے، وہ اپنی بے غیرتی کی چادر اتار پھینکیں اور پھر سے غیرت کا لبادہ اوڑھ کر اپنی لڑکیوں کو بچپن ہی سے پردہ کی عادت لگائیں. نیز وہ لڑکیاں جو دوپٹہ سے بے اعتنائی برتتی ہیں وہ پھر سے پلٹ کر وہیں چلی آئیں جہاں انہوں نے اسے خیر باد کہا تھا. کیوں کہ اسلامی تعلیمات جو بالخصوص عورتوں کے لیے ہیں، وہ ان کے حق میں مفید اور کارآمد ہیں. ان پر عمل کر کے ہی عورت اپنی شناخت کو برقرار رکھ سکتی ہے اور ایک اسلامی خاتون بن سکتی ہے. اقبال نے کہا تھا:

نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو!
ہو دین کی تم پاسباں، ایماں سلامت تم سے ہے!

۸۔مخلوط نظامِ تعلیم:

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال یہ بھی ہے کہ مخلوط نظامِ تعلیم کو اب معاشرتی اور ملکی ترقی کا اہم جزء تصور کر لیا گیا ہے، اور مخلوط نظامِ تعلیم کے متعلق مغربی مفکرین کی آراء کو اپنے لیے مثبت اور مفید سمجھ کر اس نظامِ تعلیم میں کسی قسم کی تبدیلی کی بھی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے. جب کہ مخلوط نظامِ تعلیم غیر اسلامی معاشرہ کا وہ مسموم ہدیہ ہے جس کو قبول کرنے والا مسلمان انتہائی عاقبت نااندیش اور اپنی عورتوں کی عزت و آبرو کے بارے میں نہایت ہی بے غیرت ہے. نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مخلوط نظامِ تعلیم کو شریعتِ اسلامیہ غیر فطری اور غیر قانونی قرار دیتی ہے، کیوں کہ اس نظامِ تعلیم کے معاشرے پر جو برے اثرات مرتب ہوتے ہیں ان سے ہر وہ شخص بخوبی واقف ہے، جس کو قدرت کی طرف سے ادنیٰ سی بھی عقل اور غیرت نصیب ہوئی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہرینِ تعلیم مخلوط نظامِ تعلیم کے جو فوائد بتاتے ہیں ان میں سب سے بڑا فائدہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مخلوط تعلیم سے لڑکوں اور لڑکیوں میں مقابلہ کی فضا پیدا ہوتی ہے جو ان کے لیے زیادہ محنت اور حصولِ تعلیم میں مزید لگن کا باعث بنتی ہے. لیکن ماڈرن تہذیب سے متاثر و مرعوب بڑے بڑے ماہرین اس مخلوط نظامِ تعلیم کے خواہ کتنے ہی فوائد بتائیں مگر قرآنی آیت: ﴿وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾ ''شراب اور جوئے کا گناہ ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے۔'' [البقرۃ: ۲۱۹] کے مصداق اس کی ایک خامی ہی پوری خوبیوں پر پانی پھیر دینے کے لیے کافی ہے، اور وہ ہے عورت کی عفت و عصمت اور حیا کی پامالی!!

شریعتِ اسلامیہ تو بغیر پردہ کے نوجوان عورت کو گھر سے باہر قدم رکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتی؛ چہ جائیکہ وہ عمر کے اس دور میں جب کہ شہوانی جذبات عروج پر ہوتے ہیں، نوجوان لڑکوں کے درمیان بیٹھ کر تعلیم حاصل کرے، ان کے ساتھ بے تکلفی سے ہم کلام ہو، ان سے آزادانہ میل جول رکھے اور وہ بھی اس حال میں کہ حیا سوز لباس زیبِ تن ہوں، چہرے میک اپ سے بنے سنورے ہوں، گفتگو میں نخرا پن اور چال ڈھال میں بلا کی نزاکت ہو کہ اس عالم میں اگر ایک عابد و زاہد شب زندہ دار بھی اتفاقیہ دیکھ لے تو ضرور ٹھٹھک جائے.

دلکشی ناز میں ایسی کہ ستارے رک جائیں
سرکشی چال میں ایسی کہ گورنر جھک جائیں

ایسے ماہرینِ تعلیم کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے جو کہتے ہیں کہ مخلوط نظامِ تعلیم سے لڑکوں اور لڑکیوں میں مقابلہ کی فضا پیدا ہوتی ہے. اب یہ بات وہی بتائیں گے کہ آخر ''مقابلہ کی فضا'' سے ان کی مراد کیا ہے. آیا بے حیائی و بے شرمی کی فضا یا عشق و محبت میں فحاشیت و عریانیت کو جنم دے کر معاشرتی قدروں کو پامال کرنے والی فضا؟

اگر مخلوط درسگاہوں کے ماحول کا جائزہ لیا جائے تو ہر کونے میں نوجوان جوڑے ہاتھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کتاب لیے باہم ہنسی مذاق، بات چیت اور گفت وشنید میں مگن یا مسکراتے اور اٹھکھیلیاں کرتے نظر آئیں گے. اگر کسی صاحب کو میری اس تحریر پر اعتراض یا شبہ ہو تو براہِ کرم وہ یونیورسٹیوں یا کالجوں کا ایک مرتبہ فرصت نکال کر معاینہ کرلیں. ان شاء اللہ خود بخود ان کا اعتراض یا شبہ رفع ہو جائے گا اور معلوم ہو جائے گا کہ یہاں معاشرتی وسماجی تعمیر وترقی کی مخلوط تعلیم کس قدر ناڈرن اور زرق برق انداز میں ہوتی ہے.

اب ذرا غور کریں کہ جہاں اس قدر ناشائستہ لباس میں ملبوس دوشیزہ اجنبی کلاس فیلو سے یونیورسٹی یا کالج کے کسی کونے میں مسکراہٹ کے ساتھ شریں کلامی سے ہم کلام ہو.کیا وہاں شیطان اپنے ہتھکنڈوں کو بروئے کار لانے سے کوئی دقیقہ فروگزاشت کرسکتا ہے؟ جب کہ صحیح حدیث ہے کہ ’’کوئی اجنبی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت اختیار نہ کرے کیوں کہ ایسی صورت میں ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے.(جو انہیں شرم وحیا کی تمام دیواروں کو پھلانگ کر عزت وناموس کو داغدار کرنے پر آمادہ کرتا ہے)‘‘(۱).

اب اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ مخلوط نظامِ تعلیم کے متعلق شریعتِ اسلامیہ کا قانون یا اصول جدید تہذیب کا ساتھ دینے کے بجائے دقیانوسی اور عورتوں کی تعلیم وترقی میں بھاری رکاوٹ ہے تو ہم ایسے بے غیرت شخص کے بارے میں اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں جب کہ وہ اپنی ماتحتی میں رہنے والی دوشیزاؤں کی عصمت وعفت ہی نیلام کرنے پر تلا ہوا ہے کہ جو چاہے انہیں بہلا پھسلا کر اپنے بغل گیر کرے اور بے بنیاد ترقی کا جھانسہ دے کر ان کی عزت وآبرو سے حسب خواہش کھلواڑ کرے. ایسا شخص بے غیرت، بے حیا اور بددین ہے، اور رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ’’إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ‘‘(۲). ’’جب تمہارے پاس شرم وحیا نہیں (آنکھوں کا پانی مرچکا ہے) تو جو چاہو سو کرو‘‘.

(۱) اس کی تخریج گزر چکی ہے، دیکھئے ص ۹۵ حاشیہ (۲).

(۲) صحیح بخاری: کتاب الأدب، باب إذا لم تستح فاصنع ماشئت، (۶۱۲۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب شریعتِ اسلامیہ مخلوط نظامِ تعلیم کی قطعی اجازت نہیں دیتی تو پھر عورتوں کی تعلیم وتربیت کا کیا سبیل ہے؟ اور وہ سماجی تعمیر وترقی میں کیوں کر خدمات سرانجام دے سکتی ہیں؟...... بات بالکل معقول سی ہے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ عورت سماجی ومعاشرتی تعمیر میں ہاتھ بٹانے کے لیے مخلوط نظامِ تعلیم کے قبیح اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اپنا سب سے قیمتی سرمایہ یعنی عصمت وعفت ہی کو پامال کر بیٹھے؟ اور ایسی تعلیم جس سے صنفِ نازک کی عزت وآبرو خطرے میں پڑ جائے یا مجروح ہو جائے تو بھلا اس سے سماج کی کون سی خدمت لی جاسکتی ہے؟ جبکہ معاشرہ میں صالح نسلوں کے پیداوار کی گارنٹی یہی صنف نازک ہے. اسی کے بطن سے تو معاشرے میں عظیم الشان اور جلیل القدر ہستیاں جنم لیتی ہیں. آخر یہ کیوں فرض کرلیا گیا کہ عورت کا گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنا اور اپنے جملہ فطری ومنزلی فرائض کو سرانجام دینا سماج کی خدمت اور تعمیر نہیں ہے. آخر یہ سماج ہے کیا؟...... یہ تو کوئی ایسی شیٔ نہیں ہے جو سیٹلائٹ اور آسمان کے درمیان خلا میں خود بخود تعمیر ہو جائے؛ بلکہ اسے مختلف اہم شعبہ جات سے مرکب کر کے خود تشکیل کرنا پڑتا ہے. پھر ہر شعبہ کو کامیابی سے وہی شخص چلاسکتا ہے جس کو قدرت کی طرف سے مناسب، فطری، جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں عطا کی گئی ہوں. اگر ان شعبہ جات میں سے کوئی ایک بھی حذف ہو جائے تو سماج کی بنیادیں ہل جائیں گی. معاشرتی اور تمدنی ترقی سے مراد یہی ہے کہ تمام شعبہ جات بیک وقت اپنے فرائض انجام دے کر اپنی اپنی جگہ ترقی کریں، ایسے ہی اجتماعی ترقی کا معیار بلند ہوسکتا ہے.

چنانچہ اگر عورت کو اپنی فطری وجسمانی صلاحیتوں کو پوری آزادی سے استعمال کرنے کا موقع نہ ملے بلکہ اس شعبہ میں اس پر کوئی قدغن عائد ہو اور اس پر اس کی اصلی ذمہ داریوں سے ہٹا کر مصنوعی قسم کے بوجھ لاد دیے جائیں تو سماج اپنے پورے آب وتاب سے تعمیر وترقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی راہ پر کیسے گامزن ہو سکے گا؟! یہ تو ویسے ہی ہے جیسے ایک ڈاکٹر کو کہا جائے کہ ڈاکٹری کے وظائف کے ساتھ ساتھ انجینئر نگ کے فرائض بھی انجام دے، یا اسے ڈاکٹری چھڑا کر انجینئر نگ کی فیلڈ میں لایا جائے۔ کیا یہ مطالبہ مضحکہ خیز اور غیر معقول نہیں ہوگا؟ اسی طرح اگر کسی ڈاکٹر کو امام کے مصلی پر اور امام کو ڈاکٹر کی کرسی پر لا بٹھایا جائے تو کیا پورے معاشرہ کا نظام درہم برہم نہیں ہوگا؟ یقیناً ہر طرف ایک اختلال رونما ہوگا، بعینہٖ عورت کو اس کے اصل فرائض سے ہٹا کر دیگر امور کی انجام دہی کے لیے اسے لگا دیا جائے تو معاشرہ زوال پذیر بلکہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عورت کی فطری صلاحیتیں ہرگز اس بات کی متحمل نہیں کہ وہ کود پھاند کر کے مخلوط نظامِ تعلیم کے کورسز کو مکمل کرے اور پھر رائفل و بندوق سے شکار کرے یا شمشیر و سنان سے جنگ میں دشمن کا مقابلہ کرے؛ پل، سڑکیں اور بلڈنگیں بنائے، یا پولیس اور فوج کا چست لباس پہن کر (جس سے اس کے جسم کا انگ انگ عیاں ہو) ان کے فرائض انجام دے۔ وہ ان شعبوں میں لاکھ کوشش اور ٹریننگ کے باوجود بھی اجنبی اور ناکام رہے گی۔ ہاں، البتہ وہ قدرتی طور پر اپنے اندر محبت و الفت اور ہمدردی و غمگساری کے جذبات ضرور رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے تن من دھن کی قربانی سے نسل انسانی کی بقا اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ گھریلو ذمہ داریوں کو بخوبی نبھا سکتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی اپنے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے درمیان کام کو یوں تقسیم کیا تھا کہ بیرونِ خانہ کی تمام تر ذمہ داریاں حضرت علی رضی اللہ عنہ انجام دیں گے اور اندرونِ خانہ کی خدمات و فرائض حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نبھائیں گی (۱)۔

جہاں تک عورت کی تعلیم و تربیت کی بات ہے تو شریعتِ اسلامیہ اس کی تعلیم و تربیت

(۱) زاد المعاد، ابن القیمؒ (۱۸۶/۵)، موسسہ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۱ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرتی بلکہ اس کے نزدیک مردوں کی طرح عورتوں پر بھی علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے؛ چنانچہ سنن ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"(۱).

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے".

نبی کریم ﷺ اپنی خدمت اقدس میں تربیت کے لیے حاضر ہونے والے وفود سے فرمایا کرتے: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ" (۲). "تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ، اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو، ان کو دین کی تعلیم دو اور ان سے احکام دینی پر عمل کراؤ".

رسول اکرم ﷺ کے تبلیغی مشن میں ہفتہ میں ایک دن صرف خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے مخصوص تھا، اس دن خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور آپ سے مختلف قسم کے روز مرہ کے مسائل کے متعلق دریافت کرتیں. نماز عید کے بعد بھی آپ عورتوں کو الگ سے خطاب فرماتے. امہات المؤمنین کو بھی آپ ﷺ نے حکم دے رکھا تھا کہ وہ خواتین کو دینی مسائل سے آگاہ کیا کریں، نیز آپ ﷺ نے خواتین کو کتابت یعنی لکھنے کی بھی تاکید فرمائی تھی. حضرت شفاء بنت عبداللہ لکھنا جانتی تھیں. آپ ﷺ نے انہیں حکم دے رکھا تھا کہ وہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی لکھنا سکھا دیں؛ چنانچہ انہوں نے حضرت حفصہ کو لکھنا پڑھنا سکھا دیا.

لڑکیوں کی تربیت کی ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) ابن ماجہ: باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، (۲۲۴)۔ علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ: (۹۲/۱)، رقم: ۱۸۴.

(۲) صحیح بخاری: کتاب الأذان، باب (۱۸) حدیث رقم: (۶۳۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ عَالَ ثَلاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ"[1]

''جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تعلیم وتربیت کی اور ان سے حسن سلوک کیا پھران کا نکاح کردیا تو اس کے لیے جنت ہے''۔

نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے بھی خواتین کی تعلیم وتدریس کی طرف بھرپور توجہ دلائی. خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو اپنی مملکت کے تمام اطراف میں یہ فرمانِ جاریِ کردیا تھا: " عَلِّمُوا نِسَائَكُمْ سُوْرَةَ النُّورِ"[2]. یعنی تم اپنی خواتین کو سورۃ النور ضرور سکھلاؤ کہ اس میں زندگی کے متعلق بہت سے مسائل ہیں.

نتیجتاً مسلم خواتین شروع ہی سے اسلامی تعلیم وتربیت سے آراستہ ہوکر اسلامی مشن کو آگے بڑھانے میں بڑی ممد ومعاون ثابت ہوتی رہی ہیں. کیوں کہ شریعتِ اسلامیہ نے شروع ہی سے انہیں یہ باور کرادیا تھا کہ درحقیقت تعلیم ہی انسان کی زندگی کو مہذب بنا سکتی ہے، اس کے اخلاق وکردار کو سنوار سکتی ہے، اور تعلیم ہی انسان کو کھرے کھوٹے اور نیک وبدکار کا شعور بخشتی ہے. یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کی نازل ہونے والی ابتدائی پانچ آیات کا تعلق بھی تعلیم سے ہے. ارشاد ہے: ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، إِقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الإِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾ ''اے پیغمبر! آپ

(۱) ابوداود: کتاب الأدب، باب في فضل من عال يتيما، رقم: (۵۱۴۷). علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اسے ضعیف سنن أبي داود، رقم: ۵۱۴۷ کے تحت ذکر کیا ہے، البتہ اس معنی کی ایک روایت جو سنن ترمذی کتاب البر باب ماجاء في النفقة على البنات رقم: (۱۹۱۳) میں آئی ہے، اس کو صحیح قرار دیا ہے. حدیث یہ ہے: ''جو شخص اپنی لڑکیوں کے متعلق کسی پریشانی میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو وہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بنیں گی''. دیکھیے صحیح سنن ترمذی للألباني: رقم: (۱۹۱۳).

(۲) فتح القدير، شوكاني. (ج ۲ ص ۳۵۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیئے اپنے رب کے نام سے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا ہے، اس نے آدمی کو غلیظ منجمد خون سے پیدا کیا ہے. پڑھیئے اور آپ کا دب بے پایاں کرم کرنے والا ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا، اس نے آدمی کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا''.[سورۃ العلق:۱-۵]

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ ابتدائے اسلام ہی سے مسلم خواتین نے اسلامی حدود میں رہ کر مفید تعلیم و تربیت حاصل کی ہیں، اور جس طرح سے مردوں نے علم و عمل میں اپنی مثالیں چھوڑی ہیں اسی طرح مسلم خواتین نے بھی علم و عمل کا سکہ جمایا ہے. مثال کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علمِ حدیث میں بہت سے صحابۂ کرام سے زیادہ جاننے والی تھیں، اور حضرت ابوہریرہ و ابن عباس رضی اللہ عنہم کے بعد سب سے زیادہ روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعہ مروی ہیں یعنی دوہزار دوسو دس (۲۲۱۰) احادیث، بچیوں کو پڑھانے کے لیے انہوں نے اپنے گھر میں مدرسہ کھول رکھا تھا، نیز فتاوی شرعیہ اور حلِ مشکلات علمیہ اور بیانِ روایات عربیہ اور متعدد واقعاتِ تاریخیہ کا شمار ان کے علاوہ ہے[۱].

عروہ بن زبیر جو فقہاءِ سبعہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے قرآن کے معانی، حلال وحرام کے احکام اور انساب کے بارے میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ علم رکھنے والا کسی کو نہیں پایا[۲].

عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ۵۶/احادیث مروی ہیں، علاوہ ازیں وہ بعض بیماریوں کا علاج معالجہ بھی کیا کرتی تھیں. امام ابن سیرین کی بہن حفصہ بنت سیرین مشہور قاریہ اور مفسر قرآن تھیں. فنِ قرأت، فنِ تجوید اور تفسیر قرآن میں یگانۂ روزگار تھیں، ان کے بھائی امام ابن سیرین کو پڑھاتے ہوئے جہاں قرأت میں شبہ ہوتا،

(۱) سیرت طیبہ: ۲/۱۴۷ بحوالہ رحمۃ للعالمین: ۲/۱۵۴، قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری.

(۲) جلاء الافہام لابن قیم رحمہ اللہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگردوں سے کہتے کہ ٹھہرو! میں حفصہ سے دریافت کر آؤں. عبدالرحیم خان خاناں کی اکلوتی بیٹی جاناں بیگم (م ۱۰۷۰ھ) کو دینی علوم سے بڑا شغف تھا. اس نے قرآن کریم کی تفسیر فارسی زبان میں لکھی تھی. حیدر آباد دکن کی ایک فاضل خاتون قیصری بیگم عربی زبان اور اسلامی علوم کی فاضلہ تھیں، انہوں نے قرآن مجید کی آیات کو بلحاظ مضمون مرتب کیا اور کتاب کا نام ''تفہیم القرآن'' رکھا. بی بی حنیفہ مشہور محدثہ تھیں، انہوں نے اپنی درسگاہ قائم کر رکھی تھیں جہاں جلال الدین سیوطی جیسے بڑے علماء ان سے کسب فیض کرتے. کریمہ بنت احمد مروزیہ کو صحیح بخاری کی روایات میں خاص فضیلت حاصل تھی اور خطیب بغدادی جیسے ائمہ حدیث نے ان سے فیض پایا. عجیبہ بنت حافظ محمد بغدادیہ نے اپنے اساتذہ وشیوخ کے حالات اور ان سے حاصل کردہ احادیث پر دس جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھی ہے. اسی طرح فاطمہ بنت محمد اصفہانیہ نے بھی علم حدیث میں کئی کتابیں لکھی ہیں: ان کی ایک کتاب ''الرموز من الکنوز'' پانچ جلدوں پر مشتمل ہے.

اسلامی علوم میں خطاطی کو بھی اہم مقام حاصل ہے. اس دور میں مطبع (پرنٹنگ پریس) ایجاد نہیں ہوا تھا، اس لیے کتابوں کے نسخے تیار کیے جاتے تھے. اس فن میں مردوں کی طرح مسلم خواتین نے بھی بہت دلچسپی لی اور بڑی ناموری حاصل کی. مثلاً بنت اقرع بغدادیہ مشہور خطاط تھیں جنہوں نے کتابت کی ایک خاص طرز ایجاد کی تھی. صفیہ بنت عبداللہ اندلس کی بے مثال خوشنویس تھیں، بلکہ اندلس میں بہت سی خواتین ایسی تھیں جو عالمات وحافظات ہونے کے ساتھ ساتھ خود قرآن پاک کی کتابت بھی کرتی رہتی تھیں. اورنگ زیب کی بیٹی شہزادی زیب النساء بیگم فن خطاطی میں بڑی ماہر تھیں.

فن طب میں بھی مسلم خواتین کو بڑی دلچسپی رہی، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بعض بیماریوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھیں. ایک صحابیہ رفیدہ انصاریہ فنِ جراحت میں بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہر تھیں، ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمہ لگایا جاتا جہاں وہ بیٹھ کر مریضوں کا علاج کرتیں. اندلس میں مشہور طبیب ابوبکر الزہراوی کی ایک پوتی جو طبیبہ زہراویہ کے نام سے مشہور تھیں، ہر قسم کا علاج کیا کرتیں بشاہی محل سے متعلق علاج کی تمام تر ذمہ داریاں اسی خاتون طبیبہ کے ذمہ تھیں. قرطبہ میں بہت سی خواتین اپنا باقاعدہ مطب کیا کرتی تھیں، مغل بادشاہ شاہ جہاں کے عہد میں ستی النساء خانم طب میں بڑی ماہر تھیں اور اپنا علیحدہ مطب چلاتی تھیں.

مسلم خواتین کی تعلیم وتربیت سے متعلق ہم نے اس لیے اتنا کچھ (بہت ہی اختصار کے ساتھ) بیان کیا ہے تاکہ مخلوط نظامِ تعلیم کے دلدادہ لوگ اپنے اس اعتراض کی حقیقت سمجھ لیں کہ ''شریعتِ اسلامیہ مخلوط نظامِ تعلیم سے منع کرتی ہے تو پھر عورتوں کے لیے تعلیم وتربیت کا کیا کوئی ذریعہ ہوسکتا ہے؟'' آخر دینی تعلیم وتربیت سے بڑھ کر بھی کوئی دنیا میں تعلیم وتربیت ہے؟ اور پھر اسلامی حدود میں رہ کر عورت ڈاکٹر بھی بن سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مخلوط نظامِ تعلیم کے بجائے اس کے لیے علیحدہ تعلیم کا بندوبست ہو.

یہاں ایک اور اعتراض کیا جاتا ہے (جیسا کہ ایک مرتبہ دوران سفر ایک شخص نے مجھ سے کہا) کہ لڑکیوں کے لیے علیحدہ تعلیم کا بندوبست کرنا، کالج یا یونیورسٹیاں کھولنا حکومت یا عوام الناس کے لیے بہت مشکل ہے، کیونکہ ایسی صورت میں ہر وسیلہ وذریعہ کے لیے اخراجات میں کئی گونہ اضافہ ہوگا؟...... یہ اعتراض بھی غیر مناسب اور بے غیرتی پر مبنی ہے کیوں کہ حکومتی سطح پر کام کرنے والے لوگ اربوں کھربوں کا گھوٹالہ کرلیں، اس سے ملک کی معیشت پر کچھ اثر نہ پڑے، پھر عوام الناس میں لڑکوں کے لیے علیحدہ یا مخلوط نظامِ تعلیم کا بندوبست کرنے میں کوئی بار محسوس نہ ہو، لیکن لڑکیوں کے لیے علیحدہ نظامِ تعلیم مرتب کرنے اور ان کے لیے کالج اور یونیورسٹیاں کھولنے میں اخراجات بڑھ جائیں گے، یہ کہاں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف ہے؟(۱)

(۱) حقیقت تو یہ ہے کہ مخلوط نظام تعلیم کی ذہنیت کے حاملین عفت وعصمت کے تحفظ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے. اگر ان کی نگاہ میں لڑکیوں کی عفت وپاکدامنی کی کچھ اہمیت ہوتی تو ضرور یہ لوگ اپنی بچیوں کی عصمت کے تحفظ کے لیے کوئی اچھا اور غیر مخلوط نظام تعلیم مرتب کرتے اور حکومت کو مجبور کرتے کہ غیر ضروری کاموں میں سرکاری فنڈ خرچ کرنے کے بجائے لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نظام درست کرنے پر خرچ کرے. اور فی الحال کم سے کم یہ اقدام ہو کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے مخلوط نظامِ تعلیم کو غیر مخلوط نظام تعلیم میں تبدیل کردیا جائے.

کیا اس نظام تعلیم کے بھیانک نتائج سے یہ لوگ ناواقف ہیں. ابھی حال ہی میں تو دہلی یونیورسٹی میں پڑھنے والی کلکتہ کی ۲۴ سالہ دوشیزہ کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے بعد یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات نے یہ آواز بلند کی تھی کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے یونیورسٹی میں داخلے کے لیے الگ الگ راستے ہونے چاہئیں تاکہ کوئی شر پسند لڑکیوں کے ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوکر چھیڑ خانی وغیرہ نہ کرسکے. اس حادثہ کے بعد ماہرین نفسیات نے یہ بھی کہا تھا کہ دہلی یونیورسٹی کی طالبات کے ساتھ اس قسم کے غیر اخلاقی واقعات پیش آنے کا ایک بنیادی سبب یہ بھی ہے کہ طالبات جذبات بھڑکانے والے انتہائی غیر اخلاقی لباس استعمال کرتی ہیں جس کی وجہ سے اوباش لڑکے چھیڑ خانی کرنے پر اتر آتے ہیں. [اردو نیوز، جدہ، ۶/اگست ۲۰۰۲ء]

بے پردہ اور غیر شرعی طریقے سے تعلیم دلانے والے والدین وذمہ داران کی لڑکیوں کے ساتھ یونیورسٹیوں یا کالجوں میں کیا کچھ غیر اخلاقی حرکات ہوتی ہیں، اس کا اندازہ غیرت مند افراد ہی لگا سکتے ہیں. نوجوان لڑکے تو لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانی وبدتمیزی کرتے ہی ہیں جنہیں یہ لڑکیاں شرم وحیا سے جھیل لیتی ہیں بلکہ غیر اخلاقی ماحول ملنے پر بسا اوقات وہ خود ہی والدین یا سرپرستوں کی بے غیرتی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حیا سوز ڈگر پر چل پڑتی ہیں، اساتذہ بھی ان لڑکیوں کی عصمت وعفت سے کھلواڑ کرنے سے نہیں چوکتے. ابھی حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ''جامعہ کراچی میں شعبہ میرین بائیولوجی کی طالبات سے غیر اخلاقی حرکات کرنے والے اساتذہ کو سزا نہ دی گئی تو طالبات اجتماعی خودکشی کرلیں گی. طالبات کمیٹی نے ایک پمفلٹ میں صحافیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ طالبات سے غیر اخلاقی حرکات کے مرتکب افراد کو جب بھی سزا دی گئی تو کراچی یونیورسٹی ٹیچرز سوسائٹی نے ہڑتال کی دھمکی دے کر سزا ختم کرادی. کمیٹی نے کہا کہ اساتذہ کی=

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر موجودہ نظامِ تعلیم مسلم خواتین کے لیے اس لیے بھی سمِ قاتل ہے کیونکہ موجودہ مغربی نظامِ تعلیم جو لارڈ میکالے کا وضع کردہ ہے، جسے انگریزوں نے اپنے مفادات کی خاطر مختلف اسلامی ملکوں میں جاری وساری کیا تھا، ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں پر مسلط کیا گیا تھا جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں . یہی وجہ ہے کہ ہماری درسگاہوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رائج نظامِ تعلیم مسلمانوں کے لیے اور خصوصاً مسلم خواتین کے لیے زہرِ ہلاہل ہے .اس نظامِ تعلیم سے متاثر ہوکر مسلمان طلبہ وطالبات فرنگی تہذیب کا دلدادہ بنتے ہیں، اسلام کی پیدا کی ہوئی اخلاقی قدروں اور حلال وحرام کے فلسفے سے برگشتہ ہوتے ہیں، شعائرِ اسلامی سے انہیں نفرت دلائی جاتی ہے؛ چنانچہ وہ ملحدانہ ذہنیت (ethiestic thinking) کے مالک بن جاتے ہیں اور پھر اس نظامِ تعلیم کے گھٹیا مقصد جو کہ حصولِ معاش ہے، کے پیش نظر یہ جدید تعلیم یافتہ طبقے من چلے، بے ادب، فیشن کے پجاری، رشتوں کے احترام وتقدس سے نا آشنا، دوستوں اور پارٹیوں میں اپنی ناک اونچی رکھنے کی خاطر غریب رشتہ داروں بلکہ غریب والدین تک کو نظر انداز کرنے والے بن جائیں تو کیا تعجب؟! نیز اس نظامِ تعلیم سے متاثر ہو کر مال ودولت کے حصول میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؛خواہ اس کے لیے چوری،رشوت،غبن،اسمگلنگ، چور بازاری، دغابازی، جوا، قمار، قحبہ گری،جعل سازی اور ملاوٹ جیسے قبیح افعال کا مرتکب کیوں نہ ہونا پڑے،گویا کثرتِ جرائم کا پیشہ بالواسطہ اسی غلط نظامِ تعلیم کا نتیجہ ہے جس کی بنیاد

= تنظیم اپنا ووٹ بڑھانے کے لیے ایسے لوگوں کی حمایت کرتی ہے اور ان کے شرمناک کردار پر پردہ ڈالتی ہے". [اردو نیوز، جدہ، ۹؍اگست ۲۰۰۲ء]

یونیورسٹیوں میں مخلوط نظامِ تعلیم کے سبب آئے دن اس قسم کے حیا سوز حادثات رونما ہوتے ہیں. کیا اب بھی ذمہ داران کو اپنی عورتوں کی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے مثبت اقدام کرنے کا وقت نہیں آیا؟؟؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریز نے رکھی تھی۔

غرض مخلوط تعلیم، مخلوط سروس، مخلوط معاشرت کا فتنہ اور مساواتِ مرد و زن (۱) کا نظریہ مغربی ہے جو اسلامی ممالک میں اسلام کی جڑیں کھوکھلا کر رہا ہے۔ نرسری سے لے کر کالج اور یونیورسٹیوں کی سطح تک نصابِ تعلیم میں لارڈ میکالے کی وہ روح کارفرما ہے جو اس انگریزی تعلیم کا موجد تھا اور جس نے ۱۸۳۴ء میں جب کہ متحدہ ہندستان انگریزوں کے زیر نگیں تھا، کہا تھا:

"اس نظامِ تعلیم سے ایسا طبقہ پیدا ہوگا جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندستانی، مگر خیالات اور تمدن میں انگریز ہوگا"۔

چونکہ یہی نصابِ تعلیم بدستور جاری ہے اس لیے خیالات اور تمدن میں انگریز بننے کا سلسلہ باقی ہے۔ خواہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نوجوان طلبہ ہوں یا طالبات، سب اس دوڑ میں صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ بنے تیز رفتاری کے ساتھ دوڑ رہے ہیں، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کالجوں اور یونیورسٹیوں کا مروجہ نظامِ تعلیم ٹھوس دینی تعلیم سے عاری اور اخلاقی اقدار سے خالی ہے۔ یہ سیکولر نظامِ تعلیم اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے دور کرنے والا، ملحد اور مذہب بیزار بنانے والا ہے۔ دوسری طرف یہ اہلِ مغرب کی وفاداری کا دم بھرنے والا ہے۔ اس نے ملی غیرت، قومی حمیت، مومنانہ شجاعت و بے باکی کو ختم کر کے خوئے غلامی کو مستحکم کیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی انکوائری رپورٹ میں درج ہے:

"درس گاہوں میں نہ وہ حیاتِ روحانی ہے جو طالب علموں میں سوزِ دروں پیدا کرے،

---

(۱) مساوات مرد و زن سے متعلق اٹھنے والی تحریکوں کے مقاصد اور ان تحریکوں کی حامی مغربی خواتین جنہوں نے گھر کی چہار دیواری سے باہر کمپنیوں، آفسوں، کلبوں، ہوٹلوں، فیکٹریوں یا سیاسی میدانوں کا رخ کیا ہے اور اس کی وجہ سے ان کی عفت و عصمت کی جو درگت ہوئی ہے، اس سلسلہ میں ایک عکس اسی کتاب کے ص ۲۰۲ میں زیر عنوان "عورت کا دائرۂ عمل" ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ وہ وحدت اجتماعی ہے جو اس کی وفاداری کو استواری بخش سکے، نہ وہ ذہنی و اخلاقی شعلہ ہے جو اس کے سینے میں ولولوں کے چراغ روشن کر سکے''(۱).

رہی یہ بات کہ موجودہ نظام تعلیم سیرت سازی کا کوئی عمل انجام دے تو سیرت سازی اور تربیت تو دین اور اخلاق کی مرہونِ منت ہے، جہاں تعلیم کا مقصد ہی مادی فوائد کا حصول ہو، وہاں روحانی قدریں کیوں کر بحال ہوسکتی ہیں اور کردار سازی کیوں کر ہوسکتی ہے؟ ایسی تعلیم تو روح اور غیرت کی موت ہے. اسی لیے اکبر الہ آبادی نے کہا تھا:

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

عورت بلاشبہ علم کی مستحق ہے، اسے اسلامی دائرے میں رہ کر ہر مفید علم جو اس کی غیرت وجسم کے موافق ہو، حاصل کرنے کی اجازت ہے لیکن بالآخر اس کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور وہ گھر میں بیٹھ کر ہی اپنا اصل کردار ادا کرسکتی ہے. صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعلِهَا وَوَلَدِهِ''(۲).

''عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے''.

ایسی عورت جو پڑھ لکھ کر جج، مجسٹریٹ، انجینئر، ایم ایل اے، ایم پی یا وزیر وغیرہ بننے کی خواہش کرتی ہے اور اس کے حصول میں شب وروز تگ ودو کرتی ہے. وہ جج اور مجسٹریٹ بھی بن سکتی ہے، اور انجینئر یا وکیل بھی. سیاست کے میدان میں اپنی جولانیاں بھی دکھلا سکتی ہے اور ایم ایل اے، ایم پی، وزیر، مشیر اور سکریٹری بھی مقرر ہوسکتی ہے. لیکن یہ مردوں کی

---

(۱) پنجاب یونیورسٹی انکوائری رپورٹ صفحہ: ۵۳.

(۲) صحیح بخاری: کتاب العتق، باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق (۲۵۵۴)، مسلم (۱۸۲۹).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفتار سے ہرگز نہیں چل سکتی کیوں کی اس کی قدرتی صلاحیتیں ایسے عہدے کو قبول کرنے کی قطعی اجازت نہیں دیتیں، جیسا کہ پہلے میں نے اس سلسلہ میں بیان کردیا ہے. اور چونکہ ایسے عہدے پر فائز ہونے والی عورت ''مسلم خاتون'' کے بنیادی کردار سے بالکل ہی محروم رہ جاتی ہے، اس لیے شریعتِ اسلامیہ عورت کو ایسے عہدے کے لیے الیکشن شفٹ کرنے کی کبھی بھی اجازت نہیں دے سکتی.

خواتین کی جدید تعلیم کی وجہ سے رونما ہونے والے موجودہ مذہبی، تمدنی اور اخلاقی نقصانات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ مخلوط اور جدید نظامِ تعلیم واقعی ان کے حق میں سمِ قاتل ہے. اس نے عورت کی نسوانیت، عفت وعصمت، شرم وحیا اور اس کے اخلاق وکردار کا جنازہ نکال دیا ہے. اسی لیے اقبالؔ کو یہ کہنا پڑا:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن　　　کہتے ہیں ارباب نظر اس علم کو موت

مفکر اسلام علامہ اقبالؔ کا قول ہے:''عورت کا جنسی تقدس اس بات کا متقاضی ہے کہ اسے اجنبی نگاہوں سے محفوظ رکھا جائے. عورت ایک عظیم ذریعہ تخلیق ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کائنات کی تمام تخلیقی قوتیں مستور اور محجوب ہیں''. دور جانے کی ضرورت نہیں، ہٹلر کے زمانہ میں نازی جرمنی میں بڑی شدت سے یہ نعرہ گونجتا تھا کہ عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے. ہٹلر کا کہنا تھا کہ ''ہم نے عورت کو جو پبلک لائف سے الگ کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم ان کی عزت نہیں کرتے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کو اصل عزت کا مقام دینا چاہتے ہیں، اسی لیے ہم ان کو پارلیمانی جمہوریت کی گندگی سے دور رکھنا چاہتے ہیں''. اور مشہور مغربی مفکر لنڈ برگ اپنی کتاب ''ماڈرن ویمن'' میں لکھتا ہے:''اعداد وشمار واضح کرتے ہیں کہ مرد کے کام کرنے کی صلاحیت تیس سے ساٹھ فیصد تک بڑھ جاتی ہے جب اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی اس کے گھر کو بخوبی سنبھال لیتی ہے"۔

مغربی خواتین نے مختلف علومِ عصریہ کو حاصل کر کے مشرقی خواتین پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے نہ جانے ان کے حق میں کیسے کیسے نازیبا اور غیر مناسب الفاظ استعمال کیے۔ لیکن مغربی خواتین اب علم جدید کے بل بوتے پر آزادیٔ نسواں کا نعرہ لگانے والوں کے دھوکے میں آ کر گھر سے باہر نکلنے کا تلخ انجام دیکھ چکی ہیں۔ ڈیڑھ صدی تک آزادی کا سفر طے کرنے کے بعد اس نتیجے تک پہنچی ہیں کہ وہ اول و آخر ایک عورت سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہاں زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جہاں عورت کے گھر سے باہر نکلنے اور بیرونِ خانہ سرگرمیاں انجام دینے کی وجہ سے بگاڑ پیدا نہ ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اب مغربی ملکوں میں عورت کو گھر واپس لانے کی مہم خوب زور شور سے چلائی جا رہی ہے اور یہ نعرہ گونج رہا ہے کہ جوتے، کپڑے، بندوق، پستول، توپ، ٹینک اور میزائل بنانے والے کارخانوں سے کہیں اہم وہ کارخانہ یعنی گھر ہے جو انسان بناتا ہے۔ اور تو اور خود روس جو مذہب اور اللہ کا مخالف اور کٹر دشمن ہے، اس کا رہنما گورباچوف یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ "خواتین کو اپنی خاندانی ذمہ داریاں سنبھال لینی چاہئے۔ مرد 'جنگ کی آگ' اور خواتین 'باورچی خانے کی آگ' جلانے کے زیادہ اہل ہیں"۔(۱)

اب جب کہ ترقی یافتہ قوموں نے مخلوط نظامِ تعلیم کے کربناک نتائج سے پژمردہ ہو کر اپنی عورتوں کو بیرونِ خانہ سے اندرونِ خانہ لانے کی مہم شروع کر دی ہیں، ہمارے بہت سے افراد غیرت سے سبکدوش ہو کر پھر اسی آگ میں اپنی جوان بیٹیوں اور بہنوں کو جھلسانے کے لیے مخلوط درسگاہوں کا چکر لگا رہے ہیں تاکہ کسی بھی طرح سے ان دوشیزاؤں کا داخلہ ہو جائے۔ نہ جانے مخلوط نظامِ تعلیم کے خیر و برکت کا کونسا پہلوان کے دل و دماغ کے اوپر

(۱) وومن مشن، جنگ ۱۸/نومبر ۱۹۷۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوت بن کر سوار ہو گیا ہے کہ انہیں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی عزت و آبرو پر کچھ غیرت نہیں آ رہی ہے. آخر وہ اس عصری نظامِ تعلیم سے اپنی ان دوشیزاؤں کو آراستہ کر کے وزارت کا کون سا عہدہ دلانا چاہتے ہیں. کیا ان کی خواہش ہے کہ نوجوان لڑکیاں وزیر اعظم بن کر اپنے حفاظتی دستہ (جو جوان مردوں پر مشتمل ہوتا ہے) کے بیچ میں رہ کر اپنی شبانہ روز کی زندگی گزاریں؟! یا یہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی کی ممبر بن کر سیکڑوں بے دین اور درجنوں گھوٹالہ کیس میں ملوث افراد کے بیچ میں بیٹھ کر اپنے حسن و جمال کی نمائش کریں؟! یا یہ کہ ٹی ٹی آئی میں بھرتی ہو کر چلتی ہوئی ٹرین میں جوانوں کے بیچوں بیچ دب پس کر سرکاری رسید کا ناجائز استعمال کرتی پھریں اور مسافروں کی چٹکیوں و چسکیوں اور قسم قسم کی اٹھنے والی آوازوں کا مسکراہٹ سے جواب دیا کریں؟! یا ان کی خواہش یہ ہے کہ وہ درجنوں نوجوان طالب علموں کے سامنے نہایت نازو انداز اور دلربا آواز میں کسی کالج یا یونیورسٹی میں لیکچر دیا کریں؟! یا ہوائی جہاز میں ایئر ہوسٹس کی حیثیت سے مسافرین کی خدمت کرنے اور ان کے دل لبھانے کے لیے انہیں سروس دلانا چاہتے ہیں؟!! کاش ہمارے بھائی ہر شعبہائے زندگی میں اسلامی غیرت کو بروئے کار لاتے!!

مخلوط نظامِ تعلیم کے بھیانک اور مضر اثرات سے مغربی قومیں چیخ رہی ہیں، وہاں اخلاقی نظام بالکل تباہ ہو چکا ہے. پھر قانونی و معاشرتی بندشوں سے آزادی ان قوموں کی قوتِ حیات کو گھن کی طرح کھا رہی ہے اور اب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہر پانچویں لڑکی تیرہ سال کی عمر سے پہلے پہلے اپنی کنوارگی سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے، اور تیرہ سال سے جوں جوں اوپر جائیں، یہ تعداد بڑھتی جاتی ہے[1].

چنانچہ جج لنڈ لکھتا ہے کہ ''ہائی اسکول کی کم عمر والی (۴۹۵) لڑکیاں جنہوں نے خود مجھ

(۱) ملاحظہ ہو عربی ماہنامہ ''البیان'' لندن عدد: ۱۶۵، تحریر: عبد العزیز کامل.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اقرار کیا کہ ان کو لڑکوں سے صنفی تعلقات کا تجربہ ہو چکا ہے. ان میں سے (۱۲۵) ایسی تھیں جنہیں حمل ٹھہر گیا تھا، باقیوں میں سے بعض تو اتفاقاً بچ گئیں، لیکن اکثر کو منعِ حمل کی موثر تدابیر کا کافی علم تھا. یہ واقفیت اتنی عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کو ان کا صحیح اندازہ نہیں ہے''(۱).

مخلوط نظامِ تعلیم کے بھیانک نتائج سے مشرقی ممالک بھی پلید ہو رہے ہیں اور اب یہاں بھی مخلوط درسگاہوں میں تعلیم یافتہ دوشیزاؤں کی عزت وآبرو خطرے کی زد میں ہے. لیجئے نظامِ تعلیم کے برے اثرات کا اندازہ انڈیا ٹوڈے کی اس رپورٹ سے لگایئے جس میں لکھا ہے کہ ''ممبئی کے بعض اسکولوں کے سروے سے معلوم ہوا ہے کہ بارہ (۱۲) سے پندرہ (۱۵) سال کی عمر کی (۴۳۰) طالبات میں تقریباً (۱۳) فیصد طالبات زنا کے تجرباتی عمر سے گزر چکی تھیں، اور ان میں پچھتر (۷۵) فیصدی لڑکیوں کے ساتھ عمل زنا میں ایک سے زائد لڑکے شریک تھے''.

ایک دوسری رپورٹ میں ہے کہ'' (۱۴) سے (۱۶) سال کی عمر کے (۱۰۰) لڑکے اور لڑکیوں کی انفرادی جانچ پڑتال سے پتہ چلا کہ ان میں سے (۳۸) فیصد لڑکوں اور (۲۷) فیصد لڑکیوں کا اپنے دوستوں سے قریبی رشتہ قائم ہو چکا تھا جن میں قریباً دس فیصدی لڑکے اور لڑکیاں جنسی امراض کے شکار پائے گئے''(۲).

مذکورہ بیانات سے قارئین نے مخلوط نظامِ تعلیم کے بھیانک نتائج اور معاشرے پر اس کے برے اثرات کے متعلق جانکاری حاصل کر لی ہوگی. علاوہ ازیں اوپر کی سطور میں ہم نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کے بارے میں اٹھنے والے اعتراضات کا جواب بھی ضمناً دے دیا

---

(۱) پردہ از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی: ص ۱۰۹-۱۱۰.

(۲) انڈیا ٹوڈے (ہندی ایڈیشن) ۲۳ر ستمبر ۱۹۹۸ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؛ نیز خواتین کا تعلیم وتربیت کے بعد اصل مقام کیا ہونا چاہئے شرح وبسط کے ساتھ اس پر بھی بحث گزر چکی ہے. اب مخلوط نظامِ تعلیم کے بارے میں آگہی ہونے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے؛ چاہیں تو اسلامی غیرت کو بحال کر کے اپنی خواتین کو مخلوط نظامِ تعلیم کے مضر اثرات سے محفوظ رکھیں اور جن کی غیرت ختم ہوگئی ہے وہ اپنی بے غیرتی کا نقصان خود بھی اٹھائیں اور اپنی خواتین کو بھی اس جہنم کی سلگتی آگ کے شعلوں میں دھکیل دیں. وھدیناہ السبیل إما شاکراً وإما کفوراً.

۹- اجنبی مردوں کے ساتھ عورتوں کا اختلاط:

ہمارے معاشرے میں مردوزن کا باہمی اختلاط بھی فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال ہے. عورتیں بازاروں یا محفلوں میں اجنبی مردوں کی بھیڑ بھاڑ میں شریک ہوتی ہیں. وہاں اجنبی مردوں کے بیچ میں اجنبی عورتوں کا ازدحام دیکھ کر شیاطین اپنے گوناگوں حربوں کا استعمال کرتے ہیں. عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے قریب تر ہوتے ہیں اور ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ شیاطین کے شکنجوں میں گرفتار ہو کر عفت وعصمت کی تمام رکاوٹوں کو ختم کر کے یہ اجنبی مرد وعورت باہمی اختلاط کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جس سے شریعتِ اسلامیہ نے سختی سے روکا ہے. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی بے حیائی وبدکاری کے معاشرے میں جڑ پکڑنے کے خوف سے اپنے زمانہ کے مسلمانوں کو غیرت دلاتے ہوئے کہا تھا:

”کیا تم لوگوں کو اس بات سے شرم وحیا نہیں آتی یا تمہارے پاس غیرت نہیں، کیوں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں اجنبی مردوں کے ازدحام میں نکلتی ہیں“.(۱)

میلوں، محفلوں یا بازاروں میں مردوزن کے باہمی اختلاط سے ہمارے معاشرے میں جو

(۱) مسند امام احمد: ۱/۱۳۳۔ شیخ احمد شاکر نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے. عربی متن کے لئے دیکھئے ص ۶۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حیائیاں جنم لیتی ہیں، ان سے کوئی بھی باغیرت انسان انکار نہیں کرسکتا.اخبارات وجرائد میں باہمی اختلاطِ مردوزن کے سنگین اور بھیانک نتائج کے متعلق بارہا کچھ نہ کچھ شائع ہوتا رہتا ہے.لیکن اس کے باوجود لوگ اپنی عورتوں کی عفت وعصمت پر غیرت نہیں کھاتے اور انہیں اجنبی لوگوں کے درمیان آنے جانے کی کھلی آزادی دے بیٹھتے ہیں.دہلی کے پرگتی میدان کے اندر سال میں ایک مرتبہ ایسا میلا لگتا ہے جس میں ہندستان کے تقریباً تمام صوبے حصہ لیتے ہیں اور سرکاری طور پر ہر صوبہ کے لیے الگ الگ ایک ایک عمارت مختص ہوتی ہے جس کے اندر وہ اپنی روایات اور تہذیب وثقافت کی نمائش لگاتے ہیں. اس کے علاوہ اس میلے میں مختلف قسم کے (ان کی زبان میں) ثقافتی پروگرام بھی ہوتے ہیں جو میلے میں شرکت کرنے والے ناظرین کے لیے پیش کیے جاتے ہیں.اس میلا میں بڑے بڑے تاجر اپنی تجارت کی منڈی چمکانے کے لیے شریک ہوتے ہیں. یہاں کے ایک پروگرام میں اندرون وبیرون ملک کی بڑی بڑی کمپنیاں اپنے تیار کردہ ملبوسات کی نمائش نوجوان لڑکیوں اورلڑکوں کے ذریعہ پیش کرتی ہیں .ان ملبوسات میں جذبات کو برانگیختہ کردینے والے سیکسی لباس بھی ہوتے ہیں جنہیں دوشیزائیں آنے والے ناظرین کے سامنے پہن کر دکھاتی ہیں اوراسٹیج پر اپنے مخصوص ناز وانداز اور چال ڈھال کے ذریعہ مختلف کمپنیوں کے تیار کردہ ملبوسات کی نمائش کرتی ہیں. ۱۹۹۸ء میں یہ میلا گھومنے اور دیکھنے والی دو دوشیزاؤں کے ساتھ چند نوجوانوں نے انتہائی شرمناک چھیڑ خانی کی، یہ دونوں دوشیزائیں ٹی شرٹ اور جنس پائنٹ پہنے ہوئی تھیں جس سے ان کے بدن کا انگ انگ ظاہر ہورہا تھا.آخروہ اپنے دفاع میں چیخ وپکار کے علاوہ کربھی کیا سکتی تھیں، ٹھہریں جو صنف نازک...... بہر حال انہوں نے اپنی بقیہ عزت کی حفاظت کے لیے جلدی سے میلا سے گھر کی طرف فرار ہونے میں اپنی عافیت سمجھیں اور بات آئی گئی ہوگئی...... کیا آپ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں دوشیزائیں اپنے گھر پہنچ کر اپنے سرپرستوں سے اپنی عفت وعصمت کی جانب بڑھنے والے ہاتھوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکایت کی ہوں گی؟!

نہ معلوم ایسے میلوں، بازاروں اور محفلوں میں نکلنے والی کتنی دوشیزاؤں اور عورتوں کے ساتھ اجنبی لوگ کیا کیا گل کھلاتے ہیں اور اس اختلاطِ مردوزن کے بھیانک نتائج سے ان دوشیزاؤں اور عورتوں کے سرپرست حضرات غافل رہتے ہیں.اس کا صحیح اندازہ غیرت مند سرپرستوں کے علاوہ کسی کو نہیں.

مذکورہ واقعہ ہی نہیں بلکہ ایسے مواقع پر جہاں اجنبی مردوں اور عورتوں کا ازدحام ہوتا ہے، اس قسم کے حیاسوز واقعات اس کثرت سے رونما ہوتے ہیں کہ اخبارات ورسائل والے انہیں شمار نہیں کر سکتے اور اگر شمار بھی کرلیں تو جرائم کے متعلق ان کے اخبارات کے مختص کالم حیاسوز خبروں کو شائع ہونے کے لیے کافی نہ ہوں گے.

خاص کر شادی وغیرہ کے موقعوں پر ہمارے معاشرے میں اختلاطِ مردوزن پر کوئی خاطر خواہ پابندی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کے مابین تعلقات کا سنہری موقع ہاتھ آجاتا ہے اور پھر معاشرہ میں اس کا نتیجہ جو سامنے آتا ہے اس سے ہر شخص واقف ہے.انہی ساری برائیوں اور بے حیائیوں کو ختم کرنے کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے مردوزن کے باہمی اختلاط سے بچنے پر زور دیا ہے، تاکہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں یا جوان مردوں اور عورتوں کے مابین بے حیائی وبدکاری کے جملہ راستے بند ہوجائیں، اور اس طرح خواتین کی عفت وعصمت محفوظ ومامون رہ سکے؛ حتی کہ مردوزن کے اس اختلاط سے بچنے کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے بعض اسلامی احکام تک کو بدل دیا ہے، اور مردوں کے بالمقابل عورتوں کے لیے بعض علیحدہ احکام بتائے گئے ہیں، جیسا کہ آپ اس کے متعلق عنوان ”شریعت اسلامیہ عفت وعصمت کی ہر ممکن حفاظت کرتی ہے“ کے تحت مطالعہ فرما چکے ہیں.

لیکن تعجب خیز اور قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ جوان لڑکیوں اور عورتوں کے سرپرست

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات اس اختلاط کے بھیانک نتائج سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچنے کے لیے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھاتے اور اپنی عورتوں کو اجنبی مردوں کے ازدحام میں جانے کی مکمل آزادی دیتے ہیں. بعض سیکولر قسم کے مسلمان تو یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ مرد و زن کے باہمی اختلاط سے کوئی بڑا مسئلہ رونما نہیں ہوتا بلکہ اس طرح مرد و عورت کے ایک دوسرے کی طرف بار بار دیکھنے کی وجہ سے ان کے اندر ایک دوسرے کی چاہت اور خواہش کم ہو جائے گی؛ حالاں کہ ان کا یہ نظریہ انتہائی غیر معیاری اور بے غیرتی پر مبنی ہے. اگر ایسے لوگ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو اجنبی مردوں اور عورتوں کے درمیان اس اختلاط کی وجہ سے ناجائز تعلقات کے رومانی قصوں کا ڈرامہ کیوں چھڑ جاتا ہے؟ اور پھر دو اجنبی مخالف جنسوں کے درمیان پیار ومحبت کے سبب جانبین کی طرف سے بسا اوقات کئی کئی جانیں کیوں بندوق کی گولیوں کا نشانہ بن جاتی ہیں؟ ......کیا یہ سچ نہیں ہے؟!

جو لوگ اس قسم کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ''اختلاط سے شعور تیز ہوتا ہے، جذبات میں سدھار آتا ہے، خوابیدہ توانائی نکھرتی ہے اور صنف نازک کو دیکھ کر جذبات میں ہیجان یا شعور میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا. گویا اختلاط؛ نکھار، نرمی، پاکیزگی اور درستی کا سبب ہے'' تو اس قسم کا پروپیگنڈہ محض جھوٹ کا پلندہ ہے. مشاہدات و تجربات سے یہ جھوٹ خود بخود فاش ہو جاتا ہے. اس لیے کہ آخر یہ وہی یورپ ہے جہاں جنسی اختلاط اپنے عروج پر ہے، اس کے باوجود وہاں کے مردوں اور عورتوں کی مثال بندروں اور سوروں کی سی ہے. ان کے اندر شہوت رانی اور ہوس کی آنچ تیز سے تیز تر ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں خاندان اور اس کے روابط کا یا تو نام و نشان نہیں ہے یا ہے تو مٹتا جا رہا ہے. اور اس اختلاط کی وجہ سے وہاں اخلاقی بگاڑ اور پستی بھی اپنے پورے شباب پر ہے؛ چنانچہ قدیم اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ امپیریل ہائی اسکول کی ۴۸٪ طالبات کنواری مائیں بن چکی ہیں.

یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"The percentage of pregnant high school girls, as a result of a free co-ed. Society reached 48% in one high school in the United States. A look at the broken homes which were erected on the so called love and free choice, increased drastically between the years of 1890 and 1948 as follows: 1890 = 6% ,1900= 10% , 1914= 14%, 1930=14%, 1940= 20%, 1946= 30% and in 1948= 40%, and it is still on the rise."(1)

پھر یہ گزشتہ دنوں کا اعداد وشمار ہے. اگر آج کے بگاڑ کا جائزہ لیا گیا تو اس میں شک نہیں کہ ان اعداد وشمار میں کافی اضافہ نظر آئے گا. پھر تعلیمی درسگاہوں اور ہائی اسکولوں کے علاوہ رہائشی مکانات کا سروے (survey) کرنا بھی ضروری ہے، جو کڑی شہوتوں کے ٹھیک زد پر ہیں. جہاں خواہشات کی حکمرانی ہے، جہاں قلق واضطراب اپنے شباب پر ہے، جو مخلوط سماج میں جذبات واحساسات کو اور بھی برانگیختہ کرنے کے لیے پا بہ رکاب ہے، جہاں نئے نئے مرد وزن کے روپ میں شوہروں اور بیویوں کو ہر روز نئی پوشاک دستیاب ہے، آئے دن ہر کوئی نت نئے شکار کی تاک میں ہوتا ہے، ہوا کے جھونکوں اور طوفان کے تیز تھپیڑوں میں جہاں بھی کسی بیوی کو کوئی چہچہاتا خاوند یا کسی خاوند کو کوئی شوخ حسینہ نظر آتی ہے، ان کی نیتوں میں فتور آجاتا ہے اور گھر کی بنیادیں ہل جاتی ہیں. جیسے بیوی یا خاوند بیوی یا خاوند نہیں بلکہ گھر کا ٹوٹا پھوٹا اثاثہ، گلے کا ٹوٹا ہار یا محبت کی نگری کا کوئی فیشن ایبل لباس ہے.

تعجب تو اس امر پر ہے کہ اب اختلاطِ مرد وزن کے بھیانک نتائج سے اہل مغرب بری

(1) (Woman in the shade of Islam, Page No. 75. By Abdul Rahman A. Sheeha. Riyadh. 1997.)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح متاثر ہوکر عورتوں کو گھروں میں واپس کررہے ہیں اور اس کے لیے مغرب میں اب "Back to Home" کی باقاعدہ تحریک چل نکلی ہے لیکن اہل مشرق ہیں کہ اسی عمیق کنویں میں چھلانگ لگانے کے لیے طرح طرح کے طریقے کھوج کررہے ہیں جہاں کے اندھیروں اور قبیح بدبو سے مغرب باہر آنا چاہتا ہے. مثال کے طور پر ایک امریکی لیڈی فنکار (مصنفہ) مسز ہڈسن کی کتاب ''سیکس اینڈ کامن سینس'' (Sex & Commonsense) سے یہ اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

''ہماری تہذیب کی دیواریں منہدم ہونے کو ہیں، نہ معلوم کب یہ ساری عمارت بیٹھ جائے. اس کی بقا کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط اور میل جول پر پابندی لگائی جائے اور عورتوں کو گھروں میں واپس لایا جائے''.

۱۰- دوشیزاؤں اور عورتوں کی مارکیٹنگ:

ہمارے معاشرے میں عورتوں یا دوشیزاؤں کا جماعت بنا کر یا تنہا مارکیٹنگ کے نام پر بازاروں کی طرف نکلنا بھی فقدانِ غیرت کی ایک مثال ہے. جوان عورتیں بناؤ سنگار کرکے بے پردہ بازاروں میں نکلتی ہیں، وہاں صاحب دکان سے سامان (کپڑے وغیرہ) خریدتے وقت بھاؤ تاؤ کرتی ہیں، قیمت میں کمی کرنے کے لیے ہنسی مذاق کا سہارا لیتی ہیں، دکان کے عاملین ان سے غیر اخلاقی باتیں کرکے انہیں لبھاتے ہیں اور عورتیں ان سطحی اور غیر اخلاقی باتوں کو اپنی تعریف پر محمول کرکے خوشی سے پھولے نہیں سماتیں. ظاہری بات ہے اپنے حسن و جمال اور علم و ہنر کی تعریف سن کر کسے خوشی نہیں ہوتی؟ نیز دکاندار قیمت میں اچھی خاصی چھوٹ (Discount) کا جھانسہ دے کر بار بار ان عورتوں کو اپنی دکان کا طواف کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں. عورتیں سمجھتی ہیں کہ صاحب دکان ان کے حق میں بہت مخلص اور سستے دام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سامان مہیا کرنے والا ہے. لیکن یہاں تو غالب کے کلام میں تھوڑا تصرف کے ساتھ کچھ اور ہی مقصد کارفرما ہوتا ہے جو جلد ہی منظر عام پر آجاتا ہے.

یہ خصوصی ڈسکاؤنٹ بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

سبھوں کو معلوم ہے کہ عورتوں کے کچھ مخصوص لباس ایسے ہوتے ہیں جنہیں خریدتے وقت مرد حضرات بھی بڑے احتیاط سے دکاندار سے طلب کرتے ہیں؛ حتی کہ بہت سے دیندار اور شرمیلے لوگ تو زبان سے یہ لباس مانگنے کے بجائے کاغذ پر لکھ کر دکاندار کے حوالے کردیتے ہیں اور دکاندار ان کی فرمائش کی تکمیل کردیتا ہے. اس کے برعکس بار بار بازاروں کا رخ کرنے اور مارکیٹنگ کرنے والی خواتین اور دوشیزاؤں کے لیے دکاندار سے اپنے اندرونی لباس کو بلاجھجک طلب کرنا کوئی شرم وعیب کی بات نہیں. آخر اجنبی مردوں سے بے تکلفی، شیریں کلامی، ہنسی مذاق اور عشق ومحبت کی داستانیں چھڑنے والی باتیں یہی وہ مقدمات تو ہیں جن کا ایک عورت ارتکاب کرتے کرتے شرم وحیا کی چادر پھینک کر جرأت مندانہ قدم اٹھا لیتی ہے، اور پھر سماجی ومعاشرتی قدروں پر ایک بدنما داغ ثابت ہوتی ہے.

ادھر ہمارے مردوں کے پاس اب اپنی بیویوں کے لوازمات وضروریات خریدنے کے لیے فرصت ہی نہیں. کام دھام میں ان کی مشغولیت اس قدر زیادہ ہے کہ دن بھر ان کے اوقات دوست واحباب سے گپ شپ میں بازار کے اندر ہی گزرتے ہیں لیکن کبھی یہ توفیق نہیں ہوتی کہ گھر واپس ہوتے وقت اپنی عورتوں کی ضروریات اور ان کے کپڑے وغیرہ خرید لیں، تاکہ عورتوں کو مارکیٹنگ کا بہانہ بنا کر بازاروں کا رخ کرنے کا موقع نہ ملے. یہ لکھتے وقت مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے. ایک صاحب نے اپنی بیگم کا فون ریسیو کرتے ہوئے کہا:

ہیلو میڈم، خیریت سے ہیں؟ مارکیٹنگ کر کے آگئیں؟

میڈم: جی ہاں! بچہ بچی اور اپنی ضروریات خرید لائی لیکن آپ کے کپڑے نہیں خرید سکی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ مجھے دکاندار سے کہتے ہوئے شرم آرہی تھی.

میاں صاحب: ارے واہ! تم تو بڑی شرمیلی نکلیں، اپنی ضروریات کے کپڑے خریدتے وقت تو شرم نہیں آئی اور میرے لیے انڈرویئر خریدنے میں شرمندہ ہوگئیں؟؟

جی ہاں ایسے ہیں ہمارے معاشرے کے نوجوان حضرات !! جودن بھر مارکیٹ میں رہنے کے باوجود گھر کی رونق کو سربازار بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی اور ان کی مارکیٹنگ کر لائیں. بھلا جس معاشرہ میں اس فکر کے افراد ہوں، وہ اپنی عورتوں پر کیوں کر غیرت کھا سکتے ہیں؟

علاوہ ازیں ہمارے معاشرے میں یہ رواج بھی عام ہو چکا ہے کہ اب جوان لڑکیاں اور عورتیں من پسند کپڑے پہننے کی عادی ہوگئی ہیں. شوہر یا گھر کے سرپرست اگر کوئی کپڑا خرید کر یا درزی سے سلوا کر لاتے ہیں تو انہیں پسند نہیں آتا. سلے ہوئے کپڑے میں طرح طرح کے نقص وعیب نکالتی ہیں، شوہر یا سرپرستوں کو کوستی ہیں؛ چنانچہ یہ لوگ جھنجھلا کر غصہ میں کہہ دیتے ہیں کہ تم ہی جا کر اپنے کپڑے من کے مطابق سلوا لو، یا خرید لو. یہ بات تو ان علاقوں کے لیے ہے جہاں مغربی تہذیب کی ابھی ابتدا ہے لیکن جس ماحول میں مغربی رنگیلی تہذیب وثقافت عام ہو چکی ہے اور مرد وعورت سب اس ماڈرن کلچر کے پیچھے بھاگ رہے ہیں وہاں تو شوہر یا سرپرستوں سے جوان لڑکیوں اور عورتوں کو اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں رہ گئی ہے. کپڑا سلانے یا خریدنے کی نوبت آئی فوراً میک اپ کر کے چہرے کو سجایا دھجایا، جاذبیت والا لباس زیب تن کیا اور خود ہی درزی کے پاس پہنچ گئیں. وہاں درزی فٹ کپڑے بنانے کے لیے ان کے نازک جسم کا ناپ لینا شروع کر دیتا ہے، اور حسینائیں بخوشی اپنے جسم کے ایک ایک حصہ کی ناپ دیتی ہیں، کیوں کہ ان کے خیال میں درزی جس قدر اچھی طرح بدن کے حصوں کو ناپے گا اسی قدر بہترین، خوبصورت اور جاذب نظر سوٹ تیار کرے گا.

یہ صرف الفاظ میں کوئی افسانوی تصوراتِ نہیں بلکہ حقیقت ہے. نوجوان لڑکیوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے بازاروں کی طرف مارکیٹنگ کے بہانے یا کپڑے خریدنے یا سلانے کے لیے نکلنے سے آج ان کی عفت وعصمت کی جو درگت ہوئی ہے، اس سے ہر وہ شخص واقف ہے جس نے بازاروں میں دکاندار یا درزی سے نوجوان دوشیزاؤں یا عورتوں کو کھل کر باتیں کرتے دیکھا ہے یا اخبارات ورسائل میں عورتوں اور اجنبی مردوں کے درمیان عزت وآبرو کی دھجیاں اڑا دینے والے گرما گرم واقعات کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ غیرت وحمیت سے عاری لوگ اپنی عورتوں کو باہر نکلنے سے کنٹرول کرنے کی بجائے انہیں کھلی آزادی دے بیٹھتے ہیں اور جب بازار کے اجنبی مردوں کے ساتھ مارکیٹنگ کرنے کے لیے نکلنے والی عورتوں کے ناجائز تعلقات کی خبریں فضا کو مکدر کرنے لگتی ہیں تو جملہ حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے انجان بننے کی بیجا کوشش کرتے ہیں (۱)۔

(۱) عورتیں جب بلا روک ٹوک کھلی آزادی کے ساتھ گھر سے باہر قدم رکھتی ہیں تو نہ جانے کیسے کیسے بے حیا عمل انجام دیتی ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ حال ہی میں ایک اخبار نے ایک شرمناک خبر شائع کی ہے جس کو پڑھ کر ان حضرات کو غیرت کھانی چاہئے جو اپنی عورتوں کو بے لگام گھر سے باہر چھوڑ دیتے ہیں۔ اخبار اردو نیوز عنوان ''بیک وقت تین مردوں سے شادی کرنے والی عورت گرفتار'' کے تحت لکھتا ہے: ''قاہرہ (اے ایف پی) مصری پولیس نے بیک وقت ۳ مردوں سے شادی کرنے والی عورت کو گرفتار کرلیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مصری خاتون آمال علی مصطفیٰ نے سرکاری کاغذوں میں ہیر پھیر کرکے اور جعلی نام استعمال کرکے بیک وقت ۳ مردوں سے شادی کرلی۔ مصر کی عدالت نے کہا کہ عین شمس علاقے کا ۳۶ سالہ رہائشی سلیمان عطیہ نے ۳ سال پہلے آمال علی مصطفیٰ نامی خاتون سے نکاح کیا۔ اس اثنا میں اس کا ایک بچہ بھی ہوا لیکن اچانک اسے معلوم ہوگیا کہ اس کی بیوی ایک اور شخص سے بھی رشتہ ازدواج میں نہ صرف منسلک ہے بلکہ اس سے اس کے دو بچے بھی ہیں۔ شوہر سلیمان عطیہ نے کہا کہ بیوی کی گھر سے بار بار غیر حاضری نے اسے شک میں ڈال دیا۔ وہ ہمیشہ کہتی تھی کہ وہ میکے جارہی ہے۔ ایک دن اس کا پیچھا کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک شخص کے گھر جاتی ہے تو وہ فوراً پولیس کو خبر کرنے گیا۔ پولیس اسٹیشن میں آمال نے جلد ہی اقرار کرلیا کہ اس نے شوہر کے علاوہ دو اور مردوں کے ساتھ بھی عرفی نکاح کیا ہوا ہے۔ تیسرے شخص سے بھی اس کی ایک بچی ہے''۔ [اردو نیوز، جدہ، ۱۲/ جون ۲۰۰۲ء]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم خواتین کی عبرت کے لیے ہم ذیل میں ایک غیرت مند خاتون کا واقعہ نقل کر رہے ہیں، تا کہ ہماری خواتین بازاروں کی طرف نکلنے سے گریز کریں، اپنی عفت وعصمت پر شدید غیرت کھائیں اور اپنی آبرو کے انتہاک وپامالی کے لیے بڑھنے والے ہر ہاتھ کو اپنے اعمال سے مفلوج کر دیں. یہ واقعہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن المانع نے عبدالملک القاسم کی کتاب ''الھاربات إلی الأسواق'' (بازاروں کا رخ کرنے والی خواتین) کے حوالے سے نقل کیا ہے:

''صاحب قصہ کا بیان ہے کہ میں وہ دن نہیں بھلا پاتا ہوں جب میری منجھلی بہن نے اپنی شادی سے کچھ دنوں قبل میری ماں کے ساتھ مارکیٹنگ کے لیے بازار نکلنے پر اصرار کیا تھا. اس نے بار بار امی جان سے کہا کہ ہم مارکیٹنگ صرف چند دکانوں سے کریں گے اور آدھا ایک گھنٹہ میں بازار سے واپس آجائیں گے، وہاں کوئی خاص وقت نہیں لگے گا.میری بہن کے بہت زیادہ اصرار کرنے پر میری ماں نے بازار نکلنے پر حامی بھر دی.لیکن مارکیٹنگ کے لیے نکلنے والے دن میری امی جان جو ادھیڑ عمر کی تھیں، کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ بازار کی طرف یوں چل رہی تھیں جیسے انہیں موت کی طرف کھینچ کر لے جایا جا رہا ہے. گو ان کے جسم سے پسینہ نکل رہا تھا، پورے بدن میں کپکپی طاری تھی، زبان میں لڑکھڑاہٹ تھی، (کیوں کہ اپنی زندگی میں کبھی انہوں نے اجنبی مردوں کے ازدحام میں قدم نہیں رکھا تھا) ہم ان کی اس ادا پر اندر ہی اندر مسکان بھر رہے تھے، اور ادھر امی جان ذکر ودعا اور تسبیح وتہلیل میں رطب اللسان تھیں. جب ہم مارکیٹ پہنچے تو میری ہمشیرہ نے دکاندار سے کپڑا طلب کیا. دکاندار میری ماں کی طرف بات کرتے ہوئے متوجہ ہوا اور کپڑا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ان کی طرف دکھانے کے لیے بڑھایا.امی جان نے جو یہ منظر دیکھا تو فوراً دکاندار کے پاس سے نکل کر باہر چلی آئیں. میری بہن بھی ماں کے پیچھے ہی نکل پڑی.امی جان کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہہ رہے تھے اور ان کی زبان گویا تھی: ''اجنبی مردوں سے گفتگو کرنا میں کبھی بھی گوارا نہیں کرسکتی ہوں، میں اس بات کو قطعی برداشت نہیں کرسکتی کہ اجنبی مرد مجھ سے قریب ہوں''. یہ کہتے ہوئے امی جان فوراً گھر واپس ہوگئیں اور اس کے بعد کبھی بھی مارکیٹنگ کے لیے بازار کا رخ نہیں کیا. یہ ان کی پہلی اور آخری مارکیٹنگ تھی''(۱).

ہمارے معاشرے کی خواتین ذرا اپنی غیرت وحمیت کا موازنہ مذکورہ عفت شعار خاتون کی غیرت وحمیت سے کریں اور دیکھیں کہ یہ پاکباز خاتون اپنی عفت وعصمت پر کس قدر غیرت مند تھی. کیا اس خاتون کی وفات کے ساتھ ساتھ ہماری غیرت وحمیت اور شرم وحیا بھی دفن ہوگئی کہ ہماری خواتین اس طرح کی مثالی خاتون بننے کی کوشش نہیں کرتیں؟!

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ صفات ہی کی حامل بھولی بھالی پاکدامن مومن عورتوں کی آبرو پر غیرت کھاتے ہوئے ان پر بہتان تراشی کرنے والوں کے لیے کڑی سزا مقرر کی ہے تاکہ معاشرہ میں ایسی عفت شعار عورتوں کی عفت وعصمت پر کوئی معمولی آنچ بھی نہ آنے پائے؛ چنانچہ قرآن گویا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَداً وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت دھریں پھر چار گواہ پیش نہ کریں تو انہیں تم لوگ اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور کبھی ان کی گواہی نہ قبول کرو اور یہی لوگ فاسق ہیں''. [سورۃ النور:۴](۲).

۱۱- نسوانی آرائش وزیبائش اور لباس:

نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کا غیر اخلاقی لباس زیب تن کرنا اور اپنی آرائش وزیبائش کا

(۱) الغیرة علی المرأة ص: ۶۵، لعبداللہ بن عبدالرحمٰن المانع.

(۲) اس سلسلہ میں تفصیلی گفتگو ص ۱۱۱ میں ذیلی عنوان ''بہتان تراشی کی مذمت......'' کے تحت گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار کرتے ہوئے گھر سے باہر نکلنا بھی ہمارے معاشرے کے لیے ایک مصیبت ہے۔ یہ فقدانِ غیرت ہی ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس طرح کے غیر اخلاقی عادات واطوار اپنانے اور برسرِ عام ان کا اظہار کرنے والی لڑکیوں اور عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے خاموشی اختیار کر کے یا چشم پوشی سے کام لے کر ان کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔

زیب وزینت اور آرائش وزیبائش ایک عورت کا فطری حق ہے اسی لیے ہر زمانے میں خواتین کو اس سے خصوصی لگاؤ رہا ہے اور ہر قوم اور معاشرے کی عورتیں آرائش وزیبائش اور زیب وزینت کی دلدادہ رہی ہیں۔ شریعتِ اسلامیہ نے بھی صنفِ لطیف کے اس فطری ذوق وشوق کو سرد نہیں کیا، بلکہ اس کی نظر میں عورت کا حدودِ اخلاق میں رہ کر خوشنما لباس زیب تن کرنا اور آرائش وزیبائش کرنا عین اسلام ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ"(۱)۔

"بے شک اللہ تعالیٰ جمیل (خوبصورت) ہے اور جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے"۔

ایک روایت میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ"(۲)۔

"اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ بندے پر اس کے انعام واکرام کا اثر نمایاں ہو"۔

امام بخاری نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں(۳):

"كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ واشْرَبْ ما شِئْتَ ما أَخطأتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيْلَةٌ"۔

---

(۱) صحیح مسلم: للإیمان/تحریم الکبر وبیانہ، رقم: (۱۴۷)، ابن ماجہ: الدعاء/امام احمد: (۴/۱۳۳-۱۳۴)۔

(۲) مسند امام احمد: (۲/۳۱۱، ۴/۴۳۸)، ترمذی: الأدب/ باب ۵۴، رقم: ۲۸۱۹۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، دیکھیے غایۃ المرام: ۷۵۔

(۳) صحیح بخاری: کتاب اللباس کے شروع میں۔ مسند امام احمد: (۲/۱۸۱)، ابن ماجہ: کتاب اللباس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تک فضول خرچی یا تکبر کا شائبہ نہ ہو، حسب خواہش کھاؤ پیو پہنو"۔

اللہ تعالیٰ بندے کی باطنی آلودگیوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کو بھی پسند کرتا ہے۔ اس لیے اس نے نماز کے اوقات میں اچھے لباس جس میں ناشائستگی کا شائبہ نہ ہو، زیب تن کر کے اپنی عبادت کی دعوت دی ہے۔ ارشاد ہے: ﴿يَابَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ، قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَ الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ "اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو اور کھاؤ پیو، اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اے محمد! آپ کہہ دیجئے کہ کس نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی زینت، اس کی پاکیزہ اشیاء اور رزق کو حرام ٹھہرا دیا ہے جب کہ انہیں اپنے بندوں ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے"۔ [الأعراف:۳۱-۳۲]

مذکورہ آیات کریمہ واحادیث شریفہ سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ لباس، زیب وزینت اور آرائش وزیبائش کی مخالف نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ عورت مرد کی مشابہت سے گریز کرے اور مرد عورت کی مشابہت سے۔ ابوداود میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ"[1]۔ "رسول اکرم ﷺ نے نسوانی لباس پہننے والے مرد اور مردانہ لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے"۔

اور بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ

(۱) ابوداود: كتاب اللباس، باب في لباس النساء، رقم: (۴۰۹۸)، علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ "(۱) "اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"۔

معلوم ہوا کہ عورتیں خوبصورت لباس ضرور زیب تن کریں، اپنی آرائش وزیبائش پر ضرور دھیان دیں لیکن لباس تقویٰ کو فراموش نہ کریں اور ایسا نہ ہو کہ مردوں کے لباس عورتیں اپنا لیں اور عورتوں کے لباس مرد۔ جیسا کہ آج کے ماحول کا مطالعہ کر کے کسی نے کہا ہے اور بالکل حق کہا ہے۔

عورتیں پہنتی ہیں پتلون اور مرد پہنے ہوئے غرارہ ہے

پھر جس لباس کے زیب تن کرنے سے عورت کا جسمانی ڈھانچہ ہی بدل جائے اور عریانیت نمایاں ہو تو ایسا لباس زیب تن کرنے والی عورت شریعتِ اسلامیہ کی نگاہ میں سخت لعنت اور وعید کی مستحق ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيْلَاتٌ لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَرِيْحُهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ"(۲) "لباس پہننے کے باوجود ننگی رہنے والی (یعنی باریک لباس پہننے والی) مردوں کی طرف خود مائل ہونے والی اور مردوں کا رجحان (نازو ادا سے) اپنی طرف پھیرنے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے سفر کی مسافت سے بھی آئے گی"۔

---

(۱) بخاری: كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال (۵۸۸۵)، ابوداود: (۴۰۹۷)، ترمذی: (۲۷۸۵)، ابن ماجہ: (۱۹۰۴)۔

(۲) موطا مالک: كتاب الجامع، باب مايكره للنساء لبسه من الثياب، رقم: (۲۶۵۲)، نیز صحیح مسلم: كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، رقم (۲۱۲۸) میں یہ حدیث وارد ہے، لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: "ایسی عورتوں کے سر بختی اونٹ کے مانند ہوں گے"۔ (یعنی بال کو طرح طرح کے اسٹائل سے سجاتی ہوں گی) اور اس روایت میں پانچ سو سال کی مسافت کے بجائے "اتنی اتنی دوری" کے الفاظ آئے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث نبوی ﷺ کے پیش نظر باریک یا غیر اخلاقی لباس اور نامناسب حرکات وسکنات کا ارتکاب کر کے عورت یا تو جہنم کے بھیانک عذاب میں خود کو دھکیل دے یا غیر اخلاقی لباس اور نامناسب حرکات وسکنات سے نفرت اور ان سے دوری اختیار کر کے جنتی عورتوں کی فہرست میں اپنے نام درج کرا لے۔

مولانا ابوالأعلیٰ مودودیؒ سورۃ الأعراف آیت ۲۶ میں مذکور الفاظ ''لباس التقوی'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''انسان کے لیے لباس کا صرف ذریعۂ ستر پوشی اور وسیلۂ زینت وحفاظت ہونا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ فی الحقیقت اس معاملہ میں جس بھلائی تک انسان کو پہنچنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اس کا لباس تقویٰ کا لباس ہو۔یعنی پوری طرح ساتر ہو، زینت میں بھی حد سے بڑھا ہوا نہ ہو، یا آدمی کی حیثیت سے گرا ہوا نہ ہو، فخر وغرور اور تکبر وریا کی شان لیے ہوئے نہ ہو، اور پھر ان ذہنی امراض کی نمائندگی بھی نہ کرتا ہو، جن کی بنا پر مرد زنانہ پن اختیار کرتے ہیں، عورتیں مردانہ پن کی نمائش کرنے لگتی ہیں اور ایک قوم دوسری قوم کے مشابہ بننے کی کوشش کر کے خود اپنی ذلت کا زندہ اشتہار بن جاتی ہے''۔ (۱)

۱۲- بیوٹی پارلر:

جیسا کہ اس سے پہلے بتایا گیا کہ شریعتِ اسلامیہ آرائش وزیبائش اور زیب وزینت اختیار کرنے سے عورتوں کو نہیں روکتی۔لیکن اس کے لیے بیوٹی پارلر کی وبا جو ہمارے درمیان پھیل چکی ہے جہاں بسا اوقات مرد بھی خدمت سرانجام دیتے ہیں، یہ شریعتِ اسلامیہ کے نزدیک کوئی مستحب امر نہیں بلکہ یہ بھی ہمارے معاشرہ کی غیرت پر ایک بدنما دھبہ ہے۔

دیہات کے علاقے تو الحمد للہ اس وبا کی لپیٹ سے ابھی محفوظ ہیں لیکن شہروں میں یہ وبا

(۱) تفہیم القرآن جلد دوم ص: ۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام ہو چلی ہے. وہاں دوشیزائیں یا جوان عورتیں جب تک اپنا میک اپ کسی بیوٹی پارلر میں نہیں کرا لیتیں ان کے حسن و جمال کے نکھار کا حق ادا نہیں ہوتا. ہم اس سلسلہ میں اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے اسلامی بہن ثریا بتول علوی (پروفیسر گورنمنٹ کالج برائے خواتین، لاہور پاکستان) کی تحریر سے چند اقتباسات من وعن ذیل میں نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہیں، وہ لکھتی ہیں:

''ہمارے ہاں جو بیوٹی پارلروں، فیشن شوز، ورائٹی شوز وغیرہ کی وبا چل نکلی ہے، جن کا مقصود و مدعا ہی صرف یہ ہے کہ آرٹ و ثقافت کے نام پر عورت کو صرف آرائش و زیبائش اور میک اپ پر ہی لگا دیا جائے. گھر سے نکلنے سے پہلے گھنٹہ بھر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی رہے. مختلف رنگوں اور مختلف زاویوں سے اپنے آپ کو پرکھتی رہے کہ کہاں بناوٹ میں کمی رہ گئی ہے، کہاں دلکشی اور رعنائی میں کوئی خامی ہے. پھر باقاعدہ بیوٹی پارلر جا کر ہر موقع کی مناسبت سے میک اپ کرانا، میڈیکل کالج کی طالبات کا ہر روز بیوٹیشین سے میک اپ کرانا، (خیال رہے کہ میڈیکل کی پڑھائی سب سے مشکل ہوتی ہے) اگر وہ طالبات اسی غرض کے لیے باقاعدہ بیوٹیشین (خوبصورت میک اپ کرنے والا) کی خدمات سے فائدہ اٹھاتی ہیں تو اندازہ کریں یہ مرض ہمارے معاشرے میں کتنا بڑھتا چلا جا رہا ہے. یہ خواتین باقاعدہ مغرب میں میک اپ کرنے کا فن سیکھ کر آتی ہیں اور اب وہ یہاں اپنے ادارے قائم کرتی ہیں. لاہور کے ہر بازار، ہر کونے اور گلی میں آپ کو بیوٹی پارلر ملے گا، ماڈلنگ کو باقاعدہ فن کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے[1].

(۱) چونکہ مصنفہ پاکستانی ہیں اس لیے لاہور کا ذکر کیا ہے، ورنہ ہندستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں بیوٹی پارلر کی وبا پھیل چکی ہے. ممبئی، دہلی، کلکتہ، مدراس، بنگلور، حیدرآباد، لکھنؤ جیسے بڑے شہروں میں تو جگہ بہ جگہ بیوٹی پارلر کے بورڈ نظر آئیں گے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو تین سال کی بچیاں دلہنوں کی طرح فل میک اپ کرتی ہیں اور پھر پوچھتی ہیں: ''میں چھوہنی لگ رہی ہوں'' تو اس وقت میں اپنے آپ کو مجرم سمجھنے لگتی ہوں کہ ہم ان کو دین کی تعلیم نہ دے سکے. ٹی وی اور وی سی آر کے ماحول نے یہ خناس ان کے ذہنوں میں بھر دیا ہے کہ بس خوبصورت بننا ہی ہمارے لیے مقصدِ اولین ہے. ایسے ہی ستر و حجاب اور پردہ کی تمام بندشیں پڑی کی پڑی رہ جاتی ہیں، اور پھر خوبصورت لگنے کا سودا ہی ہماری خواتین سے وہ کچھ کروا رہا ہے جو مغربی عورت کرتی ہے. وہی دلکش ادائیں، وہی چال ڈھال، وہی بالوں کے اسٹائل، وہی انداز گفتگو، وہی نیم عریاں لباس، وہی خوشبوؤں میں بسی، نگاہوں میں بے باکی اور مردوں کے لیے فتنہ سامانی...... ایسی ہی خواتین کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: '' مَا تَرَكْتُ مِنْ بَعدِي فِتنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ''. ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا، جو عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ ہو''(1).

ایک جگہ لکھتی ہیں:

'' آج کل اظہار زینت ایک معمول بن چکا ہے، رسم و رواج کی شکل اختیار کر گیا ہے. میری بہنیں غور فرمائیں کہ اگر زنا، فحاشی اور بدکاری ہے اور یقیناً ہے تو پھر اظہارِ حسن و جمال کی آزادی و بے راہ روی جیسے امور جو زنا کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں وہ کیوں نہ حرام اور ممنوع ہوں. بازاروں اور سڑکوں پر عریاں پنڈلیوں، بازوؤں اور سینوں کی نمائش کرتے پھرنا، پہلوؤں اور رانوں کو ظاہر کرنا، چہرہ، آنکھوں اور دانتوں کی آرائش و زیبائش کا اہتمام کر کے دعوتِ نظارہ دینا، سجائے بنائے بالوں کے ساتھ برہنہ سر پھرنا، بتایئے فاسق و فاجر رقاصہ اور ایک باشرع و باحیا پرہیزگار عورت میں کیا فرق رہ گیا ہے؟ ویسے بھی جو آج کل کا

---

(1) صحيح بخاري: كتاب النكاح، باب ما يتقىٰ من شؤم المرأة، (٥٠٩٦). صحيح مسلم : كتاب الذكر والدعاء والتوبة، باب أكثر أهل الجنة الفقراء. (٢٧٤٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میک اپ ہے، ناخنوں کو حد سے بڑھا کر سرخ رنگ لینا، گویا درندے کے پنجے ہوں جو ابھی تک اپنے شکار کے خون سے آلودہ ہیں یا بندروں اور کتوں کی طرح نیلگوں، چمکدار، یا کالی سیاہ پلکیں بنانا، گہرے سرخ رنگ کی لپ اسٹک لگانا، گویا ابھی ابھی خون پیا ہے، دراصل فطری حسن کو مسخ کرنے والی چیزیں ہیں جسے بدبصورتی اور مسخ فطرت اور چھچھورے پن کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا''۔(۱)

۱۳۔لڑکیاں اور ٹیلی فون:

''اس دوشیزہ کی شرمناک آنکھیں زار وقطار آنسو بہار تھیں، وہ کہہ رہی تھی: ٹیلی فون پر بات چیت کی ابتدا ہوئی اور سلام دعا سے گزرتی ہوئی یہ گفتگو عشق ومحبت کی سرحد میں داخل ہوگئی. وہ بڑے مخلصانہ انداز میں مجھ سے ہم کلام ہوا کہ واقعی اس کے اندر سچی محبت وچاہت ہے اور یقیناً مجھ سے شادی کر کے میرے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنے میں اسے حقیقی خوشی نصیب ہوگی. اس نے میری شکل وصورت دیکھنے کی خواہش ظاہر کی لیکن میں نے ٹیلی فون پر اس کی بات کو مسترد کردیا. میرے اعراض کرنے پر اس نے ٹیلی فون پر مجھ سے بات نہ کرنے کی دھمکی دی؛ چونکہ میں بھی اس کے دامنِ محبت میں پھنس کر اس کی چاہت کی اسیر بن چکی تھی اس لیے ٹیلی فون پر اس سے قطع تعلقی بہرحال میرے چین وسکون میں بہت بڑا خلل تھا. میں ہار گئی اور ایک معطر وحسین محبت نامہ میں اپنا فوٹو اس کی خدمت میں روانہ کردیا اور اس طرح ٹیلی فون پر ہنسی مذاق اور گفت وشنید کے ساتھ ساتھ باہم خط وکتابت کا باضابطہ آغاز ہوگیا...... ایک مرتبہ اس نے ایک تجویز پیش کی کہ میں اس کے ہمراہ گھر سے باہر نکلوں، میں نے اس کی تجویز منظور نہیں کی بلکہ سختی سے اس کا انکار کردیا. اس نے دھمکی دی کہ اگر میں نے اس کی بات نہیں مانی تو وہ میری تصویر اور باہمی خطوط کے راز فاش کردے گا؛

(۱) اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ. پروفیسر ثریا بتول علوی ص ۱۹۰-۱۹۲. دارالکتاب والسنۃ، پاکستان ۲۰۰۱ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ہمارے درمیان عشق ومحبت کی باتیں جو ٹیلی فون پر ہوئی ہیں وہ بھی بطور ثبوت اس کے پاس ریکارڈ ہیں اس خوف سے کہ کہیں یہ راز میرے گھر والوں پر فاش نہ ہو جائے میں اس کے ساتھ نکلنے کو تیار ہوگئی اور سوچا کہ جلد ہی گھر واپس ہو جاؤں گی...... گھر واپس تو ہوگئی لیکن میں اس وقت عار (Pregnancy) لے کر لوٹی...... میں نے اس سے جلد از جلد شادی کرنے کو کہا لیکن اس نے انتہائی حقارت آمیز لہجہ میں جواب دیا: ''میں بدکار اور فاجرہ لڑکی کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی قائم نہیں کرسکتا، جو لڑکی اس طرح اپنی عفت وعصمت کا سودا کرسکتی ہے اس پر کیا بھروسہ؟!''

قارئین حضرات! ٹیلی فون کے ذریعہ رونما ہونے والے اس حیاسوز واقعہ کا آپ نے مطالعہ فرمایا، جسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن المانع نے اپنی کتاب " الغيرة على المرأة " میں نقل کیا ہے. اس قسم کے واقعات ہمارے معاشرے میں آئے دن رونما ہوتے ہیں. خصوصاً ان گھرانوں میں جہاں جوان لڑکیوں کو ٹیلی فون سے بات چیت پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہوتی.

گھر میں ٹیلی فون کو لڑکیوں کے حوالے کر دینا یا انہیں فون ریسیو کرنے کا عادی بنا دینا بھی ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک زندہ مثال ہے. ہوتا یہ ہے کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کسی طرح سے ایک دوسرے کا فون نمبر حاصل کر لیتے ہیں اور موقع مناسب سمجھ کر باتیں کر کے اگلا پروگرام سیٹ کر لیتے ہیں. اس طرح انہیں پیار ومحبت کے نام پر شرم وحیا کی تمام دیواریں پھلانگنے کے سنہری مواقع فراہم ہو جاتے ہیں.

سچا واقعہ ہے کہ کانفرنس ٹیلی فون بوتھ پر کام کرنے والے ایک نوجوان نے ایک لڑکی سے ٹیلی فون پر بات کی. لڑکی نے اس سے کچھ اس طرح ہنسی مذاق کے انداز میں گفتگو کیا کہ وہ نوجوان اس پر عاشق ہوگیا اور پھر بار بار موقع مناسب سمجھ کر ٹیلی فون نمبر ڈائل کرنے لگا. ادھر لڑکی بھی اس کے ساتھ کھل کر باتیں کرنے لگی اور بات بہت آگے بڑھ گئی...... لڑکا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کے اندر ایک دوسرے کی چاہت اس قدر شدت اختیار کرگئی کہ وقتاً فوقتاً جب تک ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے بات چیت کر کے شیریں فرہاد کی سنت کو کچھ شہ نہ دے لیتے اور تخیلاتی پروازیں جب تک اڑان نہ بھرتیں لڑکے کو چین ملتا نہ لڑکی کو قرار...... ایک روز اچانک بھائی نے اپنی بہن کے ہاتھ سے ٹیلی فون لے کر باتیں سننا شروع کردی، ٹیلی فون بوتھ سے بات کرنے والے لڑکے کو جب احساس ہوا کہ لڑکی فون پر نہیں ہے فوراً لائن کاٹ دیا. لڑکی کا بھائی حقیقتِ حال سے واقف ہوگیا اور ٹیلی فون ایکسچینج سے ابھی ابھی آنے والے فون کا نمبر طلب کیا اور فوراً ٹیلی فون بوتھ پر پہنچ گیا. مجرم ہوا س باختہ تھا اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا. لڑکی کے بھائی نے ٹیلی فون بوتھ کی ساری مشین اور کمپیوٹر زتوڑ پھوڑ دیں اور اس نوجوان کی اچھی خاصی دھلائی بھی کردی.

ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں اس سے انکار بہر حال فضول ہے. لیکن لڑکی کے بھائی کی غیرت اس وقت زیادہ مناسب تھی جب وہ فون پر اپنی بہن کو کھلی آزادی نہ دیتا یا اس طرح کی بات چیت کی آزادی پر حادثہ کے وقوع سے قبل ہی کنٹرول کرتا. لیکن اس فون سے پیدا ہونے والی برائیوں کا سدِ باب وہی شخص بن سکے گا جو اس زمانہ میں عشق ومحبت کے جھوٹے جال پھیلانے والوں کی بے حیا کارکردگیوں پر شدید غیرت کی نظر رکھتا ہے.

سرپرستوں کی موجودگی میں گھر کی جوان دوشیزہ کے نام سے آنے والا فون جو کسی سہیلی کے بہانے آتا ہے، ضروری نہیں کہ فون کرنے والی سہیلی ہی ہو؛ بلکہ وہ کسی نوجوان کا ہتھکنڈہ بھی ہوسکتی ہے جس کے ذریعہ گھر میں محجوب دوشیزہ سے گفتگو آسان ہوجاتی ہے، اور اس زندگی کے نشیب وفراز سے وہی سرپرست آگاہ ہوسکتے ہیں جو باغیرت ہیں. ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ گھر کے سرپرست حضرات تو ہمہ وقت گھر میں ٹیلی فون سے چپکے نہیں رہ سکتے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے، اس لیے اس ٹیلی فون سے پیدا ہونے والی برائیوں و بے حیائیوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ کے لیے کیا طریقہ استعمال کیا جائے؟...... یقیناً یہ بہت اہم بات ہے. ٹیلی فون سے پیدا ہونے والی برائیوں کے سدِّ باب کے لیے باغیرت آدمی کے پاس بہت سارے طریقے ہیں جنہیں وہ بروئے کار لاکر اس فتنہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں، اس سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں. احتیاطی تدابیر باغیرت لوگ خود اختیار کر سکتے ہیں بلکہ کرنے والے کرتے ہیں. اور اس کا سب سے مفید طریقہ یہی ہے کہ گھر کا ماحول دینی بنایا جائے اور نوجوان لڑکیوں پر کڑی نگاہ رکھ کر ان کی مثبت اور خالص اسلامی تربیت کی جائے، اور حتی الامکان انہیں ٹیلی فون سے دور رکھا جائے.

۱۴- فیشن پرستی:

قرآن کریم نے نبی ﷺ کی زندگی کو بہترین آئیڈیل اور اسوۂ حسنہ بتایا ہے. ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

''تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) میں بہترین نمونہ ہے''. [الاحزاب:۲۱]

گو بات چیت، ہنسی مذاق، علم وہنر، کھیل کود، رہن سہن، وضع قطع، شہسواری وفوجداری غرض زندگی کے ہر موڑ کے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے. بچپن سے جوانی تک اور تمغۂ نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد سے زندگی کی آخری گھڑی تک آپ ﷺ کی زندگی خواہ انفرادی حیثیت سے ہو یا اجتماعی اور ازدواجی حیثیت سے، سب یکساں طور پر ہمارے لیے بہترین آئیڈیل ہے. آپ کی زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں جو بشری تقاضوں سے منحرف ہو. اور یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم دانشوران بھی تاریخِ انسانی میں جب اہم شخصیات کے حالاتِ زندگی کا بغور مطالعہ شروع کرتے ہیں تو ان کی جگرسوزی اور دماغ پاشی کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے علاوہ کسی اور کی زندگی ایسی نہیں گزری جو ہر انسان کے لیے قابلِ تقلید واتباع ہو سکے. آپ ﷺ کے بارے میں مفکرین ودانشوران کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثبت افکارات ونظریات اس قدر کثرت سے ہیں کہ انہیں قلمبند کرنے کے لیے کافی اوراق درکار ہوں گے۔

لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کو اپنا اسوۂ حسنہ بنانے کے بجائے غیر معیاری اور بے غیرت لوگوں کو اپنا ہیرو تسلیم کرلیا، آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے بجائے دیگر اقوام کے کلچر کو اپنانے پر فخر محسوس کرنے لگے، اسلامی اقدار وروایات کے مقابلے میں مغربی اقدار وروایات کے شیدا اور اس کی تہذیب پر فریفتہ ہوگئے اور اب ہماری نسلیں رسول اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کے بجائے میڈونا اور مائیکل جیکسن کی پرستار بن گئیں۔

ہمارے معاشرے میں فیشن پرستی کی وبا جو چل پڑی ہے، یہ بھی فقدانِ غیرت کی واضح علامت ہے کہ اسلامی تشخص معاشرے سے ناپید ہوتا جارہا ہے، لیکن کسی کی ایمانی غیرت جوش میں نہیں آرہی ہے تاکہ معاشرہ کو اس بلا سے پاک کرے جو مسلم سوسائٹی کی ایمانی قوت کو کمزور کررہی ہے. آج نیا طبقہ فیشن کے اس طرز کو اپنانے میں مگن نظر آرہا ہے جو کل اس نے کسی فلمی ہیرو یا ہیروئن کو کرتے دیکھا تھا. وہی لباس اسے محبوب اور پسندیدہ ہے جو ملکی یا مغربی ایکٹر یا ایکٹرس زیب تن کررہے ہیں خواہ وہ لباس غیر اخلاقی وحیاسوز کیوں نہ ہو۔

زیادہ تعجب خیز اور افسوسناک بات تو یہ ہے کہ دوسری اقوام فیشن پرستی اور اندھی تقلید کی گمراہی سے اپنے آپ کو ہوشیار کررہی ہیں لیکن ہم ہیں کہ فیشن میں اندھا دھند مال وجائداد خرچ کررہے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے قیمتی سرمایہ یعنی غیرت کو بیچ کر عصمت وعفت پر لگنے والے قدغن کا سامان بہم پہنچارہے ہیں. ذیل میں مذکور ٹیلی گرام کا مطالعہ فرمایئے جو مشہور خبر رساں ایجنسی ''رائٹر'' نے ۱۰/اکتوبر ۱۹۶۰ء کو روم سے فیشن کی دنیا کے نام کیا تھا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- فیشن کو اپنے اوپر اس قدر مسلط نہ کرو کہ اپنی تہذیب اور نام ونشان ہی کو فراموش کر بیٹھو۔
۲- فیشن کا استعمال کسی آلے اور ذریعہ کی طرح اتنی شدت سے نہ کرو کہ دل کو فرحت وشادمانی بخشنے کے لیے جیسے اس کے علاوہ کوئی دوسرا ذریعہ ہی نہیں ہے۔
۳- اپنے استعمال کے ملبوسات کو ہمیشہ پاک صاف رکھنے کی کوشش کرو۔
۴- اپنے جسم اور اپنی روح کے اندر ایسی کسی چیز کو ضرور لائق اعزاز رہنے دو، تاکہ ایک کی عظمت دوسرے کی عظمت کے لیے آئینہ ہو۔
۵- اپنے سے بہتر لباس استعمال کرنے والوں سے حسد نہ کرو۔
۶- ایسے کپڑے نہ پہنو جس سے تمہارے پڑوسیوں کو حیرانی ہو۔
۷- اپنی ایسی پوشاک ضائع نہ کرو جس کی دوسروں کو حاجت ہو۔
۸- فیشن کی لپیٹ میں آکر اپنے بجٹ کا استعمال اپنی ضرورت سے زیادہ نہ کرو، ورنہ خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دو گے۔
۹- عمدہ ملبوسات پر دیوانہ وار نہ گرو، دوسروں کی پوشاک سے حیرت زدہ ہو کر ان کا سوال نہ کر بیٹھو۔
۱۰- جدید ترین فیشن اور نئے نئے اسٹائل کی ٹوہ میں ایسے وقت میں نہ پڑو، جب کہ لوگ سوکھی روٹی کو ترس رہے ہوں۔

معلوم ہونا چاہئے کہ انگلش فیشن کی ترویج واشاعت درحقیقت مالی واخلاقی بحران پیدا کرنے کے لیے یہودیوں کی ایک زبردست عالمی سازش ہے. اس لیے عادات واطوار، زیب وزینت اور پوشاک میں انگلش فیشن کو ترجیح دینا (جیسا کہ آج ہمارے معاشرے میں رائج ہے) سماجی ومعاشرتی اور دینی واخلاقی تباہی ہے اور خاص طور سے جب خواتین اس بھیانک فیشن کی نذر ہو جائیں تو پھر معاشرہ کی تباہی وبربادی لازم آتی ہے اس لیے باہوش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وباغیرت معاشرہ کو بخوبی آگاہ ہو جانا چاہیے.

۱۵-فلم بینی اور تقریبات میں شرکت:

ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال یہ بھی ہے کہ ایک آدمی اپنی جوان بیوی کے ساتھ پلان بنا کر سینما ہال کی طرف نکلتا ہے اور وہاں بہت سارے اجنبی مردوں کے ساتھ حیا سوز تصاویر دیکھتا اور فلمی فحش گانے سنتا ہے. ساتھ میں موجود بیوی کو بھی ان تصاویر اور فحش گانے سے لطف اندوز ہونے کی ترغیب دلاتا ہے. اسی طرح کسی تقریب یا پارٹی میں بیوی کے ساتھ شامل ہوتا ہے اور اجنبی نگاہوں سے اپنی بیوی کو گھائل کراتا ہے. ظاہری بات ہے ایسی جگہوں پر تقویٰ شعار اور غیرت وحمیت کے پاسدار لوگوں کا اجتماع تو ہوتا نہیں جو کسی شوخ حسینہ پر نگاہ پڑتے ہی استغفراللہ کا ورد کرتے ہوئے اپنی نگاہیں پست کرلیں، بلکہ یہاں تو سج دھج کر آنے والی بیگمات کا استقبال ہی ہوسناک نگاہوں کے تابڑ توڑ حملوں سے ہوتا ہے.

بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیوی پارٹی میں شرکت کرتے کرتے اجنبی مردوں کے ساتھ بے تکلف ہو جاتی ہے اور شوہر کی بے غیرتی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دیگر چھچھاتی ہوئی جوانی سے شیطانی رشتہ قائم کرلیتی ہے. نتیجتاً شوہر کو اپنی بیوی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے. کیونکہ بیوی اپنے شوہر کو انگوٹھا دکھا کر دوسرے جوان کے ساتھ اپنا ازدواجی رشتہ قائم کرلیتی ہے. ایسے ہی شوہر بھی دوسرے کی بیوی کے ساتھ غیر شرعی شادی کرلیتا ہے. تقریبات میں شرکت کرنے والے جوان مردوں اور عورتوں کے ناجائز تعلقات کے بارے میں اخبارات میں بارہا کچھ نہ کچھ شائع ہوتا رہتا ہے، یہ سب معلوم ہونے کے باوجود لوگوں کو اس قسم کی تقریبات میں اپنی بیویوں کے ہمراہ شرکت کرنے میں کوئی تردد نہیں ہوتا، نہ معلوم اپنی بیوی کی عفت عصمت پر ان کی غیرت کس برفیلی چٹان میں دب کر منجمد ہوگئی ہے کہ فلم بینی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پارٹی میں شرکت کے بھیانک نتائج کے مشاہدے کے باوجود انہیں کچھ ہوش نہیں آتا.

کتاب "حضارۃ الإسلام" (۴۷س ۴ ص ۹۹) میں تقریبات میں شرکت کرنے والے میاں بیوی کے تعلق سے ایک واقعہ مذکور ہے. ہم اس کا خلاصہ ذیل میں نقل کر رہے ہیں تاکہ تقریبات یا پارٹیوں میں بیویوں کو زیب وزینت سے آراستہ کرکے شریک ہونے والے شوہروں کو اس واقعہ سے درس عبرت حاصل ہو.

"فلوریڈا میں ایک شخص اپنی جوان بیوی کے ہمراہ ایک تقریب میں کثرت سے شرکت کرتا تھا، پارٹی میں شریک ہونے والے ایک ڈاکٹر کی اس کی بیوی کے ساتھ جان پہچان ہوگئی. ڈاکٹر اور پارٹی میں شریک ہونے والے کی بیوی ایک دوسرے کو دل وجان سے چاہنے لگے اور پیار ومحبت کا یہ معاملہ دن بدن ان کے مابین آگے بڑھتا گیا. بالآخر بیوی اور جوان ڈاکٹر شادی کرنے پر متفق ہوگئے. لیکن بیوی کے لیے اپنے پرانے شوہر کو چھوڑنا کٹھن تھا کیونکہ اس کا شوہر اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا، پھر اس کے بدن سے دو نونہال بچے بھی تھے...... ڈاکٹر نے عورت کو بہلا پھسلا کر شوہر اور دونوں بچوں کے کھانے میں زہر دے کر انہیں مار دینے پر راضی کرلیا اور اس کی خوب ہمت افزائی کی. بیوی نے ایسا ہی کیا، شوہر اور دونوں بچوں کے کھانے میں زہر دے کر انہیں ہمیشہ کی نیند سلادیا، اور اپنے عاشق کے ساتھ گاڑی میں سوار ہوکر بھاگ کھڑی ہوئی. پولیس والوں نے بچوں کی قاتل بیوی اور اس کے عاشق کا تعاقب کیا. وہ دونوں شارع عام کے قریب وادی کے ایک گڑھے میں جلے بھنے پائے گئے. کیوں کہ بھاگتے ہوئے ان کی تیز رفتار گاڑی سڑک سے پھسل کر گڑھے میں جاگری تھی اور انجن پھٹنے کی وجہ سے گاڑی نذر آتش ہوگئی تھی. چنانچہ ان کے اس برے کرتوت کا بدلہ فوراً مل گیا". سچ ہے:

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کا ایک واقعہ محمود مہدی استانبولی نے اپنی کتاب ''تحفۃ العروس'' (ص ۳۵۴) میں بیوی کے ہمراہ فلم دیکھنے والے ایک شوہر کے متعلق قلمبند کیا ہے. ہم ذیل میں اس کا اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں تا کہ فلموں، ڈراموں یا دیگر حیاسوز پروگراموں میں بیویوں کے ساتھ شرکت کرنے والے شوہروں کو اپنی بیویوں پر غیرت آئے اور اس سے ہوش کے ناخن لیں .

موصوف لکھتے ہیں:

''ایک دیہاتی شخص اپنی جوان خوبصورت بے پردہ بیوی کے ساتھ فلم دیکھنے کے لیے رات میں نکلا . وہ اپنی بیوی کے حسن و جمال پر لوگوں کے سامنے بڑا ناز اں تھا. فلم کا شو ختم ہونے کے بعد اس نے ایک لیموزین کرایہ پر کیا اور میاں بیوی دونوں گاڑی میں بیٹھ کر گھر کو روانہ ہو گئے. ڈرائیور نے جو اس کی بے پردہ بیوی کے حسن و جمال کو دیکھا تو اس کے دل میں شیطانی شرارت سوجھی اور اندر ہی اندر اس شخص کی بیوی کو حاصل کرنے کی ترکیب کرنے لگا. ڈرائیور بیچ راستہ میں گاڑی خراب ہونے کا بہانہ بنا کر گاڑی سے نیچے اتر پڑا، تھوڑی دیر کے بعد شوہر سے کہا: اگر آپ اتر کر گاڑی کو پیچھے سے تھوڑا سا دھکا لگا دیں تو ممکن ہے گاڑی اسٹارٹ ہو جائے. شوہر نے اتر کر گاڑی کو دھکے لگانا شروع کیا، ڈرائیور نے فوراً گاڑی اسٹارٹ کی اور بیوی کو لے کر فرار ہو گیا. بے چارہ شوہر ٹکٹکی لگائے گاڑی کو تکتا رہ گیا اور ڈرائیور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا. سچ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے:

﴿وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ﴾

''اللہ تعالیٰ ان پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں''.

[آل عمران:۱۱۷]

بیوی کو زیب و زینت اور بناؤ سنگار کرا کے اسے بے پردہ فلم دکھانے لے جانے یا کسی تقریب میں اس کے ساتھ شرکت کرنے کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں جو بے حیائیاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظر عام پر آئی ہیں، ان سے کوئی غیرت مند شخص انکار نہیں کر سکتا. آخر ایسی جگہوں پر حاضری دینے والے افراد معاشرہ میں بے حیائی و بدکاری کیوں نہ پھیلائیں جب کہ وہاں عفت وعصمت کو ملیامیٹ کر دینے والے تمام اسباب مہیا ہوتے ہیں. حیا سوز مناظر اور حرکتیں دیکھنے کو ملتی ہیں، فحش گانے سنے جاتے ہیں، غیر اخلاقی پوشاک میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے. آخر معاشرے میں بے حیائی و بدکاری اور انارکی پھیلانے کی تیاریاں ان ہی مقامات پر تو کرائی جاتی ہیں. ایسی صورتحال میں معاشرہ ان برائیوں کی زد میں نہ آئے، ناممکن ہے.

تعجب تو اس وقت ہوتا ہے جب پڑھے لکھے مہذب کہلانے والے لوگ بھی فلم بینی اور فیملی کے ہمراہ تقریبات میں شرکت کو اپنی شان سمجھتے ہیں. دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ دکان یا آفس سے فون پر بیوی کو آگاہ کر دیتے ہیں کہ آج رات فلاں ہال میں پکچر دیکھنے چلنا ہے یا فلاں تقریب میں شرکت کرنی ہے اس لیے تم اچھی طرح بناؤ سنگار کر کے تیار رہنا...... اس قسم کے لوگ اپنے آپ کو ایڈوانس فیملی کا نام دیتے ہیں. بیوی کے ساتھ ساتھ نوجوان بیٹی کو بھی لے جاتے ہیں، انہیں اپنی بیوی یا بیٹی کی عفت وعصمت کے معاملہ میں تھوڑی سی بھی غیرت نہیں آتی بلکہ عصری تعلیم میں پلنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے اب یہ کوئی عیب کی بات ہی نہیں رہ گئی. ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی یہ ایسی مثال ہے جس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے. علامہ اقبال عصری تعلیم ہی کے پروردہ تھے لیکن جدید تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اس قدر راسخ العقیدہ مسلمان تھے کہ انہوں نے برطانوی حکومت کی طرف سے اسپین کے دورہ کی پیش کش کو محض اس لیے ٹھکرا دی کہ اس میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ سفر کے دوران ان کی بیگم صاحبہ پردہ نہیں کریں گی. عصری تعلیم یافتہ جوانوں کو علامہ اقبال کی عبقری شخصیت سے درس عبرت لینا چاہیے.

فلم بینی اور تقریبات میں بے پردہ عورتوں کے ساتھ شرکت اور وہاں مردوزن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادانہ اختلاط سے امریکی معاشرہ کی جو درگت ہوئی ہے اس سے بھی ہمارے معاشرہ کو عبرت پکڑنی چاہیے. امریکی معاشرہ میں شہوانیت کے عروج اور جنسی بے راہ روی کے جہاں دیگر کئی اسباب ہیں وہیں تھیٹر اور رقص گاہوں کا قیام اوران مقامات پر عورتوں اور مردوں کا حاضری دینا بھی ایک اہم سبب ہے. نتیجتاً ان کی شہوانیت کی آگ بھڑک اٹھی اور اس آگ کے شعلوں کو مزید تیز کرنے کے لیے فلمی دنیا اور رقص گاہوں یا ڈراموں میں برہنہ اور خوبصورت عورتوں کی خدمات حاصل کی گئیں، جس نے پوری قوم کو شہوانیت کی آگ بجھانے کے لیے زنا کاری اور بدکاری کی جہنم میں دھکیل دیا.

چنانچہ امریکی معاشرہ راہِ راست سے ہٹ کر اخلاقی جذام میں مبتلا ہوگیا، اخلاق اور روحانیت کی بنیادیں منہدم ہوگئیں، فحاشی اور زنا کاری کا بازار گرم ہوگیا اور اب ان کے لیے زنا کا ارتکاب کرنا ایسے ہی بن گیا جیسے چائے کا ایک کپ پی لی یا سگریٹ کا ایک کش لے لیا. اس کے لیے فلکٹریوں، کارخانوں، آفسوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، کلبوں، ناچ گھروں اور بازاروں سے لے کر سیاست کے اکھاڑوں، سیر گاہوں، تفریح کے پارکوں اور کھیل کے میدانوں میں حسین وجمیل لڑکیوں کا جال بچھا دیا گیا تاکہ جب بھی جنسی آگ کے شعلے بھڑکیں حسیناؤں کی عفت وعصمت سے فوری بجھالیے جائیں!!

علاوہ ازیں تیز بناؤ سنگار، آرائشِ حسن، نمائشِ جسم، جلوہ نمائی، پرکشش، دلربا اور جاذب نظر بننے کا جذبہ اس قدر فزوں تر ہوا کہ فلمی ہالوں، کلبوں، اسٹیج ڈراموں اور ناچ گھروں کے علاوہ دیگر تقریبات میں بیوی یا گرل فرینڈ کو باریک، تنگ، بھڑکیلے اور نیم عریاں لباس میں ملبوس کرا کے شرکت کرنا پوری سوسائٹی کا جزو حیات بن گیا. اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کسی شوہر کی کوئی خاص عفت مآب بیوی نہ رہی اور نہ ہی کسی بیوی کو کوئی پاکدامن شوہر نصیب ہوسکا. ابھی کچھ ہی دنوں قبل امریکہ کے بشپ اعظم اور دنیائے عیسائیت کے عظیم مبلغ "جمی سواگرٹ"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امریکی ٹیلی ویژن پر بیوی کی موجودگی میں اپنے جنسی گناہوں کا اعتراف کیا(۱) اور برطانیہ کی بننے والی ملکہ ڈیانا نے ٹیلی ویژن پر اپنے خاوند کی موجودگی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے جنسی تعلقات کا بڑی بے تکلفی کے ساتھ اعتراف کیا(۲).

پارٹیوں، فلموں، کلبوں، ڈراموں اور اس قسم کے دیگر پروگراموں میں آزادانہ شرکت ہی کا نتیجہ ہے کہ اکثر امریکی عورتیں اپنے شوہروں سے خیانت کرتی ہیں. ذیل کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ ۵۳ فیصد امریکی خواتین نے خود اقرار کیا کہ وہ اپنے شوہروں سے خیانت کرنے میں کسی قسم کا تردد محسوس نہیں کرتیں اور نہ ہی ان کے شوہر ان سے خیانت کرنے میں کوئی تردد یا ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں. شہوانیت اور جنسی بے راہ روی کے شکار ۲۰ فیصد مردوں نے یہ اعتراف کیا کہ ان کی حیوانیت کا شکار ہونے والی عورتوں نے بذات خود ان سے بدکاری کا مطالبہ کیا تھا''(۳).

افسوس ہے آج کے مسلم جوانوں پر جو ایسے تباہ کن حالات سے آگاہ ہونے کے باوجود پارٹیوں میں بے پردہ بیوی کے ساتھ شرکت کو اپنی عزت وشان سمجھتے ہیں اور انہیں اپنی اس غیر اخلاقی وغیر اسلامی حرکت پر شرم وحیا تک نہیں آتی. ایک زمانہ وہ تھا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے ہی گھر کی چوکھٹ پر کھڑی دیکھ کر غیرت میں آگ بگولہ ہوجاتا تھا کہ کہیں بیوی پر کسی اجنبی کی نگاہ نہ پڑجائے، اور ایک زمانہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اب بیوی کے ہمراہ

---

(۱) اخبار ''تکبیر'' ۱۷/مارچ ۱۹۸۸ء.

(۲) اخبار ''تکبیر'' ۱۶/جنوری ۱۹۹۷ء.

(۳) حالات فوضى، الآثار الإجتماعية للعولمة، عربی ترجمہ: عمران البوجیلہ، ص ۱۱۹/ یوم أن اعترفت أمريكا بالحقيقة، ص ۸۸ تا ۹۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلم دیکھنا یا پارٹی وغیرہ میں شرکت کرنا فیشن سمجھ لیا گیا. مسلم جوانوں کو اسلافِ کرام کی غیرت وحمیت سے اپنی غیرت وحمیت کا موازنہ کر کے اپنی عورتوں کی عفت وعصمت پر غیرت مند ہونا چاہیے. ذیل کی حدیث کا مطالعہ فرمائیے اور اپنی بیویوں پر غیرت کا اندازہ لگائیے.

امام مسلم ہشام بن زہرہ کے غلام ابوالسائب سے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؓ نماز میں مشغول تھے، میں آپ کے نماز پڑھنے تک انتظار کرنے لگا. اتنے میں گھر کے کونے میں رکھی ہوئی لکڑیوں میں سے حرکت کی آواز سنائی دی. میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا. میں سانپ کو مارنے کے لیے دوڑا، ابوسعید خدریؓ نے مجھے اشارہ سے بیٹھنے کا حکم دیا. میں بیٹھ گیا (اور سانپ کو مارنے سے باز آ گیا)، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ایک کوٹھری کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا: یہ کوٹھری دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، ابوسعید خدریؓ نے کہا: اس کوٹھری میں ہمارا ایک جوان رہتا تھا، جس کی نئی نویلی شادی ہوئی تھی. ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف نکلے (اور خندق کی کھدائی چل رہی تھی تاکہ دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کیا جائے) وہ جوان دوپہر کو آپ ﷺ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا. ایک روز آپ سے اجازت طلب کیا، تو آپ نے فرمایا: ”ہتھیار ساتھ میں لے کر جاؤ کیوں کہ تمہارے بارے میں مجھے بنوقریظہ کا خوف ہے (کہ وہ تم پر حملہ نہ کر دیں، بنوقریظہ نے مسلمانوں سے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)“. جوان نے اپنے ہتھیار لیے اور روانہ ہو گیا، جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دروازے پر دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑی ہے. اس نے بیوی کو مارنے کے لیے اپنا نیزہ اٹھایا کیوں کہ اسے شدید غیرت آئی (کہ گھر سے باہر دروازہ پر کیوں کھڑی ہے؟) بیوی نے کہا: پہلے اپنا نیزہ سنبھال لیجئے اور اندر جا کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ میں کیوں نکلی ہوں؟ وہ جوان گھر کے اندر داخل ہوا، دیکھا تو ایک بڑا سانپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا ہے۔(اسی وجہ سے عورت دروازہ تک آنکلی تھی)(۱)

دیکھا آپ نے بیوی کے معاملہ میں صحابیٔ رسول ﷺ کی غیرت وحمیت؟!......کہاں ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کا یہ حال کہ اپنے ہی گھر کی چوکھٹ پر بیوی کو کھڑی دیکھ کر انہیں طیش آجاتا ہے جب کہ بیوی مجبوراً دروازہ تک نکلی تھی، اور کہاں آج کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کہ وہ خود ہی پارٹیوں یا تقریبات میں بے پردہ بیوی کے ہمراہ شرکت کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور فیملی کے ساتھ پلان بنا کر سنیما دیکھنے جاتے ہیں!!

یہ فقدانِ غیرت نہیں تو اور کیا ہے؟......شوہروں اور سرپرستوں کے فقدانِ غیرت ہی کی وجہ سے آج کے مسلم معاشرہ میں خواتین کی جانب سے اسلامی تعلیمات کے خلاف طرح طرح کی آوازیں اٹھ رہی ہیں. کیوں کہ معاشرہ کے افراد پارٹی یا فلم میں ماڈلنگ کے طور پر شرکت کرنیوالے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر پابندی عائد کرنے کے بجائے ان کی بے جا ہمت افزائی کرتے ہیں. میں نے خود ایک مرتبہ اسمبلی انتخاب کے موقع پر مسلم سماج کے ایک محبوب لیڈر (نیتا) کی زبانی دہلی میں ان الفاظ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا:

"ہم مسلمان ہندستان میں کسی بھی قوم سے پیچھے نہیں ہیں، ہماری خوبیوں پر پانی نہیں پھیرا جاسکتا، ہر میدان میں مسلم طبقہ آگے ہے، کرکٹ کے میدان میں اظہرالدین حیدرآبادی کے کارنامے کو حکومت نظر انداز نہیں کرسکتی، فلمی دنیا میں بھی مسلم ہیرو اپنا سکہ جمارہے ہیں...... وغیرہ وغیرہ".

حاضرین -جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی- نعرہ بازی کے ساتھ زوردار تالیاں بجا کر خوب دلچسپی کا اظہار کررہے تھے. گویا ان کی نظر میں غیرمسلموں سے سبقت لے جانا خواہ غیراسلامی میدان ہی میں کیوں نہ ہو، مسلم معاشرہ کی خوبی ہے.

---

(۱). مختصر مسلم للمنذری: کتاب الحیات وغیرھا، باب إیذان العوامر ثلاثاً، رقم (۱۴۹۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا غور کریں! جب مسلم معاشرے کی طرف سے فلمی دنیا یا تعلیماتِ اسلامی سے متصادم دیگر کاموں سے منسلک لوگ اس طرح کی بے جا تعریفات سنیں گے تو کیا وہ ان باتوں کو اپنی مقبولیت پر محمول نہیں کریں گے؟ اور کیا غیر شعوری طور پر مسلم معاشرہ کی طرف سے ان کی ہمت افزائی نہیں ہوگی؟

مسلم معاشرے کی اسی بے غیرتی کی وجہ سے جب غیر اسلامی پیشہ سے جڑے ہوئے افراد کو جائز دنا جائز کی نشاندہی کی جاتی ہے تو وہ جھٹ سے اسلامی تعلیمات کے خلاف زبان درازی کرنے لگتے ہیں اور پھر سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کے افکار ونظریات کے مطابق اسلامی تعلیمات پر بے جا اعتراضات وتاویلات شروع کر دیتے ہیں. حال ہی میں پاکستان کی مسلم اداکارہ زیبا بختیار کی طرف سے ایک سنسنی خیز بیان شائع ہوا ہے جو مسلم معاشرہ کی غیرت کے اوپر ایک زناٹے دار تھپڑ ہے. سعودی عرب جدہ سے شائع ہونے والے روزنامہ ''اردو نیوز'' میں بعنوان ''مولوی اپنے کام سے کام رکھیں......زیبا بختیار کا مشورہ'' ایک خبر شائع ہوئی ہے. اخبار لکھتا ہے:

''ایک انٹرویو میں اداکارہ زیبا بختیار نے کہا کہ فلم ''اذان'' کے نام پر تنقید کرنے والے مولوی تنقید کے ذریعہ سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں. میرا انہیں مشورہ ہے کہ وہ اپنے کام سے کام رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ حلوہ نمکین ہو جائے. اس نے کہا کہ فلم ''اذان'' معاشرے کے رستے ہوئے ناسور کی ایسی کہانی ہے جس میں عیاش لوگوں کو اپنا چہرہ خوبصورت دکھانے کے بجائے مکمل حقائق کے ساتھ موجود ہوگا تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں''(۱)

مسلمان مردوں کے اندر سے فقدانِ غیرت کے سبب ان کی عورتوں نے اب حیا سوز قدم اٹھالیا ہے. آپ نے مذکورہ بے دین اور بے حیائی دبرائی پھیلانے والی اس مسلم اداکارہ

(۱) اردو نیوز، جدہ ۱۸ر جولائی ۱۹۹۹ء بروز اتوار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زبان درازی دیکھ لی۔ ذرا یہ خبر بھی ملاحظہ فرماتے چلیں کہ "۱۹۹۷ء میں عالمی یوم خواتین کے موقع پر' پاکستان وومنز فورم' کے زیر اہتمام مختلف تنظیموں سے وابستہ خواتین نے لاہور کی ایک شارع عام پر رقص کر کے عالمی یومِ خواتین منایا"۔(۱)

اوپر کی خبروں میں آپ نے اس صنفِ نازک کی حیاسوز جرأتمندی کا قولی وعملی نمونہ دیکھا۔ اب تو بہت ساری مسلم خواتین مسلمان مردوں کے اندر اسلامی غیرت وحمیت کی کمی کا مطالعہ کر کے مغربی خواتین کے نقش قدم پر چلنے کے لیے جدو جہد کر رہی ہیں اور اسلامی تعلیمات سے متصادم مطالبات منوانے کے لیے باضابطہ حکومت کو للکار رہی ہیں، اور حکومت پر دباؤ ڈال رہی ہیں کہ عورت چونکہ سماج میں آدھے حصے کا حقدار ہے اس لیے حقوقِ نسواں بحال ہونے چاہئیں اور کسی بھی طرح سے عورت کو مردوں کے مساوی حقوق ملنے چاہئیں؛ چنانچہ ۱۹۹۴ء میں عالمی یومِ خواتین کے موقع پر پاکستان میں مختلف خواتین کی تنظیموں نے حکومت سے درج ذیل مطالبات کیے:

(۱) ایک سے زائد شادیوں پر پابندی عائد کی جائے اور اسے قابلِ تعزیر جرم قرار دیا جائے۔(۲) حدود آرڈی نینس، قانونِ شہادت، وقصاص اور دیت آرڈی نینس منسوخ کیا جائے۔(۳) عورتوں اور مردوں کو تمام امور میں مساوی حقوق دیے جائیں (۲)۔

اگر مسلم معاشرہ کے افراد اسلامی غیرت وحمیت کا پاس ولحاظ نہ رکھیں گے، فلمی دنیا کے نام نہاد مسلمان ایکٹر وایکٹریس کی بے جا ہمت افزائی کریں گے، مسلم خواتین کی حیثیت سے اپنی بیگمات اور بیٹیوں کی تربیت نہ کریں گے اور حدود اسلامی کے اندر رہ کر اپنی خواتین کو تعلیماتِ شرعیہ پر کاربند نہ کریں گے تو پھر عورتوں کی جانب سے ایسے ہی غیر اسلامی

---

(۱) اردو نیوز، جدہ ۱۰/مارچ ۱۹۹۷ء

(۲) جنگ ۹/مارچ ۱۹۹۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبات اور لایعنی و حیاسوز جوابات ہمیں سننے کو ملیں گے اور دن بدن اس قسم کے غیر اخلاقی وغیر اسلامی راستے کھلتے جائیں گے، اور پھر ایک دن ایسا آئے گا کہ پورا مسلم معاشرہ اخلاقی زوال اور انارکی کا شکار ہو جائے گا جب کہ بہت سی جگہوں پر اس کے مقدمات منظر عام پر آچکے ہیں۔

۱۶- عورت کا دائرۂ عمل:

فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال یہ بھی ہے کہ دوسری اقوام کی تقلید واتباع میں مسلم معاشرہ میں بھی اب عورتوں کو گھروں سے باہر ان کی فطرت کے خلاف کاموں کی طرف دوڑایا جانے لگا ہے. مسلم خواتین آزادیٔ نسواں اور مساواتِ مرد وزن کے پرفریب نعرے سے خوش فہمی میں مبتلا ہو کر مردوں کے دوش بدوش کام کرنے میں اپنی آفاقیت و برتری محسوس کرنے لگی ہیں، حالانکہ اس آزادیٔ نسواں یا مساواتِ مرد وزن کی آواز اٹھانے والی تحریکوں یا تنظیموں کے مقصد اصلی کو اگر وہ جان جائیں تو ہرگز گھر کی چہار دیواری سے باہر مردوں کے کاموں کو اپنے سر قبول نہ کریں۔

یورپی ممالک میں جب صنعتی انقلاب برپا ہوا تو وہاں بڑی تعداد میں فیکٹریاں وجود میں آئیں اور اس کے لیے بڑی تیز رفتاری سے کام کیا گیا. ان فیکٹریوں میں کام کرنے کے لیے مردوں کی تعداد ناکافی ہو گئی اور اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا کہ عورتوں کو بھی کسی بہانے فیکٹریوں میں کام کے لیے گھروں کی چہار دیواریوں سے باہر لایا جائے؛ چنانچہ ۱۷۹۲ء میں ایک انگریز خاتون میری وولٹس نے ''وِنڈ کیشن آف دی رائٹس آف وومن'' (Vindication of the Rights of Women) کے نام سے کتاب لکھ کر پہلی دفعہ بھرپور استدلال کے ساتھ عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی. میری وولٹس کو ''تحریک آزادیٔ نسواں'' کا بانی اور اس کی کتاب کو تحریک کے ''بائبل'' ہونے کا درجہ حاصل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح اس کے بعد عورتوں کے حقوق اور ان کی آزادی کے مطالبات منوانے کے لیے ''مساواتِ مردوزن'' کے نعرے بلند کیے گئے. اس کے لیے باضابطہ کئی تحریکیں اور تنظیمیں وجود میں آئیں مثلاً تحریک نسواں، تنظیم آزادئ نسواں، وومنز فورم، ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن اور دومن ایکشن فورم وغیرہ. عورتوں نے اپنی آزادی کے نعروں کو اپنی عزت اور بلندئ درجات خیال کرتے ہوئے قدم آگے بڑھادیا اور اپنی کم عقلی کا ثبوت دیتے ہوئے مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے لیے کمر کس کر میدانِ عمل میں گھر کی چہار دیواری سے باہر نکل آئیں، اور دھیرے دھیرے یہ وبا برصغیر کے علاوہ دنیا کے ہر ملک میں پھیلنے لگی.

وفاتر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں مردوزن کے آزادانہ اختلاط کا دائرہ صرف وہیں تک محدود نہیں رہ سکتا تھا اس لیے آہستہ آہستہ یہ دائرہ ہوٹلوں، کلبوں، فلم گھروں، بازاروں، سیاست کے اکھاڑوں حتی کہ کھیل کے میدانوں تک وسیع ہوگیا. اس طرح جگہ جگہ نوخیز عورتوں کی بحالی کرکے ان کی عفت وعصمت سے کھیلنا وہاں کے معاشرے کا جزو حیات بن گیا.

مساواتِ مردوزن کے پرفریب نعرے سے خوش ہوکر عورتوں نے فطرت سے جنگ تو مول لیا لیکن ان کی عفت وعصمت کو تارتار کرنے کے بعد بھی ان کے معاشرے کے افراد نے عورتوں کو اچھے اچھے عہدوں اور مناصب پر بٹھانے سے انکار کردیا، اور آج تک انہیں مردوں کے مساوی حقوق نہیں مل سکے. مولانا وحید الدین خاں لکھتے ہیں: ''مساوات مردوزن کے سب سے بڑے علمبردار ملک امریکہ کے سپریم کورٹ میں آج تک کوئی خاتون جج نہیں بن سکی، فیڈرل اپیلٹ کورٹ کے (۹۷) ججوں میں سے صرف ایک خاتون جج ہے. امریکی بار ایسوسی ایشن میں آج تک کوئی خاتون صدر نہیں بن سکی. امریکہ میں جس کام کے لیے مرد کو اوسطاً پانچ ڈالر ملتے ہیں عورت کو اسی کام کے تین ڈالر ملتے ہیں''.(۱)

جاپان میں ڈیڑھ کروڑ عورتیں مختلف جگہوں پر کام کرتی ہیں جن میں سے زیادہ تر خواتین

(۱) خاتون اسلام از مولانا وحید الدین خان ص:۷۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد افسروں کے ساتھ معاون کے طور پر کام کرتی ہیں[۱]۔

مساواتِ مرد وزن کے نام پر عورتوں کو بلاشبہ گھروں سے باہر نکالا گیا۔ سرمایہ داروں نے ان کا بہت جم کر استحصال کر کے فائدہ بھی حاصل کیا لیکن آج تک ان عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے قابل نہیں سمجھا گیا۔ مغربی عورتوں کو تو اتنی بھی آزادی نہیں مل سکی کہ وہ ڈیوٹی کے اوقات میں اپنے پسند کا لباس زیب تن کر سکیں۔ مردوں نے عورتوں کے جسم سے لطف اندوز ہونے کے لیے اسے نیم برہنہ کر دیا۔ مغربی معاشرے میں مرد زیادہ سے زیادہ کپڑے پہنتا ہے اور عورت کم سے کم!! گھٹنوں سے نیچے عورت کی ٹانگیں کھلی ہی رہتی ہیں، شدید اور کڑاکے کی سردی میں بھی پنڈلیاں کھولنے پر وہ مجبور ہیں، بھلے وہ سوئٹر یا منک کوٹ (Minkcoat) پہن لیں لیکن پیر کھلے ہی رہیں گے، جب کہ مرد تھری پیس سوٹ پہن کر بڑا مطمئن رہتا ہے۔ سکینڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) کی ایئر لائنس کی ہوسٹس نے ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے منی اسکرٹ کے بجائے گرم پاجامہ استعمال کرنے کی اجازت چاہی تو انتظامیہ نے خواتین کی یہ درخواست مسترد کر دی[۲]۔ آج مغربی ممالک میں حقوقِ نسواں یا آزادیٔ نسواں کے نام پر عورتوں کا سر بازار عریاں ہونا اور بن بیاہی ماں بننا کوئی عیب کی بات نہیں رہی۔ مردوں کے مقابلہ میں آگے آنے کے لیے وہاں کی عورتوں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ اٹلی میں مسولینی کی پوتی نے اسمبلی کی ممبر شپ کے لیے برہنہ ہو کر حاضرین سے خطاب کیا اور ووٹ مانگے[۳]۔ چند دنوں قبل ایک امریکی اسکول میں دو خاتون اساتذہ نے اناٹومی کی آٹھویں جماعت میں برہنہ ہو کر پڑھانے کا انوکھا طریقہ استعمال کیا۔ دونوں خواتین اساتذہ کا استدلال یہ تھا کہ اس خشک مضمون میں اس طرح طلبہ

---

(۱) خاتونِ اسلام، ص: ۹۳۔

(۲) نوائے وقت، ۲۶ر جون ۱۹۹۶ء (پاکستان)۔ (۳) مجلہ الدعوۃ ستمبر ۱۹۹۵ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطالبات کی دلچسپی برقرار رکھی جاسکتی ہے[۱]۔ برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات ۱۹۹۷ء میں ایک ایسی خاتون نے حصہ لیا جو گزشتہ ۱۸ رسال سے نکاح کے بغیر اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ رہ رہی ہے جس سے اس کے تین بچے ہیں، یہ خاتون اسکول انسپکٹر اور مجسٹریٹ بھی رہ چکی ہے[۲]۔

اگر مغربی ممالک میں عورتوں کی آزادی پر تھوڑا سا غور کر کے نتیجہ نکالا جائے تو معلوم ہوگا کہ مغرب میں عورت کو جن باتوں کی آزادی ہے وہ صرف یہ ہیں: عورت اگر سر بازار مادرزاد برہنہ ہونا چاہے تو ہوسکتی ہے، جس مرد کے ساتھ زنا کرنا چاہے کرسکتی ہے، بوائے فرینڈ جتنی مرتبہ بدلنا چاہے بدل سکتی ہے، عریاں تصویروں کے ساتھ فلموں میں آنا چاہے تو آسکتی ہے، ہم جنس پرستی کا شوق ہو تو بلاتکلف اپنا شوق پورا کرسکتی ہے۔ تحریکِ آزادیٔ نسواں کے مشہور جریدہ ''نیشنل آرگنائزیشن فارویمن ٹائمز'' نے جنوری ۱۹۸۸ء کے شمارہ میں آزادیٔ نسواں کے موضوع پر لکھتے ہوئے آزادیٔ نسواں کا مطلب ہی یہ بتایا ہے کہ عورت کی حقیقی آزادی کے لیے ضروری ہے کہ خواتین آپس میں جنسی تعلقات قائم کریں''[۳]۔

غرض ان ہی جیسی دیگر حیاسوز آزادیاں عورت کو حاصل ہیں جو اس کی عصمت وعفت کو تارتار کرسکیں۔

اس آزادیٔ نسواں کا اثر یہ ہے کہ دنیا میں حقوقِ انسانی کے سب سے بڑے علمبردار امریکہ کی ریاست انڈیانا میں نیکڈ سٹی کے نام سے ایک شہر آباد ہے جس کے باشندوں کے جسم پر زمین وآسمان نے لباس کے نام پر کوئی چیز نہیں دیکھا۔ وہاں ہر سال کی پوری دنیا کی مادرزاد برہنہ ہونے کی شوقین عورتوں کے ''ویمن نیو ورلڈ'' مقابلے ہوتے ہیں۔

---

(۱) تکبیر، ۱۹/دسمبر ۱۹۹۶ء۔

(۲) تکبیر، ۱۹/مارچ ۱۹۹۷ء

(۳) تکبیر، ۱۳/اپریل ۱۹۹۵ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت عورتوں کو ''مساواتِ مردوزن'' کا خواب دکھانا اور اس کے لیے باضابطہ تحریکوں کو جنم دینا مغرب کی ایک چال تھی اور وہ یہ کہ عصمت مآب خواتین کو فیکٹریوں، آفسوں، کارخانوں میں بیٹھا کر ان سے بھرپور لطف اٹھایا جائے اور ہر میدان میں چھوٹے چھوٹے منصب پر ان کی بحالی کر کے ڈیوٹی پر آتے جاتے ان کی خوش باش آواز اور نازک ادا سے ذہنی وجسمانی عیش کوشی کی جائے. وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق امریکی کانگریس کی سب سے بڑی کمیٹی کے سامنے فوج میں ملازم متعدد خواتین نے اپنے فوجی افسروں کے ہاتھوں آبروریزی کی شکایت کی تو کمیٹی نے مجرم فوجیوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی سے انکار کر دیا. ایک خاتون نے بتایا کہ اس کے ''باس'' نے اس کی آبروریزی کی تو اس سے کہا گیا کہ ''اسے بھول جاؤ''.(۱)

مغرب میں عورت کے لیے پسندیدہ کام سکریٹری ہونا ہے. اس اسامی پر وہاں کسی مرد کے کام کرنے کا تصور ہی نہیں. سکریٹری کا اپنے باس کے ساتھ بند کمرے میں ہونا واجب ہے، اس لیے کہ اسے کوئی اہم اور سری خط ڈکٹیٹ کرانا ہوتا ہے. پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دفتر کے تمام لوگوں کے جانے کے بعد بھی سکریٹری کو اپنے باس کے ساتھ ''لیٹ سیٹنگ'' کرنی ہوتی ہے. اس لیے کہ اس کے پاس کئی اہم کام ہوتے ہیں جنہیں اسی روز نمٹنا ضروری ہوتا ہے. یہ ''لیٹ سیٹنگ'' سکریٹریوں کو مہنگی پڑتی ہے، ان کی بڑی تعداد اپنے افسروں کی ہوس کا نشانہ بنتی ہے. نہ صرف عوام بلکہ بڑے بڑے لیڈران بھی اپنی سکریٹریوں اور غیر عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات میں ملوث پائے گئے ہیں. بل کلنٹن اور مونیکا لیونسکی کیس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، پوری دنیا جانتی ہے.

نہ صرف سکریٹری بلکہ دوسرے عہدوں پر کام کرنے والی عورتیں بھی اپنے آپ کو محفوظ

(۱) نوائے وقت، ۲۰؍جولائی ۱۹۹۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہ سکتیں. عورت کو مرد کے برابر لاکھڑا کرنے کے جنون اور مرد وزن کے بے لگام اختلاط نے مغربی معاشرہ میں بے شمار برائیوں کو جنم دیا ہے اور مذکورہ بے حیائیاں اسی کا نتیجہ ہیں. ۱۹۸۸ء میں امریکہ میں ڈیموکریٹک صدارتی امیدوار گیری ہارٹ کوان کی دوست ڈونارائس کے ساتھ اخباری رپورٹروں نے پکڑلیا اور نازیبا حالت میں ان کی تصویر اتارلی، اور گیری ہارٹ کو جن کے انتخابات جیتنے کے قوی امکانات تھے، وہ رات بہت مہنگی پڑی، وہ امریکی سیاست کے اسٹیج سے یکسر غائب ہوگئے (۱)

قارئین حضرات مغربی ممالک میں آزادیٔ نسواں اور مساواتِ مردوزن کے خوشنما نعروں سے خوش فہمی میں مبتلا ہوکر اپنی شناخت کو بالائے طاق رکھ دینے والی خواتین کی عفت وعصمت اوران کے ساتھ رونما ہونے والے بھیانک نتائج کا ایک سرسری سیر کر چکے. مذکورہ حقائق ہم نے بہت ہی اختصار کے ساتھ قلمبند کیا ہے؛ ورنہ عورتوں کے گھروں سے باہر کام کرنے کے لیے نکلنے اوراجنبی مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کی وجہ سے مغربی معاشرہ میں بے حیائی وبدکاری اور انارکی کا جو طوفان برپا ہوا ہے اور وہاں معاشرتی قدریں جس قدر تباہ ہوئی ہیں وہ ناقابل بیان ہے. اب وہاں کے لوگ اس بھیانک تباہی سے چیخ رہے ہیں اور دوبارہ عورتوں کو کارخانوں، فیکٹریوں اور دفتروں سے گھروں کی چہاردیواریوں میں واپس کرنے کی باضابطہ تحریک چل نکلی ہے اور ''Back to Home'' کا نعرہ بلند کیا جارہا ہے.

مساواتِ مردوزن کی تحریکیں چلانے والی عورتوں میں سے ایک تحریک کی سرگرم خاتون وکیل لوراڈویل بھی تھیں جنہوں نے عورت کی آزادی کا علم دس سالوں تک اٹھائے رکھا. موصوفہ نے اپنی زندگی کے دس سالوں کی محنت پر پشیمان ہوکر بہ بانگ دہل اعتراف کیا کہ عورت کی حقیقی آزادی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی فرماں بردار بیوی بن کر

(۱) اردو میگزین، جدہ، سعودی عرب ۱۸؍اگست ۲۰۰۰ء ص: ۳۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے.اسی میں عورت کی حقیقی خوشی پوشیدہ ہے.انہوں نے اس حقیقت کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے ایک تحقیقی کتاب ''فرماں بردار بیوی'' لکھی اور امریکہ کے طول وعرض میں مختلف مکاتب فکر کے درمیان یہ پرچار کیا کہ فرماں بردار بیوی ہی خوشگوار اور سعادت مند زندگی گزار سکتی ہے.

چوں کہ حقوقِ نسواں کے پس پردہ عورتوں کو ازدواجی زندگی سے محروم کر کے معاشرہ میں جنسی آوارگی کو فروغ دینا بھی ایک مقصد تھا.اس لیے منچلے اور جذباتی لوگوں نے اس سلسلہ میں اپنی آوازیں بڑے زور شور سے بلند کیں حتی کہ جان اسٹورٹ مل نے ''عورتوں کی محکومیت'' نامی معرکۃ الآراء کتاب لکھی، وہ حقوقِ نسواں کا جذباتی پرچارک تھا.اس کا یہ قول زبان زدعام رہا:

''شادی واحد غلامی کی صورت ہے جو اب تک ہمارے قانون کے تحت جائز ہے، نکاح کا بندھن قانونی جسم فروشی کے مترادف ہے''.

ڈبلیو آئی جارج نے ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون میں اعلان کیا کہ ''تحریکِ نسواں کا اصل مقصد شادی کو ختم کرنا اور آزاد جنسی تعلقات کا قیام ہے''(۱)

قارئین ذرا انصاف کریں کہ اگر تحریکِ نسواں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عورتوں لونئی چھوٹ دیدی جائے تو پھر معاشرہ کا کون سا وقار باقی رہ سکتا ہے؟...... ویسے مغرب میں بھی انصاف پسند طبقہ اس تحریک کی منصوبہ بندیوں کا مخالف شروع سے رہا ہے. چنانچہ رونالڈ فلیچر جو کئی کتابوں کے مصنف ہیں ان کی ایک کتاب کا عنوان ہے:

"***The abolitionists***: The Family and marriage under attack."

---

(۱) تحریکِ نسواں یا تحریکِ نازن؟ ص۶ محمد عطاء اللہ صدیقی، اسلامک ہیومن رائٹس فورم، (پاکستان).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(استیصالیت پسند، خاندان اور شادی، حملہ کی زد میں)

اس محققانہ تالیف میں رونالڈ فلیچر نے مغرب میں خاندانی نظام کی تباہی کے ذمہ دار مختلف مکاتبِ فکر بالخصوص تحریکِ نسواں کی معروف خواتین کے افکار کا ناقدانہ جائزہ لے کر بھرپور مذمت کی ہے اور خاندانی نظام کی بحالی وتحفظ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس نوعیت کی متعدد دیگر کتب، مضامین ورسائل ہیں جن کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں ہے۔

شریعتِ اسلامیہ بلاشبہ عورت ومرد کو مساوی قرار دیتی ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی مرد وعورت کی صنفی وفطری صلاحیتوں کے لحاظ سے ان کا الگ الگ دائرہ کار بھی تجویز کرتی ہے۔ اسلامی مساوات مغربی ممالک سے اٹھنے والی تحریکوں کے مساوات سے یکسر مختلف ہے جس کی پرجوش تشہیر آج مغربی ممالک کے علاوہ برصغیر سمیت پوری دنیا میں ہو رہی ہے۔

تعلیمات شریعتِ اسلامیہ کے مطابق کچھ شعبے ایسے ہیں جہاں عورتوں کو کام کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے مگر اس طرح کہ ان کے گھر سے باہر جانے اور باہری خدمات انجام دینے سے گھر اور خاندان کا شیرازہ نہ بکھرے اور وہ خود سادہ باوقار طریقے سے گھر سے باہر نکلیں۔ پھر جہاں سماجی ورفاہی سرگرمیوں میں حصہ لیں وہاں جملہ اسٹاف عورتیں ہوں تاکہ پوری آزادی سے اپنا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

آج مغربی ممالک کی تقلید میں برصغیر کے اندر آفسوں، کمپنیوں، فیکٹریوں، کھیل کے میدانوں، سیاست کے اکھاڑوں میں جو عورتوں کی بھرتی ہو رہی ہے اور اس سے معاشرتی قدروں کی جو تباہی لازم آئی ہے اس کا کوئی غیرت مند انکار نہیں کرسکتا۔ دہلی، ممبئی، کلکتہ، حیدرآباد یا پاکستان کے بڑے شہروں میں آفسوں کے اندر استقبالیہ سیکشن میں خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کو رکھنا اب فیشن بنا ہوا ہے۔ اس آفس کی رونق ہے ہی نہیں جس کے اندر کوئی دوشیزہ نہ ہو، جس کا فائدہ تو کمپنی یا آفس کے ذمہ داران کو ہوتا ہے کہ گھنٹہ میں کئی کئی فون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں کیوں کہ فون ریسیو کرنے والی کوئی دوشیزہ ہے. اس طرح خاطر خواہ ان کی کمپنیوں کا پرچار بھی ہوتا ہے اور آمدنی میں اضافہ کے اسباب بھی پیدا ہوتے ہیں.

لیکن ان عورتوں کا حال کیا ہوتا ہے کوئی ان کے ضمیر سے پوچھے اور اگر کسی کو وہاں تک رسائی نہیں تو پھر موقع نکال کر ذرا ایک مرتبہ ان فیکٹریوں یا آفسوں کا چکر لگالے جہاں مردوزن مل جل کر کام کرتے ہیں، خود بخود عفت وعصمت کی دھجیاں اڑا دینے والے اسباب وذرائع نظر آجائیں گے.

ہمارے معاشرے میں جو رواج جڑ پکڑ رہا ہے کہ دیگر اقوام کی طرح اب ہماری عورتیں بھی باہر کام کے بہانے نکل رہی ہیں یا نکالی جارہی ہیں اس سے سماجی خدمات کم لیکن تباہی زیادہ ہوگی. عورت گھر کے اندر رہ کر بڑی بڑی ہستیاں پیدا کرسکتی ہے جو سماجی ومعاشرتی خدمات کو بحسن وخوبی انجام دے سکتی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ عورت کا کام گھر میں ہے نہ کہ باہر. عورت ہر میدان میں مردوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی. یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت ومرد کو برابر پیدا کیا ہے، لیکن مرد کا اپنا مقام ہے اور عورت کا اپنا، نہ مرد عورت کی جگہ لے سکتا ہے نہ عورت مرد کی. عورت اپنی جگہ رہ کر بھی ملک وقوم کے لیے بہتر خدمات انجام دے سکتی ہے، اس لیے اسے مرد کی جگہ لینے کی قطعی ضرورت نہیں ہے. وہ قانون، تعلیم، طب اور دیگر شعبوں میں بہت اچھا کردار ادا کرسکتی ہے. لیکن ضرورت ہے کہ اسے سربازار عریاں نہ کیا جائے اور آزادی یا مساوات کے نام پر اس کی عفت وعصمت سے نہ کھیلا جائے. عورت اور مرد دونوں گاڑی کے دو پہیے ہیں اور ضروری ہے کہ یہ دونوں پہیے نہ صرف برابر ہوں بلکہ اپنے اپنے مقام پر ہوں.

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور   کیا سمجھے گا وہ شخص کہ ہے جس کا لہو سرد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد　　نے پردہ نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد　　جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ سمجھا

عورتوں کے دائرہ عمل سے متعلق ہم نے بڑے ہی اختصار کے ساتھ بہت سی بنیادی چیزوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرائی ہے اور اس کے بھیانک نتائج جو مغربی ممالک میں پیش آئے ہیں ان کی طرف بھی قلم کا رخ کیا ہے. یقین ہے کہ قارئین کرام اس تحریر کے حقیقی خدوخال تک پہنچ گئے ہوں گے اور ان کا ذہن اس بات کے لیے تیار ہو چکا ہوگا کہ عورتوں کو گھر کی چہار دیواری سے نہ نکالا جائے بلکہ اسلامی حدود میں رکھ کر انہیں تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا جائے تاکہ وہ اسلامی معاشرہ کو عمر بن خطاب، محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی جیسے افراد مہیا کر سکیں اور ظاہر سی بات ہے کہ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب کہ عورتوں کو گھر سے باہر فیکٹریوں، دفتروں، کمپنیوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، کھیل کے میدانوں اور سیاست کے اکھاڑوں سے دور رکھ کر ان کی فطرت کے مطابق کام دیے جائیں، علاوہ ازیں ان کی فطرت کے مطابق وسائل بھی فراہم کیے جائیں.

۱۷- عورت کے علاج معالجہ میں تساہلی:

ہمارے معاشرے میں عورتوں کے علاج معالجہ میں سرپرستوں یا شوہروں کی جانب سے تساہلی برتنا بھی فقدانِ غیرت کی علامت ہے. ڈاکٹروں کے متعلق عام طور پر لوگوں کی رائے مثبت ہوتی ہے اس لیے بغیر کسی شبہ کے ان کے پاس عورتوں کو علاج معالجہ کے لیے بھیج دیا جاتا ہے اور عورتوں کے ہمراہ کسی محرم کا ہونا ضروری نہیں سمجھا جاتا. حالاں کہ ایسے کئی ایک واقعات رونما ہوئے ہیں کہ ڈاکٹر یا اس کے کمپاؤنڈر عورت کے ساتھ کسی محرم کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حیا سوز چھیڑ خانی کرتے ہوئے پکڑے گئے، حتی کہ ایک واقعہ تو ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ سرپرست کی موجودگی میں بھی ڈاکٹر اور اس کے کمپاؤنڈروں نے مل کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت کا آپریشن کرتے وقت برہنہ فوٹو کھینچ لیا۔ ہوا یہ کہ عورت کو آپریشن کی غرض سے بے ہوش کر کے آپریشن کمرہ میں لے جایا گیا اور سرپرست افراد کو آپریشن روم میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا، پھر موقع پا کر ڈاکٹر اور اس کے کمپاؤنڈروں نے عورت کی برہنہ تصویر اتار لی۔

جب عورت کے ہمراہ اس کے سرپرست کی موجودگی میں یہ گھناؤنا جرم کیا جا سکتا ہے تو پھر شوہر یا کسی محرم کی عدمِ موجودگی میں کیا کیا جاتا ہوگا، اس کا اندازہ کریں۔ پھر عورت کا اکیلے کسی ڈاکٹر کے پاس جانا اور اس سے علاج کرانا شرعی نقطۂ نظر سے درست بھی نہیں ہے۔ عورت کے ساتھ کسی محرم کا ہونا ضروری ہے، کیوں کہ جوان عورت کے ساتھ کسی اجنبی کی تنہائی (خواہ اجنبی ڈاکٹر ہو یا کوئی اور مرد) کی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ پھر عورت بھی ایک انسان ہی ہے اور ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے اس لیے عورت کا فریب میں آجانا کوئی ناممکن امر نہیں۔

ابھی حال ہی میں اخبار اردو نیوز نے عربی جرائد کے حوالہ سے ایک کلینک میں ڈاکٹر اور اس کے پاس علاج کے لیے آنے والی عورتوں کے درمیان ناجائز تعلقات اور جوان لڑکیوں کے ساتھ اس کی بدتمیزی و بدکرداری کے متعلق ایک سنسنی خیز رپورٹ شائع کی ہے۔ مضمون کی سرخی ہے: ''قاہرہ: پراسرار سی ڈی نے معروف 'کلینک' کے راز فاش کر دیئے''۔

اخبار کے مطابق قاہرہ کے پوش علاقہ الدقی میں مشہور ڈاکٹر کا کلینک ہے جسے ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ سے قائم کیا گیا ہے۔ شہر کے مشہور لوگ اس کلینک میں علاج کے لیے آتے ہیں۔ اس کلینک میں منفرد نوعیت کے جرائم ہوئے جن سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ عورتوں کے ساتھ محرم مردوں کے نہ ہونے کے سبب جرائم پیشہ و بدکردار ڈاکٹر عوام کے مثبت اعتقاد کا کس قدر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

واقعہ مختصر کچھ یوں ہے کہ اس ڈاکٹر نے خفیہ کیمرہ نصب کر رکھا تھا اور علاج کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والی عورتوں ونو جوان لڑکیوں کی برہنہ تصویریں اتار لیتا، بلکہ کئی ایک خواتین کو فریب دے کر ان کے ساتھ ناجائز تعلقات بھی قائم کرتا تھا. اس کا گھناؤنا چہرہ اس وقت سامنے آیا جب قاہرہ کی خفیہ پولیس کے پاس ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ کی سی ڈی پہنچی جس میں ۱۲ خواتین کو غیر اخلاقی حالات میں فلمایا گیا تھا. سی ڈی میں ایک ۲۰ سالہ لڑکی کو بیڈ پر لیٹا ہوا دکھایا گیا اور ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرتے ہوئے اسے برہنہ کرنے کی کوشش کررہا تھا جبکہ لڑکی منع کررہی تھی. ایک اور منظر میں ڈاکٹر کو زیر جامہ پہنے ہوئے ایک خاتون کے پیچھے کمرے میں ڈور لگاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور پھر.....اس کے علاوہ کئی مناظر ایسے تھے جن کا یہاں بیان کرنا مناسب نہیں. تفتیش سے معلوم ہوا کہ کلینک میں کام کرنے والی تینوں نرسوں سے ڈاکٹر نے غیر شرعی نکاح کیا ہوا تھا اور انہی نرسوں کی مدد سے وہ کلینک میں آنے والی خواتین کے ساتھ غیر اخلاقی حرکتیں کرتا تھا، سرکاری تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ ڈاکٹر ۲۰۰ کے لگ بھگ مختلف خواتین کے ساتھ غیر قانونی تعلقات میں ملوث ہے.[1]

میں اس سلسلہ میں اپنی جانب سے کچھ تبصرہ نہیں لکھوں گا. ہمارے غیرت مند قارئین خود ہی سمجھدار ہیں کہ انہیں اپنی عورتوں کے علاج معالجہ میں کس قدر احتیاط برتنے کی ضرورت ہے تاکہ ان کی عورتوں کی طرف ڈاکٹروں یا ان کے کمپاؤنڈروں کی دست درازی کا کوئی امکان نہ رہے. ہاں قارئین کرام کے فائدے کے لیے عہد حاضر کے سب سے بڑے مفتی علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کا عورت اور ڈاکٹر کے متعلق ایک فتوی ذیل میں نقل کررہا ہوں تاکہ ہمارے قارئین اپنی عورتوں کے علاج معالجہ میں کافی محتاط ہوجائیں:

س: شیخ محترم اس قضیہ سے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کے بارے میں اکثر سوالات کیے جاتے ہیں اور جو مسلمانوں کے لیے تنگی اور پریشانی کا باعث ہے. وہ قضیہ دراصل عورت

(۱) اردو نیوز، جدہ، ۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ م (ص ۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ڈاکٹر کا ہے. آپ اس کے بارے میں مسلمان بہنوں کو کیا نصیحت فرماتے ہیں؟

ج: اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عورت اور ڈاکٹر کا معاملہ اہم ہے اور حقیقت میں یہ مسئلہ دقت اور پریشانی کا باعث ہے. حکومت (مراد سعودی عرب کی حکومت ہے) کی جانب سے یہ سرکلر جاری ہوا ہے کہ کسی بھی اللہ والی اور بابصیرت خاتون کے لیے ڈاکٹر سے خلوت میں ملنا جائز نہیں ہے. اسی طرح ڈاکٹروں کو بھی تنہائی میں عورتوں سے ملنے سے بچنا چاہیے. اس لیے حکومت کے اس فرمان کا پاس ولحاظ رکھنا عورت کے لیے ضروری ہے، اور اگر علاج کی ضرورت ہو تو تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر تلاش کر کے اس سے علاج کرانے کی کوشش کرے. اگر کوئی ماہر لیڈی ڈاکٹر مل جاتی ہے تو اللہ کا شکر ہے پھر کسی مرد ڈاکٹر کی چنداں ضرورت نہیں ہے. لیکن اگر مجبوری ہے، لیڈی ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے تو ضرورت کے پیش نظر اس سے علاج کرانے اور اس کے سامنے اپنا بدن کھولنے میں کوئی حرج نہیں ہے. بیمار عورت کے لیے ایسا کرنا جائز ہے. لیکن اس قدر احتیاط برتنی چاہیے کہ ڈاکٹر سے ملاقات تنہائی میں نہ ہو اور اگر ڈاکٹر کے سامنے سر، ہاتھ پاؤں وغیرہ ظاہری عضو کا کھولنا ضروری ہو تو مریضہ کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی عورت یا ایک دو نرس ہونے چاہئیں، خلوت کسی قیمت پر جائز نہیں ہے.[1]

۱۸- جھاڑ پھونک کے نت نئے شیطانی ہتھکنڈے:

عورتیں بڑے کمزور عقیدہ کی ہوتی ہیں. جہاں انہیں کسی پیر یا مولوی کے بارے میں سچ یا جھوٹ بات معلوم ہوئی کہ فلاں صاحب عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے بارے میں بڑا اچھا نسخہ تجویز کرتے ہیں یا ان کے جھاڑ پھونک مین بہت دم ہے، فوراً اس پیر یا مولوی کی معتقد ہوجاتی ہیں اور اپنے شوہر یا گارجین کی ناک میں دم کر دیتی ہیں کہ سنا ہے فلاں پیر صاحب یا

(۱) فتاوی علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ، پردہ کے باب میں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں مولوی صاحب بہت اچھی طرح جھاڑ پھونک کرتے ہیں اس لیے کیوں نہ ایک مرتبہ ان کے پاس بھی چل کر آزما لیا جائے، ممکن ہے وہاں شفا مل جائے۔

خاص طور سے عورتوں میں بھوت پریت اور جادو ٹونا کا بہت ہی چرچا ہوتا ہے۔ جب ان کے کرتوتوں کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو فوراً چیخنا چلانا اور واویلا کرنا شروع کر دیتی ہیں کہ ہو نہ ہو یہ بھوت پریت یا جادو ٹونا کی وجہ سے ہمیں لاحق ہو گئی ہے۔ پھر اس معاملہ میں عورتیں یا لڑکیاں بڑی مکاری بھی کرتی ہیں۔ ایک لڑکی اپنے شوہر کے گھر سے بار بار بھاگ کر میکے چلی آتی تھی، نقل و حرکت اور گفتگو سے گھر والوں کو یہ باور کراتی تھی کہ وہ آسیب زدہ ہے یا اس کے اوپر کوئی جن یا بھوت سوار ہے۔ لیکن اس کی مکاری اس وقت ظاہر ہو گئی جب وہ پڑوس کے ایک جوان کے ساتھ فرار ہو گئی اور پرانے شوہر کو چھوڑ دیا۔

ہمارے معاشرے میں ایمان اور غیرت وحمیت کی کمی کے باعث بہت سے افراد ڈھونگی پیروں یا لٹیرے مولویوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور عقیدت کے پیش نظر انہیں شک کی نگاہ سے دیکھنا جرم سمجھتے ہیں۔ نتیجتاً ایسے پیر یا مولوی جھاڑ پھونک کے بہانے جوان لڑکیوں یا عورتوں سے گوشہ نشینی کرتے ہیں جس کی وجہ سے عفت وعصمت کی دھجیاں اڑا دینے والے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایسے عامل مشہور ہوتے ہیں تو خاص طور سے ان کے پاس بڑے بڑے امیر زادوں کی خوبصورت بچیاں جن نکلوانے یا جھاڑ پھونک کرانے آتی ہیں، کیوں کہ ان کے گھروں میں بعض نفسیاتی بیماریوں اور بے راہ رویوں کی وجہ سے مصیبتیں عام ہوتی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ایسے ڈھونگی پیر یا مولوی عوام کی عقیدتمندی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جھاڑ پھونک کرانے کی غرض سے آنے والی جوان لڑکیوں اور عورتوں کے گریبان سے کپڑے اتروا کر دم کرتے ہیں اور خلوت میں ان کا جھاڑ پھونک کرتے ہیں جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر ناجائز اور غیر شرعی فعل ہے. ایک اللہ والا اور شریعتِ اسلامیہ کا پابند شخص کبھی بھی اس طرح کا تقاضا نہیں کرسکتا، اور بغیر محرم کے خلوت نشینی کبھی اختیار نہیں کرسکتا کیوں کہ رسول اکرم ﷺ نے صاف صاف بیان کردیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے خلوت اختیار کرتا ہے تو تیسرا وہاں شیطان ہوتا ہے.

جھاڑ پھونک اور دعا تعویذ کے بہانے یہ لوگ روپے تو لوٹتے ہی ہیں، علاوہ ازیں تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کے لیے آنے والی جوان لڑکیوں اور عورتوں کی عفت وعصمت بھی ان کے یہاں محفوظ نہیں ہوتی. عوام الناس اسلامی تعلیمات سے دوری کے سبب تعویذ گنڈہ کرنے والوں کی ہیئت قبیحہ اور ان کے جھاڑ پھونک کے غیر اسلامی طور طریقے کی اصلیت نہیں سمجھ پاتے ہیں اور یہ ڈھونگی لوگ اللہ اور اس کے رسول کے نام پر لوگوں کو خوب بیوقوف بنا بنا کر ان کی جیب سے مال ودولت اینٹھتے ہیں اور موقع کی تاک میں رہتے رہتے کبھی ان کی عفت وعصمت سے بھی کھلواڑ کرنے سے نہیں چوکتے. دراصل ایسے لوگ دنیا دار اور ڈھونگی ہیں، انہیں اسلامی تعلیمات کا کچھ بھی پاس ولحاظ نہیں. معاشرے کے افراد کو ان کی شعبدہ بازیوں اور چالبازیوں سے بڑے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے.

ایسے کئی واقعات دیکھنے سننے اور اخبارات میں پڑھنے کو ملے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اپنے آپ کو اللہ والا اور بزرگ ظاہر کرتے ہیں اور عوام کی دولت کے ساتھ ساتھ ان کے پاس جھاڑ پھونک یا دعا تعویذ کی غرض سے آنے والی خواتین پر ہاتھ بھی صاف کرتے ہیں. اس قسم کے واقعات بڑے کثرت سے رونما ہوتے ہیں، لیکن تعجب ہے کہ ہمارے معاشرے کے افراد اپنی خواتین پر غیرت کھائے بغیر انہیں ان بے دین لوگوں کے پاس بھیج دیتے ہیں. بطور مثال سعودی عرب کے ایک معروف اخبار کے حوالے سے درج ذیل واقعہ پڑھیے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار عنوان ''شیخ کے عبایہ میں درندہ'' کے تحت لکھتا ہے:

''قاہرہ کے گردونواح میں ایک شیخ (بزرگ) لڑکیوں سے شادی کرنے میں بڑی شہرت رکھتا تھا. عبایہ کے پیچھے اس کی درندگی اس وقت عیاں ہوئی جب خلیجی لڑکی اس سے علاج کروانے آئی. ۲۷ رسالہ لڑکی کو گمان تھا کہ شادی میں تاخیر کی وجہ شاید جنات ہیں، اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ کنواری ہی بوڑھی نہ ہو جائے. وہ شیخ کو اپنا نجات دہندہ سمجھ کر اس کے پاس گئی. شیخ نے اسے دیکھا اور علاج کی غرض سے ایک کمرے میں بند کر دیا، علاج کے بہانے وہ اس کی عزت پر حملہ کرنا چاہ رہا تھا. اس کی حرکت سے ہی لڑکی کو اس کی نیت کا اندازہ ہو گیا، لیکن اس کی مذموم خواہش پوری ہونے سے پہلے ہی لڑکی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی. فوراً پولیس کو اطلاع دی گئی جس نے شیخ کو گرفتار کر لیا. تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ اس سے پہلے اسی طرح کئی عورتوں کی عزت سے کھیل چکا ہے.

اسی سے ملتی جلتی کہانی ۳۰۹ رسالہ ماں کی ہے جس کی نوجوان بیٹی راتوں کو ڈر جایا کرتی تھی، وہ اپنی بیٹی کو ایک شیخ کے پاس علاج کے لیے لے گئی تو شیخ ماں کو کمرے سے باہر نکال کر لڑکی کا علاج کرنے لگا. علاج کیا کرنا تھا اس کی نیت خراب ہو رہی تھی، لہٰذا لڑکی دروازہ کھول کر باہر آ گئی اور اپنی ماں سے کہنے لگی کہ یہ شیخ میرے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا''(۱).

جی ہاں! یہ ہیں جھاڑ پھونک کر کے یا دعا تعویذ کر کے اپنی دکان چمکانے والوں کی کارستانیاں. نہ معلوم ایسے بے دین اور رذیل قسم کے لوگوں نے عوام الناس کی عفت و عصمت سے کھلواڑ کرنے کے کیا کیا طریقے ایجاد کر لیے ہیں. ایسی صورت میں عوام کو چاہئے کہ وہ اس قسم کے لوگوں کے پھندوں سے اپنی عورتوں کو دور رکھیں. یہ واضح رہے کہ تعویذ گنڈہ لٹکانے والا شرک کا مرتکب ہے. جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ

(۱) اردو نیوز، جدہ ۴ر جنوری ۲۰۰۲ء بروز جمعہ ص ۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَشْرَکَ»(۱) ''جس نے تعویذ گنڈہ لٹکایا اس نے شرک کیا''. اور اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾

''اس بات کو اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے''. [النساء:١١٦]

اس لیے تعویذ گنڈہ سے خود دور رہنا اور عورتوں کو دور رکھنا ضروری ہے، اور اگر جھاڑ پھونک کی نوبت آ ہی جائے تو کسی دیندار اور باشرع عالم سے جھاڑ پھونک کرائیں. یہ ضروری ہے کہ وہاں جھاڑ پھونک کرتے وقت محرم آدمی ضرور موجود ہو اور جھاڑ پھونک کرنے والے کی حرکت پر کڑی نگاہ رکھے کہ یہ کوئی غیر اسلامی حرکت تو نہیں کر رہا ہے. نیز خلوت میں ہرگز عورت سے ملنے کی اجازت نہ دی جائے اور نہ ہی اس عالم کے لیے یہ موقع دیا جائے کہ وہ عورت کے جسم پر ہاتھ رکھ سکے. علاوہ ازیں عورت پورے پردہ میں ہو، جسم کے ساتھ چہرہ بھی چھپا ہوا ہونا چاہئے اور اس سلسلہ میں خواتین کی مکاری پر بھی خاصا دھیان رکھا جائے. غیرت مند لوگوں کے لیے حقیقت کا جلدی سے سمجھ لینا آسان ہے.

جھاڑ پھونک کرنے والا واقعی اسلامی طریقے پر یہ کام انجام دے رہا ہے یا غیر اسلامی طریقے پر، اس بات کی حقیقت سمجھنے کے لیے ایک طویل بحث کی ضرورت ہے جسے یہاں بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا تا کہ کتاب ضخیم نہ ہو جائے. لیکن ہم فائدہ کے لیے بتا دیں کہ اس سلسلہ میں وحید بن عبدالسلام بالی کی کتاب ''جادو کا علاج قرآن وسنت کی روشنی میں'' کا مطالعہ مفید رہے گا، جو اردو میں بھی ہندستان، پاکستان اور سعودی عرب میں چھپ چکی ہے. اس کتاب میں بہت سارے مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں موجود ہے.

(۱) مسند امام احمد: (۴/۱۵۶) حدیث صحیح ہے، دیکھئے سلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۹۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹- مزاروں اور خانقاہوں پر حاضری اور ان کی حقیقت:

مزاروں اور خانقاہوں پر عورتوں اور مردوں کا حاضر ہونا بھی فقدانِ غیرت کی ایک واضح مثال ہے. مسلم طبقہ خالص اسلامی تعلیم یعنی قرآن وسنت سے ہٹ کر نام نہاد صوفیوں اور بزرگوں کی باتوں کو حقیقی اسلام سمجھنے لگا ہے؛ چنانچہ حقیقی اسلام سے برگشتہ ہو کر دین خانقاہی کو بہت سے مسلمانوں نے اپنا سچا دین سمجھ لیا ہے. جس کی وجہ سے طرح طرح کے غیر اسلامی افعال کو دین میں زبردستی داخل کرنے کا سلسلہ چل پڑا ہے اور اس طرح دشمنانِ اسلام کا مکروفریب جس کی داغ بیل عبداللہ بن سبا یہودی نے ڈالی تھی، آج بہت حد تک کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے.

یہ کس قدر شرم وحیا کی بات ہے کہ جو اسلام شرک وبت پرستی کو ختم کرنے آیا تھا آج اس کے متبعین جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اسی شرک کو اپنی خالص عبادت شمار کر رہے ہیں. قبروں پر قبے تعمیر کرنا، قبروں کو غسل دینا، ان پر پھول چڑھانا، چراغاں کرنا، مزاروں پر دستِ سوال بلند کرنا، مزاروں کے اوپر سجدہ اور رکوع کرنا، وہاں ہاتھ باندھ کر باادب کھڑے رہنا، قبروں کا طواف کرنا اور اس کے بعد جانور ذبح کرنا، ہر مصیبت وتکلیف میں مزاروں پر دستک دینا، اولاد سے محروم عورتوں کا وہاں جانا اور گڑگڑا کر ان سے دعائیں مانگنا وغیرہ وغیرہ- آخر یہ سب شرک نہیں تو اور کیا ہے؟!

جب ایک مسلمان کلمہ طیبہ "لا إله إلا الله" پڑھتا ہے تب ہی سے اسے تعلیم دی جاتی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں. وہی تکلیف کو دور کرتا ہے، وہی اولاد دیتا ہے، وہی ہر آدمی کی مرادیں پوری کر سکتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں، مارنا جلانا اسی کے ہاتھ میں ہے، اللہ کے علاوہ کوئی حاجت برآری نہیں کر سکتا، دوسروں کو پکارنے والا گمراہ ہے، غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے اور شرک ایک ایسا گناہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں کر سکتا. اس سلسلے میں چند قرآنی آیات درج ذیل ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ، وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ، يُصِيْبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ''اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے. پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے، اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے''. [یونس: ۱۰۶-۱۰۷]

(۲) ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوْمِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُوْنَ، وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِيْنَ﴾ ''اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بے خبر ہوں اور جب لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے صاف انکار کر جائیں گے''. [الأحقاف: ۵-۶]

(۳) ﴿وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَائَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ﴾ ''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے. آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا''. [فاطر: ۱۳-۱۴]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾ ''اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا''۔[النساء:۱۱۶]

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دعاؤں کو نہیں سن سکتا اور نہ ہی کوئی مرادیں پوری کر سکتا ہے۔ اس لیے بندہ کو جو کچھ بھی مانگنا ہو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہئے۔ اس کے علاوہ سے مرادیں مانگنے والا مشرک ہے اور مشرک کا گناہ کبھی بھی معاف نہیں ہوتا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار قرآنی آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ساری برائیوں کی جڑ شرک ہے اور جو اللہ کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوتا اور صرف اسی سے اپنی حاجت برآری کی دعا نہیں مانگتا بلکہ اس کے علاوہ دوسرے کو بھی شریک بنا لیتا ہے تو وہ مشرک اور کافر ہے۔ ایسا انسان دردر کی ٹھوکریں کھائے گا، اپنی مرادیں مانگنے کے لیے مزاروں، خانقاہوں، مندروں اور گرجا گھروں کا رخ کرے گا لیکن مایوسی اور تباہی و بربادی کے سوا کچھ میسر نہیں آئے گا۔ نیز اس معنی و مفہوم کی بہت ساری صحیح احادیث بھی مروی ہیں۔

مزاروں پر حاضری دینے والے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے بلکہ ہم تو ان مُردوں کے ذریعہ تقرب الٰہی چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔ حالاں کہ اسلامی شریعت میں اس کی بھی تھوڑی سی گنجائش نہیں ہے۔ کفار مکہ بھی یہی کہتے تھے کہ ہم ان معبودوں کے ذریعہ اللہ تک رسائی چاہتے ہیں، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ ''اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت محض اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں''۔[الزمر:۳]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دیکھا جائے تو کفارِ مکہ کا شرک آج کے مزاروں پر حاضری دینے والوں کے شرک سے کم تھا. کیوں کہ مکہ کے کافر ومشرک ہر چیز کا خالق ومالک صرف اور صرف اللہ ہی کو تسلیم کرتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ﴾ ''اگر آپ ان (کافروں) سے پوچھیں گے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ ان کا خالق اللہ ہے''. [لقمان:۳۱، الزمر ۳۹]

نیز کفارِ مکہ جب کسی شدید مصیبت وتکلیف میں پھنستے تو اپنے تمام معبودانِ باطلہ کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے تھے قرآن نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ﴾ ''پس یہ لوگ (یعنی مشرکین) جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے. پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں''. [العنکبوت:۶۵]

ایک دوسری جگہ یوں ارشاد ہے ﴿وإِذَا غَشِيَهُمْ الْمَوْجُ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَايَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ ''اور ان پر جب موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ نہایت خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں، پھر جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان میں سے اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو بدعہد اور ناشکرے ہوں''. [لقمان:۳۲]

اس کے برعکس آج مزاروں کے پجاریوں کو جب کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تب بھی صرف اللہ کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اسے نہیں پکارتے بلکہ اللہ کے بجائے اپنے پیرومرشد کو پکارتے ہیں. مارچ ۲۰۰۲ء کے اوائل میں گجرات کے اندر ہندو مسلم فسادات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ بھڑک اٹھی تھی، اسی دوران میں ''سہارا خبر نامہ'' چینل دیکھ رہا تھا جس میں سہارا چینل کا رپورٹر اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر اپنی مرادیں مانگنے کے لیے آنے والے مردوں اور عورتوں سے انٹرویو لے رہا تھا. مصیبت میں گھرے زائرین کہہ رہے تھے: ''ہم اجمیر شریف میں آکر پھنس گئے ہیں، گاڑی وغیرہ ہڑتال ہے، راستے میں بہت سے مقامات پر کرفیو (CURFEW) لگا ہوا ہے، ہم بہت بڑی مصیبت میں پڑ گئے ہیں، گھر جانے میں بہت دشواری ہے، ہم خواجہ صاحب کے حضور میں دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے مسائل کو حل کر دیں، صحیح سلامت ہمیں ہمارے گھروں تک پہنچا دیں، اب انہیں کا سہارا ہے''.

محترم قارئین ! ذرا انصاف سے جواب دیں کہ کیا یہ کفر یہ کلمات اور یہ شرک کفارِ مکہ کے شرک وکفر سے بڑھ کر نہیں؟...... اس کے علاوہ بھی مشرکین مکہ کا وہ کون سا عقیدہ ہے جو مزاروں سے عقیدت رکھنے والوں کے اندر نہیں پایا جاتا؟!... مزاروں اور خانقاہوں میں وہ تمام مشرکانہ اعمال کیے جاتے ہیں جن سے اسلام نے بچنے کی تعلیم دی ہے اور ان اعمال کے مرتکبین کو مشرک وکافر قرار دیا ہے. اسی لیے مزاروں پر غیر مسلم قوموں کے عقائد اور خرافاتی اعمال کو دیکھ کر گاندھی جی نے کہا تھا:

''ہندوؤں اور مسلمانوں کے اندر کوئی بنیادی فرق نہیں کیوں کہ ان کے اور ہمارے معبود ایک ہی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان لوگ مزاروں پر نو من مٹی کے اندر دبے مورتی کی پوجا کرتے ہیں اور ہم ہندو لوگ کھڑی مورتی کو پوجتے ہیں''.

اگر گاندھی جی چند مزاروں، خانقاہوں اور آستانوں میں گھوم کر لمبی لمبی داڑھیوں میں پنڈتوں کا روپ دھارے ہوئے مجاوروں کے حالات اور ان کے پاس حاضر ہونے والے معتقدین کی عبادات کے انواع واقسام کا مشاہدہ کر لیتے تو یقیناً کہتے کہ دنیا کے سب سے بدترین اور رذیل لوگ اسی مذہب کے ماننے والے ہیں، کیوں کہ صاف وشفاف اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر ان لوگوں نے اپنا ایک الگ دین دینِ خانقاہی بنالیا ہے. اقبال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سچ کہا تھا:

کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے　　　ہونکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے

دراصل یہ دینِ خانقاہی دشمنانِ اسلام کی ایک ایسی زبردست سازش ہے جس نے امتِ اسلامیہ کے عقیدہ وایمان کو ڈانواڈول کر کے رکھ دیا ہے. چوں کہ مسلمانانِ عالم کو اسلامی تعلیمات ونظریات سے بیگانہ کرنا ناممکن تھا اس لیے دین کی آڑ میں صوفیوں اور بزرگوں کی مدد سے مسلمانوں کے عقائد کو دھیرے دھیرے کمزور کیا گیا اور آج بھی یہ سازش رچی جارہی ہے. اس کے لیے بزرگوں کا لبادہ اوڑھ کر خانقاہوں میں ایجنٹوں کو بیٹھایا گیا اور آج یہ سازش بالکل کامیاب ہوچکی ہے.

راتوں رات کسی مقام پر مٹی بلند کر دی جاتی ہے اور کچھ دنوں کے بعد وہاں کوئی بورڈ لگا دیا جاتا ہے کہ یہ فلاں بزرگ کی قبر ہے، یہاں فلاں فلاں بیماریوں کے لیے دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں. علاقے علاقے میں پھیلے ہوئے دشمنانِ اسلام کے ایجنٹوں کے ذریعہ کم پڑھے لکھے یا جاہل مسلمانوں کو الٹا سیدھا بتا کر ان مزاروں کی زیارت پر ابھارا جاتا ہے. مسلمانوں کی جہالت کا فائدہ اٹھا کر یہ لوگ عرس منعقد کرتے اور علاقے کے مسلمانوں کی جیب سے پیسہ بھی اینٹھتے ہیں اور موقع دیکھ کر مزاروں پر آنے والی نوجوان دوشیزاؤں اور عورتوں کی عفت وعصمت پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ بھی کرتے ہیں.

دینِ خانقاہی کی تاریخ میں ایسا حیا سوز واقعہ بھی ملتا ہے کہ ایک بزرگ شیخ حسین لاہور (۱۰۵۲ھ) ایک خوبصورت لڑکے ''مادھو لال'' پر عاشق ہو گئے، پرستانِ اولیاء کرام نے ''دونوں بزرگوں'' کا مزار شالی مار باغ لاہور کے دامن میں تعمیر کر دیا جہاں ہر سال ۸ر جمادی الأخریٰ کو دونوں بزرگوں کے مشترک نام ''مادھو لال حسین'' سے بڑی دھوم دھام سے عرس منعقد کیا جاتا ہے.

آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ صرف پاکستان کے اندر سال بھر میں منعقد ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے عرسوں کی تعداد ''شمع اسلامی قانونی ڈائری ۱۹۹۲ء'' کے مطابق (۶۳۴) ہے. چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں منعقد ہونے والے عرسوں کا ریکارڈ اس میں موجود نہیں، اگر ان کو بھی شمار کر لیا جائے تو یہ تعداد بہت ہو جائے گی. اب اس سے اندازہ لگایئے کہ پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مزاروں پر ہونے والے عرسوں کی تعداد کس قدر زیادہ ہے؟!

مزاروں اور خانقاہوں میں سے ہر ایک کی الگ الگ خصوصیات بھی بتائی جاتی ہیں. مثلاً بعض خانقاہیں ایسی ہیں جہاں جنتی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں اور وہاں سجادہ نشین نذرانے وصول کر کے جنت کی ٹکٹیں تقسیم کرتے ہیں جہاں ہندو مسلم نیتا بھی اپنی کامیابی کا ٹکٹ خریدنے کے لیے پہنچتے ہیں. بعض خانقاہیں ایسی ہیں جہاں کنواری دوشیزائیں خدمت کے لیے وقف کی جاتی ہیں، بعض خانقاہوں پر نومولود بچوں کو چڑھاوا چڑھایا جاتا ہے. بعض خانقاہیں ایسی بھی ہیں. جہاں اولاد سے محروم خواتین ''نوراتا'' بسر کرنے جاتی ہیں، وہاں صاحب مزار کے حضور نذر و نیاز پیش کرتی ہیں، مجاوروں کی سیوا کرتی ہیں. وغیرہ وغیرہ

اگر ان خانقاہوں اور مزاروں کا سروے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ درحقیقت یہ خانقاہیں گانجا، چرس، بھنگ، ہیروئن جیسی منشیات کے کاروباری مراکز ہیں (۱). بعض خانقاہوں میں تو

---

(۱) یہ رپورٹ پڑھیے: ''داتا میلے کی آڑ میں مجرے، فحش گانوں پر گرما گرم ڈانس، پولیس اور انتظامیہ کے تعاون سے درجنوں طوائفوں کا مجرا زور شور سے جاری فحش گانوں پر ہیجان انگیز رقص دیکھنے کے لیے دس سالہ بچہ سے لے کر ستر سالہ بابے سیکڑوں کی تعداد میں آتے ہیں. چرس کا دھواں، فحش فقرے بازی اور بھنگڑہ ماحول کو مزید گرما دیتا ہے. سو سو کے نوٹ نچھاور کیے جاتے ہیں، ایک طوائف اور گلوکار نے ایک دوسرے کو دیر تک گلے لگائے رکھا، نوجوانوں نے اپنی اپنی طوائفیں بانٹ رکھی تھیں. وہ نام پکارتے تو طوائف اسٹیج پر آکر ان کا دل لبھانا شروع کر دیتی، ایک موقع پر رقص کرتی طوائفیں کمر کے بل زمین پر لیٹ گئیں تو تماشائی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس ہنگامے میں سیکڑوں کرسیاں ٹوٹ گئیں.'' [خبریں رپورٹ، بحوالہ ''شاہراہ بہشت پر'' از امیر حمزہ'' صفحہ: ۷۹]
اس خبر سے مسلم معاشرے کی بے غیرتی و بے حمیتی کا اندازہ لگایئے؟!!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوس پرستی اور بدکاری وفحاشی کے اڈے بھی بنے ہوئے ہیں جہاں حاضر ہونے والی اولاد سے محروم خواتین کی عفت وعصمت کا سودا کیا جاتا ہے. بہت سے مزاروں اور خانقاہوں کے اندر مخصوص اندرونی مقامات ہوتے ہیں جہاں مسٹنڈوں کو رکھا جاتا ہے اور جب عورتیں حاضر ہوتی ہیں تو انہیں گارجین یا ان کے شوہروں سے الگ علاج اور دعا تعویذ کے لیے بلا کر لے جایا جاتا ہے، پھر ان پالتو مسٹنڈوں کے درمیان آنے کے بعد کسی بھی خاتون کا بچ پانا ناممکن ہوتا ہے...... ایک عورت کے ساتھ کئی کئی مسٹنڈے بدکاری کرتے ہیں. جب یہ عورت باہر آتی ہے تو نہ وہ ہنگامہ مچاتی ہے اور نہ ہی اپنے شوہر سے حقیقت بتا سکتی ہے کیوں کہ اسے طلاق کا خوف ہوتا ہے؛ نیز معصوم بچوں کے ساتھ بدفعلی بھی یہاں عام بات ہے، اس کاروبار کے لیے باضابطہ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں.

مزاروں اور خانقاہوں پر حاضر ہونے والی نوجوان دوشیزاؤں کی عصمت بھی محفوظ نہیں رہ پاتی، وہاں موجود مجرمین خوبصورت نوجوان دوشیزاؤں کو اغوا کرنے کی تاک میں رہتے ہیں اور موقع ملتے ہی انہیں اچک لیتے ہیں. پھر انہیں اندر چوری چھپے بنے مخصوص زنا کے اڈے میں لے جا کر ان کی عفت وعصمت کو تار تار کیا جاتا ہے[1]. چوں کہ اس سلسلہ میں مزاروں اور خانقاہوں میں سجادہ نشیں لوگ روپئے کے بل بوتے پر بڑے بڑے کریمنل سے گٹھ جوڑ رکھتے ہیں اس لیے تفتیشی کارواں کی پہنچ وہاں تک نہیں ہوتی اور حقیقت معلوم ہوتے ہوئے بھی عقیدت میں بہت سے بے دین لوگ راز افشا نہیں کر پاتے. پاکستان کے روزنامہ ''خبریں'' مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۹۲ء کے مطابق بہاولپور میں خواجہ محکم الدین میرائی کے سالانہ عرس پر آنے والی بہاولپوری یونیورسٹی کی دو طالبات کو سجادہ نشین کے بیٹے نے اغوا کر لیا

(۱) اس سلسلہ میں چند حادثات کا تذکرہ بطور ثبوت ہم آگے کریں گے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ ملزم کا باپ سجادہ نشین منشیات فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا''(۱)۔

---

(۱) آئے دن صوفیوں کے مزاروں خانقاہوں، ہندو پنڈتوں اور باباؤں کے مٹھوں مندروں، اسی طرح عیسائی مذہبی رہنماؤں (راہبوں) کے گرجاؤں میں حیا سوز اور غیر اخلاقی حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں. اس لیے حکومتی وقانونی طور پر ان مقامات سے منسلک تمام افراد کی بڑی سختی کے ساتھ چھان بین اور جانچ پڑتال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان مقامات میں نقاب پوش مذہبی ٹھیکیداروں کے بھیانک اور حیاسوز جرائم سے بھولے بھالے عوام چوکنا ہوجائیں اور عفت وعصمت کے لٹیروں سے اپنی پاکباز خواتین کو محفوظ رکھ سکیں. نیز جرم ثابت ہونے کے بعد انہیں کڑی سے کڑی سزا دی جائے تاکہ گمراہ کرنے والے دوسرے نقاب پوشوں کے لیے سخت ترین عبرت ہو اور آئندہ اس طرح مجرمانہ قدم بڑھانے کی کسی کے اندر جرأت نہ ہو.

حال ہی میں جے پور میں سیکس بلیک کا ایک سنسنی خیز واقعہ منظر عام پر آیا ہے، وہ یہ کہ رام سنیہی فرقہ کے سربراہ ۷۷ رسالہ جے رام داس گپتا گوجر عرف بابا رام جی مہاراج کو جس کی لوگ پوجا کرتے تھے، اپنی چیلیوں سے گورو دکشنا میں جنسی تعلقات کے جرم میں گرفتار کیا گیا. ان میں سے تقریباً ایک سو اُس کو جب وہ چاہتا یہ دکشنا دیتی تھیں اور مہاراج اپنی چیلیوں سے گورو دکشنا کے نام پر جنسی تعلقات قائم کرتا تھا، علاوہ ازیں مہاراج کئی خون میں بھی براہ راست ملوث پایا گیا. [روزنامہ ہند سماچار، ۵ر ستمبر ۲۰۰۱ء]

عیسائی مذہبی رہنما کے متعلق یہ خبر پڑھئے: ''چند دنوں پہلے لندن کے ایک مقامی اخبار نے ایک عیسائی راہب کا ایک عورت کے ساتھ سیکنڈل منظر عام پر لانے کی جرأت کی. ثبوت اور واقعہ کی توثیق کے لیے اس کی قابل اعتراض حالت کی تصاویر بھی شائع کردیں.'' [ماہنامہ محدث، لاہور، اکتوبر ۲۰۰۱ء ص ۳۶] ''امریکہ کے پشپ اعظم اور دنیائے عیسائیت کے عظیم مبلغ ''جمی سواگرٹ'' نے امریکی ٹیلی ویژن پر اپنی بیوی کی موجودگی میں اپنے جنسی گناہوں کا اعتراف کیا''. [''تکبیر ۱۷ر مارچ ۱۹۸۸ء].

اخبار اردو نیوز ''فرانسیسی پادری کو دس برس کی قید'' کی سرخی کے تحت لکھتا ہے: ''پیرس (اے ایف پی) فرانس کی عدالت نے اس (۷۱) سالہ پادری کو دس سال کی سزائے قید سنائی جس نے ایک اقامت خانے میں دو بچوں کے ساتھ زیادتی کی تھی. تفصیلات کے مطابق جین لوسین مورل نے ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۶ء کے درمیان جنوب مغربی فرانس کے روڈریز علاقے میں واقع مردی براز کالج میں دس اور بارہ سال کے دو بچوں کے ساتھ زیادتی کی تھی''. [روزنامہ اردو نیوز، جدہ سعودی عرب، ۴ر مارچ ۲۰۰۰ء]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوسناک بات تو یہ ہے کہ تعلیم یافتہ اور اچھے لوگ بھی مزاروں اور خانقاہوں پر اپنی خواتین کے ساتھ مرادیں مانگنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور سیدھا سادہ اسلام انہیں سمجھ میں نہیں آتا. کیا جن مقامات پر ڈھول تاشے بج رہے ہوں، کھلے بالوں کے ساتھ دوشیزائیں اورعورتیں رقص کناں ہوں، شرکیہ قوالیوں پر زوردار تالیاں فضامیں گونج رہی ہوں، سالانہ عرسوں میں اجنبی مردوں اورعورتوں کا اختلاط ہوتا ہو اور طرح طرح کے حیا سوز فتنے نظر آتے ہوں، ان مقامات پر بھلا اسلام عبادت وریاضت کو کیوں کر درست قرار دے سکتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی عبادت کا طریقہ مشرکین کی بتائی ہے؟![1]

پھر اولاد سے محروم خواتین کو ایسے شرک کے اڈوں سے کیا کچھ مل سکتا ہے؟ ایسے مقامات پر تو عفت وعصمت کے سوداگر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں. دشمنانِ اسلام کے بڑے بڑے ایجنٹ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان مقامات کو اختیار کرتے ہیں. اولاد دینا یا نہ دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اسی کے لیے آسمان وزمین کی بادشاہی ہے.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا إِنَّهُ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ ''آسمان اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے وہ سب کچھ جانتا اور ہر چیز پر قادر ہے.'' [سورۃ الشوریٰ:۵۰]

---

(۱) اللہ تعالیٰ کافروں کی عبادت کے متعلق فرماتا ہے:﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ ''بیت اللہ کے پاس ان کافروں کی نماز کیا ہوتی ہے، بس سیٹیاں بجاتے اور تالیاں پیٹتے ہیں.'' [الانفال:۳۵]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا ایک مومن پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو برضا ورغبت قبول کرے اور جو مسلمان اولاد سے محروم ہے اسے چاہیے کہ معتبر ڈاکٹروں سے اپنا اور اپنی بیوی کا علاج کرائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بدعقیدہ لوگوں کی طرح اللہ کا در چھوڑ کر مزاروں اور خانقاہوں کے دروازے کھٹکھٹائے اور اپنی عفت وعصمت کو صحیح ڈھنگ سے حفاظت کرنے میں سستی اور بدعقیدگی کا شکار ہو جائے۔

دورانِ تحریر ہم نے مزاروں اور خانقاہوں میں نقاب پوش ملاؤں اور پیروں کو جو دشمنانِ اسلام کا ایجنٹ گردانا ہے، اس پر آپ کو تعجب نہیں کھانا چاہیے بلکہ یہ سچ ہے۔ لیجئے یہ رپورٹ پڑھئے:

''ڈبہ پیروں نے غیر ملکی ایجنٹوں کا کاروبار بھی سنبھال لیا۔ سرکاری حلقوں سے گہرے تعلقات ہیں، پولیس بیشتر جرائم پیشہ افراد کو پیروں کے سیاسی اور سرکاری اثر ورسوخ کی بنا پر پکڑنے سے خائف رہتی ہے جو پیری مریدی کی آڑ میں منشیات فروشی اور بدکاری کے اڈوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ داتا دربار میں پھرنے والے درویش سیاسی جلسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں''(۱)۔

مصطفیٰ کامل نے اپنی کتاب ''المسألة الشرقية'' میں لکھا ہے:

''قیروان پر فرانسیسی سامراجیت کے بارے میں یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک فرانسیسی شخص نے اسلام قبول کیا اور اپنا نام سید ہادی رکھا۔ علوم شرعیہ میں اس نے اچھا کمال پیدا کیا؛ چنانچہ وہ آگے چل کر قیروان کی جامع مسجد کا امام بن گیا۔ جب فرانسیسی فوج شہر کے قریب آئی تو اہلِ شہر نے دفاعی جنگ کی پوری تیاری کی۔ وہ لوگ اس وقت مشورہ کے لیے مسجد کے اندر

(۱) خبریں رپورٹ، بحوالہ شاہراہ بہشت پر، ص۷۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ایک مزار جسے وہ مقدس مانتے تھے، کے پاس آئے. سید ہادی اس وقت مزار میں داخل ہوا اور وہاں سے نکل کر لوگوں سے کہا کہ تم پر بہت ساری مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں، شیخ نے مزار سے تم کو یہ نصیحت کی ہے کہ تم لوگ ہتھیار ڈال دو. چنانچہ لوگوں نے اس فرانسیسی امام کی بات مان لی اور اپنے شہر قیروان کی بچاؤ میں دشمنوں سے ذرا بھی مزاحمت نہیں کی. اُدھر فرانسیسی فوج بغیر کسی مزاحمت کے فتح ونصرت کا پرچم لہراتے ہوئے شہر کے اندر داخل ہوگئی"۔(۱)

پاکستان میں عیسائیوں کے ایک بڑے مذہبی پیشوا کے صاحبزادے ریاس پٹیر ہیں، جنہوں نے اگست ۱۹۹۱ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام عبداللہ رکھا ہے. عیسائیت اور مذہب اسلام پر ان کا مطالعہ کافی وسیع ہے. انہوں نے اپنی قبولیتِ اسلام کی داستانِ خونچکاں "اور صلیب ٹوٹ گئی" نامی کتاب میں لکھی ہے. وہ جن دنوں اسلام کے متعلق تشفی بخش علم حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کے مختلف مقامات کا دورہ کر رہے تھے، اس دوران چند مسلمانوں کی رہنمائی پر سندھ میں رہنے والے پیر ومرشد گوہر شاہی کی خانقاہ کا بھی انہوں نے دورہ کیا. آگے انہی کی زبانی سنئے:

"کراچی جاتے ہوئے میں کوٹری اتر گیا، تاکہ روحانی مرکز جاکر گوہر شاہی سے ملاقات کرسکوں. گو یہ نام مسلسل میرے ذہن میں گونج رہا تھا مگر حافظہ ساتھ نہیں دے رہا تھا کہ یہ نام کہاں سنا ہے. الغرض لوگوں سے روحانی مرکز کے متعلق معلوم کیا کہ کہاں واقع ہے. لوگوں نے ایک سمت کی طرف میری رہنمائی کی کہ وہ جہاں بڑا جھنڈا لگا ہوا ہے وہی روحانی

---

(۱) المسالة الشرقية، مصطفیٰ کامل. ص ۲۱۲، ماخوذ از کتاب "التصوف فی الاسلام" ڈاکٹر عمر فروخ، (ص ۱۱). دیکھئے کتاب "هذه هی الصوفية" تالیف عبدالرحمٰن الوکیل، چوتھا ایڈیشن ۱۹۸۴ء دارالکتاب العلمیۃ، بیروت لبنان.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکز ہے۔ لوگ مجھ کو بڑی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں دیکھ رہے تھے کیوں کہ میں پادری کے مخصوص لباس میں تھا۔ روحانی مرکز پہنچ کر میں نے مدعا بیان کیا کہ میں گوہر شاہی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے ایک کمرے میں بٹھایا گیا، تھوڑی دیر بعد مجھ کو دوسرے کمرے سے باریابی کے لیے طلب کیا گیا۔ وہ ایک ہال نما کمرہ تھا اور بہت سے لوگ وہاں بصد احترام بیٹھے تھے اور ایک شخص سامنے تخت پر براجمان تھا، جسے دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ یہ تو ریاض گوہر شاہی ہیں۔ موصوف میرے والد کے بہت اچھے دوست ہیں، آپ دو مرتبہ ہمارے چرچ میں بھی قدم رنجہ فرما چکے ہیں۔ مجھے ایک شاک سا لگا کہ یہ ہیں مسٹر گوہر شاہی، مسلمانوں کے پیر و مرشد؟!! انہوں نے مجھے دیکھ کر گلے لگا لیا اور پوچھا: کیسے آنا ہوا پیٹر؟ میں نے عرض کیا: پنڈی سے کراچی جا رہا تھا، سوچا آپ سے بھی ملتا چلوں۔ میں ان سے اسلام کے بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر ایسا کیا تو یہ بات والد صاحب تک پہنچ جائے گی۔ جبکہ میری یہ تحقیق ابھی والد سے چھپ کر جاری تھی۔ انہوں نے میرا تعارف وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں سے کروایا۔ میں عرض کرتا چلوں کہ گوہر شاہی کو میں مسلمان نہیں سمجھتا کیوں کہ انہوں نے فروری ۱۹۹۷ء میں ہمارے چرچ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ میری ملاقات خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا تھا کہ میرے ماننے والوں کو خوشخبری دو کہ وہ سچے ہیں اور خداوند کا ذکر کرتے رہیں تاکہ فلاح پائیں''۔

اب شاید قارئین کو مزاروں اور خانقاہوں پر براجمان پیروں اور مرشدوں کی حقیقت معلوم ہو گئی ہو گی۔

آئندہ سطور میں ہم مسلمانوں کی عفت و عصمت سے کھلواڑ کرنے والے ان ظالموں کے چہروں سے دھوکہ اور مکر و فریب کے پردے چند صحیح واقعات کی روشنی میں چاک کر رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جیسا کہ ہم نے دوران تحریر وعدہ کیا تھا:

(الف) ایک ہندستانی صاحب جو گزشتہ کئی سالوں سے ایک خلیجی ملک میں سروس کر رہے ہیں، ان کی شادی کے کئی سال گزر گئے لیکن اولاد سے محروم رہے. رخصت پر جب گھر گئے تو کسی بدعتی کے مشورہ پر اپنی بیوی کو ایک خانقاہ لے گئے تاکہ کوئی اولاد ہو جائے. چوں کہ بدعقیدہ لوگوں کو ان مزاروں اور خانقاہوں سے بڑی وابستگی ہوتی ہے کیوں کہ ان مقامات پر ہونے والے حیاسوز کاموں سے وہ بے خبر ہوتے ہیں. مزار پر بیوی کو لے جاتے وقت اپنی چچی کو بھی ساتھ لے لیا، وہاں پہنچنے کے بعد جب پیر صاحب نے انہیں تسلی دلائی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں، اولاد ضرور ہوگی لیکن دس روز تک عورت کو علاج ودعا اور جھاڑ پھونک کے لیے رکنا پڑے گا؛ چنانچہ مزار سے قریب ہی ایک کمرہ کرایہ پر لیا اور روزانہ پیر صاحب کو دکھانے کے لیے بیوی کو اپنی چچی کے ساتھ مزار پر لے جاتے رہے، لیکن اس دوران چند ایام وہ اپنی بیوی اور چچی کے ساتھ پیر صاحب کے پاس دکھانے کے لیے نہیں جا سکے بلکہ بیوی اور چچی ہی کو بھیج دیا.

جب دس دن کا وقفہ گزر گیا تو پیر صاحب نے کہا: ''اپنی بیوی کو گھر لے جاؤ، امید ہے اولاد ہو جائے'' اور ایک تعویذ بھی لکھ کر دیا. یہ صاحب بیوی اور چچی کو لے کر گھر پہنچے، ایک ماہ کے بعد چچی کو الٹی آنی شروع ہوگئی (جیسا کہ حاملہ عورت کے ابتدائی مرحلہ میں ہوتا ہے) اور وہ حاملہ ہوگئی حالانکہ چچی کا شوہر اس دوران بیرون ملک ہی تھا: گھر کی عورتوں نے جب چچی سے حقیقت حال بتانے پر زبردستی کی تو مجبور ولاچار ہو کر اس نے مزار پر اپنے ساتھ پیش آنے والے حیاسوز فعل کی خبر دی. اپنی بیوی سے جب اس شخص نے پوچھ گچھ شروع کی تو اس نے بتایا کہ جب میں اور چچی جان مزار پر حاضر ہوئیں تو اس کے بعد ہمیں ہوش نہیں رہا. یہ شخص اولاد سے محروم ہی رہا اور بیوی کو کوئی بچہ پیدا نہ ہوا. یہ خبر کانوں کان جنگل میں آگ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح پھیل گئی. اس بات کا اعتراف خود شوہر نے کیا اور اب وہ توبہ واستغفار کر کے سلفی العقیدہ ہو چکا ہے۔"(۱)

(ب) اسی طرح سعودی عرب میں برصغیر ہندو پاک میں معروف ایک عالم دین کے یہاں ادھیڑ عمر کی ایک ہندستانی مسلم خادمہ نے ایک مزار پر اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی خبر دی جسے میں اس کے باوثوق کفیل کے حوالے سے یہاں نقل کر رہا ہوں نوکرانی نے کہا: "میری زندگی میں غیر اللہ سے امید رکھنے کی وجہ سے ایک بڑا حیاسوز واقعہ پیش آیا ہے، وہ یہ کہ میرا شوہر اولاد سے محروم ہونے کے باعث مجھے ایک معروف مزار پر لے گیا تاکہ وہاں پیر صاحب کی برکت سے ہماری مراد پوری ہو جائے. میرے شوہر کو مزار پر بنے کمرے سے باہر ہی رکھا گیا پھر مجھے علاج اور جھاڑ پھونک کے بہانے اندر لے جایا گیا، مجھ سے آگے اندر ایک سرنگ میں جانے کو کہا گیا. میں آگے خوف وہراس میں بڑھتی گئی، اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ بہت سارے مسٹنڈے ننگے بدن اپنی ہوس کی آگ بجھانے کے لیے عورتوں کے انتظار

(۱) اس واقعہ کے راوی معتبر ہیں اور صاحب واقعہ نے خود ان سے اعتراف کیا ہے (ج ل ق). یہ واقعہ لکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ سید معراج ربانی کی ویڈیو کیسٹ بعنوان "أولیاء الشیطان پارٹ ۲" میں بھی یہ واقعہ موجود ہے، اور یہ واقعہ اجمیر شریف کا ہے. صاحب واقعہ نے خود ربانی صاحب سے بیان کیا ہے. آپ کیسٹ میں یہ سن سکتے ہیں. سعودی عرب ریاض میں ربانی صاحب سے ملاقات کر کے میں نے ان سے اس واقعہ کی حقیقت جاننا چاہا تو انہوں نے واقعہ کو پڑھنے کے بعد اس کی تصدیق کر دی.

اگر آپ ان خانقاہوں اور مزاروں پر رونما ہونے والے حیاسوز اور شرمناک واقعات کے بارے میں مزید حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو ذرا موقع نکال کر اسلامی غیرت وحمیت بحال کر کے ان کا دورہ کر لیں سارے حقائق سے آپ جلد ہی واقف ہو جائیں گے کہ یہاں آنے والی نوجوان دوشیزاؤں اور عورتوں کے ساتھ پیروں اور ملنگوں کا رویہ کس قدر شرمناک ہوتا ہے، کئی ایک مزاروں پر ایسی نازیبا حرکات ہم نے بچشم خویش دیکھے ہیں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں. میری آنکھیں بند ہوگئیں اور میں نے اس کٹھن گھڑی میں اپنے رب ذوالجلال سے اپنی عفت وعصمت کا تحفظ مانگا. میں زور سے بھاگی، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ سرنگ کے اسی راستہ پر بھاگ پڑی جو باہر نکلتا تھا، باہر آکر اپنے شوہر سے حقیقت حال بتائی اور ہم دونوں فوراً وہاں سے نکل پڑے (ل ن س).

کوئی بھی بات لکھنے کے لیے ثبوت کا ہونا انتہائی ضروری ہے. اس لیے مزاروں اور خانقاہوں کے متعلق باوثوق ذریعہ سے مگر زبانی جو باتیں ہمارے پاس پہنچی ہیں، ہم انہیں نظر انداز کر کے تحریری ثبوت کے ساتھ چند واقعات بیان کریں گے تا کہ ہمارے قارئین کو کسی قسم کا شک وتردد نہ رہے. امیر حمزہ صاحب اپنی کتاب ''ہندو کا ہمدرد'' میں لکھتے ہیں:

''لاہور میں جو داتا دربار ہے اس وقت یہ دربار پاکستان کا سب سے بڑا دربار ہے. اولاد اور رزق حاصل کرنے کے لیے یہ دربار مشہور ہے. عورتوں کا یہاں رش لگا رہتا ہے، روزانہ محکمہ اوقاف کو لاکھوں کی آمدنی ہے...... یہاں کیا ہوتا ہے...... اس کی ایک جھلک بھی ملاحظہ کرلو. روزنامہ ''پاکستان'' کے صحافی جناب جاوید انور ڈوگر نے اس دربار پر ایک ہفتہ گزارا اور ملنگ کا روپ دھار کر یہاں کے چھپے ہوئے حالات وواقعات کو طشت ازبام کیا. روزنامہ ''پاکستان'' نے اپنے اس صحافی کی رپورٹ کو ۲۹/اگست ۱۹۹۹ء کے ''سنڈے پاکستان'' میگزین میں شائع کیا. ہم اس تفصیلی رپورٹ سے چیدہ چیدہ واقعات یہاں پیش کرتے ہیں...... اس ارادے اور درد کے ساتھ کہ محکمہ اوقاف اہل سنت کو جواب دے کہ اس نے جناب علی ہجویری کے دربار کو رشد وہدایت کا مرکز بنایا ہے یا یہ کہ ہندوؤں کے داتا اور وایو کی نقل بنا کر رکھ دیا ہے؟...... جی ہاں! اب جاوید انور ڈوگر کی رپورٹ ملاحظہ کیجئے. مقصد یہی ہے کہ اے مسلمان! شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں غیرت وحمیت کی بات......؟

اُ۔ نگینہ کون تھی؟ نیز ایسی نگیناؤں سے دربار اٹا پڑا ہے:

''میں نے سائیں نذر کی بات کاٹ کر کہا...... ''یار وہ نگینہ کہاں گئی......؟ تم نے اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات تو درمیان میں ہی چھوڑ دی'' .ہاں جی ! شاہ جی!وہ جو نگینہ تھی وہ واقعی نگینہ بن گئی. درباروں کے گدی نشینوں اور افسروں سے لے کر تھانیداروں اور ملنگوں تک اس کے مرید بنتے چلے گئے .داتا دربار کی چوکی کا ایک انچارج اس پر مرتا تھا. جب نگینہ نے اسے گھاس نہ ڈالی تو انتقام لینے پر اتر آیا اور اس نے نگینہ کے خلاف ایک لڑکی فروخت کرنے کا مقدمہ بنوادیا.اب سنا ہے اسے دس سال کی سزا ہوگئی ہے اور وہ جیل میں اپنی سزا کاٹ رہی ہے.

سائیں جی! ......آپ تو یہ کہتے تھے کہ نگینہ ہوتی تو وہ آپ کی بڑی خدمت کرتی . بھلا وہ تمہارے کہنے سے میری خدمت کیوں کرتی ؟ تم تو خود اس کے لیے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتے تھے.

''واہ جی شاہ جی تم بڑے بھولے بادشاہ ہو.او بادشاہو تسیں مالدار لوگ او، تہاڈی گدی دا سن کے نگینہ نے تہانوں چمڑ جاناں سی''.واہ جی! شاہ جی آپ بھی بھولے ہیں، آپ تو مالدار ہیں، آپ کی گدی کا سن کر اس نے آپ سے چمٹ جاتا تھا. میں نے سائیں سے دریافت کیا کہ یار یہ بتاؤ، کہ کیا واقعی نگینہ نے لڑکی فروخت کی تھی؟ سائیں نے بے ساختہ کہا:'' شاہ جی! آپ نگینہ کی بات کرتے ہیں یہاں پر تو آج بھی آٹھ دس عورتیں یہی دھندہ کرتی ہیں. گھروں سے بھاگی ہوئی لڑکیاں یہاں آتی ہیں، انہیں کچھ دنوں تک یہ عورتیں اپنے کوارٹروں میں رکھتی ہیں اور یہاں دربار پر سوتی ہیں. پھر یہ لڑکیاں اچانک غائب ہوجاتی ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں''یہاں سے بھاگ گئی ہیں'' اور کچھ لوگ کہتے ہیں ''فروخت کردی گئی ہیں''.

سائیں نذر نے ایسی جن عورتوں کی نشاندہی کی تھی انہیں میں نے ۲۴ گھنٹے داتا دربار میں موجود پایا اور ان کی حرکات انتہائی قابل اعتراض تھیں.میں نے سائیں نذر کی باتوں کی صداقت معلوم کرنے کے لیے اپنی ایک عزیزہ سے یہ کہا:'' وہ خواتین کے حصے میں جاکر یہ کہہ دے کہ وہ جہلم سے بھاگ کر آئی ہے اور اب لاہور میں اس کا کوئی نہیں.'' میری عزیزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امبر تعلیم یافتہ اور خوبصورت لڑکی ہے. جب اس نے جا کر عورتوں والے حصے میں اپنی فرضی داستان سنائی تو اس کے ارد گرد شکاری عورتوں کا ہجوم جمع ہوگیا. چند گھنٹوں کے دوران یہ کیفیت پیدا ہوگئی کہ چکر باز عورتیں میری عزیزہ امبر کو اپنے گھر لے جانے کے لیے آپس میں جھگڑنے لگیں. یہ جھگڑا مار کٹائی تک پہنچ گیا تو امبر نے پریشان ہوکر بتایا کہ وہ تو گھر سے بھاگ کر نہیں آئی. اس کے والدین یہاں رہتے ہیں اور وہ ایک تعلیم یافتہ گھرانے کی فرد ہے. امبر بتاتی ہے کہ ان عورتوں کو میری بات پر اس وقت تک یقین نہیں آیا جب تک میں نے ایک جریدہ کے ساتھ اپنی وابستگی کا ثبوت انہیں فراہم نہیں کیا. جس وقت ان چکر باز عورتوں کو امبر کی اصل حقیقت کا علم ہوگیا تو پھر وہ دربار سے غائب ہوگئیں اور کئی گھنٹے تک غائب رہنے کے بعد دوبارہ شاید اس لیے آگئیں کہ اب تو امبر یا اس کا کوئی عزیز دربار پر انہیں نہیں پکڑے گا. ان عورتوں کو کیا معلوم تھا کہ امبر کا انکل ''شاہ جی'' کے روپ میں دربار پر ڈیرہ ڈالے بیٹھا ہے.''

ب- دربار...... جہاں عورتوں کی بولی لگتی ہے:

۱۴ اگست کی شام مجھے ایک ملنگ بشیر خاں نے کہا: ''شاہ جی!...... آیئے آپ کو ایک اور نظارہ کرائیں''. ہم داتا دربار سے باہر آگئے. مین گیٹ کے ساتھ ایک گاڑی کھڑی تھی. بشیر ملنگ نے ایک خاتون سے میرا تعارف کروایا. اس خاتون کے ساتھ ایک انتہائی معزز آدمی کھڑا تھا، اور تین لڑکیاں...... تعارف کے بعد وہ عورت مجھ سے مخاطب ہوئی اور کہنے لگی: ''شاہ جی یہ ۲۵۰۰ کی ہے، یہ ۳۰۰۰، اور یہ ۵۰۰۰ کی''. وہ اپنی بیٹیوں پر ہاتھ رکھ کے یوں مول بتا رہی تھی جیسے کسی بھیڑ بکری کا سودا کیا جاتا ہے. میں نے کوئی سودا کرنا ہی نہیں تھا، میں نے بات کو ٹالنے کے انداز میں کہا: بی بی! ہم ملنگ لوگوں کے پاس اتنے پیسے کہاں ہوتے ہیں؟ عورت گالی دے کر بولی: ''یہ ملنگ لوگ بڑے...... ہوندے نیں شاہ جی''.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خاموشی سے چلا آیا. آتے ہوئے میں نے نادانستہ طور پر اس معصوم بچی کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا جس کی قیمت پانچ ہزار روپے بتائی گئی تھی .وہ چودہ سال کی ہوگی، اس کی آنکھوں میں تیرنے والے آنسو میں آج تک جانتا ہوں یا پھر وہ بچی...... جو''شرفاء'' کی اس نگری میں دولت کی سولی پر لٹکا دی گئی ہے. بشیر ملنگ کے ساتھ میں واپس آ گیا .ان لوگوں نے مختلف ہوٹلوں کے اندر کمرے بھی بک کروا رکھے ہیں. یہ گاہک کا شناختی کارڈ لے لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی لڑکی روانہ کر دیتے ہیں. جس روز کسی ملنگ کے پاس کوئی سادہ لوح خاتون نہ پھنسے وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ آج میں روزہ سے ہوں. جب اسے کوئی سادہ لوح خاتون مل جائے تو وہ کہتا ہے کہ آج بہت روزی ملی ہے. اگر کئی سادہ لوح خواتین مل جائیں تو ملنگ کا جملہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ''اج تے روزی اتے روزی وجی اے''.

ملنگوں اور ملنگنیوں کی ایک فوج ظفر موج ایک دربار سے دوسرے دربار تک سفر کرتی رہتی ہے. درجنوں ملنگ اور ملنگنیاں داتا دربار پر ہر وقت موجود رہتی ہیں. قانون نافذ کرنے والے ادارے اور انتظامیہ ان ملنگوں اور ملنگنیوں کا کوئی نوٹس نہیں لیتے. ملنگ ایسی ملنگنیوں کو ''بھلے لوگ'' کہتے ہیں جو خود گناہ کی زندگی بسر کرتی ہیں یا دوسرے شہروں سے آنے والی لڑکیوں کو گناہ کی زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتی ہیں. ایسے ''بھلے لوگوں'' کی ایک بڑی تعداد کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان میں سے بعض کے ساتھ ملاقات بھی کی.''

ج- داتا دربار کے ''نعت گو'' کی اصل حقیقت:

منیر بھٹی نے بتایا کہ وہ ایک زمیندار گھرانے کا فرد ہے. گاؤں میں ایک لڑکی کے اغوا ہونے کے بعد ہماری ایک دوسری برادری کے ساتھ دشمنی شروع ہوگئی تو مجھے جیل جانا پڑ گیا. جیل میں میری ملاقات ایک جیب تراش لڑکے کے ساتھ ہوگئی. میں اس کے ساتھ جیل کے ''منڈا خانہ'' میں بند تھا. ہماری یہ دوستی اس قدر پکی ہوئی کہ جیل سے رہائی کے بعد بھی قائم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی. جیب تراش عبدالمجید درباروں اور میلوں میں جیب تراشی کا دھندہ کرتا ہے. ان دنوں وہ داتا دربار پر اپنے ''کاروبار'' میں مصروف ہے اگر موقع ملا تو میں اس کے ساتھ بھی آپ کی ملاقات کراؤں گا. دشمنی کے نتیجہ میں گاؤں میں ہمارے آدمی مخالف پارٹی کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور مخالف پارٹی ہمارے لوگوں کو قتل کر دیا کرتی ہے. اس پر مقدمے بنتے اور ہمیں کئی دن مفرور کے طور پر چھپ کر رہنا پڑتا. عبدالمجید نے مجھے مشورہ دیا کہ مفروری کی زندگی گزارنے کے لیے داتا دربار سے اچھی کوئی جگہ نہیں. یہاں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، لنگر رات دن ملتا ہے اگر کوئی پولیس کا اہلکار منہ ماری بھی کرے تو اسے دس روپے دے کر ٹرخایا جاسکتا ہے. میں نے طویل عرصہ یہاں ایک مفرور کے طور پر گزارا، یہاں کے رنگ ڈھنگ ہی نرالے تھے. میں نے یہاں پر مستقل رہنے کا ایک بہانہ نکالا، آواز اچھی تھی، نعت گوئی شروع کردی. اب میں نے اپنے اس فن کی بدولت دربار پر آنے والی عادی خواتین اور لڑکیوں کے علاوہ مستقل طور پر رہنے والی کئی عورتوں کے ساتھ ''خصوصی'' مراسم بنا رکھے ہیں. یہ مراسم اس قدر مضبوط ہیں کہ میں جب چاہوں کسی بھی ایک لڑکی یا عورت کو طلب کرسکتا ہوں. گھریلو لڑکیوں کے لیے گھر سے باہر نکلنے کا یہ بہانہ انتہائی معقول ہوتا ہے کہ وہ داتا دربار حاضری کے لیے جارہی ہیں. اس حاضری کی آڑ میں وہ کیا کرتی ہیں....؟ اس کا گھر والوں کو اس وقت علم ہوتا ہے جب رسوائی ان کے گھروں کی دیواریں پھلانگ کر اندر داخل ہوچکی ہوتی ہے. اب میں نعت گوئی کرتا ہوں کہیں سے دس بیس روپے اکٹھے ہوجاتے ہیں، لنگر سرکاری مل جاتا ہے اور لڑکیوں کا شکار الگ کرلیتا ہوں. ہماری مخالف پارٹی کے ساتھ اب صلح ہوگئی ہے لیکن میں اپنے بھائیوں کے اصرار کے باوجود گھر نہیں جاتا ہوں. یہاں کی زندگی ہی بڑی دلچسپ ہے. ''مال'' بھی مل جاتا ہے اور دال روٹی بھی..... محنت بالکل نہیں کرنا پڑتی. اب میں کبھی کبھار گاؤں جاتا بھی ہوں تو ایک دن سے زیادہ رہنے کو جی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں چاہتا. گھر والے اور گاؤں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں داتا صاحب کی عقیدت اور محبت کے باعث یہاں پر رہتا ہوں لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ یہاں کی رنگینیاں مجھے کہیں اور قیام ہی نہیں کرنے دیتی ہیں''.

د- نعت خوانی کا کرشمہ جمعرات کو:

جاوید ڈوگر صاحب رقمطراز ہیں کہ منیر بھٹی مجھے کہنے لگا...... ''باب جی! کل جمعرات ہے ہم آپ کو ایسے ایسے ''بھلے لوگ'' ملوائیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے...... بابا جی! نعت خوانی ایک ایسا فن ہے جس پر اچھے بھلے کردار کی حامل گھریلو عورتیں قربان ہو جاتی ہیں''. اس نے مجھے اپنے اس فن کا مظاہرہ کر کے دکھایا، میاں محمد بخش کا کلام گانے لگا تو میرے اردگرد مرد و خواتین زائرین کا ایک ہجوم سا لگ گیا، وہ جس عورت کو بھی اشارے سے بیٹھ جانے کا حکم دیتا وہ اس کی تعمیل کرتی رہی. منیر بھٹی نے اجتماع یا مجمع ختم ہو جانے کے بعد مجھے بتایا کہ نعت سننے والے لوگوں میں کئی ایسے موجود تھے جنہیں وہ آسانی کے ساتھ بے وقوف بنا سکتا ہے. ثبوت کے طور پر چند منٹ کے بعد وہ ایک ایسی خاتون کو میرے پاس لے آیا جس کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور وہ چند لمحے قبل میرے پاس بیٹھ کر منیر بھٹی سے نعت سن رہی تھی. اس خاتون نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کی بھابھی کے لیے دعا کروں کہ میں ایک درویش ہوں اور میری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ درست ثابت ہوتا ہے. یہ خاتون تو میری جان چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی. میں نے اس سے کہا:

''یہاں پر تو میں خود حاضری دے رہا ہوں. وہ اگر یہ چاہتی ہے کہ اس کا کام ہو جائے تو پھر وہ میرے پاس ہوٹل کے کمرے میں آئے، یہاں پر میں آرام کرنے کی غرض سے مختلف اوقات میں جایا کرتا تھا''. یہ خاتون طے شدہ وقت کے مطابق میرے پاس ہوٹل میں پہنچ گئی. اس دوران منیر بھٹی مجھے اس خاتون کے بارے میں تمام معلومات فراہم کر چکا تھا. اصل بات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی کہ سعدیہ کی بھابھی اپنے کسی ہمسائے کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور وہ داتا دربار پر دعا کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے درویش کی تلاش میں آئی تھی جو اپنے عمل یا تعویذ کے ذریعے اسے واپس لاسکے. جب سعدیہ میرے پاس ہوٹل میں آئی تو میں نے اسے اصل حقیقت بتا دی کہ تمہاری بھابھی تو اپنے آشنا کے ساتھ فرار ہوگئی ہے. میرے اس انکشاف پر سعدیہ نے میرے پاؤں پکڑ لیے مگر میں نے خالصتاً ''پیروں'' کے سے انداز میں اسے جھٹک دیا اور دو چار گالیاں بھی سنا ڈالیں. میں نے سعدیہ کو تسلی دی کہ اس کی بھابھی جلد واپس مل جائے گی. میں نے سعدیہ سے کہا: ''وہ اور اس کے گھر والے باقاعدگی سے نماز ادا کریں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہیں، اس کی سمجھ میں میری بات نہیں آرہی تھی. جب میں نے اصرار کیا تو وہ چیخ اٹھی کہ ''باباجی! اگر نمازیں ہمیں ہی پڑھنی ہیں تو آپ جیسے لوگ کس مرض کا علاج ہیں؟'' مجھے سعدیہ کی اس سوچ سے گہرا صدمہ ہوا اور میں سوچنے لگا کہ یہ جعلی پیر لوگ کس قدر سفاک اور ظالم ہیں کہ لوگوں کی نمازیں تک اپنے ذمے لے لیتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ خود بھی نماز ادا نہیں کرتے''(۱).

قارئین ذرا غور کریں، ایک خانقاہ پر ایک صحافی نے صرف ایک ہفتہ گزارا تو کتنے سارے حقائق سامنے آئے. اب اگر خطہ اُرضی کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے مزاروں اور خانقاہوں کا صحیح ڈھنگ سے سروے اور چھان بین کی جائے تو اندازہ لگائیں کیسے کیسے حیاسوز اور شرمناک واقعات سامنے آئیں گے. کیا اب بھی مسلمانوں کے اندر اسلامی غیرت وحمیت پیدا نہیں ہوگی؟...... فاعتبروا یا أولی الأبصار.

۲۰- اختراعاتِ جدیدہ کے غیر اخلاقی پروگراموں کی مقبولیت:

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ وغیرہ ایسی اختراعاتِ جدیدہ ہیں جن کے ذریعہ دینی

(۱) دیکھئے: ''ہندو کا ہمدرد'' امیر حمزہ. ص۱۹۲ تا ۱۹۸ ایڈیشن اول، جنوری ۲۰۰۱ء دار الصفہ پبلیکشنز، لاہور.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطلی، ادبی واخلاقی اور اصلاحی وسماجی نشریات شائع کر کے بے ادب لوگوں کو باادب بنایا جاسکتا تھا، غیر مہذب قوموں کو تہذیب وثقافت کا درس دیا جاسکتا تھا اور دلدل میں پھنسی انسانیت کے درد کا مداوا تلاش کیا جاسکتا تھا۔لیکن یہ غیرت کا فقدان ہی کہیے کہ ہمارے معاشرے میں اس سلسلہ میں کوئی خاطر خواہ اقدام کرنے کے بجائے ان اختراعاتِ جدیدہ کے فحش پروگراموں کی بے انتہا پذیرائی ہو رہی ہے۔اخلاقی اور سماجی پروگراموں کو دیکھنے اور سننے کے لیے ہمارے جوانوں کے پاس وقت ہی نہیں۔ ہاں اس کی جگہ جنسی ہیجان برانگیختہ کرنے والے گانے سننے، نیم عریاں لباس میں ملبوس عورتوں کی جسمانی نمائش اور جذبات میں شعلہ بھڑکانے والے فحش پروگراموں کو دیکھنے کے لیے ان کے پاس کافی وقت ہے۔ان پروگراموں کو دیکھنے کے لیے گویا اختراعات جدیدہ کا اپنے گھروں میں رکھنا بھی ایک لازمی جزء بن چکا ہے۔خواہ اس کے لیئے کوئی بھی غیر اخلاقی قدم اٹھانا پڑے۔غیزت وحمیت کے فقدان کے باعث اب ٹیلی ویژن اور وی سی آر خریدنے کے لیے اپنے بچوں کا سودا کرنا بھی کوئی قابل افسوس بات نہیں رہ گئی۔آج سے تقریباً دس سال قبل پاکستان کے اردو روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۷ر جولائی ۱۹۹۱ء کے شمارہ کے مطابق ایک رومانی ماں نے ٹی وی اور ویڈیو خریدنے کے لیے اپنے لخت جگر کو (750) پونڈ میں فروخت کردیا۔'' اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ آج کا انسان ذہنی عیاشی کی خاطر کس قدر بے غیرت وبے شرم ہو چکا ہے کہ سب سے قیمتی اور محبوب سرمایہ اولاد کو بھی فروخت کرنے میں جھجک محسوس نہیں کرتا۔ایسی صورت میں اس سے عفت وعصمت کی حفاظت کی امید کیسے کی جاسکتی ہے؟

اب تو یہودی لابی تنظیموں نے میڈیا کو اس قدر گندہ اور اخلاق سے عاری بنادیا ہے کہ کوئی بھی ٹیلی ویژن چینل کھولیے حیاسوز پروگرام دیکھنے کو ملیں گے۔ڈش اور انٹرنیٹ نے تو فحاشی وعریانیت کے آخری مرحلہ تک اپنا کام سرانجام دے دیا ہے اور دنیا کے کونے کونے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش پروگراموں کو نشر کر کے نئی نسلوں کو جنسی ہوس کی آگ میں جھونک دیا ہے. کچھ عرصہ قبل معروف بین الاقوامی میگزین اکانومسٹ(Economist) نے لکھا تھا کہ انٹرنیٹ کی آمد سے قبل امریکی اور یورپی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سیر وسیاحت کے پس پردہ اپنی تہذیب وثقافت کی سفارتکاری کے فرائض انجام دیتے تھے، اور خطۂ ارضی کے مختلف ممالک کی سیاحت کے دوران وہاں کے لوگوں کو اپنی عریانیت پسندی سے متاثر کیا کرتے تھے، اس کے باوجود ان کی یہ اثر اندازی محدود پیمانے کی تھی. لیکن اب انٹرنیٹ کی آمد کے بعد تو انسانی آبادی کا ایک ایک گھر اور انفرادی واجتماعی سطح پر پورا انسانی معاشرہ ہی مغربی تہذیب کی زد پر ہے. اس لیے کہ ترسیل وابلاغ کا یہ ذریعہ لسانی، تہذیبی اور جغرافیائی کسی رکاوٹ کو تسلیم نہیں کرتا، اور اس کی اثر اندازی تو ہر قید وبند سے پرے ہے اور اس کے زہریلے اثرات تو ہر خاص وعام تک پہنچ رہے ہیں چاہے وہ اس سے متفق ہو یا اس کا مخالف (۱).

انٹرنیٹ کے ذریعہ بڑھتے ہوئے جرائم کا احاطہ کرنا مشکل ہے، آئے دن انٹرنیٹ کے ذریعہ عزت وآبرو کا استحصال ہو رہا ہے. ابھی حال ہی میں اخبار اردو نیوز نے انٹرنیٹ کے ذریعہ پیش آنے والے بھیانک جرائم کے متعلق عنوان ’’جاپان میں انٹرنیٹ جرائم کی شرح میں اضافہ‘‘ کے تحت یہ رپورٹ شائع کی ہے:

’’ٹوکیو (اے ایف پی) جاپان میں انٹرنیٹ سے متعلق جرائم کی شرح میں جون تک ختم ہونے والے چھ مہینوں کے دوران دگنا اضافہ ہوا ہے. جرائم کی ان وارداتوں میں ستر فیصد سے زائد لڑکیاں شکار ہوئی ہیں. پولیس نے بتایا کہ سال رواں کی پہلی ششماہی کے دوران ۷۹۳ جرائم منظر عام پر آئے. یہ تعداد گزشتہ سال اسی مدت کے دوران پیش آنے والے جرائم سے ۳۰۲ زیادہ رہی. نیشنل پولیس ایجنسی نے کمپیوٹر جرائم سے متعلق اپنی عبوری رپورٹ

(۱) بحوالہ ماہنامہ طوبیٰ فروری ۲۰۰۲ء دہلی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بات بتائی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کمپیوٹر کے ذریعے چھیڑ خانی کے متعدد واقعات پیش آئے ان میں زیادہ تر لڑکیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ شکار ہونے والی زیادہ تر لڑکیوں کی عمر ۱۳ سے ۱۸ برس کے درمیان ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ۹۵.۵ جرائم موبائل فون کے ذریعے انٹرنیٹ سروسز تک رسائی کی سہولت رہنے والوں کی جانب سے کیے گئے۔ انٹرنیٹ سروسز سے متعلق قتل کا ایک واقعہ اس دوران پیش آیا جبکہ زیادتی کے ۲۳ واقعات پولیس کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ کیے جانے والے جرائم میں اسی وقت کمی آسکتی ہے جب انٹرنیٹ سے متعلق سخت قوانین نافذ کیے جائیں''(۱)۔

اب ان اختراعاتِ جدیدہ کے فحش پروگراموں کو کنٹرول کرنا بھی امر محال ہے کیوں کہ ان کے ذریعہ یہودی لابی تنظیموں نے پوری دنیا کو سیکولرائز کرنے کے لیے اپنے مضبوط قدم میڈیا کے میدان میں جما رکھی ہیں۔ اس میدان میں یہودیوں کی سرگرمیوں کا اندازہ اس رپورٹ سے لگا لیجے کہ ''امریکی میڈیا کے بڑے حصے پر یہودی قابض ہیں۔ ایک یہودی فیملی نیو ہاؤس فیملی کے پاس (84) روزنامے (20) ہفتہ وار رسالے، (182) ریڈیو اسٹیشن (140) کیبل، (1735) دارالاشاعت ہیں۔ امریکہ میں (60) ملین روزنامے تقسیم ہوتے ہیں جو سب یہودی ملکیت کے روزنامے ہیں''(۲)۔

درحقیقت میڈیا کے ذریعہ تخریبی پروگراموں کو پیش کرکے صحیح سالم معاشروں کو خراب کیا جارہا ہے، اور اس میڈیا کے پس پردہ یہودیوں کی عظیم سازش کارفرما ہے، جو اپنے علاوہ کسی بھی قوم کے لیے بہی خواہ نہیں ہوسکتے۔ ایسی صورتِ حال میں خصوصاً مسلمانوں کو چوکنا رہنے کی سخت ضرورت ہے کیوں کہ یہود مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں، مسلمانوں کو

(۱) اردو نیوز، جدہ ۲۳ر اگست ۲۰۰۲ء۔

(۲) اعداد و شمار ۱۹۹۷ء، مغربی میڈیا از مولانا نذر الحفیظ ندوی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاقی بحران میں مبتلا کر دینا ان کا ہدفِ اول ہے. اور سچی بات تو یہی ہے کہ وہ اپنے مقصد میں بہت حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں؛ چنانچہ ایک عرب کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے دورانِ زچگی اپنی بیوی کی پوری ویڈیو فلم تیار کروائی (۱).

مسلم معاشرہ میں فقدانِ غیرت کی یہ ایک ایسی قبیح مثال ہے جس سے ایک غیرت مند مومن کا سر شرم سے جھک جاتا ہے. دراصل میڈیا نے جو فحش پروگراموں کی خرید و فروخت کا بازار گرم کیا ہے اس سے نبرد آزما ہونے کی بجائے ہم نے غیرت کا سودا کر لیا ہے جس کا یہ شرمناک نتیجہ ہے. قابل صد مبارک ہیں وہ لوگ جو اختراعاتِ جدیدہ کے فحش پروگراموں کو اگر بالکلیہ روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو کم از کم ان سے خود بھی محفوظ ہیں اور اپنے گھرانے و خاندان کو بھی محفوظ رکھا ہے. پاکستان میں چکوال کی ایک خاتون نے اپنا ٹی وی اس وقت توڑ دیا جب پی ٹی وی (PTV) ایوارڈ کی تقریب کے دوران ایک فحش اشتہار بار بار دکھایا جا رہا تھا جس میں خواتین کے لیے مخصوص آئیٹم کی تشہیر نہایت بھونڈے طریقے سے کی جا رہی تھی. پہلے تو یہ خاتون سمجھ نہ سکی کہ یہ اشتہار کس چیز کا ہے پھر اس نے اپنی بہو سے پوچھا کہ یہ کس چیز کا اشتہار ہے؟ جب بہو نے بتایا کہ خواتین کی فلاں چیز کے بارے میں ہے تو اس خاتون نے اس ننگی فحاشی پر برہم ہو کر فوراً ٹیلی ویژن توڑ دیا (۲).

مذکورہ خاتون کی شدید غیرت سے ہمارے معاشرے میں ان افراد کو درسِ عبرت لینا چاہیے جو اپنے پریوار کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر فحش پروگراموں کو دیکھتے نہیں شرماتے. اسی شرم و حیا اور غیرت کے فقدان کا نتیجہ ہے کہ ٹی وی وغیرہ مصنوعاتِ جدیدہ پر بار بار فحاشی و عریانی کے پروگراموں کو دیکھنے سے گھر میں بے حیائی و بدکاری کے شرمناک واقعات رونما ہوتے

---

(۱) عالم اسلام کی اخلاقی صورتِ حال، ص: ۳۲۶، از مولانا اسرار عالم، ناشر قاضی پبلشرز دہلی.

(۲) مجلہ الدعوۃ، اپریل ۲۰۰۱ء ص: ۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو کل ہو کر اخبارات کی گرما گرم سرخیوں کی زینت بنتے ہیں!!

۲۱۔ فحش لٹریچر اور اخبارات کی پذیرائی:

ہمارے معاشرے میں فحش لٹریچر اور مخرب اخلاق مجلات کی کثرتِ فروخت بھی فقدانِ غیرت کی علامت ہے۔ ادب کے نام پر مخربِ اخلاق لٹریچر، گندے ناول اور عریاں تصویروں سے مزین روزنامے، ہفت روزے اور ماہنامے ہمارے معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی پھیلانے میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور ایسے ہی اخبارات و رسائل کے ایڈیشن میں روز افزوں اضافہ کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے۔ جب کہ دینی، اخلاقی، ادبی اور اصلاحی میگزین کی اقتصادی حالت اس قدر خستہ اور ناگفتہ بہ ہوتی ہے کہ ایسے مجلّات سے منسلک افراد کی تشفی بخش تنخواہ تو کجا، ان مجلّات کے کاغذات اور چھپائی وغیرہ کی قیمت بھی بمشکل نکل پاتی ہے۔ مطالعہ کے شوقین حضرات غیر اخلاقی مجلات واخبارات تو نقداً خرید لیتے ہیں لیکن مثبت اور اخلاقی مجلّات مفت حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں یا اول الذکر کے آگے ثانی الذکر کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔

ظاہر ہے جب سادے میگزین ذلت آمیز اقتصادی بحران سے دوچار ہوں گے تو ان کے ذمہ داران کے پاس اب دو ہی راستے رہ جاتے ہیں؛ یا تو وہ صحافت کے میدان سے بلا وقت ضائع کیے نکل جائیں یا پھر ماڈرن تہذیب وثقافت کو قبول کر کے اپنے میگزین کو بھی اس رنگ میں رنگ دیں جو مقبول ترین میگزین کا رنگ ہے۔ یعنی عورتوں کی عریاں تصویریں میگزین کے اندر باہر ہوں، مضامین جنسی ہیجان بھڑکانے والے ہوں، مخربِ اخلاق قصہ کہانیاں ہوں اور جابجا بھڑکیلے، جاذب نگاہ اور نیم عریاں فحش تصویریں ہوں کہ بک اسٹال پر پہنچتے پہنچتے تمام میگزین بک جائیں، اور یوں ایڈیشن میں اضافہ کے آرڈر آنے شروع ہو جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی غیرت وحمیت کے فقدان کے باعث اب صحافت ایک تجارت اور اپنی جیب بھرنے کی دھن میں فحاشی و بے حیائی کا پلندہ ہوچکی ہے. پہلے تو دوسری اقوام کو ہم ہنستے تھے لیکن اب مسلم معاشرہ اس میدان میں اس قدر آگے چلا گیا ہے کہ دوسری قوموں کے اخبارات ورسائل عریانیت وفحاشیت میں ہمارے روزنامے اور میگزین کا مقابلہ نہیں کرسکتے.

پاکستانی صحافت کے متعلق حافظ صلاح الدین یوسف جنہوں نے مولانا محمد جونا گڑھی کے ترجمۂ قرآن پر مفید تفسیر لکھی ہے، جس کی طباعت مجمع ملک فہد بن عبدالعزیز سعودی عرب میں ہوئی ہے، لکھتے ہیں:

''ہماری صحافت بالخصوص روزنامے، مغربی ملکوں کے روزناموں سے بھی زیادہ بے حیائی پھیلانے میں مصروف ہیں. یہ چند ٹکوں کی خاطر مسلمان عورت کو روزانہ عریاں اور نیم عریاں کرکے پیش کرتے ہیں تاکہ عوام کی ہوس پرستی اور جنسی اشتہا کی تسکین کرکے ان کی جیبوں سے پیسے بھی کھینچ جائیں اور انہیں دولتِ ایمان سے بھی محروم کردیں. ان غارت گرانِ دین وایمان کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ ان مہ وشوں، سیمیں تنوں اور رہزنانِ تمکین وہوش کی رنگین اور شہوت انگیز تصویروں سے عوام کے اخلاق وکردار کس بری طرح بگڑ رہے ہیں. بے حیائی اور بے پردگی کو کس طرح فروغ مل رہا ہے اور فحاشی کا سیلاب کس طرح ہر گھر کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے. انہیں صرف اپنی کمائی سے غرض ہے، اس کے علاوہ ہر چیز سے انہوں نے آنکھیں بند کررکھی ہیں''(۱).

اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات کا تھوڑا سا بھی پاس ولحاظ ہوتا تو ایسے لوگ فحش مجلّات اور عریاں میگزین کی اشاعت میں ہرگز حصہ نہیں لیتے. اللہ تعالیٰ نے ایسے مخربِ اخلاق لٹریچر کی اشاعت پر دردناک عذاب کی خبر دی ہے. سورۃ النور

(۱) ماہنامہ محدث، لاہور، فروری ۲۰۰۲ء ص ۲۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت (۱۹) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی (فحاشی) پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے''.

یہ آیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت سے براءت کے لیے نازل ہوئی تھی. تفسیر احسن البیان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

''فاحشہ کے معنی بے حیائی کے ہیں اور قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے (بنی اسرائیل) اور یہاں بدکاری کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں عذابِ الیم کا باعث قرار دیا ہے، جس سے بے حیائی کے بارے میں اسلام کے مزاج کا اور اللہ تعالیٰ کی منشا کا اندازہ ہوتا ہے کہ محض بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت عنداللہ اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ رات و دن ایک مسلمان معاشرے میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی اور فلموں، ڈراموں کے ذریعے سے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اسے پہنچا رہے ہیں اللہ کے یہاں یہ لوگ کتنے بڑے مجرم ہوں گے؟ اور ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیوں کر اشاعتِ فاحشہ کے جرم سے بری الذمہ قرار پائیں گے؟ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی لا کر رکھنے والے جس سے ان کی آئندہ نسلوں میں بے حیائی پھیل رہی ہے، وہ بھی اشاعتِ فاحشہ کے مجرم کیوں نہیں ہوں گے؟ اور یہی معاملہ فواحش اور منکرات سے بھرپور روزنامہ اخبارات کا ہے کہ ان کا بھی گھروں کے اندر آنا، اشاعتِ فاحشہ کا ہی سبب ہے، یہ بھی عنداللہ جرم ہے. کاش! مسلمان اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اس بے حیائی کے طوفان کو روکنے کے لیے اپنی مقدور بھر سعی کریں.''

عورتوں کی فحش اور عریاں تصویروں سے مزین اخبارات و میگزین کی اشاعت سے کوئی بھی معاشرہ فحاشی و عریانیت کی زد میں آسکتا ہے. معاشرے کے غیرت مند افراد جب ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبارات وجرائد پر پابندی عائد نہیں کریں گے تو بعد میں ان کی وجہ سے پھیلنے والی بے حیائی وفحاشی کے طوفان کو روکنا مشکل ہوجائے گا، اور سوسائٹی میں عریانیت وفحاشیت کوئی عیب کی بات نہیں رہ جائے گی، جیسا کہ مغربی ممالک میں یہ صورتِ حال ہے۔ بلکہ اب تو مغربی ممالک میں بھی فحش اور عریاں تصویروں پر مشتمل رسالوں کو معاشرے میں تباہی اور انارکی پھیلانے کا ایک مؤثر ذریعہ تصور کیا جارہا ہے، اور انہیں روکنے کی تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔

ایک امریکن رسالے میں ان اسباب کو جن کی وجہ سے وہاں بداخلاقی کی غیر معمولی اشاعت ہورہی ہے، اس طرح بیان کیا گیا ہے:

''تین شیطانی قوتیں ہیں جن کی تثلیث آج ہماری دنیا پر چھا گئی ہے اور یہ تینوں ایک جہنم تیار کرنے میں مشغول ہیں: فحش لٹریچر جو جنگ عظیم کے بعد سے حیرت انگیز رفتار کے ساتھ اپنی بے شرمی اور کثرتِ اشاعت میں بڑھتا چلا جارہا ہے۔ متحرک تصویریں جو شہوانی محبت کے جذبات کو نہ صرف بھڑکاتی ہیں بلکہ عملی سبق بھی دیتی ہیں۔ عورتوں کا گراہوا اخلاقی معیار، جو اُن کے لباس اور بسا اوقات ان کی برہنگی اور سگریٹ کے روزافزوں استعمال اور مردوں کے ساتھ ان کے ہر قید وامتیاز سے ناآشنا اختلاط کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تین چیزیں ہمارے یہاں بڑھتی چلی جارہی ہیں اور ان کا نتیجہ مسیحی تہذیب و معاشرت کا زوال اور آخرکار تباہی ہے۔ اگر ان کو نہ روکا گیا تو ہماری تاریخ بھی روم اور ان دوسری قوموں کے مماثل ہوگی جن کی یہی نفس پرستی اور شہوانیت، ان کی شراب اور عورتوں اور ناچ رنگ سمیت فنا کے گھاٹ اتار چکی ہے''(۱)۔

فحش اخبارات ومجلّات کی اشاعت میں کسی بھی نوعیت کی حصہ داری ناجائز اور اسلامی شریعت کی منافی ہے؛ خواہ ایسے اخبارات ومجلّات میں خریداری کے اعتبار سے حصہ لیا جائے

(۱) پردہ از ابوالاعلیٰ مودودی ص: ۷۹-۸۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ملازم کی حیثیت سے ان کے لیے کام کیا جائے. فقدانِ غیرت کے باعث جو لوگ ایسے اخبارات ومجلّات سے منسلک ہیں انہیں پہلی فرصت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے ایسی سروس سے سبکدوش ہوجانا چاہیے. اللہ تعالیٰ اس کے عوض ضرور کوئی اچھا بدلہ دے گا، جس کا بندہ گمان بھی نہیں کرسکتا. جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا.'' [الطلاق:۲-۳]

ہم ذیل میں عصر حاضر کے سب سے بڑے مفتی علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ جو اس سلسلے کی ایک مفید کڑی ہے، قارئین کے استفادہ کی خاطر نقل کررہے ہیں:

سوال:- ایسے مجلّات کی اشاعت کا کیا حکم ہے جن میں عورتیں فحش انداز میں بے پردہ دکھائی جاتی ہیں، ہیرو اور ہیروئن کی خبریں خاص طور پر شائع کی جاتی ہیں؟ اور جو لوگ ایسے مجلّات میں کام کرتے ہیں، ان کی تقسیم کرتے ہیں اور خریدتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:- ایسے مجلّات شائع کرنا جائز نہیں ہے جن میں عورتوں کی تصویریں ہوں، یا زنا، لواطت، نشہ خوری اور دوسرے فواحش کی اشاعت ہو. اس لیے کہ یہ باطل اور غلط چیز کی دعوت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں، اور ایسے مجلّات میں کتابت یا پبلیسٹی (اشتہار) وغیرہ کے لیے کام کرنا بھی جائز نہیں ہے. اس لیے کہ اس سے گناہ، سرکشی، زمین میں فساد پھیلانے اور معاشرے کو بگاڑنے میں تعاون ہوگا. جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ ''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکشی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔" [المائدہ:۲]

اور نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ملے گا، اور اس کی وجہ سے عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی نہیں ہوگی، اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا اس پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والے کو ہوگا، اور اس کی وجہ سے عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی"(۱).

دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو قسم کے جہنمی ایسے ہیں جنہیں میں نے ابھی نہیں دیکھا ہے: ایک تو ایسے لوگ جن کے ہاتھوں میں گائے کے دم کی طرح کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے، اور دوسرے وہ عورتیں جو لباس میں ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی، لوگوں کو (نازو انداز سے) اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے (کیوں کہ وہ طرح طرح کے اسٹائل سے اپنے بالوں کو سجائے ہوئے ہوں گی) وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی، جب کہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جائے گی"(۲).

اس معنی و مفہوم کی بہت سی آیتیں اور حدیثیں موجود ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اس چیز کی توفیق بخشے جس میں ان کی نجات اور بھلائی ہو، ذرائع ابلاغ اور صحافتی امور کے ذمہ داران کو اس چیز کی توفیق بخشے جس میں معاشرے کی نجات اور سلامتی ہو، اور انہیں ان کے نفسوں کی برائی اور شیطان کے مکر سے

---

(۱) مسلم: كتاب العلم، باب...... ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، رقم: (۲۶۷۴).

(۲) مسلم: کتاب اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، رقم: (۲۱۲۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظ رکھے، وہ نہایت جودوکرم والا ہے''(۱)

۲۲- شادی بیاہ میں اسلامی طریقہ اپنانے سے انحراف:

شادی کے متعلق شریعتِ اسلامیہ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر غیر اسلامی اور غیر اخلاقی رسم ورواج کو اپنا لینا اور اس سلسلہ میں تمام مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے جدو جہد کرنا بھی ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کی زندہ مثال ہے۔ایک طرف لڑکے والوں کی جانب سے جہیز کے نام پر بھاری رقم کی طلب اسلامی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کو فروغ دینے میں اپنا کلیدی کردار ادا کر رہی ہے تو دوسری طرف لڑکی کے والدین کی جانب سے مہر کے نام پر غیر معمولی رقم کی فرمائش، اسلامی روایات کو پامال کر کے معاشرے میں انارکی اور زنا کاری کے جملہ وسائل بحال کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ برصغیر میں جہیز کے نام پر لڑکوں کو بھاری رقم میں بیاہا جاتا ہے اس لیے یہاں جہیز کے لین دین کا طوفان بہت ہی شدت اختیار کر چکا ہے اور یہاں کے والدین کا مزاج کچھ اس طرح بن چکا ہے کہ ؎

لڑکے کو جنم لیتے ہی کہتے ہیں فخر سے ۔۔۔ کئی لاکھ کا ٹکٹ ہے یہ بچہ جہیز کا

جب کہ لڑکی کی ولادت سے گھر والوں کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے وہ ماتم کناں ہوں یا گھر میں سوگ منایا جا رہا ہو۔اس کے برعکس بعض اسلامی ممالک میں کثرتِ مہر کا زور شور اپنے شباب پر ہے اور ایسا لگتا ہے کہ لڑکی کسی بڑی فیکٹری کی کوئی انمول اور لاثانی نمونہ ہے جسے دین مہر کے نام پر بیچ کر والدین ایک بڑی پونجی کے مالک بننا چاہتے ہیں۔

ایسی صورتِ حال میں کسی شوہر کے لیے دیندار، مخلص اور وفا شعار شریکِ حیات کا ملنا پانا مشکل ہو جاتا ہے اور حدیث رسول ﷺ کے مطابق دنیا کا سب سے بہتر متاع اس سے

(۱) ماخوذ از فتاوی علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفقود ہو جاتا ہے. نبی کریم ﷺ سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ" (۱)

"دنیا ایک متاع (فائدہ کی چیز) ہے اور دنیا میں سے بہترین متاع نیک بیوی ہے".

اسی طرح کسی لڑکی کے لیے دیندار، باشرع، مخلص، عفت شعار اور وفادار شوہر کا ملنا بھی محال ہوتا ہے کیوں کہ شادی کا معیار وہ نہیں ہوتا جس کی طرف شریعتِ اسلامیہ نے مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے. بلکہ یہاں معیار یہ وضع کرلیا گیا ہے کہ جو سرپرست یا والدین اپنے ہونے والے داماد کے والدین یا سرپرست کو زیادہ سے زیادہ رقم جہیز کے نام پر دیں گے ان ہی کی لڑکی اس رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوسکتی ہے، ورنہ لڑکا کسی دوسرے میلے میں بیوپاریوں کی قربان گاہ میں فروخت ہوگا. ایسے ہی لڑکی کے والدین کے ہاتھ پر جو جس قدر بھاری رقم دین مہر کے نام پر رکھے گا، وہی اس لڑکی سے بیاہنے کا زیادہ حقدار ہوگا. حالانکہ اسلام میں جہیز اور لین دین کے کوئی معنی ہیں نہ ہی دین مہر کے نام پر طاقت سے زیادہ رقم اکٹھا کرنے کی کوئی حقیقت.

زمانۂ نبوی میں تو ایسی بھی شادیاں انجام پائی ہیں جن کا مہر معمولی یا قرآن کی کوئی سورت ہی سکھلا دینا طے پایا تھا. جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرنے آئی ہوں (اس لیے مجھ سے بیاہ کرلیں)، نبی کریم ﷺ نے نگاہ اوپر نیچے کرکے اس عورت کو دیکھا اور پھر اپنے

---

(۱) صحیح مسلم / کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأة الصالحة، رقم: (۱۴۶۷).
سنن ابن ماجه : کتاب النکاح، مسند أحمد: (۲/۱٦٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کو جھکا لیا، جب عورت نے اپنے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کی جانب سے کوئی فیصلہ کن بات نہیں سنا تو وہیں بیٹھ گئی. تھوڑی دیر بعد ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے. آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (اس عورت کو مہر میں دینے کے لیے) کچھ (مال) ہے؟'' صحابی نے عرض کیا: اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میرے پاس کچھ نہیں ہے. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر جا کر دیکھو ممکن ہے کوئی چیز مل جائے''. وہ صحابی گھر گئے پھر واپس آئے اور عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے کچھ نہیں پایا. رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جا کر دیکھو اگرچہ لوہے کی کوئی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو''. پھر وہ گئے اور واپس آ کر عرض کیا: اللہ کی قسم! کوئی لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے. ہاں میرا یہ ازار ہے، اس میں سے آدھا عورت کو (بطور مہر) دے سکتا ہوں. یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ''! ''بھلا وہ تمہارے ازار کا کیا کرے گی؟ اگر تم اسے پہنو گے تو اس کے لیے کچھ نہ بچے گا اور اگر وہ پہنے گی تو تمہارے لیے اس میں سے کچھ نہ بچے گا.''

یہ سن کر صحابی بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے کچھ دیر ہو گئی تو اٹھ کر چل پڑے. رسول اکرم ﷺ نے جب انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کے حکم سے انہیں بلایا گیا. جب وہ آ گئے تو آپ نے فرمایا: ''مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟'' ''تمہیں قرآن کا کون کون سا حصہ یاد ہے؟'' عرض کیا: مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے. آپ نے پوچھا: ''تو ان سورتوں کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟'' عرض کیا: ہاں. آپ نے فرمایا: ''اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ''. ''جاؤ جو سورتیں تمہیں یاد ہیں ان کے عوض میں نے اس عورت کی شادی تم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردی (یعنی ان سورتوں کا عورت کو سکھلا دینا ہی تیرا دین مہر ٹھہرا)''۔(۱)

نبی کریم ﷺ نے اس صحابی سے یہ نہیں فرمایا کہ جاؤ رات دن کام کر کے مہر کے لیے دولت اکٹھا کر و اور جب وافر مقدار میں دولت اکٹھی ہو جائے تو اسے بطور مہر عورت کو دے کر اس سے شادی کر لو؛ بلکہ آپ ﷺ نے معاملہ کی نوعیت اور اقتصادی حالت کا مطالعہ کر کے ان کی طاقت کے مطابق ہی دین مہر ادا کرنے کا حکم نافذ کیا. اب اگر لڑکی کے والدین پیغام دینے والے لڑکے سے حق مہر بھاری رقم کی صورت میں طلب کریں جس سے وہ گوناگوں مشکلات سے دوچار ہو جائے تو یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

میں نے چند سعودی جوانوں سے ان کی شادی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا کہ مہر کی رقم اس قدر زیادہ طلب کی جاتی ہے کہ ہمیں شادی کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں. ایک تیس سال سے متجاوز عمر کا جوان جس نے کئی سالوں سے سر دس کر کے تھوڑی تھوڑی رقم بچا کر تیس ہزار ریال اکٹھا کیا ہے، اس نے بتایا کہ کم از کم مزید بیس ہزار ریال ہوں گے تو میں کسی لڑکی کو پیغام نکاح دوں گا، کیوں کہ ہمارے ملک میں مہر کی مہنگائی آسمان سے بات کر رہی ہے. اس کے علاوہ شادی کے دیگر اخراجات الگ ہیں. ایک دوسرا پچیس چھبیس سالہ سعودی ساتھی نے بتایا کہ اگر میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے یہاں یعنی چچا، ماموں، خالو وغیرہ کی لڑکی سے شادی کا پیغام دوں تو دین مہر کے لیے پچاس ہزار ریال درکار ہوں گے، جبکہ دوسری جگہ شادی کے لیے ایک لاکھ ریال سے بھی زیادہ چاہیے اور شادی کے دیگر اخراجات اس کے علاوہ ہیں. یہ تو متوسط گھرانے کے جوانوں کا بیان ہے، مالداروں کی جانب سے شادی خانہ آبادی میں ہونے والے اخراجات اور مہر کے نام پر دی

---

(۱) مسلم : کتاب النکاح، باب الصداق وجواز کونه تعلیم قرآن وخاتم حدید.... (۱۴۲۵)، بخاری میں کتاب النکاح اور دیگر کئی مقامات پر یہ حدیث وارد ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے والی رقم اس سے کہیں زیادہ ہے[1]. یہی وجہ ہے کہ اس اسلامی ملک میں بھی بہت سارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شادی کے منتظر ہیں .ایک رپورٹ کے مطابق صرف شہر جدہ میں شادی کی عمر کو پہنچی ہوئی چار لاکھ لڑکیاں ہیں. اخبار اردو نیوز لکھتا ہے:

''فلاحی شادی اسکیم کے عہدیدار نے باور کرایا ہے کہ جدہ شہر میں چار لاکھ سے زیادہ لڑکیاں شادی کی عمر کو پہنچی ہوئی ہیں، ان کی عمریں سولہ سے زیادہ اور تیس برس سے کم ہیں. جدہ کی آبادی تقریباً تیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے.....چار لاکھ کے اعداد وشمار نیم سرکاری ہیں جب کہ تیس برس سے زیادہ عمر کی غیر شادی شدہ خواتین کی تعداد اس میں شامل نہیں ہے''(۲).

پورے ملک میں غیر شادی شدہ جوان لڑکیوں کی تعداد کیا ہے؟ اندازہ لگائیں.

یہی حال دیگر اسلامی ممالک کا بھی ہے بلکہ دیگر ملکوں میں تو اس کے برعکس جہیز کا رواج اس قدر عام ہو چکا ہے کہ وہاں بھی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں وقت پر نہیں ہو پاتی ہیں. جہیز نے جس کے جواز کی شریعتِ اسلامیہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے، مسلم معاشرے کو تباہ

---

(۱) کتاب کی تیاری کے بعد اخبار اردو نیوز ۲۰ ردسمبر ۲۰۰۲ء نے عنوان ''سسر سے انتقام، شادی کے ۶ برس بعد بیوی کو طلاق دے دی'' کے تحت ایک رپورٹ شائع کی ہے. جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک ۱۸ سالہ سعودی شہری کو ایک لڑکی پسند آ گئی. شادی کا پیغام دیا تو سسر نے دین مہر دو لاکھ پچاس ہزار ریال طلب کیا. بیچارہ شوہر اتنی بھاری رقم ادھار لے کر اپنی پسند کی لڑکی سے شادی تو کر لی لیکن ۶ سال کے بعد بطور انتقام اس نے اپنی بیوی کو صرف اس لیے طلاق دے دیا، کیونکہ سسر نے اتنی بھاری رقم دین مہر کے نام پر وصول کی تھی جس کو اکٹھا کرنے کے لیے شوہر کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا اور قرض لینے کے لیے کافی دوڑ دھوپ کرنی پڑی تھی. اس کی مطلقہ بیوی سے ایک بچہ بھی ہے اور شوہر طلاق کے بعد بھی مہر کے لیے ادھار لی گئی رقم چکانے میں لگا ہوا ہے.

افسوس!!!

(۲) روزنامہ اردو نیوز، جدہ ص:۱۶ ارمارچ ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

اردو نیوز لکھتا ہے: ''لڑکیوں کی شادی دکن کے مسلمانوں کے لیے سب سے سنگین مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ لڑکیوں کی شادی کے لیے لڑکے کو لاکھوں روپے جوڑوں وغیرہ کے نام پر اور مختلف سامانِ زندگی جہیز کے نام پر دینا پڑتا ہے۔ دکن میں خوبصورت وتعلیم یافتہ ہزاروں لڑکیاں مناسب رشتے کے انتظار میں عمریں گزار رہی ہیں۔ صرف حیدرآباد کے پرانے شہر میں ایک لاکھ سے زائد لڑکیاں شادی کے انتظار میں (۳۰) سال سے تجاوز کر چکی ہیں''۔

اخبار آگے لکھتا ہے: ''حیدرآباد میں کل ہند مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس نے اسلامی معاشرے کے سدھار کے لیے بڑے پیمانے پر مزید اصلاحات کی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا لیکن آج دکن میں 90% شادیاں جہیز کی لعنت کے ساتھ ہی انجام پا رہی ہیں۔ ان شادیوں میں سرکردہ عوامی قائدین بھی مدعو ہوتے ہیں اور یہ شخصیتیں ایسی شادیوں میں شرکت کے ذریعہ غیر محسوس طریقہ پر ان سماجی لعنتوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں''(۱)۔

ہم نے صرف دو شہروں جدہ اور حیدرآباد کا شادی کے متعلق جو جاں گسل حال بیان کیا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف یہی دو شہر مبارک رشتہ شادی میں غیر اسلامی طرز اختیار کرنے کے سبب جہنم کی ڈگر پر چل رہے ہیں؛ بلکہ دنیا میں شاید ہی کوئی علاقہ ہے جو اس غیر اسلامی طرز سے محفوظ ہے۔

گویا ایک طرف جہیز کی فرمائش اور دوسری طرف مہر کے نام پر بھاری رقم کی طلب نے اسلامی معاشرہ کو بے حیائی کی ڈگر پر ڈال دیا ہے جس کا اثر ہر اس گھر پر نمایاں ہے، جس میں کوئی لڑکی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی ہے۔

یہ مسلم معاشرہ میں فقدانِ غیرت کی زندہ مثال نہیں تو اور کیا ہے؟...... وہ شریعت جس

(۱) مضمون نگار سردار مغیث، حیدرآباد دکن، اردو نیوز جدہ ۱۶/اگست ۲۰۰۲ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مسلم سوسائٹی کو پاکیزہ اور صاف وشفاف بنانے کے لیے نکاح کو بہت آسان بنایا تھا لیکن آج اس کے پیرو مسلمانوں نے اپنے تئیں مشکلات پیدا کرلیا ہے. اور یہ مشکلات برائیوں و بے حیائیوں کو ہمارے معاشرے میں جنم کیوں نہ دیں جب کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کو اپنا اسوۂ حسنہ بنانا منظور نہیں کیا اور اللہ کے کلام ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ کی اہمیت ہماری نگاہوں میں باقی نہ رہی؟!!

سب کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا حق مہر پانچ سو درہم تھا جو تقریباً ایک سوتیس سعودی ریال کے مساوی ہے، اور آپ کی صاحبزادی کا حق مہر چار سو درہم تھا جو تقریباً ایک سو ریال کے مساوی ہے. بلکہ آپ ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر قبیلہ کے سردار حی بن اخطب کی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر تو ان کی آزادی کو ٹھہرایا تھا[1]، تاکہ شادی کا معاملہ آسان سے آسان تر ہو. نیز مستدرک حاکم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ". "سب سے بہتر مہر وہ ہے جو سب سے آسان ہو"[2].

نکاح کے معاملہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ قولی وعملی تعلیمات پر اگر والدین یا سرپرست حضرات عمل کرتے اور نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کو اپنا آئیڈیل اور اسوہ سمجھتے تو بعض اسلامی ممالک میں جو دین مہر اور جہیز کی خطرناک وبا پھیل چکی ہے اور جس کے سبب شادی نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان نسلوں میں جو بے حیائیاں پھیلی ہوئی ہیں، ہرگز یہ دن دیکھنے کو نہ ملتا. دین مہر اور جہیز کی لعنت میں پھنس کر نہ جانے کتنے لڑکے اور لڑکیاں کنوارے پن میں بوڑھے ہو چکے ہیں اور شادی کی فطری خوشیوں سے زندگی کے آخری ایام تک محروم ہیں.

---

(۱) بخاری: کتاب النکاح، باب من جعل عتق الأمة صداقها، رقم: (۵۰۸۶)، مسلم: کتاب النکاح (۸۴).

(۲) مستدرک حاکم، کتاب النکاح (۱۸۲/۲)، امام حاکم نے اسے صحیحین کی شرط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ.

www.KitaboSunnat.com

ایک اخبار نے بعنوان ''پاکستان میں ۷۰ سال کے پونے ۲ لاکھ کنوارے بزرگ'' ایک سروے شائع کی ہے. رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

''اسلام آباد (این این آئی) پاکستان میں (۷۰) سال سے زائد عمر کے ایک لاکھ (۷۲) ہزار (۱۶۶) مرد وخواتین غیر شادی شدہ ہیں، ان میں (۷۰) سے (۷۴) سال کی عمر کے (۶۹) ہزار (۳۶۷) افراد ہیں جبکہ (۷۵) سال اور اس سے زائد عمر کے ایک لاکھ (۲) ہزار (۸۰۰) افراد کنوارے ہیں. (۷۰) سال سے زائد عمر کے کنوارے بزرگوں میں (۸۲) ہزار (۴۶۰) مرد اور (۹۹) ہزار (۷۰۶) خواتین ہیں (۷۰) سے (۷۴) سال کے کنواروں میں (۳۳) ہزار (۸۲) مرد اور (۶۳) ہزار (۸۵۵) خواتین ہیں جبکہ (۷۵) سال اور اس سے زائد عمر کے بزرگوں میں (۴۹) ہزار (۳۷۸) مرد اور (۵۳) ہزار (۴۲۱) خواتین نے شادی نہیں کی''.(۱)

تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ بعض مقامات میں والدین اپنی جوان لڑکیوں کی شادی میں اس لیے تاخیر کرتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ ان کی خدمت کر سکیں یا بسا اوقات والدین محض اپنی بیٹی کی ملازمت کی تنخواہ کے لالچ میں اس کی شادی وقت پر نہیں کرتے. برابری کے رشتے آتے ہیں لیکن ان رشتوں کو ذاتی مفاد کی غرض سے ٹھکرا دیتے ہیں، اور پیغام دینے والے کے لیے ایسی ایسی کڑی شرائط بیان کرتے ہیں کہ پیغام دینے والا پیچھے ہٹ جاتا ہے. حالاں کہ رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق مناسب رشتہ ملتے ہی جوان لڑکی کو بیاہ دینا چاہیے، تاکہ معاشرے میں برائیاں و بے حیائیاں پنپنے نہ پائیں. پھر والدین یا سرپرستوں کی سستی و مفاد پرستی بالفاظ دیگر بے غیرتی کا بھیانک انجام بالآخر جوان لڑکیوں کو ہی بھگتنا پڑتا ہے. شیخ علی طنطاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

---

(۱) اردو نیوز ۱۹۹۹ء، تاریخ یاد نہیں رہی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بعض والدین نے نکاح مشکل اور زنا آسان کر دیا ہے، اور قربانی کا بکرا نوجوان بیٹی کو بننا پڑتا ہے. آوارہ مزاج نوجوان لڑکا اسے بہلا پھسلا کر اس سے زنا کر لیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ لڑکی حاملہ ہو جاتی ہے اور اس سے بدکاری کرنے والا لڑکا چپکے سے نکل جاتا ہے اور اس گھناؤنے جرم کی سزا اکیلی لڑکی کو بھگتنا پڑتی ہے. اب بدنامی کا دھبہ اس کی پیشانی پر لگ جاتا ہے اور معاشرہ میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نکاح کرنے کو تیار نہیں ہوتا. بلکہ اگر اسی زانی لڑکے سے کہا جائے کہ تو اپنی گرل فرینڈ سے شادی کر لے تو وہ بھی یہ کہہ کر انکار کر دے گا کہ اگر یہ میرے ساتھ خفیہ تعلقات قائم کر سکتی ہے تو اس پر کیا اعتبار کہ اس نے کسی اور سے خفیہ تعلقات قائم نہ کیے ہوں. بالآخر نوجوان لڑکا توبہ کر لیتا ہے اور معاشرہ اس کے جرم کو فراموش کر کے اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے لیکن ستم ظریفی کہ لڑکی کے گناہ کو معاشرہ کبھی معاف نہیں کرتا. اب وہ نوجوان لڑکی جائے تو کہاں جائے اور نکاح کرے تو کس سے کرے؟ کیونکہ اسے کوئی نکاح میں لینے والا نہیں ہے اور دوسری طرف زنا آسان اور شادی مشکل ہے اور پھر جوانی کی وجہ سے جنسی خواہش بھی اپنے شباب پر ہے اور بدکاری وزنا کاری سے روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے!! ...... آپ کہیں گے: کیا ہم نے شادی سے منع کیا ہے؟ جی ہاں! آپ ہی نے شادی سے منع کیا ہے، لیکن زبان سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے آپ نے شادی کو مشکل بنا دیا ہے“(۱).

والدین یا سرپرستوں پر واجب ہے کہ وہ جوان لڑکیوں کے جذبات واحساسات پر خاص توجہ دیں اور مناسب رشتہ ملتے ہی ان کا نکاح کر دیں. نکاح میں ولایت کی وہی اہمیت ہے جو گاڑی میں بریک کی ہوتی ہے، جو گاڑی کو ایکسیڈنٹ ہونے سے بچاتی ہے، شجر وحجر اور درو دیوار سے ٹکرانے سے محفوظ رکھتی ہے. اس لیے لڑکیوں پر بے جا دباؤ اور ان کے

---

(۱) دیکھیے شیخ علی طنطاوی رحمہ اللہ کی کتاب ”ارحموا الشباب“ (۹،۸) مکتبہ المنارۃ مکہ مکرمہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذبات کو پامال کرنے سے خواہ مخواہ کی مشکلات پیدا ہوں گی جن سے لڑکی بھی ذلت ورسوائی کے عمیق گڑھے میں گرے گی اور خاندان کی ناک بھی نیچی ہوگی. جیسا کہ محمود استانبولی نے اپنی کتاب ''تحفۃ العروس'' (ص:۵۱) میں ایک واقعہ نقل کیا ہے. لکھتے ہیں:

''مجھے معلوم ہوا کہ ایک نوجوان دوشیزہ نے ایک شرابی جوان سے شادی کر لی. جوان ہنی مون کے ایام گزارنے کے لیے لڑکی کو لے کر لبنان کے ایک ریسٹورنٹ میں پہنچا اور وہاں سہاگ رات میں ہم بستری سے پہلے بیوی کو زبردستی شراب پلا دیا اور خود بھی پی کر مدہوش ہو گیا. دونوں بدمستی کے عالم میں پڑے رہے. لڑکی قضائے حاجت کے لیے کمرہ سے نکلی لیکن واپسی میں اپنے کمرہ میں داخل ہونے کے بجائے ایک دوسرے کمرہ میں داخل ہوگئی، کیونکہ شراب پینے کی وجہ سے وہ مدہوش ہو چکی تھی، اسے اپنے کمرہ کا اندازہ نہ ملا. اس دوسرے کمرہ میں ایک جوان تھا چنانچہ اس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور صبح تک وہ لڑکی اسی کے قبضہ میں رہی. ادھر اس کا شوہر شراب کے نشہ میں بدمست خراٹے کھینچتا رہا:

فَكَانَ مَا كَانَ مِمَّا لَسْتُ أَذْكُرُهُ ۔۔۔ فَظُنَّ شَرًّا وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الْخَبَرِ

(جو کچھ ہوا ہوا ......اسے بیان کرنا میرے بس کا روگ نہیں، ہاں برا ہی ہوا ہوگا لیکن اس سلسلہ میں مزید مت پوچھو!)

شادی جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمگاہ کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ بتایا ہے، اس سلسلہ میں غیر اسلامی طرزِ عمل اپنانا اور سرپرستوں کا ماتحتی میں رہنے والی نوجوان لڑکیوں کے جذبات کا خیال نہ کرنا انہیں غلط قدم اٹھانے کا سبب بن سکتا ہے. ایسی صورتِ حال میں لڑکے کے سرپرست ہوں یا لڑکی کے والدین، انہیں سنجیدگی کے ساتھ مناسب رشتہ ملتے ہی ان کا نکاح کر دینا ضروری ہے لڑکے والوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ روپے پیسے اور مال ودولت کے لالچ میں نہیں بلکہ دیندار خواتین سے نکاح کو ترجیح دیں. حضرت ابوہریرہ رضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لأَرْبَعٍ: لِمَالِھَا وَلَحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ"۔(۱)

"عورت سے شادی چار چیزوں کے سبب کی جاتی ہے: اس کے مال کے سبب، اس کے حسب وخاندان کے سبب، اس کے حسن وجمال کے سبب اور اس کے دین کے سبب. پس تم دیندار خاتون سے شادی کر کے کامیاب ہو جاؤ."

اسی طرح لڑکی والوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ "اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کی شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو روئے زمین پر عظیم فتنے اور زبردست فسادات رونما ہوں گے."(۲)

لڑکی والے حضرات کو ذیل کے واقعہ سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور صالح ونیک شخص کا رشتہ ملتے ہی اپنی بیٹی کو اس کے ساتھ بیاہ دینا چاہئے.

عبداللہ بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ میں مشہور تابعی سعید بن مسیب کے درس میں حاضر ہوا کرتا تھا. ایک مرتبہ چند دن غیر حاضری کے بعد حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ کہاں تھے؟ میں نے کہا: میری بیوی کا انتقال ہو گیا، اس لیے میں مشغول ہو گیا تھا. انہوں نے کہا: ہمیں بھی اطلاع کر دیتے تاکہ ہم بھی جنازہ میں شریک ہو جاتے؟! جب میں گھر واپس ہونے کے لیے کھڑا ہوا تو انہوں نے پوچھا: کیا تم نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے، بھلا مجھ سے اب کون شادی کرے گا، جب کہ میرے پاس دو تین درہم سے زیادہ دولت نہیں ہے؟! سعید بن مسیب نے کہا: میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے

---

(۱) صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب الأکفاء فی الدین، رقم: (۵۰۹۰)، صحیح مسلم: کتاب الرضاع باب استحباب نکاح ذات الدین رقم: (۱۴۶۶).

(۲) اس کی تخریج (ص ۹۸) حاشیہ (۲) میں گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا۔ میں نے کہا: آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کریں گے؟! انہوں نے کہا: ہاں، پھر حمد وصلاۃ کے بعد دو تین درہم ہی کے عوض میری شادی اپنی صاحبزادی سے کردی۔ میں کھڑا ہوا اور مارے خوشی کے مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں۔ گھر واپس آکر سوچنے لگا کہ کس سے کچھ مال بطورِ قرض لوں۔ مغرب کی نماز سے فراغت کے بعد گھر میں داخل ہو کر چراغ جلایا۔ میں اس روز روزہ سے تھا، میں نے رات کا کھانا تناول کرنے کے لیے اپنے آگے روٹی اور زیتون رکھا۔ اتنے میں میرے دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون؟ جواب ملا: سعید۔ میں نے سعید نام سن کر اپنے جان پہچان کے تمام لوگوں کا تصور ذہن میں دوڑایا لیکن سعید بن میتب کا نام میرے ذہن میں نہیں آیا، کیوں کہ وہ چالیس سالوں کے دوران اپنے گھر سے مسجد کے علاوہ کہیں نہیں گئے تھے۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو سامنے سعید بن میتب ہی کھڑے تھے۔ میں نے سمجھا شاید اپنی رائے بدلنے آئے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابومحمد! زحمت اٹھانے کے بجائے مجھے ہی بلا بھیجتے، میں خود حاضر ہو جاتا۔ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ تم اس بات کے زیادہ مستحق تھے کہ ہم تمہارے پاس آئیں۔ میں نے پوچھا: کچھ حکم ہے۔ فرمایا: تم اکیلے تھے، پھر جب شادی کرلی تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ تم تنہا رات گزارو، لو یہ تمہاری بیوی ہے۔ ان کی لڑکی ان کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔ سعید بن میتب نے اپنی بیٹی کو دروازہ کے اندر کردیا اور خود واپس چلے گئے۔ جب میں نے خلوت کیا تو میری بیوی بہت ہی خوبصورت اور حسن وجمال کی پیکر تھی، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ جاننے والی اور شوہر کے حقوق کا سب سے زیادہ پاس ولحاظ رکھنے والی تھی۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت سعید بن میتب کی یہی وہ صاحبزادی تھی جس کا رشتہ خلیفۂ وقت عبدالملک بن مروان نے اپنے صاحبزادے ولید کے لیے مانگا تھا اور ان ہی دنوں اپنے بیٹے کو خلعتِ تولیت سے بھی نوازا تھا، لیکن حضرت سعید نے اس کے ساتھ رشتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے انکار کر دیا اور معمولی مگر نیک شخص سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی.

اس واقعہ کو پڑھ کر ذرا پوچھیں ان لوگوں سے جو دین کا لبادہ اوڑھ کر بڑے دیندار اور متقی کہلاتے ہیں، کہ اگر وہ اسلامی غیرت وحمیت کے اتنا ہی پاسدار ہیں تو دیندار اور شعائر اسلام کا پاس ولحاظ نہ رکھنے والوں سے اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے کے بجائے دیندار اور باشرع لوگوں سے کیوں نہیں کرتے؟ ذات پات اور خاندانی ونسلی تعصب کے حدود سے نکل کر ایک مسلمان کی حیثیت سے نیک اور صالح رشتہ کو قبول کیوں نہیں کرتے؟ جیسا کہ حضرت سعید بن میتب نے بادشاہِ وقت کے رشتہ کو درکنار کر کے نیک اور صالح رشتہ کو قبول کیا تھا؛ بلکہ اس نیک رشتہ کی خود پیش کش کی تھی؟!...... دراصل ایسے لوگوں کو اسلام اور شعائر اسلام سے محبت نہیں بلکہ اپنی سرکش انا اور جھوٹی شان سے محبت ہے خواہ وہ اپنی کذب بیانی سے عوام الناس کے سامنے لمبی لمبی بے بنیاد باتیں کیوں نہ بنائیں اور اپنے آپ کو اسلامی غیرت وحمیت کا سب سے بڑا ٹھیکیدار کیوں نہ ثابت کریں. اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسے لوگوں کی اہمیت پرِ کاہ کے برابر بھی نہیں.

معلوم ہونا چاہیے کہ شادی کے سلسلہ میں اسلام نے جو تعلیمات اور اصول ومبادی بتائے ہیں، مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقوام بھی اس پر عمل پیرا ہو جائیں تو آج نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی سے متعلق جو طرح طرح کے طریقے ایجاد کیے جاتے ہیں ان کی قطعی کوئی ضرورت نہیں پڑے گی. جیسا کہ حال ہی میں اس سلسلہ میں اخبار اردو نیوز میں یکم مارچ ۲۰۰۲ء ص: ۱۰ پر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ''شادی کے طریقہ کار کو آسان بنانے کے لیے شہر کلکتہ میں بڑے پیمانے پر ''شادی میلے'' کا اہتمام کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں شادی کے خواہاں لڑکے لڑکیوں نے شرکت کی. ایک رپورٹ کے مطابق خوبصورتی سے سجائے گئے ہال میں ۱۶۴ لڑکیاں اور ۱۰۰ لڑکے موجود تھے. پس منظر میں شادی کی موسیقی بج رہی تھی. اس میلے کے آرگنائزر او ماگھوش نے بتایا کہ اس میلے کے انعقاد کی وجہ دراصل یہ ہے کہ شادی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقے کو آسان بنایا جائے۔ شادی کے سلسلہ میں طرفین کو جو مشکلات درپیش آتی ہیں ان کا خاتمہ کیا جائے“۔

نوٹ: قارئین کرام! ہم نے کتاب کے اس حصہ میں اسلامی معاشرے میں فقدانِ غیرت کی اہم اہم جھلکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دلائل کی روشنی میں بالتفصیل لکھا ہے، جن کا آپ نے مطالعہ بھی کرلیا۔ ان کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں جو اندھی تقلید اور دین سے بیزاری کے سبب ہمارے معاشرے میں رائج ہوگئی ہیں، اور وہ فقدانِ غیرت کی زندہ مثال ہیں۔ مثلاً ادبی وغیرہ پروگراموں میں مردوں کے مجمع میں مسلم شاعرات کا بناؤ سنگار کرکے بے پردہ حاضر ہونا اور غیر اسلامی حرکات وسکنات اور طرزِ بیان کے ذریعہ عوام الناس سے داد و دہش حاصل کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن فقدانِ غیرت کی جھلکیاں دکھاتے ہوئے ہم نے قرآن وسنت اور صحیح واقعات کی روشنی میں جو کچھ تحریر کیا ہے، اس سے خودبخود ان غیر اسلامی افعال کا پوسٹ مارٹم ہوجاتا ہے جن کا نام لے کر ہم نے (طوالت کے خوف سے) دورانِ تحریر کچھ نہیں لکھا ہے اور جو ہمارے معاشرے میں رائج ہیں۔ فللہ الحمد والمنۃ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکولرائزیشن کے ذریعہ اسلامی تشخص پامال کرنے کی زبردست سازشیں

گزشتہ صفحات میں آپ نے مسلم معاشرے میں فقدانِ غیرت کی چند جھلکیوں کا مطالعہ کیا. اب ہم مختصر طور پر آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ مسلم سوسائٹی میں اسلامی غیرت وحمیت کے فقدان کے پس پردہ دراصل یہودی سازش کارفرما ہے. لیکن یہ سازش سیکولرائزیشن کے روپ میں اس قدر گمبھیر اور حیرت انگیز ہے کہ اس کو سمجھنا آسان نہیں، اور جس کے دامنِ فریب میں غیر شعوری طور پر مسلم طبقہ پھنستا چلا جارہا ہے. مگر جو لوگ عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح و بہبود کا راگ الاپنے والی یہودی نژاد تحریکوں کے نشیب و فراز سے تھوڑا بہت واقف ہیں وہ لوگ یہودیوں کے کالے کرتوتوں سے آگاہ ہو سکتے ہیں.

سیکولرائزیشن کی تمام کوششوں میں جو بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اللہ کے وجود کا قائل ہو یا نہ ہو لیکن اللہ کے حاکم اور صاحبِ امر ہونے کا بالکل قائل نہ ہو. چوں کہ ایک مسلمان پر اس نظریہ کے ذریعہ بالواسطہ حملہ کارگر کسی بھی حال میں نہیں ہو سکتا تھا اس لیے سیکولرائزیشن کے قدیم وجدید طریقوں کے ذریعہ امت مسلمہ کو مقامِ اصلی سے گرانے کی زبردست سے زبردست سازشیں رچی گئیں؛ البتہ یورپ اور عالم عیسائیت میں ان یہودی سازشوں کو بلا روک ٹوک آگے بڑھنے کا موقع ملا!

یہودی خود سیکولرائزیشن کے دامن میں پناہ گزین نہیں ہونا چاہتے، بلکہ اس کے ذریعہ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو اور بالخصوص امتِ مسلمہ کو مقامِ اصلی سے ہٹا کر اس کو اخلاقی جذام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا کر دینا چاہتے ہیں تاکہ پوری دنیا میں صرف اور صرف وہی اللہ کے محبوب بن کر زندگی گزاریں. اس کے لیے سیکولرائزیشن کا سب سے کامیاب محاذ عورتوں کا محاذ ہے اور اس کی سب سے بہتر ترکیب معاشرے کو جنس زدہ (Sexualization of society) بنانا ہے.

آج اسلامی ملکوں اور مسلم معاشروں میں جو غیرت وحمیت کا فقدان ہے، دراصل یہ اسی سیکولرائزیشن کا مرہونِ منت ہے. جناب اسرار عالم صاحب نے اپنی کتاب ''عالم اسلام کی اخلاقی صورتِ حال'' میں سیکولرائزیشن کے تمام خدوخال کو بیان کر کے دشمنانِ اسلام کے فتنوں اور سازشوں سے امتِ مسلمہ کو آگاہ کیا ہے. ہم اس کتاب سے ایک مضمون کا حصہ من وعن قلمبند کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے قارئین اندازہ لگائیں کہ امت مسلمہ کو کس کس انداز سے سیکولرائز کیا گیا اور اس کے اندر سے غیرت وحمیت کو کس کس طرح سے سلب کرنے کی کوششیں جاری ہیں. یہ واضح رہے کہ اس کے علاوہ بھی کئی ایک یہودی سازشیں مذکور ہیں، جنہیں تفصیل کی ضرورت ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کریں.

موصوف ''سیکولرائزیشن کے جدید ترین طریقے'' کے زیر عنوان رقمطراز ہیں:

''اس حصے میں ان طریقوں کا جائزہ لیا جائے گا جو ۱۹۷۰ء کے بعد سیکولرائزیشن کے عمل کو آگے لے جانے کے لیے پہلے تجرباتی طور پر، اور ۱۹۹۰ء کے بعد عملی طور پر، استعمال کیے جارہے ہیں. ان طریقوں کی ندرت ان کی توجیہ (Orientation) ہے جو کہیں بھی عقیدے یا علم کی سطح پر امت کے مزاج کو ہیجان میں مبتلا نہیں کرتی اور اندر ہی اندر اسلام کی اصولیات سے مسلم فرد اور معاشرے کو اجنبی بنا رہی ہے.

ذیل میں ان طریقوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:

(۱) بیوٹی پارلر کلچر: ان دنوں بڑی شدومد سے مسلم معاشرے میں بیوٹی پارلر کلچر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ترویج دینے کی کوشش ہو رہی ہے .عورتوں کو اسلام سے بالکل بیگانہ بنا دینے کی یہ ایک غیر معمولی کوشش ہے اور سیکولرائزیشن کے کامیاب طریقوں میں سے ایک ہے.

(۲) **سیکس ایجوکیشن کلچر:** سیکولرائزیشن کی یہ ایک نئی ترکیب ہے.اس کے ذریعہ بالکل ابتدائی عمر سے بچوں اور چھوٹی عمر کے لوگوں کو سیکولرائز کیا جانے کا عمل شروع ہوا ہے.اس طریقے سے نئی نسل بہت جلد اور بغیر کسی مزاحمت کے بالکل ابتدائی عمر میں ہی سیکولرائز ہو جاتی ہے. اس طرح رفتہ رفتہ مسلم معاشرہ ان نوجوانوں سے خالی ہوتا جائے گا جو سیکولرائزیشن کے عمل میں Friction پیدا کرتے ہیں. معاشرے کے نوجوان ہی دراصل معاشرے کے عملی پروگراموں کو روبہ عمل لاتے ہیں. اس طبقے کو صرف Neutralise (غیر جانبدار) ہی نہیں بلکہ اپنے حق میں کر دینے کے بعد مسلم معاشرہ ان کی نظر میں مزاحمت کے قابل نہیں رہ جائے گا.

(۳) **پورنو کلچر:** بیوٹی کلچر عورتوں کو، سیکس ایجوکیشن کلچر چھوٹی عمر کے بچوں کو سیکولرائز کرنے کے طریقے ہیں تو پورنو کلچر نوجوانوں کو سیکولرائز کرنے کا موثر طریقہ تسلیم کیا گیا ہے، جس سے پوری نوجوان نسل رفتہ رفتہ سیکولرائز ہو جائے گی.

(۴) **مانع حمل کلچر:** یہ دراصل شادی شدہ مسلم نوجوانوں کو سیکولرائز کرنے کے لیے استعمال میں لایا جانے والا مؤثر ترین طریقہ ہے.اس کے ذریعہ مختلف طرح کے مانع حمل دواؤں اور ترکیبوں کے ذریعہ جوان نسل اور زوجین کو سیکولرائز کیا جاتا ہے.

(۵) **ایڈس کلچر:** ایڈس کلچر (AIDS Culture) دراصل نوجوانوں اور جوانوں کو ازدواجی زندگی سے باہر نکال کر اور آزاد جنس (Free Sex) کے دائرے میں لا کر سیکولرائز کرنے کی مؤثر ترین کوشش ہے.ایڈس کلچر کو فروغ دینے کی غایت لوگوں کو ایڈس سے بچانا نہیں جیسا کہ شور کیا جا رہا ہے. یہ تو فی الواقع صرف ذرائع ابلاغ کی ایک ساحری ہے جسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودی کنٹرول کرتے ہیں. اس کی اصل غایت ازدواجی اور خانگی زندگی سے نکال کر معاشرے کو سیکولرائز کر دینے کی ہے.

(۶) کلچر شو کلچر: معاشرتی اور عمرانی سطح پر مسلم معاشرے کو اور بطور خاص اختلاف مردوزن کے مخالف اسلامی معاشرے کو بے دخل کر کے معاشرتی سطح پر سیکولرائز کرنے کی یہ نہایت موثر ترکیب ہے. اس کے تحت مسلم معاشرے میں بطور خاص طرح طرح کے کلچر شو کو فروغ دینے کی کوشش ہو رہی ہے. اس کا ایک حصہ بڑی تعداد میں مسلم نوجوانوں اور لڑکیوں کا داخلہ اداکاری کے میدان میں کرانا ہے. حقیقت یہ نہیں کہ اداکاری کے میدان میں مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں نے جوہر دکھانے شروع کیے ہیں، بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میدان میں داخل کیا جا رہا ہے. ٹیلی فلموں کے رواج کے ذریعہ اب بڑے شہروں میں مسلم معاشرے سے لڑکیوں کو بڑی تعداد میں اداکاری کی طرف کھینچ کر پورے معاشرے کو سیکولرائز کرنے کی کوشش ہو رہی ہے.

(۷) ڈرامہ کلچر: ہر چند کہ اس کا شمار مذکورہ کلچرل شو میں ہونا چاہئے تھا، لیکن ایک خاص توجیہ کے سبب اسے الگ بیان کیا جاتا ہے. ادب میں ان اصناف کو زیادہ ابھارا جا رہا ہے جس کے ذریعہ سیکولرائز کرنے میں آسانی ہو. چنانچہ ڈراموں کو اس کے لیے بطور خاص استعمال کیا جا رہا ہے. یہودیوں کا خیال ہے کہ ڈرامہ کے ذریعہ مسلم زبانوں کا حلقہ اور معاشرہ کم سے کم مزاحمت (Friction) سے سیکولرائز ہو جائے گا. چنانچہ اردو اکادمیاں انسائیکلوپیڈک کاموں کو کم سے کم سطح پر لا کر اپنا زیادہ سے زیادہ فنڈ ڈرامائی کلچر کو فروغ دینے میں خرچ کر رہی ہیں.

(۸) نیشنل فیسٹول کلچر: سیکولرائزیشن کا یہ طریقہ بڑا دقیق ہے. ملی جلی قومیتوں کے معاشرے میں جہاں قومی کشمکش اور رقابت پائی جاتی ہے قومی تشخص کے جذبات کو برانگیختہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے سیکولرائز کرنے کی یہ ایک بڑی نرالی ترکیب ہے۔اس کے ذریعہ بظاہر ہر شخص اپنا کلچر پیش کر کے اپنے قومی تشخص کے جذبات کی تسکین کرتا ہے، لیکن اس کے ذریعہ اسلامی معاشرے کو سیکولرائز کیا جاتا ہے۔

(۹) فیشن شو کلچر: خوبصورتی کا یہ ایک جدید ترین موثر طریقہ ہے۔اس کے ذریعہ فیشن اور تجارت کو مقبول بنانے کے نام پر اور اس پردے میں مسلم معاشرے کو سیکولرائز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔آنے والے دنوں میں اسے اور آگے بڑھایا جائے گا۔

(۱۰) بیوٹی کنٹسٹ کلچر: خوبصورتی کے مقابلے منعقد کرا کر مسلم معاشروں کو سیکولرائز کرنے کی یہ ایک عجیب وغریب کوشش ہے۔اب اس طرح کی کوششوں کو ٹی وی کے ذریعہ عالمی پیمانے پر نشر کر کے اسے اور مؤثر بنایا جا رہا ہے۔

(۱۱) کاسمیٹک کلچر: سیکولرائزیشن کے عمل کو وسیع الاطراف بنانے کے لیے کاسمیٹک کلچر کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ اب تقریباً ہر جگہ سیکولرائزیشن کا عمل تیز ہو گیا ہے۔

(۱۲) پب کلچر: سیکولرائزیشن کا یہ عمل ۱۹۳۰ء کی دہائی میں بیک وقت روسی اور امریکی پیٹرن میں استعمال کیا گیا۔ البانیہ اور یوگوسلاویہ کے ہر مسلم محلے میں جہاں پرائمری اسکول اور ہسپتال تک نہ تھے، شراب خانہ ضرور قائم کیا گیا۔اسی طرح ترکی کے ہر محلے میں مسجد، اسکول اور ہسپتال کے بجائے مے خانے ضرور قائم کیے گئے۔

اب ان کوششوں کا دائرہ بڑھا دیا گیا ہے ان علاقوں میں جہاں ملی جلی آبادیاں ہیں وہاں اس کام کو ترویج دیا جا رہا ہے، اور دیگر قوموں کے مقابلے میں مسلمانوں کو اور مسلم مردوں کے مقابلے میں مسلم عورتوں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔مہاراشٹر اور گجرات اور کیرلہ وغیرہ میں اس کے مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔

(۱۳) شیئر اور سیکورٹی کلچر: سیکولرائزیشن کے جدید طریقوں میں سے ایک طریقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے میں تھیٹر اور سکورٹی کے دھندے کو فروغ دے کر مسلم معاشرے کا سیکولرائزیشن کرنا ہے. یہ عمل پوری تندہی سے منصوبہ بند طریقے سے انجام دیا جارہا ہے. اس کے ذریعہ عقائدی اور علمی سطح پر آویزش پیدا کیے بغیر اسلام کے نظام حلال وحرام کا خاتمہ کردیا جاتا ہے.

(۱۴) ملبوسات کلچر: سیکولرائزیشن کے دقیق طریقوں میں سے یہ بھی ایک نادر طریقہ ہے. اس کا ظاہر نہایت سادہ اور بے ضرر معلوم ہوتا ہے. لیکن یہ ایک منصوبہ بند کوشش ہے جس کے ذریعہ اسلامی لباس، روح لباس، طرز رہائش، آداب، اطوار، رویہ، برتاؤ، ردعمل اور اسلامی شریعت کو سیکولرائز کیا جاتا ہے. چنانچہ بڑے پیمانے پر بلکہ سیلاب کی طرح مغربی اور اباحی طرز کے ملبوسات، جوتے اور دیگر سامان نہایت کم قیمت پر مسلم ملکوں اور مسلم معاشروں کو برآمد کیے جاتے ہیں. جو سستے اور نسبتاً پائیدار ہونے کے سبب یا خوش نما نظر آنے کے سبب لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ رفتہ رفتہ مسلم معاشرہ اپنے اسلامی تشخص کو کھو دیتا ہے.

(۱۵) XX کلچر: سیکولرائز کرنے کی یہ ایک ایسی گھناؤنی ترکیب ہے کہ اس کے تصور سے بھی وحشت ہوتی ہے، چنانچہ میں نے اس کلچر کو XX کلچر کہا ہے. تاہم یہ ایک تصوراتی اندیشہ نہیں بلکہ اب حقیقت کا روپ لے چکا ہے، اس لیے اس کا ذکر ضروری ہے. آئندہ سطور میں اس کا تفصیلی ذکر کیا جائے گا. میرے سامنے، ہندستان کے ایک شہر سے اس کلچر کا ترجمان جو ایک عالمی مجلّہ ہے، رکھا ہے. احتیاطاً ہم اس مجلّہ کا نام FF رکھتے ہیں. یہ کلچر پورے ملک ہی نہیں پوری دنیا میں ایک سوسائٹی بنانے کی جدو جہد کررہا ہے، جس کے سارے اراکین ایک دوسرے سے مربوط ہوں گے. اس کا پورا نظم ایسا لگتا ہے کہ یہودیوں کی ان خفیہ سوسائٹیوں کے طرز پر قائم ہے جو مزدکیت کا ٹرینڈ رکھتی تھیں. پورا مجلّہ کسی مضمون سے عاری ہے. از اول تا آخر یہ مجلّہ قلمی دوستی کی طرح سوسائٹی کے مخصوص اغراض ومقاصد کے تحت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روابط استوار کرنے کے اشتہارات سے پر ہے۔ یہاں میں ان اشتہارات میں سے صرف چند کومن وعن نقل کرتا ہوں:

(1) Young attractive Engineer (23) seeks intimate personal contact with dominating, will-ing, attractive matured ladies, married women, widows, spinsters, divorcees. Meeting at your convenience confy Assumed/ Expected etc[1].

(2) We are xx fun loving couple (31/30) seeks intimate contact with xx physically active and attractive coupls/ ladies / gentlemen for mutual fun and friendship. Free and frank letters with photo. Discretion assumed/ expected.... etc[2].

(3) Attention ladies, divorcees, widows, housewives, and couples! Are you feeling boredom, loneliness, tiredness? Have fun and frolic with exciting relationship with a tall, dark and handsome guy (22)

---

(۱) ایک خوبصورت ۲۳ سالہ نوجوان انجینئر کو اپنے جیون ساتھی کی تلاش ہے، پرکشش خواہش مند خواتین شادی شدہ وغیر شادی شدہ ونوعمر خواتین رابطہ کریں۔ ملاقات کا انحصار آپ کی مرضی پر جہاں اور جب چاہے کرسکتی ہیں۔

(۲) ہمیں پیار ومحبت کے شیدائی جوڑے (۳۰/۳۱) کو تلاش ہے ایک ہم سفر کی، رابطہ کریں XX سے جو جسمانی طور پر مجتہد و پرکشش ہوں۔ ممکن ہو تو کھلے خط کے ساتھ تصویر بھی روانہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

etc[1].

(4) *Well educated, decent, honest, sincere young executive (38), clean habits, desires intimate everlasting warm friendship with girls, ladies, widows of total mutual satisfaction. Strict confy assumed/expected etc[2].*

(5) *Highly xx taboo-free, sophisticated lady in the 20's seeking sophisticated and unorthodox ladies/couples/ gentleman worldwide. She likes free-frank funloving decent people for intinmate friendship etc[3].*

(6) *Dynamic, handsome, young director of a public limited company, invites xx contacts from girls and ladies who are frank, jovial, uninhibited, and believe in nudism and eroticism as an expression of freedom. Secrecy assumed/expected.etc[4].*

---

(۱) غیر شادی شدہ، جوان لڑکیاں، طلاق شدہ، گھریلو عورتیں وغیرہ توجہ دیں. کیا آپ تنہائی، اکیلا پن وغیرہ محسوس کرتی ہیں. آیئے مزہ لیں ۲۲ سالہ ایک خوبصورت نوجوان لڑکے کے ساتھ.

(۲) تعلیم یافتہ، خوبصورت ایماندار مخلص ۳۸ سالہ شخص کو تلاش ہے ہم سفر کی، خواہش مند لڑکیاں، نوجوان وبیوہ خواتین رابطہ کریں. مکمل اعتماد کے ساتھ.

(۳) XX سے تعلق رکھنے والی ایک بہت ہی پرکشش ۲۰ سالہ نوجوان خاتون کو جدید خیال کے جوڑے، نوجوان خواتین یا مرد اشخاص کی ضرورت ہے فری ماحول میں سب کچھ کرنے کروانے کی شوقین ہے.

(۴) ایک بہت ہی خوبصورت نوعمر شخص جو پبلک لمیٹڈ کمپنی کا ڈائرکٹر ہے، کو ضرورت ہے XX رابطہ کی. وہ لڑکیاں اور جوان خواتین رابطہ کریں جو ہر لحاظ سے فرینک ہوں اور پوشیدگی کو چھپانے والی ہوں.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوسائٹی نچلے طبقے سے لے کر اعلیٰ طبقات تک، کم پڑھے لکھوں سے لے کر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں تک، چھوٹے نوکر پیشہ لوگوں سے لے کر اعلیٰ افسروں تک اور ہندستان سے اسرائیل تک پھیلی ہوئی ہے۔

حیرت تو اس وقت ہوتی ہے جب اس کی رکنیت میں ان افراد کے نام بھی ملتے ہیں جو مملکت سعودیہ میں جدہ، جبیل، دمام، کویت، امارات میں عمان اور بحرین سے تعلق رکھتے ہیں''(۱)۔

ہمارے قارئین اندازہ لگائیں کہ اسلامی ممالک اور مسلم معاشرے کو کس کس انداز میں سیکولرائز کیا جارہا ہے؛ نیز اسلامی غیرت وحمیت کے فقدان کے لیے کیسے کیسے خوشنما تجاویز وطریقے دشمنانِ اسلام کی جانب سے ہمیں ہدیہ مل رہے ہیں۔ اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ مسلمانانِ عالم دشمنانِ اسلام کے جملہ نظریات وفکریات اور عملیات کو شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اہلِ مغرب جو اسلام کو تقریباً نصف صدی سے تخیلاتی وتصوراتی (Conceptualise & Intellectualise) کرنے میں لگے ہیں، ان کا بھی غیر شعوری طور پر ساتھ دیا جارہا ہے۔

□□□□□

(۱) ملاحظہ ہو: .FF- A world class Social Contact Magazine بحوالہ عالم اسلام کی اخلاقی صورتحال ص: ۳۶۲ تا ۳۶۷، از اسرار عالم۔ قاضی پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز دہلی ۱۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربی ممالک میں فقدانِ غیرت کے بھیانک نتائج

انسانی زندگی کی خوشگواری و پاکیزگی کے لیے شریعتِ اسلامیہ نے قرآن و سنت کے اندر چند مبادیٔ واصول اور قوانین بتلائے ہیں جن کو بنیاد بنا کر انسانی معاشرہ صاف وشفاف اور ہر قسم کے عیوب و نقائص سے منزہ ہو سکتا ہے اور ان ضوابط و قوانین پر عمل پیرا ہو کر اس کی نسلیں آنے والی نسلوں کے لیے اسوہ اور قابلِ تقلید بھی بن سکتی ہیں، بشرطیکہ قوانینِ ربانیہ سے بغاوت کر کے انسانی وضع کردہ قوانین کو گلے سے نہ لگایا جائے۔

تاریخ گواہ ہے کہ انسان جب تک زندگی کے نشیب و فراز میں اپنے مسائل کے حل کے لیے الٰہی قانون کی طرف رجوع کرتا رہا اور اسی سے فیصلہ کراتا رہا، اس وقت تک اس کا معاشرہ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک رہا اور اس کی عزت و آبرو اور عفت و عصمت محفوظ رہی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے چمنستان سے نکھرنے والا ہر پھول کچھ ایسا ہی خوشبودار تھا کہ جس سے مشامِ جان معطر ہو، لیکن جوں ہی اس نے قدرت کے قوانین سے بغاوت کیا اور خودساختہ قوانین پر اعتماد کر کے زندگی کے رازہائے سربستہ کی تلاش میں سرگرداں ہوا، گمراہی و ضلالت اس کا مقدر بن گئی۔ اس کا معاشرہ دیکھتے ہی دیکھتے اخلاقی جذام میں مبتلا ہو گیا اور اس کے افراد کی زندگی جہنم زار بن گئی۔ پھر ایسے لوگوں کو نہ تو روحانی سکون میسر ہو سکا اور نہ ہی دنیاوی وجسمانی خوشیاں انہیں چین مہیا کر سکیں۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم　　　نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

بعینہٖ یہی حال مغرب کا ہوا۔ قانونِ قدرت کو انہوں نے ایک افسانہ قرار دیا اور خودساختہ قوانین پر اترانے لگ گئے۔ شیطان نے انہیں کبر و نخوت میں مبتلا کر دیا اور تسخیرِ کائنات اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختراعات وایجادات میں روز افزوں ترقی نے انہیں دھوکے میں ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود ہی بھگوان بن بیٹھے، اور ''ہم کیا نہیں کرسکتے؟'' کے دعویٰ سے دھوکہ میں آ کر خود فراموشی کا شکار ہوگئے۔

تعجب بلکہ افسوس تو ان لوگوں پر ہے جن کو قرآن وسنت جیسے مضبوط ہتھیار ملے، لیکن اس کے باوجود ان کی مرعوبیت کا عالم یہ ہے کہ مغرب کی ہر اُدا اُن کا آئیڈیل بن گئی۔ شریعتِ اسلامیہ کی پاکیزہ تعلیمات انہیں راس نہیں آئیں اس لیے انہوں نے اہلِ مغرب ہی کو سب کچھ سمجھ لیا۔ اللہ کے کلام اور رسول اکرم ﷺ کے فرمان سے ان کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لیکن سوروں اور کتوں کی طرح زندگی گزارنے والے لوگوں کے نت نئے کارناموں نے ان کی زندگی میں انقلاب برپا کردیے۔ دودھ کو پانی اور پانی کو دودھ سے الگ الگ کرکے فیصلہ کرنے والا اسلامی قانون ان کے تقاضۂ انصاف کو پورا نہیں کرسکا لیکن مغرب کا خود ساختہ اور شرعی قانون سے متصادم لاء (Law) ان کی نظر میں بہت محبوب ٹھہرا۔ خون کا بدلہ خون جو اسلامی قانون ہے، ان کی نگاہ میں ظالمانہ قانون قرار پایا اس لیے اکثر مسلم ممالک اس قانون کے نفاذ سے پس وپیش میں ہیں جب کہ وہ قوم جس کو قابلِ تقلید تصور کیا جارہا ہے، اپنی عفت وعصمت اور جان ومال کے تحفظ کے لیے اسی اسلامی قانون کے نفاذ کا خواہاں ہے؛ چنانچہ دنیا کا سپر پاور اور مغربی دنیا کا ہٹلر ملک امریکہ میں آج ہر تین میں سے ایک امریکی اس بات کی تائید کرنے پر مجبور ہے کہ ''قتل پر موت کی سزا کا نفاذ ضرور ہونا چاہیے اور قاتل کو صرف قید کی سزا دینا سراسر خلافِ انصاف ہے''(۱)۔

بار بار بات بات میں مغرب کا ورد کرنے والے لوگ اگر تھوڑی سنجیدگی کے ساتھ اہلِ

(۱) جیمس بارٹرسون اور بیٹر کیم کی کتاب "يوم أن اعترفت أمريكا بالحقيقة" ص:۳۵، عربی ترجمہ محمد بن مسعود البشر ص:۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے تو شاید انہیں حقیقتِ حال کا علم ہو جاتا اور کم از کم انسانی تہذیب وتمدن سے عاری مغرب کا ورد کر کے اپنی زبانوں کو گندہ کرنے سے باز آجاتے. ہم یہ ساری باتیں حقائق کی روشنی میں قلمبند کر رہے ہیں جنہیں آپ عنقریب مطالعہ فرمائیں گے. سچی بات تو یہ ہے کہ غیرت وحمیت کے فقدان کے باعث اہل مغرب کی زندگی جس قدر بے حیائی، برائی، بدکاری اور انارکی کا شکار ہوئی ہے اور مغربی معاشرے میں بے حیائی وانارکی کا جو طوفان برپا ہوا ہے اسے نوکِ قلم پر لانے سے قلم بھی شرما جاتا ہے. سید قطب اپنی کتاب ''میرا چشم دید امریکہ'' میں اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''واشنگٹن کے ''ولسن ادارۂ معلمین'' میں غیر ملکیوں کو انگلش سکھانے والے شعبہ کی ایک خاتون استاد نے لاطینی امریکہ کے طلبہ کو امریکی روایات کے بارے میں ایک لیکچر دیا جس کے اختتام پر ''گوئٹے مالا'' کے ایک طالب علم نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ چودہ سال کی لڑکیاں اور پندرہ سال کے لڑکے مکمل جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں، یہ بات بہت ہی قبل از وقت ہے. اس پر خاتون نے انتہائی پرجوش لہجے میں جواب دیا: ''ہماری زندگیاں انتہائی مختصر ہیں اس لیے چودہ سال سے زیادہ وقت ضائع نہیں کر سکتے.''

جس قوم میں شہوت پرستی اس قدر شدت اختیار کر جائے کہ چودہ سال کی نوخیز لڑکیاں اور پندرہ سال کے نوجوان لڑکے جنسی تعلقات قائم کرنے کے لیے بے تاب وبے قرار ہوں اور اپنی شہوت کی بھوک مٹانے کے لیے ان کے یہاں جائز وناجائز کی کوئی حدبندی نہ ہو تو پھر ایسی قوم کی نسلیں کیوں کر کسی شریف النفس انسان کے لیے قابلِ تقلید بن سکتی ہیں؛ خواہ ان کے پاس فرعون کی حکومت اور قارون کی دولت ہی کیوں نہ ہو؟؟

مغرب میں فقدانِ غیرت کے سبب جو بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں اور جن سے اہل مغرب جل رہے ہیں اس کا اندازہ ذیل کی چند رپورٹوں سے لگائیے جنہیں ہم بلا تبصرہ قلمبند.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رہے ہیں:

۞ چند دنوں قبل ایک امریکی اسکول میں دو خاتون اساتذہ نے اناٹومی کی آٹھویں جماعت میں برہنہ ہوکر پڑھانے کا انوکھا طریقہ استعمال کیا. دونوں خواتین اساتذہ کا استدلال یہ تھا کہ اس خشک مضمون میں اس طرح طلبہ وطالبات کی دلچسپی برقرار رکھی جاسکتی ہے (۱).

۞ امریکہ کے ایک اسکول میں دو لڑکوں نے پندرہ سالہ لڑکی سے زنا کیا. مقدمہ عدالت میں گیا تو جج نے فیصلہ میں لکھا کہ لڑکوں نے لڑکپن میں شرارت کی ہے، اسے زنا قرار نہیں دیا جاسکتا (۲).

۞ اٹلی میں مسولینی کی پوتی نے اسمبلی کی ممبرشپ کے لیے برہنہ ہوکر حاضرین سے خطاب کیا اور ووٹ مانگے (۳).

۞ نیوجرسی کے ایک اسکول کی طالبہ نے محفلِ رقص کے دوران اسکول کے ریسٹ روم میں بچے کو جنم دیا اور اسے وہیں کچرے دان میں پھینک کر رقص کی تقریب میں دوبارہ شامل ہوگئی (۴).

۞ ۱۹۹۶ء میں فرانس کے صدر شیراک کی بیٹی کلاڈ کے ہاں شادی کے بغیر بچی کی پیدائش ہوئی تو کلاڈ نے بچی کے والد کا نام تک بتانے سے انکار کردیا. لیکن باپ کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی (۵).

۞ ایک سروے کے مطابق برطانیہ کی مشہور ترین یونیورسٹی آکسفورڈ میں زیرِ تعلیم

---

(۱) تکبیر ۱۹ر دسمبر ۱۹۹۶ء پاکستان.
(۲) نوائے وقت، ۳۰ر دسمبر ۱۹۹۱ء.
(۳) مجلہ الدعوۃ ستمبر ۱۹۹۵ء
(۴) اردو نیوز، جدہ ۱۹ر اگست ۱۹۹۷ء
(۵) تکبیر ۶ر ستمبر ۱۹۹۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶ فیصد طلبہ شادی کے بغیر جنسی تعلق قائم کرنے کے حق میں ہیں۔ ۵۱ فیصد طالبات نے تسلیم کیا کہ وہ یونیورسٹی میں آنے کے بعد کنواری نہیں رہیں۔ ۲۵ فیصد طالبات نے مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ ۵۶ فیصد طلبہ کو جنسی لذت کے حصول کے لیے ایڈز کی کوئی پرواہ نہیں۔ ۴۸ فیصد ہم جنس پرستی کو حصولِ لذت کا قدرتی اور محفوظ طریقہ سمجھتے ہیں (۱)۔

۞ برطانوی اخبار ایکسپریس کے مطابق ہر سال ایک لاکھ برطانوی طالبات حاملہ ہوتی ہیں (۲)۔

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ برطانوی قانون کے مطابق چار سال کے بعد ہر بچے کو اسکول بھیجنا لازمی ہے۔ اسکول میں زیرِ تعلیم بچوں کو ابتدا سے ہی ایک دوسرے کے ساتھ برہنہ ہو کر غسل کرنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ بڑی کلاسوں میں پہنچنے کے بعد نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے مشترکہ سوئمنگ لازمی ہوتی ہے۔

۞ امریکہ کے سابق صدر ریگن کی بیوی نینسی ریگن نے انکشاف کیا ہے کہ جب میں نے ریگن سے شادی کی تھی اس وقت امید سے تھی، سات ماہ بعد ہمارے ہاں بیٹی پیدا ہوئی (۳)۔

۞ ایک ماہانہ امریکی جریدے کے سروے کے مطابق ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء کے درمیان شادی کرنے والی خواتین میں سے صرف ۱۴ فیصد خواتین حقیقتاً کنواری تھیں باقی ۸۶ فیصد شادی سے قبل ہی گوہرِ عصمت سے محروم ہو چکی تھیں۔ ۸۰ فیصد سے زائد لڑکے اور لڑکیاں ۱۹ سال کی عمر سے پہلے ہی جنسی تعلق قائم کر چکے ہوتے ہیں (۴)۔

---

(۱) صراطِ مستقیم، برمنگھم، فروری و مارچ ۱۹۹۰ء

(۲) اردو نیوز، جدہ، ۶/ اکتوبر ۱۹۹۷ء۔

(۳) مساوات، ۲۵/ اکتوبر ۱۹۸۹ء۔

(۴) AL-Jumua Monthly Madison(U.S.A) 20, Oct,1997.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ایک سروے کے مطابق امریکہ میں اسقاط حمل کروانے والی عورتوں کی شرح ۳۳ فیصد ہے(۱)۔

❁ برلن میں ہر سال ۱۵/ جولائی کو تقریباً پانچ لاکھ نوجوان برہنہ لڑکوں اور لڑکیوں پر مشتمل ایک ریلی نکلتی ہے جسے ''محبت کا قافلہ'' نام دیا جاتا ہے(۲)۔

❁ اسی طرح امریکہ کی ریاست انڈیانا میں نیکڈسٹی کے نام سے ایک شہر آباد ہے، وہاں ہر سال پوری دنیا کی مادرزاد برہنہ ہونیکی شوقین عورتوں کے ''ویمن نیوڈ ورلڈ'' مقابلہ ہوتے ہیں۔

❁ امریکی جریدہ ''ٹائمز'' کے مطابق جرمنی، فرانس، چیکوسلوکیہ، رومانیہ، ہنگری اور بلغاریہ کی بڑی بڑی شاہراہوں پر فاحشہ عورتیں قطار باندھے کھڑی دکھائی دیتی ہیں۔ برلن اور پراگ کو ملانے والی بارہ سو کلومیٹر لمبی شاہراہ غالباً دنیا کا ارزاں ترین اور طویل ترین جنسی اڈہ ہے جہاں سے گزرنے والوں کو نہایت سستی عیاشی کے لیے نوخیز اور حسین وجمیل لڑکیاں مل جاتی ہیں(۳)۔

---

(۱) Just the Fact Dayton Right to life U.S.A.

(۲) ماخوذ از کتاب ''الجدران المتصدعة''۔ عبدالناصر بن محمد مغنم۔

(۳) نوائے وقت، ۲۶/ جون ۱۹۹۷ء۔ اب یہ پیشہ مغرب کے علاوہ دیگر بہت سارے ممالک میں بھی عام ہو چکا ہے۔ عوام اس قدر بے غیرت ہو چکے ہیں کہ اپنے ہی شہر میں اس قسم کے اڈے (طوائف خانے یا قحبہ خانے وغیرہ) دیکھتے ہیں لیکن ان اڈوں کو ختم کرنے کی تدبیر نہیں کرتے۔ ہندستان کے تقریباً سارے بڑے شہروں میں جسم فروش عورتوں کے اڈے ہیں۔ دہلی کی جی بی روڈ پر رات دن جسم فروش عورتوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ اس مجرمانہ پیشہ سے منسلک لوگ بڑے پیمانے پر اب یہ کاروبار کرنے لگے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق ممبئی کی ایک ذیلی عدالت نے قحبہ خانوں سے آزاد کرائی گئی لڑکیوں کے ریمانڈ ہوم میں جاری مبینہ بدعنوانیوں کی سی آئی ڈی کے ذریعہ تحقیقات کا حکم دیا۔ پولیس نے قحبہ خانے پر چھاپہ مار کر ۸۷ کمسن لڑکیوں کو آزاد کرایا اور=

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ امریکی وزارتِ عدل نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ امریکہ کے اندر روزانہ ۱۹۰۰ عورتیں جنسی ہوس کا شکار ہوتی ہیں، امریکہ میں ۲۰ فیصد لڑکیاں اپنے باپوں کے جنسی ہوس کا نشانہ بنتی ہیں جبکہ ۲۶ فیصد اپنے قریبی رشتہ داروں کے ذریعہ، ۵۱ فیصد دوستوں اور جان پہچان کے لوگوں کی ہوس کا شکار بنتی ہیں اور ۴ فیصد لڑکیاں مجہول اشخاص کی ہوس پرستی کا نشانہ بنتی ہیں (۱).

غرض مغربی اقوام میں زنا کاری کو بالکل ہی معمولی مسئلہ تصور کیا جاتا ہے. بلکہ ان کے نزدیک باہمی مرضی سے زنا کاری کو جرم ہی نہیں سمجھا جاتا. اب مغربی اقوام میں جنس پرستی بھی ایک وبا چل پڑی ہے؛ چوں کہ فریقین کی رضامندی سے یہ قبیح فعل انجام پاتا ہے، اس لیے ان کے یہاں یہ بھی جرم کی تعریف سے خارج ہے. یہی وجہ ہے کہ وہاں جنس پرستی نے بے حیائی میں طوفان برپا کر دیا ہے. چنانچہ ''نیویارک ٹائمز'' کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف امریکہ میں تحریک نسواں کی تیس سے چالیس فیصد خواتین اپنی ہم جنسوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھتی ہیں.

امریکی اقوام کے ہاں خاص طور سے کلنٹن کے دورِ حکومت میں جنس پرستی نے جس قدر فروغ حاصل کیا، مغرب کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی. بل کلنٹن نے قومِ لوط کی آل کے پورے مطالبات کو اہمیت دی اور وہائٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرین کے اجتماع کے رو برو خطاب کرتے ہوئے کہا:

= انہیں عدالت کے حکم کے مطابق ریمانڈ ہوم میں رکھا گیا لیکن وہاں سے ۴۵ لڑکیاں غائب ہو گئیں. [اردو نیوز جدہ، ۱۷ فروری ۲۰۰۲ء]. اس سے اندازہ لگائیں کہ ہمارے ملک میں یہ مجرمانہ کام کس قدر منصوبہ بندی سے ہو رہا ہے.

(۱) الجدران المتصدعة، عبدالناصر بن محمد مغنم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں امریکی معاشرہ کے تمام گروہوں اور ہم جنس خواتین وحضرات کے درمیان مساوات کے قیام کے لیے کی جانے والی جدوجہد کی بھرپور تائید کرتا ہوں''۔[1]

یورپی عوام کی ہم جنسیت میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ اب ان کے ہاں سرکاری وعوامی سطح پر ہم جنسیت کوئی قابلِ اعتراض یا غیر اخلاقی جرم نہیں رہا۔ یورپ کی کئی پارلیامنٹوں اور حکومتوں نے اسے قانونی تحفظ دیا ہوا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی بیوی نے کچھ عرصہ قبل ہی ایک ہم جنس پرست جوڑے کا باقاعدہ مقدمہ لڑا اور یہ مطالبہ کیا کہ ان کو پارٹنرشپ کے برابر حقوق دیے جائیں اور ابھی اوپر آپ نے بل کلنٹن کا خطاب بھی ملاحظہ فرمایا۔

غیر مذہبی لوگوں کی یہ بے راہ روی تو ایک طرف، لیکن یہ کسے معلوم تھا کہ تقدس ورہبانیت اور تجرد کی عبائیں چڑھائے ہوئے، خطاؤں سے عاری اور لوگوں کے گناہ بخشنے کے پروانے جاری کرنے والے ان کے پیر، رہنما، پیشوا اور پادری غیر اخلاقی وغیر فطری جرائم کے میدان میں اپنے عوام کو بھی پیچھے چھوڑ جائیں گے۔ مارچ ۲۰۰۲ء میں بوسٹن کی آرچ ڈایوسس نے صرف ایک پادری گوہن کے ہاتھوں زیادتی سے متاثرہ ۸۶ لوگوں کو ۲۰ ملین ڈالر ادا کیے۔ ۱۹۹۴ء میں گوہن کی خاطر ہی ایک گروپ کو ۱۵ ملین اور ایک خاندان کو ۴ لاکھ ملین ڈالر ادا کیے اور ابھی ۱۲۰ دعووں کو نمٹانا باقی ہے۔ اپریل ۲۰۰۲ء میں میکسیکو میں جنسی زیادتی کے کیسوں میں ملوث پادریوں کے دفاع میں منعقد ہونے والی بشپ حضرات (Bishop پوپ کے بعد سب سے بڑا عہدہ ہے) کی کانفرنس میں جب بعض ارکان نے یہ اعتراض کیا کہ چرچ نے متاثرین کو خاموش کرنے کے لیے بھاری رقوم ادا کی ہیں تو ایک

(۱) روزنامہ یو ایس اے ۲۷/ اپریل ۱۹۹۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے بشپ نے پریس کانفرنس میں اس فعل کی یہ کہہ کر توجیہہ کی:

"Dirty laundery is best washed at home"

''گندے کپڑے گھر پر ہی بہتر دھوئے جاتے ہیں''.

امریکہ اور مغرب میں چرچ کے چھوٹے سے لے کر بڑے پادریوں اور ذمہ داران میں جنسی زیادتی کا جرم بڑھنے کا بنیادی سبب یہی ہے کہ عیسائیوں نے راہبوں اور پادریوں کے لیے خودساختہ قانون کے تحت شادی کو ممنوع قرار دے دیا، جبکہ تورات وانجیل میں کہیں بھی یہ غیر فطری حکم نہیں ہے. چنانچہ ایک طرف وہاں جنسی بے راہ روی کا اس قدر طوفان ہے کہ مغربی پارلیامنٹ ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ دے چکی ہے اور پوری قوم بے لگام جنسی آزادیوں کے نتیجہ میں اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو چکی ہے. دوسری طرف پادریوں کے تجرد کے خلاف کوئی تحریک نہیں جس کے نتیجے میں وہ بھی ہم جنسیت کا شکار ہو چکے ہیں اور خودساختہ مذہبی پابندیوں کے سبب غیر فطری تعلقات کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور اس طرح کنوارے پادریوں کے رنگیلے کارناموں سے یورپی فضا مکدر اور کریہہ ہو چکی ہے.

قرآن نے سچ کہا ہے:

"وَرَهبَانِيَةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللهِ فَمَا رَعَوهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا". [الحدید:۲۷]

''اور انہوں نے لذات سے کنارہ کش ہو کر خود ہی ایک نئی بات نکالی جس کا ہم نے ان کو حکم نہیں دیا تھا، مگر انہوں نے (اپنے خیال کے مطابق) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (آپ ہی ایسا) کر لیا تھا. پھر جیسا اس کو نباہنا چاہیے تھا، نباہ نہ سکے''(۱).

فقدانِ غیرت کے باعث مغربی اقوام میں جو تباہی آئی ہے اس کو بیان کرنا ممکن نہیں.

---

(۱) ملاحظہ فرمائیں مجلہ الدعوۃ، جولائی ۲۰۰۲ء، مضمون ''کنوارے پادریوں کے رنگیلے کارنامے'' کا خلاصہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ کوئی ایک گوشہ ہو تو اس پر روشنی ڈالی جائے، یہاں تو جہاں نگاہ پڑتی ہے وہاں اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی تباہی و بربادی کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا. اوپر آپ نے جو کچھ ملاحظہ فرمایا ہے، ذرا ایک نظر ذیل کی رپورٹوں پر بھی ڈالیں اور دیکھیں کہ غیرت وحمیت سے محرومی کا نتیجہ امریکی عوام کے لیے کس قدر کڑوا کسیلا ہے:

''امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق ہر (۲۳) سیکنڈ میں ایک عورت پر مجرمانہ حملہ ہوتا ہے. ہر چار سیکنڈ کے بعد چوری کی واردات ہوتی ہے، (۱۲) سیکنڈ کے بعد نقب زنی اور ہر (۲۰) سیکنڈ کے بعد سائیکل چوری کی واردات ہوتی ہے، ۱۹۹۵ء میں امریکہ میں (۲۳) ہزار تین سو پانچ افراد قتل ہوئے، ایک لاکھ دو ہزار چھیانوے (۱۲۰۰۹۶) خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوئیں. رپورٹ کے مطابق ہر امریکی اپنے گھر سے جب نکلتا ہے تو وہ ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے کہ اسے کسی بھی موڑ پر لوٹ لیا جائے گا کیوں کہ مزاحمت کرنا جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے''(۱). ''مشہور خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایلٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ۱۹۸۵ء کے مقابلے میں اب تک جرائم کی شرح میں (۱۳۱) فی صد اضافہ ہوا ہے''(۲). ''۱۹۹۰ء میں امریکہ میں چھ لاکھ عورتوں کی آبروریزی کی گئی جبکہ قتل وغارت کی وارداتوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے''(۳).

ایک اخبار کے مطابق: ''امریکہ میں جنسی بے راہ روی، خود غرضی، جرائم اور نسلی نفرت اپنے عروج پر ہیں. امریکہ میں اس وقت ایڈز اور ایچ آئی وی (AIDS & HIV) سے متاثرہ تقریباً بیس لاکھ سے زائد مرد اور خواتین موجود ہیں (ان کو خواتین کہنا اس لفظ کی توہین

(۱) نوائے وقت، ۳۰ر جنوری ۱۹۹۶ء.

(۲) نوائے وقت، ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۶ء.

(۳) نوائے وقت، ۳۰ر دسمبر ۱۹۹۱ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے)، اس میں سب سے زیادہ تعداد پچیس سے پینتالیس سال کے افراد کی ہے. سرکاری اعداد کے مطابق دس سے پندرہ برس کی عمر میں عموماً اور پندرہ سے انیس سال کی عمر تک کلی طور پر لڑکے اور لڑکیاں جنسی عمل کر چکے ہوتے ہیں. امریکہ میں ہر سال دس لاکھ سے زائد لڑکیاں حاملہ ہوتی ہیں (جبکہ کل آبادی صرف اٹھائیس کروڑ ہے) جن کی عمر پندرہ سال تک ہے (أستغفر اللہ)''.... ''امریکی ادارہ انصاف کے اعداد وشمار کے مطابق امریکہ میں ہر دو منٹ بعد کسی عورت کی عزت لوٹی جاتی ہے. ان میں دو تہائی تعداد اٹھارہ سال سے کم عمر لڑکیوں کی ہوتی ہے. ۹۶-۱۹۹۵ء میں تقریباً سات لاکھ عورتوں کی عزت لوٹی گئی. صرف اکتیس فی صد افراد نے پولیس میں رپٹ درج کروائی. بچوں کے ساتھ زیادتی کی مد میں ۱۹۶۶ء میں ۱۲۶۰۰۰ کیس منظر عام پر آئے. یہ اعداد وشمار امریکہ ہی کے ایک ادارے نے قومی شرم کے نام سے شائع کیے ہیں. امریکہ میں اپنی زندگی کے دوران پانچ میں سے ایک عورت کی عزت ضرور لوٹی جاتی ہے. یعنی تقریباً بیس فی صد عورتیں، دس میں سے چار لڑکیاں اٹھارہ سال کی ہونے سے پہلے حاملہ ہوتی ہیں، ہر سال دس لاکھ سے زائد لڑکیاں حاملہ ہوتی ہیں''(۱).

اخلاقی انارکی اور تہذیبی کوڑھ میں مبتلا مغرب کے سرخیل امریکہ میں جرائم کا جو ننگا ناچ ناچا جا رہا ہے، اس سے ہر وہ انسان واقف ہے جس کو قدرت کی طرف سے غیرت کا تھوڑا سا حصہ بھی نصیب ہوا ہے. روس جو الحاد ولادینیت کا سرخیل ہے اور جہاں عورت ومرد کے جسم تو کجا، شرمگاہوں کو کپڑے سے نہ ڈھانپنے کی حمایت میں باضابطہ تحریکیں چلائی گئیں، اس کے بارے میں یہ تصور نہ کر لیا جائے کہ وہ اخلاقی انارکی اور تہذیبی کوڑھ میں مبتلا نہیں بلکہ روس بھی امریکہ اور مغرب کے دیگر ممالک کی طرح جرائم کی کالونی بن چکا ہے بلکہ وہ امریکہ سے بھی دو قدم آگے ہے. اور وہاں جرائم کی شدت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے

(۱) ہفت روزہ غزوہ: ۱۲ر رجب ۱۴۲۳ء مطابق ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ روس کے بارے میں اعداد وشمار کے مطابق وہاں صرف قتل کی شرح امریکہ سے ۵۰ فی صد زیادہ ہے، رہا دیگر جرائم کا حال تو اعداد وشمار ہمیں بتاتے ہیں کہ وہاں کے تین ہزار باقاعدہ منظم جرائم پیشہ گروہ، جرائم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں (۱)۔

اپنے باغیرت ضمیر پر پتھر رکھ کر ذرا اہل مغرب کی بے غیرتی و بے حیائی کی ایک اور سین بھی دیکھئے:

۞ اسرائیلی میگزین ''یدیعورت اُحروت'' کے ۱۰راگست ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں ایک انیس سالہ جوان عورت کا بیان شائع ہوا ہے، اس کا کہنا ہے کہ شادی سے پہلے بھی میرا باپ میری عفت وعصمت کو تارتار کرتا رہا اور شادی کے بعد بھی میں اس کی جنسی ہوس کا شکار ہوتی رہی ہوں۔

۞ حال ہی میں امریکہ کے ایک ٹی وی پروگرام میں دو بھائی بہن کو مدعو کیا گیا جس میں بہن اپنے بھائی سے حاملہ تھی۔ جب ان سے اس تعلق کے بارے میں پوچھا گیا تو نہ صرف انہوں نے اس بات کا اقرار کیا بلکہ اس کو جاری رکھنے کا عہد بھی کیا (۲)۔

۞ ڈاکٹر محمد علی خولی لکھتے ہیں: ''میں نے امریکہ میں ٹیلی ویژن اسکرین پر میاں بیوی اور بیٹی کو ایک ساتھ انٹریو دیتے ہوئے دیکھا جس میں سائلہ باپ سے پوچھ رہی تھی کہ اپنی بیٹی سے زنا کرنے سے قبل اور بعد اس کا احساس کیسا تھا اور یہی سوال اس کی بیٹی سے بھی پوچھ رہی تھی، اور سارا خاندان ایسا بیٹھا تھا کہ یہ کوئی معمولی بات ہو!! (۳)۔

(۱) حالات فوضی، الآثار الاجتماعية للعولمة، عربی ترجمہ عمران ابوحجیلہ ص ۱۱۴۔

(۲) ہفت روزہ غزوہ، ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۰۲ء۔

(۳) دیکھئے: البریق الزائف للحضارة الغربية، ص ۳۴۔ دار الفلاح للنشر والتوزیع اردن ۱۹۹۳ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ایک پندرہ سالہ لڑکا اپنے گھر سے فرار ہوگیا، پولیس نے اسے گرفتار کرکے اس کے ماں باپ کے گھر پہنچانا چاہا، لیکن لڑکا اپنے گھر جانے سے صاف انکار کردیا اور بتایا کہ میری ماں اور چچی دونوں مجھ پر زبردستی کرکے اپنے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرواتی ہیں (۱)۔

❁ ایک ماں اپنے بیٹے کے پاس یہ خوش خبری لے کر آئی کہ میں امید سے ہوں اور تم عنقریب بیک وقت نومولود کے باپ اور بھائی بننے والے ہو (۲)۔

❁ ''لینڈا کالیفانو'' نامی ۴۲ سالہ امریکی خاتون نے کتے کے ساتھ اپنی شادی کی تقریب منعقد کی، جس میں ملک کی بڑی بڑی شخصیات نے شرکت کیں. خاتون نے اپنے ہونے والے شوہر یعنی کتے کا نام ''ماکس'' رکھا، اس کے مطابق یہ کتا اس کے سابقہ تین شوہروں سے مثالی اور کامیاب شوہر ہے (۳)

قارئین ! مغربی ممالک میں فقدانِ غیرت وحمیت کے جو بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں، آپ نے سرسری طور پر ہی سہی، ان کا مطالعہ فرمایا. اب ذرا انصاف کے ساتھ جواب دیں کہ جو قوم عفت وعصمت کے تحفظ وبقا میں اس قدر بے غیرتی کا شکار ہو کہ اپنے سب سے قیمتی سرمایہ عزت وآبرو ہی کو جگہ بہ جگہ نیلام کرتی پھرے، حتیٰ کہ نجس جانوروں سے بھی اپنی جنسی شہوت کی آگ بجھانے میں فخر محسوس کرتی ہو، پھر جس قوم میں شہوانیت کی آگ غیر فطری وغیر طبعی طریقوں سے بجھانے کا انجام یہ ہو کہ جنم لینے والے بچے کے حقیقی باپ ہی کا پتہ نہ ہو تو ایسی قوم کے اندر کون سی خوبی باقی رہ سکتی ہے جو دوسروں کے لیے قابلِ تقلید ونمونہ بن سکے؟...... ایسی قومیں کسی کے لیئے قابل اسوہ تو کیا، یہ تو نہایت ہی لعنت کی مستحق ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اللہ کی شریعت سے بغاوت کی روش اختیار کرنے کے سبب ان فاجر

(۱)، (۲)، (۳) دیکھیے: کتاب ''الجدران المتصدعة'' تالیف عبدالناصر مغنم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفاسق قوموں پر ایڈز جیسی نہایت موذی بیماری عذاب کی شکل میں مسلط کر دی گئی ہے جو تقریباً دو عشروں سے عذابِ الٰہی کا کوڑا بن کران پر برس رہی ہے. قرآن نے سچ کہا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾

''جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی بلا نہ نازل ہو جائے یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آ گھیرے''. [النور:٦٣]

مغربی اقوام کی خوفناک صورتحال کا مختصر ساخاکہ جو ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہو چکے ہوں گے کہ غیرت کے فقدان کے باعث مغربی اقوام جرائم کی آماجگاہ بن چکی ہیں. امراضِ خبیثہ کی کثرت ان کی موت کا سامان کر رہی ہے، گندی سوچ نے انہیں ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیا ہے. یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ ان اقوام نے اللہ کی شریعت سے بغاوت کی روش اختیار کی اور اللہ کے قانون کے مقابلے میں خود ساختہ قانون سے زندگی کے نشیب وفراز کے مسائل کا حل تلاش کیا. ستم تو یہ ہے کہ مغرب زدہ طبقہ اللہ کے قانون کو اپنے خود ساختہ قانون — جس نے مغربی اقوام کی زندگی کو جہنم زار بنا دیا ہے — کے سامنے پیش کرنے پر اصرار کر رہا ہے اور اس میں تبدیلی و اصلاح کا آوازہ بلند کر رہا ہے، تاکہ وہ اس کو بھی تراش کر انسانی خود ساختہ قوانین کے سانچے میں ڈھال دے. اللہ تعالیٰ کا فرمان کس قدر سچا ہے جو ایسے موقع پر ہماری آنکھوں سے پٹی کھول رہا ہے:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلاً عَظِيْماً يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفاً﴾ -

''اللہ چاہتا ہے کہ تم پران (کامیاب) لوگوں کی راہ کھول دے جو تم سے پہلے گزر چکے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور انہی کے طریقہ پر تمہیں چلائے اور تم پر اپنی نظر رحمت کرے، اللہ (تمہاری مصلحتوں) کا جاننے والا اور اپنے (تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے. اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے (اور تم برائیوں سے تائب ہو جاؤ جن میں وہ مبتلا تھے) لیکن جو لوگ احکامِ حق کی جگہ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں. وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ اعتدال سے ہٹ کر بہت دور جا پڑو. اللہ تعالیٰ تمہارے لیے نرمی اور آسانی چاہتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ انسان طبیعت کا کمزور پیدا کیا گیا ہے". [النساء: ۲۶-۲۸]

❋❋❋

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقدانِ غیرت کے اسباب اور ان کا علاج

گزشتہ صفحات میں مسلم معاشرے کے اندر فقدانِ غیرت کی تقریباً تمام جھلکیوں کی نشاندہی ہم نے قدرے تفصیل سے کردی ہے، جن کا آپ نے مطالعہ کرلیا ہوگا. یہاں ہم یہ بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آخر وہ کون سے اسباب ومحرکات ہیں، جن کی وجہ سے اسلامی معاشرے کے اندر سے غیرت وحمیت ختم ہورہی ہے یا ہوچکی ہے. ساتھ ہی نہایت ہی اختصار کے ساتھ ہم اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتے چلیں گے کہ ان اسباب ومحرکات سے نمٹنے کے لیے قرآن اور صحیح احادیث کی طرف سے ہمیں کیا تعلیمات دی گئی ہیں. آیئے فقدانِ غیرت کے چند بنیادی اسباب اور ان کے علاج کے تعلق سے ذیل میں چند باتیں پڑھیں اور جو کمزوریاں ہمارے اندر ہیں انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات کے ذریعہ دور کریں:

۱- ایمان کی کمزوری:

فقدانِ غیرت کا سب سے بنیادی سبب ایمان کی کمزوری ہے۔ جب بندہ کا ایمان کمزور ہوگا تو لامحالہ اس کی غیرت وحمیت بھی ماند پڑجائے گی، کیوں کہ غیرت وحمیت کا تعلق براہِ راست ایمان سے ہے. حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ غیرت کھاتا ہے اور مومن بندہ بھی غیرت مند ہوتا ہے"(۱).

---

(۱) اس کی تخریج (ص ۵۳) حاشیہ (۲) میں گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا. ہاں، جہاں حرمات کی پامالی کی بات آتی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے(۱).

معلوم ہوا کہ ایک بندہ اسی وقت خالص مومن بن سکتا ہے جب کہ اس کا ایمان کامل ہو اور کامل ایمان کی علامت یہ ہے کہ بندہ حرمات وحدود کی پامالی پر شدید غیرت مند ہو. علامہ مناوی ''فیض القدیر'' میں لکھتے ہیں:

''اعلیٰ واشرف اور بلند ہمت والے لوگ وہی ہیں جو سب سے زیادہ باغیرت ہوتے ہیں. یہی وجہ ہے کہ جو مومن بندہ غیرت کے موقع پر غیرت کھاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی من جملہ صفات میں سے ایک صفت کے اندر اس کی موافقت کرتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں اس کی موافقت کرتا ہے وہ صفت اس کے زمام اختیار میں ہوتی ہے، بندہ اس پر حاوی ہوتا ہے اور یہی وہ صفت ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب کرتی ہے''.

۲- قرآن وسنت کی تعلیمات سے دوری:

فقدانِ غیرت کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ اسلامی تعلیم، جس نے ظلمت و بربریت میں غرق دنیا کو روشنی عطا کیا، آج خود مسلم طبقہ ہی میں اجنبی بن کر رہ گئی ہے. اسلامی تعلیمات سے دوری ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے نونہالان مغربی دانشوران ومفکرین کے خطرناک نظریات کے حامی بن جاتے ہیں اور اپنا سب کچھ لٹانے پر مصر ہوجاتے ہیں. اگر قرآن اور صحیح احادیث کی تعلیمات سے انہیں آگاہی ہوتی تو پھر یہ ماڈرن کلچر کے شکنجوں میں گرفتار ہوکر اپنی غیرت وحمیت سے ہاتھ نہیں دھو بیٹھتے. یہ بھی اسلامی تعلیمات سے عدم توجہی کا سبب ہے کہ ہمارے معاشرے میں ڈھونگی پیروں اور ناقص الایمان مولویوں کی ایجاد کردہ

(۱) اس کی تخریج (ص ۳۱) حاشیہ (۱) میں گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح طرح کی بدعات وخرافات میں اکثر مسلم طبقہ گرفتار ہے، اور ان کی گمراہ کن راہوں پر چل کر اپنا تن من دھن سب کچھ برباد کرنے میں اپنی بھلائی تصور کرتا ہے اور اسے اپنی بے غیرتی وبے حمیتی کا احساس تک نہیں ہوتا.

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی تعلیمات سے بہرہ ور ہوکر اگر امت اسلامیہ زندگی گزارتی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: "تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ"(۱) (یعنی میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہیں ہو گے؛ ایک قرآن اور دوسری میری سنت) کے مطابق عمل کرتی تو بدعات وخرافات اور ضلالت وگمراہی کی تمام راہیں بند ہوجاتیں اور اسلامی غیرت وحمیت خود بخود بحال ہوجاتی: ﴿قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ "حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل تو ہے ہی مٹنے والا"۔

[سورۃ الاسراء:۸۱]

۳- اسلامی تربیت سے لاپرواہی:

فقدانِ غیرت کا ایک بنیادی سبب اسلامی تربیت سے لاپرواہی بھی ہے جس کی وجہ سے معاشرے کی جدید نسلیں دیگر اقوام کی تعلیم وتربیت کو اپنا بہترین آئیڈیل سمجھنے لگتی ہیں اور اسلامی تربیت نہ ہونے کے سبب ان کا مزاج اسلامی تعلیمات سے جابجا متصادم ہوتا ہے۔ عصری کالج کے ایک گریجویٹ نے ہندستان میں اسلام اور مسلمانوں کے بقا کی اہم شرط بیان کرتے ہوئے دورانِ گفتگو کہا کہ تمام دینی مدارس کو ہندستان کی سرزمین سے ختم کر دیا جائے.

دینی تعلیم وتربیت سے لاپرواہی کی وجہ سے مسلم معاشرے کا عصری تعلیم یافتہ طبقہ اگر

(۱) موطأ / الجامع، باب ۸، رقم: (۲۶۱۸). دیکھئے "المشکاۃ" (۱۸۰۶) تحقیق البانی، الصحیحۃ: (۴/۳۶۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی لایعنی اور مضحکہ خیز کلام کرے تو ہمیں کچھ تعجب نہیں کھانا چاہئے. کیوں کہ بنیادی غلطی جو ہم سے سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ ہم نے بچوں کی تربیت خالص اسلامی تعلیمات کے سایہ میں نہیں کی. رسول اکرم ﷺ نے سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز سکھلانے اور مسجد لے جانے کا حکم دیا ہے اور دس سال کی عمر میں اگر وہ نماز میں کوتاہی کریں تو انہیں مارنے کا بھی حکم دیا ہے.

نماز جو دین کا دوسرا اہم رکن ہے، اسی ایک قضیہ کو ذرا بغور دیکھیں کہ مسلم معاشرہ اس سلسلہ میں کس قدر پیچھے ہے جبکہ جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑنے والا کفر کا مرتکب ہوتا ہے.

ایسی صورتِ حال میں اگر کوئی مسلمان چاہتا ہے کہ اس کا معاشرہ خالص اسلامی معاشرہ ہو اور اسلامی غیرت وحمیت معاشرہ کے ہر فرد میں جاگزیں ہو تو پہلی فرصت میں خود اسلامی تعلیم وتربیت سے لیس ہو کر آنے والی نسلوں کو انبیائے کرام، صحابہ کرام اور تابعین عظام کے نقش قدم پر چلانا ہوگا، اور قرآن واحادیث میں تعلیم وتربیت سے متعلق جو اہم مباحث مذکور ہیں، ان کا مطالعہ کر کے اپنی نسلوں کی تربیت ان ہی کے تناظر میں کرنی ہوگی تاکہ وہ شعائر اسلام سے محبت کرنے والے بن جائیں.

۴۔ فواحش ومنکرات کی کثرت:

جس معاشرہ میں فواحش ومنکرات اور بے حیائیاں وبدکاریاں عام ہوجائیں، اس معاشرہ کی اخلاقی حالت پست ہوجاتی ہے اور معاشرے کے غیرت مند افراد کے اندر سے بھی دھیرے دھیرے غیرت وحمیت نکل جاتی ہے جس کی وجہ سے تمام لوگ بے حیائیوں کی زد میں آجاتے ہیں. اسی لیے اسلامی معاشرہ کے سدھار کے لیے قرآن واحادیث میں بہت سارے اصول بتائے گئے ہیں اور مخربِ اخلاق اقوال وافعال سے دور رہنے کی تاکید کی گئی ہے. قرآن کریم میں ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [سورۃ الحشر:۷].

''رسول اللہ ﷺ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ''

نبی کریم ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق اگر معاشرے کے افراد زندگی گزارنے لگیں اور قرآن واحادیث کی تعلیمات مضبوطی سے تھام لیں تو فقدانِ غیرت وحمیت کے جملہ عناصر دم توڑ دیں گے اور تمام فواحش ومنکرات اور بے حیائیوں وبدکاریوں کی گرم بازاری خود بخود ختم ہوجائے گی.

معاشرے میں غیرت وحمیت بحال کرنے اور برائیوں وبے حیائیوں کی جڑ کو ختم کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کس قدر عمدہ اور حساس ہیں، اس کا اندازہ ذیل کی صرف ایک حدیث سے لگائیں اور اگر مسلم سوسائٹی میں ان برائیوں میں ملوث کوئی فرد ہے تو اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے. حدیث ملاحظہ فرمائیں:

''لاَ يَزْنِيَ الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ''(۱). ''زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا، بڑی چیزیں لوٹنے والا جس کی طرف لوگوں کی نگاہ اٹھے، لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا، اور نہ خیانت کرنے والا خیانت کرتے وقت مومن ہوتا ہے. اس لیے تم سب ان سے سختی کے ساتھ بچو''.

۵- سود خوری:

سود خوری ایک ایسا مرض ہے جو جسم میں سرطان (کینسر) سے بھی زیادہ خطرناک ہے.

---

(۱) مسلم: کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی... رقم: (۵۷)، بخاری (۲۴۷۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ غیرت وحمیت کے عناصر کو دیمک کی طرح اس طرح چاٹ لیتا ہے کہ معاشرہ بہت ہی جلد اخلاقی بحران کا شکار ہوجاتا ہے. سودخوروں کے اندر مادہ پرستی اور دنیاوی حرص وطمع اس قدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ عفت وعصمت اور عزت وآبرو کی اہمیت ان کی نگاہ میں وہ نہیں رہتی جو پہلے کبھی تھی. پھر جوں جوں معاشرہ سودخوری کے شکنجے میں گرفتار ہوتا جاتا ہے اسی رفتار سے اس کے اندر غیرت وحمیت کے عناصر بھی ماند پڑتے جاتے ہیں اور ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ عفت وعصمت کی دھجیاں اڑادینے والے اسباب ومحرکات پیدا ہوجاتے ہیں اور سودخور معاشرہ انتہائی بے غیرتی کے عالم میں زندگی گزارنے کا عادی بن جاتا ہے.

اگر آپ کو مذکورہ بات سے اختلاف ہوتو ذرا مذکورہ صفت کے حامل کسی معاشرہ کا مشاہدہ کر لیں خود بخود اختلاف کا حل نکل آئے گا، اور آخر اس سودخوری کا انجام برا اور دنیاسوز کیوں نہ ہو؟ کھیت سے وہی فصل تو نکلتی ہے جس کا بیج ڈالا جاتا ہے؟. اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ﴾ ”جن لوگوں نے برائیاں کیں تو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے اور رسوائی ان پر چھا جائے گی“. [یونس:۲۷]

سودخور کتنا بڑا بے غیرت اور گناہ گار ہوتا ہے اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے لگائیے: ”الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَاباً“. ”سود کے گناہ کے تہتر دروازے ہیں“(۱). امام حاکم نے آگے بخاری ومسلم کی شرط کے مطابق یہ زیادہ کیا ہے: ”إِنَّ أَيْسَرَهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ“. ”سودخور کا سب سے ادنیٰ اور کم تر گناہ اتنا ہے جتنا کہ ایک آدمی اپنی ہی ماں سے نکاح (زنا) کرے“(۲).

سودخوری کے عظیم گناہ ہی کہ وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس سے بچنے اور احتیاط

(۱) ابن ماجہ، رقم: (۲۲۷۵)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے. دیکھئے صحیح ابن ماجہ: (۱۸۵).
(۲) مستدرک حاکم: (۲/۴۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی سخت تاکید کی ہے. ارشاد ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾ ''اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا کر سود نہ کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ فلاح پاؤ، اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''. [آل عمران: ۱۳۰-۱۳۱]

لیکن جو لوگ سود کی حرمت کا علم رہتے ہوئے، اس کی حرمت کا پاس ولحاظ نہیں رکھتے بلکہ سودی کاروبار اور لین دین میں مشغول رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید سنائی ہے: ﴿وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ''اور جو (سود کی حرمت سے آگاہی کے باوجود) اسے لے گا تو وہی لوگ جہنمی ہوں گے. اس میں ہمیشہ رہیں گے''. [البقرہ: ۲۷۵]

۶- منشیات کا استعمال اور شراب نوشی:

مسلم سوسائٹی میں فقدانِ غیرت کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ منشیات کا استعمال اور شراب نوشی کرنے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، جب کہ منشیات کا استعمال یا شراب نوشی کرنے والے لوگ اس قدر بے غیرت ہوتے ہیں کہ بدہوشی میں کسی کی رورعایت نہیں کرتے. بیٹی، بہن اور ماں جیسے مبارک رشتے بھی ان کی نگاہ میں کچھ اہمیت نہیں رکھتے. اس لیے شرابی اور منشیات کا عادی شخص بے حیائی کی ایسی ایسی قبیح اور شرمناک حرکتیں کر بیٹھتا ہے جن کا ارتکاب ذلیل انسان بھی کرنے سے گریز کرتا ہے. ایسی صورتِ حال میں وہ شرابی اور منشیات کا عادی شخص دوسری مسلم خواتین کی عفت وعصمت پر کیا غیرت کھائے گا جب کہ اس کے ہاتھوں خود اس کی محرم عورتیں ہی محفوظ نہیں ہیں؟؟

آپ نے شراب خوروں اور منشیات کے عادی لوگوں کے متعلق بے غیرتی پر مبنی بہت سارے واقعات سنے ہوں گے. حال ہی میں اخبار ''اردو نیوز جدہ'' ۲۶/ اپریل ۲۰۰۲ء نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے فیچر (FEATURES) کے کالم میں منشیات کے عادی ایک شخص کے متعلق ایسی رپورٹ شائع کی ہے جس کو پڑھ کر مسلم معاشرہ کا سر شرم سے جھک جاتا ہے. بلکہ ایسے بے غیرت اور درندہ صفت لوگوں کے نام سے بھی بدبو آنے لگتی ہے. پوری کہانی نہ پڑھ کر صرف عنوان ''مکروہ مقاصد کے لیے بیٹیوں کی زندگی اجیرن کرنے والا درندہ'' کے تحت اخبار کا تبصرہ ہی پڑھ لیں جس سے حقیقت واقعہ سمجھ سکتے ہیں. اخبار تبصرہ میں لکھتا ہے:

''انسان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں کبھی کبھار ایسے واقعات کا بھی سامنا ہوتا ہے جن پر حقیقت ہوتے ہوئے بھی یقین نہیں آتا. یہ واقعات نہ صرف ناقابلِ یقین ہوتے ہیں بلکہ انسانیت سے بھی ان کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہوتا. انسان جب انسانیت سے کوسوں دور ہو جائے تو وہ کچھ بھی کرسکتا ہے. ایسے ہی ناقابل یقین واقعات جدہ شہر میں ایک خاندان کے ساتھ پیش آئے جنہیں صرف سوچنے سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں. انسان جب احسن تقویم سے گر کر اسفل سافلین بن جائے تو اس سے کوئی بھی توقع کی جاسکتی ہے. مقامی اخبار ''المدینہ'' میں مسلسل پانچ روز تک ایک کہانی چھپتی رہی جسے ارتج الحیدری نے تیار کیا ہے. ہم اس کہانی کا ترجمہ کیے بغیر نہ رہ سکے.

اس گھر میں ایسے واقعات رونما ہوئے جنہیں سن کر گھن آتی ہے. یہاں ایک بھیڑیا نما انسان رہا کرتا تھا جس کا انسانیت سے کوئی واسطہ نہیں. افسوس کہ وہ پھول سے بچوں کا باپ ہے. اس شخص کو منشیات نے اخلاقی پستی کی انتہا تک پہنچا دیا ہے. اس نے نہ صرف اپنے آپ کو شیطان کے حوالہ کر دیا اور گناہوں کی آخری حدوں کو پار کر گیا بلکہ اس شخص نے ایسے اعمال کا ارتکاب کیا جسے انسانیت کا ضمیر ہرگز قبول نہیں کرسکتا. اپنی دو جواں سال بچیوں کے ساتھ بدکاری کی کوشش اور انہیں بدکاری پر اکسانا، یہ ایسا جرم ہے جو انسان کو جانوروں بلکہ ان سے پرلے درجے تک پہنچا دیتا ہے. اس نے نہ بچی کے آنسوؤں کو دیکھا نہ ہی بچی کی ماں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التجاؤں پر غور کیا. بیچاری ماں دونوں بچیوں کو درندہ صفت باپ سے بچانے کے لیے ساری ساری رات جاگ کر ان کی حفاظت کرتی اور ہر روز اس پر عتاب ٹوٹتا. درندہ صفت باپ کی سولہ سالہ بچی الماس نے اپنی ناقابلِ یقین کہانی ہمیں سنانے کی کوشش کی مگر آنسوؤں کی لڑی کو کون روکتا''.

قارئین! آپ نے منشیات کے عادی مذکور شخص کے قبیح اور شرمناک واقعہ کا اندازہ لگا لیا ہوگا. اب ذرا بتائیں کہ شرابی اور گانجا، چرس، بھانگ، افیون اور حشیش جیسی مہلک اور نشہ آور اشیاء کے عادی لوگ معاشرے کی مسلم خواتین کی عفت و عصمت کی کیوں کر حفاظت کر سکتے ہیں؟......

ابھی چند ہی دنوں کی بات ہے کہ آندھرا پردیش میں منشیات کے عادی ایک شخص نے صرف شراب خریدنے کے لیے اپنے لاڈلے بچہ کو فروخت کرنے کی کوشش کی لیکن پولیس نے اس کی یہ حیا سوز کوشش ناکام بنا دیا[1]. درحقیقت منشیات کے استعمال سے جسمانی، تمدنی، معاشرتی اور اخلاقی بحران یقینی ہے، اس لیے دنیا کے تمام ممالک میں منشیات کی اسمگلنگ کرنے والے کے لیے سخت سے سخت سزائیں مقرر ہیں بلکہ سعودی عرب میں اس کی سزا قتل ہے.

شریعتِ اسلامیہ نے منشیات کے تباہ کن اثرات ہی کے پیش نظر اس کا استعمال، تجارت یا اس میں کسی بھی طرح کا تعاون حرام قرار دیا ہے. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾ ''لوگ آپ سے شراب اور جوا کے بارے میں سوال کرتے ہیں. آپ کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہیں. اور ان کے گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑے ہیں''. [البقرۃ: ۲۱۹]

---

(۱) اردو نیوز جدہ ۱۸/ ستمبر ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حرمت کے بارے میں مذکورہ آیت سب سے پہلے نازل ہوئی، اس کے بعد سورۃ النساء کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ﴾ ''اے ایمان والو! تم جب نشہ کی حالت میں ہوتو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ''. [النساء:۴۳] اور سب سے آخر میں سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسَرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسَرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾ ''اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا، اور بُت اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر، یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے الگ رہو تا کہ تم فلاح یاب ہوجاؤ، شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آس پاس میں عداوت اور بغض واقع کرادے، اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے، سو اب بھی کیا تم باز آجاؤ گے؟''. [المائدہ: ۹۰-۹۱]

نیز احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب اور منشیات کا استعمال اور ان کی تجارت، حتی کہ ان کو بطور دوا استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے.

غرض معاشرے میں اگر خیر کے عناصر دیکھنا ہے تو دیگر اسبابِ فقدانِ غیرت کے ساتھ ساتھ شراب نوشی اور منشیات کے استعمال پر بھی پابندی لگانی ہوگی تا کہ مسلم معاشرہ خوش اخلاق اور پاکیزہ بن سکے.

۷- اندھی تقلید:

فقدانِ غیرت کا ایک اہم سبب غیر مسلم اقوام کی اندھی تقلید (Blind Following) ہے. جس کے نتیجہ میں شرعی تعلیمات کی جگہ غیر اسلامی اور خرافاتی تعلیمات مسلم سوسائٹی میں رائج ہوگئی ہیں، اور مسلم معاشرہ کا ہر فرد وہی کچھ کرنے کی تگ ودو میں دن رات سرگرداں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو غیر مسلم اقوام کے اعمال وافعال سے موافق اور اسلامی شریعت کے اصول وضوابط سے متصادم ہو...... انفرادی واجتماعی، گھریلو ومعاشرتی، تربیتی وتجارتی؛ غرض زندگی کے ہر شعبہ میں حتی کہ چلنے پھرنے، رہنے سہنے، کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور سونے جاگنے میں بھی ہمارا اسوہ وہی لوگ ہیں جنہیں شرک وکفر کی ڈگر پر چلنے کی وجہ سے قرآن کریم نے بہرہ، گونگا، اندھا بلکہ نجس اور ناپاک تک کہا ہے. اقبال نے مسلمانوں کی اسی ناگفتہ بہ حالت کا مشاہدہ کر کے کہا تھا:

تقلید پہ یورپ کے رضامند ہوا تو ہم کو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں

ذرا غور کریں کہ جب اس قسم کے لوگوں کے خرافاتی عقائد وافکار اور اعمال وافعال مسلم معاشرہ میں اہمیت اختیار کر جائیں اور مسلم معاشرے کے افراد انہیں اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کر لیں تو بھلا اسلامی غیرت وحمیت کے عناصر کیوں کر سرد نہیں پڑیں گے؟!

نبی کریم ﷺ نے تو ایک مسلمان عورت کو مسلمان مرد کی مشابہت اختیار کرنے اور ایک مسلمان مرد کو کسی مسلمان عورت کی مشابہت اختیار کرنے پر بھی لعنت بھیجی ہے؛ چہ جائیکہ کوئی مسلم معاشرہ کسی غیر مسلم سوسائٹی کے نظریات وافکار اور افعال واعمال کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دے. اب اگر کوئی مسلمان غیر مسلم اقوام کی مشابہت اختیار کرتا ہے یا ان کی اندھی تقلید کرتا ہے تو پھر اسے انہی لوگوں کے ساتھ اپنا حشر کیے جانے کے لیے تیار رہنا چاہیے: جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"(1) "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ اسی میں سے ہے".

خلاصہ یہ ہے کہ اگر مسلم معاشرہ کے افراد خالص اسلامی اور خوشگوار معاشرہ کی تشکیل کے خواہشمند ہیں تو پھر دیگر اقوام کی اندھی تقلید سے بالاتر ہو کر خالص اسلامی طریقے کو زندگی

(1) ابوداود: کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، وأحمد: (۲/۵۰،۹۲)، ابن حبان نے اس کی تصحیح کی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہر شعبہ میں نافذ کرنا ہوگا. ورنہ یہ اندھی تقلید ایسی خطرناک وبا ہے جس نے ہر دور میں تباہی مچائی ہے بلکہ اسلام کی آمد سے پہلے دنیا میں ظلم و بربریت کی گرم بازاری، عفت وعصمت اور عزت وآبرو کی ارزانی اور طرح طرح کی برائیوں و بے حیائیوں کے وجود کا سبب بھی یہ اندھی تقلید ہی تھی جس کی وجہ سے ان کی زندگی جہنم زار بن چکی تھی.

اب سوچے وہ جسے دیدۂ عبرت نگاہ ہو

۸۔فکری جنگ کی کامیابی اور ہماری غفلت:

فقدانِ غیرت کا ایک بنیادی سبب دشمنانِ اسلام کی فکری جنگ کے مقابلہ میں مسلمانوں کا بے حس وحرکت ہو جانا ہے. جس کی وجہ سے انسان دشمن یہودی دنیا کے چپے چپے میں فحاشیت وعریانیت پھیلا کر جدید نسلوں کو اخلاقی بحران میں مبتلا کر دینا چاہتے ہیں، اور سیکس کی راہ میں انقلاب برپا کر کے نئی نسلوں کو سیکولرائزیشن کے خطرناک اور غیر اخلاقی اصولوں کا پابند بنا دینا چاہتے ہیں. اس کے لیے وہ میڈیا پر قبضہ جمانے کے بعد اخلاق سے گرے ہوئے ایسے ایسے عریاں اور فحش پروگراموں کو پیش کر رہے ہیں جن کو دیکھ کر ایک غیرت مند کا سر شرم سے جھک جاتا ہے. دراصل یہ ایک ایسا مضبوط اور فکری حملہ ہے جس کی زد میں قوی الایمان شخص بھی بآسانی آسکتا ہے، اور اسی لیے یہ انسان دشمن لوگ جنسی لذت پرست سوسائٹی (Eroticized Society) کا قیام عمل میں لا کر پوری انسانیت کا خون کرنے میں رات دن ایک کیے ہوئے ہیں[1].

---

(۱) اخبار اردو نیوز لکھتا ہے: ''یہ سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کا دور ہے جو ہر گھر میں کسی روک ٹوک کے بغیر گھس جاتا ہے اور ہمارے ذہنوں کے سانچوں کو مغربی افکار کے مطابق ڈھال رہا ہے. ان جدید وسائل اطلاعات پر امریکی اور یہودی قابض ہیں. یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ وسائل اطلاعات پیش قدمی کرتے ہیں اور رائے عامہ ان کے پیچھے چلتی ہے. دماغوں کو تیار کرنے والے اور ذہنوں کو ڈھالنے والے یہ جدید آلات اپنی متحدہ طاقت کے ساتھ ایک ہی طرز خیال کو انسانی ذہن کے ریشہ ریشہ میں پیوست کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس سے=

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں کہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کا بغض وحسد روزِ اوّل ہی سے عیاں ہے۔ اس لیے خاص کر جزیرۂ عرب سے ذلت کے ساتھ نکالے جانے کے بعد انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی شروع کردی ہے، اور آج جب کہ اسلام دشمن دیگر طاقتیں ان کی پشت پناہی کررہی ہیں، انہیں ایک سنہری موقع ہاتھ لگ گیا ہے؛ چنانچہ جہاں ایک طرف فلسطینی مسلمانوں کو میزائلوں اور ٹینکوں سے روندا جارہا ہے تو دوسری طرف فکری جنگ کے ذریعہ امتِ اسلامیہ کو اخلاقی جذام میں مبتلا کردینے کی زبردست سازشیں ہو رہی ہیں، تاکہ اسلامی ممالک کے اخلاق کو مشتبہ اور غیر انسانی بنا کر ان کی عفت شعار خواتین کی عزت وآبرو سے کھلواڑ کیا جائے، اور یہ مسلمان جنہیں عفت وعصمت کی پامالی پر شدید غیرت آتی ہے، ان کی غیرت وحمیت کو بالکل منجمد کردیا جائے۔

اس فکری جنگ میں وہ کہاں تک کامیاب ہیں، اس کا اندازہ مسلم سوسائٹی میں فکری

= مختلف معاشروں کا ان سے متاثر نہ ہونا غیر ممکن ہے۔ ان وسائل اطلاعات کی خطرناکی دیکھتے ہوئے فرانسیسی وزیر انصاف کو کہنا پڑا کہ انٹرنیٹ کی موجودہ صورتِ حال سے امریکی استعمار کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر ہم نے فوری تدابیر اختیار نہ کیں تو ہماری تہذیب خطرے میں پڑ جائے گی۔ ہمیں فرانسیسی زبان اور تہذیب کو امریکی ثقافتی یلغار سے بچانا ہوگا۔ یونیکسو کی ایک میٹنگ میں فرانسیسی وزیر ثقافت نے کہا: ''جس ملک نے دنیا کو آزادی کا درس دیا ہے وہ ملک آج اپنی تہذیب دنیا پر مسلط کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہ زمینوں پر نہیں بلکہ دماغوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کررہا ہے۔'' امریکی ثقافتی یلغار سے بچنے کے لیے فرانس کی حکومت نے فرانسیسی ٹی وی چینلو پر پابندی لگائی ہے کہ وہ زیادہ تر فلمیں فرانسیسی زبان میں نشر کرے۔ عربوں کی نئی نسل کو امریکنائز کرنے کے لیے عرب علاقے میں وائس آف امریکہ ریڈیو کو وسیع پیمانے پر عربی زبان میں نشر کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ ریڈیو خبروں کے علاوہ عرب کلاسیکل اور پاپ گانے اور مختلف پروگرام نشر کرے گا اور جس کے ذریعہ نوجوان نسلوں کے ذہنوں کو مغربی اقدار کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ اس کام کے لیے امریکی کانگریس نے ۳۵ بلین ڈالر بجٹ کی منظوری دے دی ہے''۔ [اردو نیوز، جدہ، ۲۹ رمئی ۲۰۰۲ء]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخلاقی بحران سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ میں فلسطین کی حالیہ جنگ میں قطر کا ٹی وی چینل ''الجزیرۃ'' دیکھ رہا تھا جس میں زمین کے عرض وطول میں پھیلے ہوئے مسلمانوں پر دشمنانِ اسلام کے ظلم و بربریت کے متعلق خبریں شائع ہوتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ چینل عربوں کے لیے کسی نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں، اسی اثنا میں ایک گیارہ سالہ سعودی بچہ ریموٹ اٹھایا اور لبنان کا چینل کھول دیا جس میں نیم عریاں لڑکیوں کے ذریعہ فحاشیت وعریانیت پر مبنی پروگراموں کو پیش کیا جاتا ہے۔

ذرا غور کریں کہ یہ دشمنانِ اسلام بلکہ دشمنانِ انسانیت صالح اور نیک معاشرے کی تخریب کاری کے لیے کس قدر شیطانی فکر کا حربہ استعمال کر رہے ہیں کہ معاشرے کی نوخیز نسلیں بھی ان کی فکری جنگ میں اخلاقی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ایسی بہت ساری باتیں ہیں جنہیں یہاں طوالت کے خوف سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اسلامی سوسائٹی کی غیرت مند شخصیتیں ان فکری حربوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔

ایسی صورتِ حال میں ضرورت ہے کہ مسلم معاشرہ کے افراد دشمنانِ اسلام کی فکری جنگ کا مقابلہ جم کر کریں۔ اس کے لیے سب سے بنیادی ہتھیار یہ ہے کہ مسلم معاشرہ کو خالص اسلامی معاشرہ بنایا جائے۔ قرآن واحادیث کی تعلیم وتربیت سے نئی نسلوں کو آراستہ کیا جائے اور فکری جنگ کے جملہ حربوں کے بائیکاٹ کے لیے کوئی مثبت لائحہ عمل تیار کیا جائے اور دشمنانِ اسلام کے ان حربوں کو اپنے معاشرے میں بالکل ہی جگہ نہ دی جائے تاکہ ان کا مکروفریب خائب وخاسر اور ان کی فکری جنگ کے تمام حربے ناکام ونامراد ثابت ہوں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ مسلم سوسائٹی کے غیرت مند افراد قرآن وسنت کا مشعل لے کر آگے بڑھیں گے اور فکری جنگ کے افکار ونظریات کو سمجھ کر انہیں پسپا کرنے کی خود کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ [سورۃ الرعد:۱۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

۹-تصورِ جہاد سے خوف:

فقدانِ غیرت وحمیت کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ مسلم سوسائٹی میں جہادِ اسلامی کا تصور ناپید ہوتا جارہا ہے. جس کے نتیجہ میں باطل طاقتیں سر اٹھا رہی ہیں اور مجاہدین کی لاشوں کو مسلم سوسائٹی میں بطور عبرت پھینک رہی ہیں کہ خبردار! جو تم مسلمانوں نے جہاد کے نام پر دہشت گردی شروع کی تو پھر وہی انجام تمہارا بھی ہوگا جو تم دیکھ رہے ہو.

اس طرح جہادِ اسلامی کا نام دہشت گردی سے بدل کر دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کا رشتہ دہشت گردی سے جوڑنے کی کوششیں جاری ہیں. اسلامی مدارس و جامعات جو سیکڑوں سال سے تعلیم وتربیت میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں، اب ان دینی مراکز کو دہشت گردی کے اڈوں کے نام سے موسوم کیا جانے لگا ہے. یہی نہیں بلکہ انسانی رہنمائی کے لیے نازل شدہ آسمانی کتاب قرآن کریم کے اندر سے سورۃ الأنفال خارج کرنے کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے تاکہ مسلمانوں کو جہاد سے دور کردیا جائے. علاوہ ازیں سیٹلائٹ انقلاب کی مروجہ علامت ''ڈش انٹینا'' کے ذریعہ موسیقی، ناچ، گانا، فحش ڈرامہ، عریانیت وفحاشیت اور لادینیت کا سیلاب گھر گھر پہنچا کر مسلم جوانوں کا رُخ شمشیر وسنان سے طاؤس ورباب کی طرف پھیرنے کی زبردست سازشیں جاری ہیں؛ چنانچہ جن ہاتھوں کو دشمنانِ اسلام کو تہہ تیغ کرنے کی خاطر کلاشن کا ٹرائیگر آن کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے، ان ہاتھوں کی ساری قوتیں ٹی وی اور وی.سی آر کا بٹن آن کرنے میں خرچ ہورہی ہیں اور جن ہاتھوں میں تلوار اور تیر وتفنگ ہونے چاہئیں ان ہاتھوں کی ساری توانائیاں میدانِ کرکٹ میں بلے بازی اور بولنگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حد تک محدود کرنے کے لیے نئی نئی چالیں معرضِ وجود میں آ رہی ہیں۔

کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے

اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ دشمنانِ اسلام کو صوم وصلاۃ سے کوئی خطرہ نہیں، بلکہ اگر خطرہ ہے تو جہادِ اسلامی کا پرچم لے کر نکلنے والے حق کے شیدائی ان مجاہدین سے ہے، جن کی تلواروں کی جھنکار نے ان کی نیندیں حرام کردی ہیں۔ اندرونی یا بیرونی اسلام دشمن طاقتیں جو اسلامی ریاست کے اندر دہشت گردی، خون ریزی اور تشدد کے ذریعہ امن وامان کو برباد کرنے یا اسلامی حکومت کا تختہ پلٹنے کی سازشیں کررہی ہیں، ان کے دل گردے میں مجاہدین کے ذریعہ انجام پذیر قرآنی حکم سے زلزلہ آیا ہوا ہے اور ان کی ہمت وجرأت جواب دیتی نظر آ رہی ہے۔ کیوں کہ قرآن انہیں کیفر کردار تک پہنچانے کی دھمکی دے رہا ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوْا أَوْيُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَو يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، ان کا بدلہ یہ ہے کہ انہیں قتل کردیا جائے یا انہیں سولی پر چڑھا دیا جائے، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلاوطن کردیا جائے۔ یہ رسوائی ان کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں انہیں عذاب عظیم دیا جائے گا''۔ [المائدة:۳۳]

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج ساری دنیا میں مسلمانوں کی اس قدر زیادہ آبادی کے باوجود اسلامی روح یعنی جہادِ اسلامی سے عدمِ توجہی کی بناپر اسلام دشمن طاقتیں زمین کے عرض وطول میں پھیلے مسلمانوں پر ظلم واستبداد کے پنجے گاڑ رہی ہیں۔ شاید اس قدر ذلت ورسوائی کا دن اس سے پہلے مسلمانوں نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا کہ ابھی حال ہی میں فلسطینی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنما یاسر عرفات اسرائیلی بھیڑیوں کے خوف سے اندر چھپے موم بتی کی مدد سے کچھ لکھنے پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے، جب کہ دشمنوں نے پانی بجلی ٹیلیفون اور دیگر سہولیات کو باہر سے اندر جانے پر پابندی لگادی تھی اور ان کے ہیڈ کوارٹر کو مسمار کر دیا تھا. یہ شرمناک خبر تقریباً دنیا کے تمام معروف اخبارات میں شائع ہوئی اور ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔

پوری دنیا میں مظلوم مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم اور انہیں دی جانے والی طرح طرح کی اذیتوں سے قطع نظر صرف مذکورہ فلسطینی رہنما کے ساتھ دشمنانِ اسلام کا یہ ظالمانہ رویہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کے لیے ایک چیلنج ہے. کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ سرورِ کائنات ﷺ کے فرمان: ”حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ“[1] (دنیا سے محبت اور موت (جہاد) سے فرار) کا جوا اپنے کندھوں سے اتار کر مسلمانانِ عالم یک زبان ہوکر دشمنانِ اسلام اور باطل طاقتوں سے برسر پیکار مجاہدینِ اسلام کی حمایت کی خاطر اوران کی مظلوم خواتین کی عفت وعصمت کے تحفظ کے لیے اعلانِ جہاد کر دیں؟ کیا تاریخ کا ایمانی غیرت وحمیت سے پُر وہ واقعہ آج کے مسلم حکمرانوں کو یاد نہیں جو صرف ایک مظلوم مسلمان عورت کی پکار پر رونما ہوا تھا؟ ذرا وہ واقعہ پڑھ کر اپنی ایمانی غیرت کا جائزہ لیں:

”۸۳۷ء میں قیصر روم توفیل (۸۲۹ء تا ۸۴۲ء) نے عراق کے ایک شہر زبطرہ پر حملہ کیا، قلعوں کو خوب لوٹا، قیدی مردوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر کر ناک اور کان کاٹ ڈالے. قیدی عورتوں میں سے ایک عورت نے ”وامعتصماہ!“ (اے معتصم! میری مدد کر) کی فریاد کی. معتصم باللہ (۸۳۳ء تا ۸۴۱ء) کو جب قیصر روم کے ان وحشیانہ مظالم اور عورت کی فریاد کی خبر پہنچی تو اس وقت وہ دربار میں تخت پر بیٹھا تھا، وہیں سے بیٹھے بیٹھے بولا: ”لبیک لبیک“ (یعنی میں پہنچا میں پہنچا) تخت سے اُترا اور اعلانِ جہاد کروادیا. خود بغداد کے قاضی

(۱) اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے، دیکھیے (ص ۷۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن اسحاق کے روبرو جا کر وصیت کی کہ میری وراثت کا ایک تہائی اولاد کو، ایک تہائی اقرباء کو اور ایک تہائی فی سبیل اللہ دے دیا جائے اور خود لشکر لے کر رومیوں کے سب سے بڑے مستحکم قلعہ ''عموریہ'' پر ٹوٹ پڑا اور عموریہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی''(۱).

ہم نے بطور نمونہ یہ ایک واقعہ یہاں بیان کیا ہے جب کہ اسلامی تاریخ ایسے بہت سارے واقعات سے بھری پڑی ہے. جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا جہاد کو بنائے رکھا، پوری دنیا میں مسلمانوں کی عزت وشان اور عفت وعصمت محفوظ رہی اور جس کسی نے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو للکارا ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن گئی. پھر اسی اسلامی جہاد کی برکت کا ثمرہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات ۶۳۲ء سے لے کر ۸۷۰ء تک صرف دوسو سال کی قلیل سی مدت میں بحیرہ اسود سے لے کر ملتان تک اور سمرقند سے لے کر فرانس تک تقریباً نوے لاکھ مربع میل کے وسیع رقبہ پر اسلامی سلطنت کا پھریرا لہرانے لگا اور مسلمان دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی عظیم الشان سیاسی، تہذیبی اور تمدنی طاقت بن کر نمودار ہوئے، اور مسلم مجاہدین نے جس سرزمین میں بھی قدم رکھا کامیابی وکامرانی قدم بوس ہوئی اور پے درپے حکومتیں دشمنوں کے ہاتھوں سے نکل کر مجاہدین کے تلووں میں آگئیں. جذبۂ جہاد سے سرشار اور سلسلہ وار فتوحات کا یہی وہ سنہرا دور تھا جس کے بارے میں شاعر مشرق اقبالؒ نے ''ترانہ ملی'' کے یہ اشعار لکھے:

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جوان ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

(۱) تاریخ اسلام ۳/۱۹۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اگر مسلم معاشرہ کے افراد کی خواہش ہے کہ وہ عزت وشان کی زندگی گزاریں، اسلامی معاشرہ میں امن وامان رہے اور مسلم خواتین گوہرِ عفت وعصمت سے لیس رہیں تو پھر باطل طاقتوں کی سرکوبی کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا ہوگا. قرآن کے مطابق کفار ومشرکین کے خلاف جہاد کے لیے جدید ترین اسلحے اور سامانِ جنگ اور تربیت یافتہ مستقل فوج تیار کرنا ہوگی. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ، اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ ''کافروں کے مقابلے کے لیے ہر ممکن طاقت اور فوجی گھوڑوں کو تیار کرو جن کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو مرعوب کرو گے اور دوسرے دشمنوں کو بھی جو اُن کے علاوہ ہیں، جنہیں تم نہیں جانتے ہو، انہیں اللہ جانتا ہے، اور تم اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا کا پورا واپس دے دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں ہوگا''. [الأنفال: ٦٠]

یہ واضح رہے کہ جہادِ اسلامی کے پرچم بلند کرنے سے قبل مسلمانوں کے لیے چند بنیادی اصول وضوابط بتائے گئے ہیں جو قرآن واحادیث میں موجود ہیں. جہادِ اسلامی کے موضوع سے متعلق تقریباً سارے محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں ایک مستقل باب ہی باندھا ہے جن کا مطالعہ کر کے ان احادیث کے اندر موجود تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے، تب ہی جہادِ اسلامی کے اصل مقصد تک رسائی ہوسکتی ہے اور صحیح ڈھنگ سے جہاد کے مختلف اقسام میں طاقت کے مطابق حصہ لیا جاسکتا ہے. علاوہ ازیں بہت سارے علماء نے جہاد سے متعلق کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جنہیں ضرور مطالعہ کرنا چاہیے. ان اصول ومبادی اور تعلیمات میں سے چند ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

أ- مجاہد خود صحیح عقیدہ رکھتا ہو. شرک وبدعات میں مبتلا شخص جہاد کی روحانیت کو نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ سکتا اور نہ ہی وہ جہاد کر سکتا ہے۔

ب- جہاد کا مقصد صرف اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا ہو، نہ کہ قوم و وطن اور زبان کا تعصب یا دیگر سیاسی اغراض و مقاصد۔

ج- جہاد کی شرائط میں سے ایک اہم شرط امارت ہے، کسی شرعی سیاسی حکمرانِ اعلیٰ کی ماتحتی میں ہی جہاد کیا جا سکتا ہے، نہ کہ چند سرپھرے ایک ایک ٹولا بنا کر نکل پڑیں۔

د- جہاد کے درمیان بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور لڑائی سے کنارہ کش عام بے گناہ لوگوں کے قتل سے پرہیز کیا جائے اور عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

ھ- لڑائی شروع کرنے سے پہلے دشمن کو مذاکرات کی دعوت دی جائے، جس میں اسلام قبول کرنے، یا جزیہ ادا کرنے یا مسلمانوں کو پہنچائے ہوئے نقصان کا تاوان ادا کرنے وغیرہ کا ایجنڈہ رکھا جائے، لڑائی آخری چارۂ کار ہے۔

یوں تعلیمات اسلامی کے مطابق علم جہاد بلند کیا جائے گا تو ضرور مجاہدین سرخرو و سرفراز ہوں گے. ان شاء اللہ تعالیٰ ؎

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی
[ظفر علی خان]

۱۰- عورت پر مرد کی حاکمیت کا غلط استعمال:

اسلامی معاشرے میں فقدانِ غیرت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اب مردوں نے عورتوں پر اللہ کی عطا کردہ قوامیت کا کما حقہٗ یا تو مفہوم نہیں سمجھا اور اگر سمجھا تو عورتوں کی نگرانی میں سستی برتی. جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرد نے عورت کو ایک قدم آگے بڑھایا لیکن عورت از خود مرد کی بے غیرتی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چار قدم آگے بڑھ گئی. خانگی زندگی سے مرد نے عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو فیکٹری یا کمپنی میں ملازمت کے لالچ سے نکالا لیکن غیرت وحمیت سے عاری لوگوں نے اسے کال گرل کی حیثیت دے دی ؛ چنانچہ بازار کی چھوٹی بڑی دکانوں سے لے کر فلمی انڈسٹریز تک ان عورتوں کا استحصال ہوتا رہا؛ بلکہ مادہ پرست لوگوں نے تو عورتوں کے مقابلہ میں اپنی قوامیت وحاکمیت کی عزت نہ کرتے ہوئے قحبہ خانوں اور طوائف خانوں تک صنف نازک کی راہیں ہموار کردیں. عورتوں کے متعلق مردوں کی اسی بے غیرتی سے طیش میں آکر فرانسوبارتوبیہ نامی ایک نوجوان فرانسیسی دوشیزہ اہل قلم نے کچھ دنوں قبل ایک کتاب سپرد قلم کی ہے جس نے موجودہ معاشروں میں ہلچل مچادی ہے. سماجیات کی ماہر اس بے باک مصنفہ نے اپنی کتاب ''مردوں کے نام چند نئے خطوط'' میں اپنا یا اپنی ہم جنس لڑکیوں کا ہی دلیرانہ دفاع نہیں کیا ہے، بلکہ جملہ حقائق کو بلاکم وکاست صاف صاف بیان کردیا ہے. اس کی تحریر کا خلاصہ درج ذیل ہے:

''مردوں کی موجودہ فکر یہ ہے کہ جب کوئی کام بگڑ جاتا ہے تو اس کی ساری ذمہ داری اور نتائج کی خرابی عورت کے سر ڈال دیتے ہیں. جب کہ مرد موجودہ کل سماجی امور کا تنہا ذمہ دار ہے. ہر قسم کی پیچیدگی، بگاڑ، اخلاقی وجنسی انارکی اور اضطراب کا جوابدہ مرد اور صرف مرد ہے. میں سمجھتی ہوں کہ آج پوشاک کی دکانوں یا مختلف آرٹ گیلریوں میں جن لڑکیوں کا استحصال کیا جارہا ہے اور جن لڑکیوں کو سیلز گرل کے طور پر مختلف اسٹالوں میں جھونک کر ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے. ان کی اس حرکت میں مرد ان کے برابر کے شریک ہیں، عورتیں تنہا اس کی جوابدہ نہیں ہوسکتیں، کیوں کہ اپنی ذاتی اور خانگی ضرورتوں کے پیش نظر وہ مجبور ہیں یا پھر انہیں مہرہ بنا کر گمراہ کیا جارہا ہے''.

''سوچنا چاہئے کہ کسی عورت کی غیرت کو للکارنے اور اسے ذلیل وخوار کرنے کے لیے اس سے زیادہ بری چیز کیا ہوگی کہ اسے بازار کا مال اور شوکیس کی چیزیں بنا کر پیش کیا جائے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جسم، اس کی روح، اس کے پورے وجود اور اس کی نسوانیت کو تجارت کے فروغ اور بازار کو چمکانے کے لیے استعمال کیا جائے۔ کیا یہ غلامی کی منظم شکل اور قحبہ گری کی نئی صورت نہیں ہے؟...... اس میں شک نہیں کہ ہر عورت یکساں طور پر ان دونوں رنگوں سے نفرت کرتی ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتی ہے کہ اس کی جنس کو پیشہ بنانے نے ابدی اور لازوال محبت سے اس کو جتنا محروم کیا، کسی اور چیز نے نہیں کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اس زمانے کی اس دکھتی رگ کو پکڑنے اور موجودہ مسائل کو سمجھنے کے لیے یہ کہے کہ عورتوں کے بارے میں چھان بین کر لی جائے، تو میں کہوں گی کہ اس المناک داستان کی تہہ تک فوری رسائی کے لیے تم پہلے مردوں کے بارے میں چھان بین کر لو''(۱)۔

اس دوشیزہ اہل قلم کی بات میں کس قدر سچائی ہے اور مردوں میں کس قدر عورتوں کی جانب سے سستی اور بے غیرتی ہے اس کا فیصلہ آپ خود کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ومفہوم اور تفسیر کا مطالعہ کر کے عورتوں پر مردوں کی حاکمیت وقوامیت کی اہمیت سمجھیں تا کہ معاشرہ غیرت مند افراد سے پر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِي تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا﴾ ''مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس برتری کی بدولت جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر دے رکھی ہے اور اس لیے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ پس نیک عورتیں اللہ سے ڈرنے والی، شوہر کے پیٹھ پیچھے (اس کی عزت ومال کی) اللہ کی حفاظت کی بدولت حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں

(۱) ملاحظہ فرمایئے مجلّہ ''طبیبک'' العدد:۱۸۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈر ہو، انہیں وعظ ونصیحت کرو اور بستروں میں ان سے علیحدگی اختیار کرلو، اور انہیں مارو۔ پھر اگر تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے سلسلہ میں کوئی کارروائی نہ کرو۔ بے شک اللہ بڑی بلندی اور کبریائی والا ہے‘‘۔ [النساء:۳۴]

۱۱- ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کی سزا میں تفریق:

حق وناحق میں تمیز کیے بغیر مجرم کی دنیاوی حیثیت کے مطابق عوام الناس کا ایکشن لینا بھی فقدانِ غیرت کا ایک اہم سبب ہے۔ ایک صاحبِ جاہ ومنصب یا مالدار شخص زنا یا دیگر فواحش ومنکرات میں گرفتار ہوتا ہے تو لوگ اس کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار، اس کی صفائی میں ناحق اور ناجائز ثبوتوں کی بھرمار لگادیتے ہیں۔ جب کہ اسی جرم میں کوئی معمولی منصب والا یا کوئی غریب زادہ پھنستا ہے تو لگتا ہے کہ پورا معاشرہ غیرت کی آگ میں جھلس گیا۔ جس کی زبان اپنا مافی ضمیرادا نہیں کرسکتی وہ بھی اس مجرم کے خلاف شعلے نکالتے دکھائی دیتا ہے اور مجرم کو کیفرکردار تک پہنچانے کے لیے خوب زور شور کرتا ہے۔...... آخر ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کی سزا میں یہ تفریق کیوں؟ کیا مجرم کی سزا کی نوعیت اسلام میں الگ الگ بتائی گئی ہے؟!!

اگر سچ پوچھیے تو ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کی سزا میں تفریق کرنے والی ذہنیت نے اسلامی سوسائٹی سے غیرت وحمیت کا جنازہ نکالنے میں بہت ہی اہم رول ادا کیا ہے۔ کیوں کہ ایک غریب مجرم بھی کبھی جاہ ومنصب کا مالک بن سکتا ہے اور اس کی زندگی میں بھی کبھی مادی انقلابات کے اثرات نمایاں ہوسکتے ہیں، اور جب صورتِ حال ایسی ہی ہوجائے تو آدمی کی حیثیت کے مطابق حق وناحق کا فیصلہ کرنا جو ہمارے معاشرے کے افراد کی عادت بن چکی ہے، کس قدر نقصاندہ ثابت ہوگا اس کا اندازہ کریں۔ پھر ایسے مجرموں کے خلاف کیوں کر آواز بلند کی جاسکتی ہے، جب کہ یہ مجرمین بھی غربت کی سرحد سے نکل کر جاہ ومنصب اور دولت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ٹھیکیدار بن چکے ہیں؟!

جرم کا ارتکاب کرنے والا خواہ بڑا آدمی ہو یا چھوٹا، بہر حال وہ دونوں ہی مجرم ہیں اور دونوں ہی اسلامی سزا کے مستحق ہیں. ناحق ثبوتوں سے گناہ کی سزا میں تخفیف کرانا ایک مسلمان کا کام نہیں، اور اگر کوئی مسلمان مجرم کے حق میں اس کے جاہ ومنصب اور مال ودولت کا خیال کر کے ناحق گواہی دیتا ہے یا سفارش کرتا ہے تو ایسا شخص اسلام کی حدود سے کھلواڑ کر کے اسلامی معاشرے کو تباہ کر رہا ہے، اور اسلامی غیرت وحمیت سے عاری یہ شخص مستقبل میں اسلامی معاشرے کی نسلوں میں بے حیائی اور اخلاقی انارکی پھیلانے کا سامان کر رہا ہے.

ناحق سفارش وگواہی کے اسلامی معاشرے میں جو برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور جس طرح حق کو ناحق اور ناحق کو حق ثابت کرنے کی نئی نئی چالیں وجود میں آرہی ہیں، ان ہی ساری برائیوں کے تدارک کے لیے اسلام نے حدودِ الٰہی میں سفارش کو قبول نہیں کیا ہے. کیا آپ کو فتحِ مکہ کے موقع کا وہ واقعہ یاد نہیں کہ قبیلہ مخزوم کی ایک قریشی خاتون چوری کے جرم میں گرفتار ہوگئی تھی جو مالدار اور بڑے خاندان سے تعلق رکھتی تھی. اس کی بچاؤ کے لئے لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کے سب سے چہیتے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو سفارشی بنا کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا. جب اسامہ بن زید نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں سفارشی بن کر حاضری دی تو آپ ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور فرمایا: ”أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟“. ”کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کر رہے ہو؟“ اس کے بعد نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

”أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الحَدَّ، وَإِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا“. ”أما بعد! تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتباہی کا سبب یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مالدار شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو سزا نہیں دیتے، لیکن اسی چوری کے مقدمہ میں کوئی غریب آدمی گرفتار ہوتا تو وہ لوگ اس پر بطور سزا حد جاری کرتے. اور (کان کھول کر سن لو) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر فاطمہ بنت محمد (جو میری پیاری صاحبزادی ہے) چوری کرے گی تو میں بطور سزا اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا". چنانچہ اس فرمان کے بعد آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اس چوری کرنے والی مخزومیہ قریشی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا(۱).

عفت وعصمت کی تباہی سے چشم پوشی اور حدود اللہ میں ناحق تصرف ہی کا نتیجہ تھا کہ بنو اسرائیل میں زنا جیسے قبیح فعل کے مرتکبین کے لیے آسمانی سزا کے بجائے خود ساختہ قانون کے مطابق سزا دی جانے لگی جس کی وجہ سے ان یہودیوں کا معاشرہ جنسی انارکی کا شکار ہو چکا تھا، اور آج بھی قدرت کا قانون تسلیم نہ کرنے کے جرم میں ان کا معاشرہ بری طرح اخلاقی جذام میں مبتلا ہے. اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا رجم کی جگہ خود ساختہ سزا جو انہوں نے مقرر کر لی تھی، اس کی تاریخ بھی کچھ ایسی ہی ہے کہ انہوں نے حق وناحق کا فیصلہ مجرم کے خاندان اور جاہ ومنصب کے مطابق کرنا شروع کر دیا تھا. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زنا کے مرتکب ایک یہودی مرد اور عورت کو لایا گیا. رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہودیوں کے (علماء کے) پاس آ کر دریافت کیا: "مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى؟". "تورات کے اندر زنا کے ارتکاب کرنے والے کی سزا کیا لکھی ہے؟" یہودیوں نے بتایا: اس کی سزا یہ ہے کہ ہم زانی مرد اور زانیہ عورت کا چہرہ کالا کر کے ان دونوں کو گدھے پر سوار کر دیں اور ان کے چہرے مخالف جانب کر کے گھمائیں. آپ ﷺ

(۱) صحیح بخاری: کتاب الحدود، باب کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد إذا رفع إلی السلطان، (۶۷۸۸)، نیز دیکھئے رقم (۴۳۰۴)، مسلم: کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ: رقم: (۱۶۸۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا: ''اگر تم اس بات میں سچے ہو تو تورات لے کر آؤ''. وہ تورات لا کر اسے پڑھنے لگے، جب آیت رجم پر پہنچے تو جو یہودی پڑھ رہا تھا اس نے آیتِ رجم پر ہاتھ رکھ دیا اور اپنے ہاتھ کی درمیان والی اور پیچھے کی عبارت پڑھ ڈالی. اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام (جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی تھے) نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) آپ اس یہودی کو کہیں کہ ہاتھ اٹھائے. جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود تھی؛ چنانچہ زنا کا ارتکاب کرنے والے مرد وعورت کو رسول اکرم ﷺ کے حکم سے سنگسار کیا گیا. حدیث کے راوی عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں: انہیں رجم کرنے والوں میں سے میں بھی تھا، میں نے دیکھا کہ مرد عورت کو پتھر لگنے سے بچا رہا تھا(۱).

معلوم ہونا چاہیے کہ یہودیوں کی کتاب تورات میں آیتِ رجم ہونے کے باوجود زنا کی ہلکی سزا مقرر کرنے کا سبب بھی یہی ہے کہ انہوں نے ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کے درمیان الگ الگ سزا متعین کر لی تھی جیسا کہ حدیث کی معتبر کتابوں سے معلوم ہوتا ہے. ہوتا یہ تھا کہ جب ان میں کا کوئی با اثر اور مالدار آدمی زنا کا ارتکاب کرتا تو اس پر بطورِ سزا حد جاری نہیں کی جاتی. اس کے برعکس جب کوئی غریب آدمی اس جرم میں پھنستا تو یہ لوگ اس پر حد جاری کرتے تھے. لیکن ایک مرتبہ غریب لوگوں نے مالداروں کے خلاف احتجاج کر دیا کہ زانی خواہ مالدار ہو یا غریب، اس کی سزا تورات میں ایک ہی مقرر ہے اور وہ یہ کہ اسے سنگسار کیا جائے. جب تورات میں ایک ہی گناہ کے دو مجرموں کی سزا میں تفریق نہیں کی گئی تو تم کون ہوتے ہو تفریق کرنے والے؟ ہم غریبوں میں سے اگر کوئی زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد جاری کی جائے اور تم مالداروں میں سے کوئی اس گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی جان بخشی ہو، یہ کہاں کا انصاف اور مساوات ہے؟...... ہم اپنے غریب مجرم کو اس وقت تک

---

(۱) مسلم: الحدود، باب رجم الیہود، أهل الذمة فی الزنیٰ، رقم: (۱۶۹۹)، بخاری/المناقب (۳۶۳۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنگسار نہیں کریں گے جب تک تمہارے مالدار زناکار پر حد جاری نہ کی جائے!!

غریبوں کی اس آواز نے مالدار یہودیوں اور ان کے چاپلوس علماء کی نیندیں اڑا دی، کیوں کہ اس جرم سے بچنا ان کے بس سے باہر تھا؛ چنانچہ یہودی لیڈران، سرداران، علماء اور غریب سب لوگ اکٹھا ہوئے اور باہم مشورہ سے یہ طے پایا کہ زنا کی سزا رجم نہیں بلکہ زانی وزانیہ کے منہ کالا کر کے انہیں گدھے پر گھمایا جائے۔ یہی آج سے اس گناہ کے مرتکبین کی سزا ہے گی؛ خواہ وہ مجرم مالدار و بڑا آدمی ہو یا غریب و کمزور۔

دیکھا آپ نے حق اور ناحق میں تمیز کیے بغیر مجرم کی حیثیت کے مطابق یک طرفہ فیصلہ کرنے والے معاشرہ کا انجام؟!...... یقیناً آج بھی اگر کوئی معاشرہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے بجائے خودساختہ قانون یا چشم پوشی کے ذریعہ معاملہ حل کر کے حق کو ناحق اور ناحق کو حق ثابت کرے گا تو پھر اس معاشرہ میں برائیوں اور بے حیائیوں کی ترویج کے لیے ایسے ہی بے غیرت لوگوں کی کمیٹیاں بنیں گی اور معاشرے میں چشم پوش اور بے غیرت لوگوں کا اضافہ ہوگا، پھر اس معاشرہ کا آگے انجام کیا ہوگا، سب کو معلوم ہے۔

۱۲- میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھوتھو:

بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں پر بڑے باغیرت ہیں، لیکن ان کا یہ دعویٰ اکثر جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ کیوں......؟ اس لیے کہ یہ لوگ اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہوتے تو اپنی ہوسناک نگاہیں دوسری عورتوں کے اوپر نہیں ڈالتے اور کبھی بھی اپنی مسلمان بہنوں کی عفت و عصمت پر حملہ آور نہیں ہوتے۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے:

عُفَّ إِنْ كُنْتَ غَيوراً مَا زَنَا قَطُّ غَيورٌ

(اگر واقعی تم غیرت مند ہو تو پاکدامن رہو، کیوں کہ غیرت مند کبھی بھی زنا نہیں کرتا)

یقیناً غیرت مند بہت دور اندیش ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کا دل پاکیزہ ہوتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا ضمیر اسے اس قبیح حرکت پر ملامت کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری برائی کا خمیازہ ہماری عورتوں کو بھگتنا پڑے. عربی محاورہ ہے: "کما تدین تدان". "یعنی جیسا تم دوسروں کے ساتھ کرو گے تمہارے ساتھ ویسا ہی کیا جائے گا". نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی کس قدر برحق ہے: "عُفُّوا تعفَّ نِسَاؤُكُمْ" (۱). "تم پاک دامن رہو، تمہاری عورتوں کی عفت وعصمت محفوظ رہے گی".

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

مَنْ يَزْنِ فِي قَوْمٍ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ　　فِي أَهْلِهِ يُزْنَى بِرُبْعِ الدِّرْهَمِ

(جو کسی دوسری قوم میں دو ہزار درہم میں زنا کرتا ہے، اس کے اہلِ خانہ سے ربع درہم میں زنا کیا جاتا ہے).

یہ شعر بھی پڑھیں:

مَنْ يَزْنِ يُزْنَا بِهِ وَلَوْ بِجِدَارِهِ　　إِنْ كُنْتَ يَا هَذَا لَبِيباً فَافْهَمِ

(اے وہ شخص !اگر تم باغیرت اور ہوشیار ہو تو سمجھ لو کہ زنا کرنے والے کے ساتھ زنا کیا جائے گا؛ خواہ دیوار کے اوٹ ہی سے کیوں نہ ہو).

کسی منچلے نے اس کی ترجمانی یوں کی ہے:

مت چھیڑ کسی لڑکی کو پاپ ہوگا
تو بھی کسی دن کسی لڑکی کا باپ ہوگا

ایسی صورتِ حال میں اگر کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے اور کسی کا سہاگ لوٹتا ہے

---

(۱) ہیثمی نے "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" (۸/۸۱) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے "الأوسط" میں روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی خالد بن زید العمری ہے جو کذاب ہے. علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الجامع حدیث نمبر: ۲۳۲۸، ۲۳۲۹ میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر وہ اپنے ساتھ یہ کارروائیاں ہونے سے کیوں کر مطمئن رہ سکتا ہے. کیا کوئی شخص اس قسم کی بے حیائی اپنی عورتوں کے ساتھ دیکھنا پسند کرسکتا ہے؟؟......نہیں اور ہرگز نہیں. تو پھر وہ کسی دوسری عورت کے ساتھ کیوں کر اس چیز کی خواہش رکھتا ہے جو اپنے لیے پسند نہیں کرتا؟! رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے نفس پر کنٹرول نہیں کرسکتا، اس لیے آپ مجھے صرف زنا کی اجازت دیجئے. آپ ﷺ نے اس کی بات سن کر فرمایا: ''کیا تم اپنی محارم عورتوں کے ساتھ یہ پسند کرو گے؟'' اس نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا: ہرگز نہیں، تو آپ نے فرمایا: ''دوسرے بھی اپنی محارم کے ساتھ ایسا ہونا پسند نہیں کریں گے''(۱).

لہذا معاشرہ میں اسلامی غیرت وحمیت کی بحالی کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں کے لیے وہی کچھ پسند کیا جائے جو اپنے لیے پسند ہو. ایسا نہ ہو کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھوتھو کے اصول پر چلا جائے. رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے دیگر مسلمان بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''(۲).

۱۴- خوف الٰہی کی کمی:

اسلامی معاشرے کے افراد کے اندر اللہ تعالیٰ اور اس کے عذاب کے خوف میں کمی بھی غیرت وحمیت کے فقدان کا ایک سبب ہے. کیوں کہ لوگوں کو اگر اپنے برے اعمال کے برے انجام کی خبر ہوتی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا یقین ہوتا تو ضرور معاشرے میں اسلامی غیرت وحمیت ہمہ وقت بحال رہتی اور برائیوں و بے حیائیوں سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی

(۱) یہ اختصار ہے، پوری حدیث پیچھے گزر چکی ہے، تخریج کے لیے دیکھئے (۲۸).

(۲) تخریج کے لیے ملاحظہ ہو ص: ٦٧ حاشیہ (۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی. پھر عذاب جہنم کا تصور، کرتے ہی وہ اپنے برے کاموں سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت مانگتے؛ جی ہاں! اس جہنم کے عذاب کا تصور جسے قیامت کے دن ایک ارب نوے کروڑ فرشتے کھینچ کر لائیں گے(۱).

اللہ کے خوف سے اپنی بری نیت سے پلٹ جانے والے اس مرد مجاہد کا قصہ پڑھیے جس کا یہ مخلصانہ عمل عین مصیبت پر کام آیا اور اس کی دعا نے نجات دلائی. واقعہ یہ ہے کہ تین آدمی کہیں جا رہے تھے، سخت بارش کے سبب ایک غار کے اندر چھپ گئے، اتنے میں غار کے دہانے پر ایک بھاری چٹان لڑھک آئی اور ان کے نکلنے کے راستے بند ہو گئے. اب ان کے پاس خالص اللہ تعالیٰ کے بیم ورجا سے اپنے کیے گئے اعمالِ صالحہ کا واسطہ دے کر دعا کرنے کے سوا کوئی دوسری تدبیر نہیں مل سکی؛ ان میں سے ایک شخص نے یوں دعا کی:

''الٰہی! میرے چچا کی ایک حسین وجمیل لڑکی تھی جس سے میں بہت ہی زیادہ محبت کرتا تھا، جیسے مرد لوگ عورتوں سے کرتے ہیں. ایک مرتبہ میں نے اس سے اپنی بری خواہش پوری کرنی چاہی لیکن اس نے انکار کر دیا. ہاں سو دینار کے لالچ میں اس نے میری برائی کی نیت پر حامی بھر دی. چنانچہ میں نے انتھک محنت کر کے سو دینار کمائے اور اسے دے دیا. جب میں اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے خوف کر اور بلا حق میری بکارت زائل مت کر. یہ سنتے ہی (میرے اندر تیرا خوف پیدا ہو گیا اور) میں اس لڑکی کی عصمت پر دھبہ لگائے بغیر اٹھ کھڑا ہوا. اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا صرف تیری خوشنودی کی خاطر کیا ہے تو اس چٹان کو غار کے دہانے سے ہٹا دے. اللہ تعالیٰ نے اس کے مخلصانہ عمل کے واسطہ سے کی گئی دعا قبول فرمائی اور چٹان غار

(۱) صحیح مسلم: کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب ۱۲، رقم: ۲۸۴۲.

(۲) صحیح بخاری: کتاب البیوع، باب إذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر إذنہ فرضی، رقم: ۲۲۱۵، وصحیح مسلم: کتاب الذکر والدعا، باب قصۃ أصحاب الغار الثلاثۃ، رقم: ۲۷۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دہانے سے ہٹ گئی''(۲)

یقین کیجئے! اگر مسلم معاشرے کے افراد میں ایسا خوف اور عذاب جہنم کا خیال پیدا ہوجائے تو بہت ہی جلد اسلامی معاشرہ اپنی کھوئی ہوئی غیرت وحمیت کو حاصل کر لے گا، اور اسلامی معاشرہ اسی طرح صاف وشفاف اور برائیوں سے پاک ہوجائے گا جس طرح آج سے تقریباً پندرہ سو سال قبل رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا معاشرہ تھا. تو آیئے دیر کس بات کی ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں توبہ نصوح کریں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں تاکہ از سرِ نو اسلامی سوسائٹی میں اسلامی غیرت وحمیت بحال ہوسکے. اللہ تعالیٰ تو اس قدر رحیم وغفور ہے کہ سو (۱۰۰) افراد کے قاتل سفاک اور بے درد انسان کی توبہ بھی قبول کرلیتا ہے اور اچھے معاشرے کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے تاکہ جنت میں ہمیشہ ہمیش کی نعمتوں سے اسے مالا مال کرے(۱)

۱۴- شرم وحیا کی قلت:

فقدانِ غیرت کا ایک بنیادی سبب عوام الناس کے اندر سے شرم وحیا کا ختم ہوجانا ہے. جس معاشرہ سے شرم وحیا نکل جاتی ہے اس کے افراد کے اخلاق وعادات بدتر ہوجاتے ہیں، ان کی آنکھوں کا پانی مرجاتا ہے، ان کی نگاہوں کے سامنے ان کی عورتیں بے حیائی کے کاموں میں ملوث ہوتی ہیں، لیکن انہیں شرم وحیا کی کمی کے باعث تھوڑی سی بھی غیرت نہیں آتی. ان ہی جیسے بے شرم وبے حیا اور بے غیرت آدمی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ''دیوث'' کا لفظ استعمال کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسا آدمی جنت کا مستحق نہیں بن سکتا(۲)

دراصل ایک بازاری عورت اور ایک شریف النفس باعزت خاتون کے اندر بھی بنیادی

(۱) اس قصہ کی تفصیل مسلم وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے.

(۲) مسند امام احمد: ۲/۱۲۸، علامہ البانی نے صحیح الجامع (۳۰۵۲) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر عورت جان پہچان اور انجانے سبھوں سے بلا جھجک، کھل کھلا کر انتہائی بے شرمی کے ساتھ باتیں کرتی ہے. لیکن ثانی الذکر خاتون اپنی عفت و آبرو پر اس قدر باغیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی اجنبی شدید ضرورت کے وقت بھی اس سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ شرم وحیا کی پیکر بنے ایسے انداز میں جواب دیتی ہے کہ سامنے والا اپنے دل میں بھی کسی قسم کی برائی کی لالچ کرنے کی جراٗت نہیں کرسکتا، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی عفت شعار اور شریف النفس خواتین کی عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے قرآنِ کریم میں یہ بہترین تعلیم دی ہے: ﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾ "(اگر تم پاکیزہ عورتیں اللہ سے ڈرنے والی ہوتو) نرم گفتگو نہ کرو، کہ جس کے دل میں (گناہ کی) بیماری ہو وہ لالچ کرنے لگے". [الاحزاب:۳۲]

شرم وحیا سے عاری اور غیرت وحمیت سے خالی آدمی کے نزدیک عزت وآبرو کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور ایسا آدمی خود بھی عفت وعصمت کی پامالی میں ملوث ہونا پسند کرتا ہے، بلکہ برائی و بے حیائی کے ہر کام میں پیش پیش ہوتا ہے. کیوں کہ برائی اور بے حیائی کے کاموں سے بچنے کی جو بریک ہے یعنی شرم وحیا، وہ پہلے ہی سے اپنی گاڑی کے اندر سے نکال کر پھینک دیا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی گاڑی شجر وحجر سے ٹکرائے یا کسی کھائی میں جا گرے، اسے اس کی چنداں فکر نہیں ہوتی. اس لیے نبی کریم ﷺ نے ایسے بے حیا آدمی کے لیے فرمایا ہے: " إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ "(۱). "اگر تمھیں شرم وحیا کا پاس ولحاظ نہیں تو جو چاہو کرو".

ابوتمام متنبی کہتا ہے:

فَلاَ وَاللّٰهِ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ وَلاَ الدُّنْيَا إِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ

(۱) اس کی تخریج گزر چکی ہے، دیکھیے ص: (۱۵۳)، حاشیہ (۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِذَا لَمْ تَخْشَ عَاقِبَةَ اللَّيَالِي وَلَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا تَشَاءُ

(اللہ کی قسم! جب شرم وحیا رخصت ہو جائے (اور آنکھوں کا پانی مر جائے) تو زندگی اور دنیا میں کوئی بھلائی اور خیر نہیں ہے. جب رات کے (کرتوت کے) انجام سے تجھے خوف نہیں اور شرم وحیا کا پاس ولحاظ نہیں تو پھر جو چاہو کرو).

جس آدمی کے اندر حیا نہ ہو وہ بہت سارے اعمال قبیحہ کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے بے حیا کرتوتوں کی وجہ سے دوسرے لوگوں کی نگاہ میں اس کی عزت نہیں ہوتی. ایک عربی شاعر کہتا ہے:

إِنِّي كَأَنِّي أَرَى مَنْ لاَ حَيَاءَ لَهُ وَلاَ أَمَانَةَ وَسطَ النَّاسِ عُرْيَاناً

(جو شرم وحیا اور امانت کا پاس ولحاظ نہیں رکھتا، ایسے شخص کو میں نے لوگوں میں ننگا ہوتے ہوئے دیکھا ہے).

اس کے برعکس باحیا شخص باغیرت ہوتا ہے. جب کبھی اپنے اہلِ خانہ یا معاشرے میں بے حیائی کے عناصر دیکھتا ہے تو فوراً اس کی غیرت وحمیت جاگ اٹھتی ہے اور وہ عفت وعصمت کی طرف پیش رفت جملہ وسائل کو فوراً ملیامیٹ کر دیتا ہے. اس کی حیا اس کی ایمانی غیرت وحمیت کو للکارتی ہے کہ تمہارے جیتے جی اسلامی معاشرے میں بے حیائی کے عناصر نظر نہیں آنے چاہئیں، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ حیا اور غیرت کا تعلق ایمان سے ہے اور ایک مومن بندہ عزت وآبرو کے تحفظ میں جان کی بازی لگا دینا اپنی شان سمجھتا ہے. پھر شرم وحیا اور غیرت، مومن کی شان ہی تو ہے. نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ"(۱). "حیا ایمان کا ایک جزء ہے".

ایک دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۱) بخاری / الایمان، باب أمور الإیمان، رقم: ۹؛ ومسلم / الإیمان، باب بیان عدد شعب...... رقم: ۳۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا: "الْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ وَالإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ"(۱). "حیا کا تعلق ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں لے جانے والا ہے، اور فحش گوئی کا تعلق اجڈ پن اور بداخلاقی سے ہے اور یہ جہنم میں لے جانے والا ہے"۔

غرض جس معاشرے کے افراد باحیا ہوں، اس معاشرے کے اندر غیرت وحمیت برقرار رہے گی اور معاشرہ کبھی بھی اخلاقی انارکی کا شکار نہیں ہوگا۔ اس لیے مسلم سوسائٹی کے افراد کو چاہیے کہ معاشرے کے اندر ایمانی غیرت وحمیت بحال کرنے کے لیے اپنی نسلوں کو شرم وحیا کی تعلیم دیں، کیوں کہ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق حیا میں خیر ہی خیر ہے: (الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ)(۲)۔

پھر اس شرم وحیا کا اصل مستحق اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حیا ہی معاشرے میں بے حیائی ختم کرسکتی ہے۔ (فالله أحق أن يُستحى منه)

۱۵- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غفلت:

کسی بھی معاشرے میں برائی اور بے حیائی کی جڑ پکڑنے کا سب سے بنیادی اور اہم سبب یہی ہے کہ معاشرے کے اندر سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دینے والوں کا وجود ختم ہوجائے۔ برائی سے روکنے اور بھلائی کا حکم دینے والے لوگوں کا وجود معاشرے سے ختم ہوتے ہی معاشرے کے پورے افراد آہستہ آہستہ اخلاقی انارکی کا شکار ہوجاتے ہیں، ان کے اندر سے غیرت وحمیت ختم ہوجاتی ہے۔ بلکہ جو لوگ سیدھے سادے اور نیک ہوتے ہیں وہ لوگ بھی معاشرے کے

---

(۱) سنن ترمذی: کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، رقم: ۲۰۰۹. ومسند امام احمد: ۲/۵۰۱، علامہ البانی نے صحیح الجامع (۳۱۹۹) میں اس کی تصحیح کی ہے۔

(۲) صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان... رقم: ۳۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد کی اخلاقی پستی کو دیکھتے دیکھتے خود اخلاقی بحران کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ابھی کچھ ہی پہلے قومِ یہود کے اندر زنا جیسے قبیح فعل پر الٰہی قانون کی جگہ خود ساختہ آسان قانون نافذ کرنے کی جو تاریخ آپ نے پڑھی ہے، دراصل اس گناہ میں ان کے ملوث ہونے کا بنیادی سبب بھی یہی ہے کہ بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کا ایمان ماند پڑ چکا تھا اور دنیا کے لالچ میں انہیں اس اہم فریضہ کا کوئی پاس ولحاظ نہیں تھا، اس لیے سب کے سب اس جرم میں ملوث ہو گئے تھے.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینے سے اسلامی معاشرے میں کیا دوررس اور عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں اور اس فریضہ سے غفلت اختیار کرنے سے معاشرے کو کن نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس سلسلہ میں چند باتیں قرآن واحادیث کی روشنی میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ درج کی جا رہی ہیں:

(۱) اسلامی معاشرے کی کامیابی بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ﴾ ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو''.

[آل عمران: ۱۱۰]

(۲) یہ فتح ونصرت کا ذریعہ ہے اور زمین میں خلافت کے استحکام کا راز بھی اسی میں پنہاں ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ اِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ، الَّذِيْنَ اِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ ''جو اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرتا ہے۔ بے شک اللہ بڑی قوت والا، بڑا ہی زبردست ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، اور اچھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں. تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے". [الحج: ۴۰-۴۱]

(۳) اس کام کو انجام دینے میں بڑی فضیلت ہے. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ "ان کے اکثر مصلحتی مشورے بے خیر ہیں، ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے، اور جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے، اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے". [النساء: ۱۱۴]

(۴) یہ گناہوں کے مٹا دینے کا ذریعہ ہے. رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "آدمی کے اہل، مال، خود اس کی ذات اس کی اولاد اور اس کے پڑوس کے درمیان جو فتنے (گناہ) رونما ہوتے ہیں؛ وہ نماز، روزے، صدقے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کی ادائیگی سے ختم ہو جاتے ہیں"(۱).

اور اس فریضہ کے انجام نہ دینے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے. ذیل میں مطالعہ فرمائیں:

(۱) معاشرے میں ہلاکت وتباہی آتی ہے اور پورا معاشرہ عذاب الٰہی کی نذر ہو جاتا ہے. اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ "تم ایسے وبال سے بچو! کہ جو خاص کر ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے". [الأنفال: ۲۵]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ

---

(۱) بخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلاۃ کفارۃ، رقم: ۵۲۵، مسلم: کتاب الفتن وأشراط الساعۃ، رقم: ۱۴۴.

(۲) ترمذی: کتاب الفتن، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف (۲۱۶۹). شیخ البانی نے حسن کہا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ"۔ (۲) ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بھلائی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکو؛ ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اپنا عذاب مسلط کردے گا. پھر تم اللہ کو پکارو گے لیکن تمہاری دعائیں صدا بہ صحرا ثابت ہوں گی''.

(۲) دعائیں قبول نہ ہوں گی. اس بارے میں بہت ساری احادیث مروی ہیں، مذکورہ حدیث انہی میں سے ایک ہے. نیز ایک حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلاَ يُسْتَجَابَ لَكُمْ"۔(۱) ''تم بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، قبل اس کے کہ تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو''.

(۳) اسلامی معاشرے میں بھلائی کا چراغ گل ہوجائے گا اور قتل وغارت گری عام ہوجائے گی. رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْراً، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْراً، أَوْلَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ"۔(۲) ''اللہ کی قسم! تم ضرور بھلائی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، اور ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اس کو حق کی طرف جھکا دو جیسا کہ جھکانے کا حق ہے یا اس کو پوری طرح حق پر ٹھہراؤ (یعنی زبردستی اس کو حق اور انصاف پر مجبور کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے خلاف کردے گا، پھر تم پر ضرور لعنت بھیجے گا جیسے ان پر (یعنی بنی اسرائیل پر)

---

(۱) [حسن] ابن ماجہ: کتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر، (۴۰۰۴)، ومسند امام احمد: ۱۵۹/۶.

(۲) ابوداود: کتاب الملاحم، باب الأمر والنھی، رقم (۴۳۳۷)، وترمذی: کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المائدۃ. نیز دیکھیے: ابن ماجہ: کتاب الفتن. امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا تھا"۔

(۴) فسق و فجور اور کفر کا تسلط ہو جائے گا اور فواحش و منکرات عام ہو جائیں گے، پھر عفت و عصمت اور عزت و آبرو کی پامالی ہوگی اور پورا معاشرہ جنسی بے راہ روی، لوٹ کھسوٹ اور اخلاقی انارکی کا شکار ہو جائے گا. بہت ساری آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے یہ مستفاد ہے.

آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں چند بنیادی باتیں پڑھیں. اب ذرا انصاف کے ساتھ جواب دیں کہ کیا ہمارے معاشرے میں فقدانِ غیرت کا بنیادی سبب اس فریضے میں کوتاہی برتنا نہیں ہے؟ آپ کا جواب ضرور "ہاں" میں ہوگا. اس لیے آیئے ہم سب مل کر مسلم معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو انجام دیں اور ہر آدمی حتی الوسع اس نیک کام میں حصہ لینے کی کوشش کرے، اور معاشرے سے مقدرت بھر برائی و بے حیائی کے کاموں کو ختم کرے. رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ"(۱): "تم میں سے جو کوئی منکر کام دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے ختم کر دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو کم از کم دل ہی میں اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمتر درجہ ہے".

نوٹ: قارئین کرام! آپ نے فقدانِ غیرت کے اسباب اور قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے علاج کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے، ان کا مطالعہ فرمالیا. ان کے علاوہ بھی کئی ایک اسباب ہیں جن کے فقدان کے سبب ہمارے معاشرے میں غیرت منجمد ہوگئی ہے اور معاشرہ اخلاقی بحران کا شکار ہے. لیکن ہم نے جن بنیادی اسباب کی نشاندہی کرتے ہوئے قرآن

---

(۱) مسلم: کتاب الایمان، باب کون النھی عن المنکر، رقم: ۴۹. ومسند امام احمد: ۲۰/۳، ۴۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسنت کا جو موقف بیان کیا ہے. اگر معاشرے کے افراد اس پر عمل کرتے ہوئے فقدانِ غیرت کے ان اسباب کو اپنے معاشرے میں پنپنے سے روک دیں تو یقیناً مسلم معاشرے سے تمام برائیوں و بے حیائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا اور پھر مسلم معاشرہ اسلامی غیرت وحمیت سے پر اور قابل تقلید ونمونہ معاشرہ ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ.

لہٰذا ہم اتنا ہی پر بس کرتے ہوئے کتاب کے اگلے اور آخری حصے میں غیرت کی اقسام سے متعلق لکھ رہے ہیں، اس امید کے ساتھ کہ ہمارے قارئین زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی غیرت وحمیت کو بحال رکھیں گے اور اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق گزاریں گے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت کی اقسام

قارئین کو یاد ہوگا کہ ہم نے کتاب کے شروع میں غیرت کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا؛ ایک غیرتِ محمودہ اور دوسرے غیرتِ مذمومہ۔ لیکن وہاں ان اقسام کے متعلق کچھ نہ لکھ کر کتاب کے آخری حصے میں قدرے تفصیل سے لکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ ذیل میں ان اقسام کے متعلق چند باتیں مثالوں کے ساتھ قلمبند کی جارہی ہیں تا کہ قارئین کرام خاطر خواہ فائدے اپنے دامنِ غیرت میں سمیٹ لیں اور اسلامی غیرت وحمیت کو اپنی زندگی کے ہر لحہ میں نافذ کریں۔

پہلی قسم: غیرتِ محمودہ

غیرتِ محمودہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی شک وشبہ کی بنیاد پر غیرت کرے اور یہی وہ غیرت ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؛ بشرطیکہ یہ غیرت شرعی ضوابط اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ غیرتِ محمودہ کی کئی ایک اقسام ہیں لیکن ہم چار بنیادی اقسام کو ذیل میں مثالوں کے ساتھ قلمبند کریں گے، اس امید کے ساتھ کہ ان شاء اللہ بقیہ جتنی بھی اقسام متعین کی جائیں اور ان کا تعلق غیرتِ محمودہ سے جوڑا جائے تو ہماری بیان کردہ چاروں اقسام میں ان کو جگہ مل جائے۔

۱- حرمات کی پامالی پر غیرت:

اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اللہ کے لیے غیظ وغضب کا اظہار کرے، حرمات کی پامالی پر اس کی غیرت وحمیت جاگ اٹھے، قرآن وسنت کی پاکیزہ تعلیمات کا مذاق اڑانے والوں سے بائیکاٹ کرے اور حرمات وحدود کی پامالی پر اللہ تعالیٰ نے جو سزا مقرر کیا ہے، اسے نافذ کرنے میں کسی قسم کا شبہ اور جھجک نہ کرے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری احادیث مروی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی آپ مطالعہ فرما چکے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے، لیکن جہاں حرماتِ الٰہی کی پامالی کی بات آتی، وہاں آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے (۱).

اسی طرح ابھی کچھ ہی دیر قبل آپ نے بخاری ومسلم کی یہ حدیث بھی پڑھی ہے کہ جب اسامہ بن زید نے قریش کی مخزومیہ عورت کی چوری کے معاملہ میں سفارش کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کا ارتکاب کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں گا'' (۲).

ایک مرتبہ جب نبی کریم ﷺ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو پردہ پر جاندار کی تصویر دیکھ کر آپ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا. آپ ﷺ نے پردہ کو چاک کر دیا اور فرمایا:

''مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ''.

''قیامت کے روز تصویر کشی کرنے والوں کو سب سے سخت عذاب دیا جائے گا'' (۳).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں بڑے باغیرت تھے. حضرت سعید بن میسب کہتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں سب سے پہلے جس نے میان سے تلوار کھینچی وہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں. ایک روز وہ دوپہر میں قیلولہ کر رہے تھے کہ ایک آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی: ''رسول اللہ ﷺ قتل کر دیے

---

(۱) اس کی تخریج گزر چکی ہے، دیکھیے ص ۳۱ حاشیہ (۱).

(۲) اس کی تخریج کے لیے دیکھیے ص ۳۱۵.

(۳) صحیح بخاری: کتاب الأدب، باب مایجوز من الغضب والشدة لأمرالله تعالیٰ (۶۱۰۹)، صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینة، باب ۲۶ (۲۱۰۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے". چنانچہ صیقل اور ننگی تلوار لے کر نکل کھڑے ہوئے۔ اتنے میں سامنے نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوگئی، آپ ﷺ نے پوچھا: "اے زبیر! کیا معاملہ ہے؟" زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے کانوں سے یہ آواز ٹکرائی کہ آپ ﷺ کو قتل کردیا گیا. نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "فَمَا أَرَدْتَ أَنْ تَصْنَعَ؟" "پھر تمہارا کیا کرنے کا ارادہ تھا؟" زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میرا ارادہ تھا کہ پورے اہل مکہ کا خون کردوں. پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں دعائے خیر دی (۱).

رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں صحابۂ کرام کس قدر شدید غیرت مند تھے، اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایئے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک اندھے کے پاس ایک ام ولد تھی جو رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتی تھی اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی. وہ اندھا (جو اس کا مولیٰ تھا) اسے اس بات سے منع کیا کرتا لیکن وہ باز نہیں آتی، وہ جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی. ایک رات اس نے (عادت کے مطابق) آپ ﷺ کی ہجو شروع کی اور آپ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے لگی. اس اندھے (کو اس بات سے شدید غیرت آئی اور اس) نے چھرا لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر زور دیا، چھرا اس کے پیٹ میں گھس گیا اور وہ عورت مر گئی. اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ایک بچہ آ گیا اور وہاں کی جگہ خون سے لت پت ہوگئی. جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ سے اس خون کا ذکر ہوا، آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:

"أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلاً فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ".

"جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اس کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے (اور اقرار کرے)".

---

(۱) دیکھئے: حلية الأولياء (۸۹/۱)، الإصابة (۵٤٥/۱)، حياة الصحابة (۱٦۳/۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر وہی اندھا کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا، اور آپ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا، پھر عرض گزار ہوا: اے اللہ کے رسول! میں اس لونڈی کا قاتل ہوں، وہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہتی اور آپ کی ہجو بیان کرتی تھی. میں اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی اور جھڑکتا تھا جب بھی وہ نہ مانتی تھی. اور اس کے بطن سے موتیوں کی طرح (خوبصورت) میرے دو بیٹے ہیں. کل کی رات وہ آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی اس لیے میں نے چھرا لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس قدر زور سے دبایا کہ وہ مرگئی. یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا اشْهَدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ". "آگاہ رہو! اس کا خون لغو ہے"(۱).

امتِ مسلمہ کے علمائے کرام بھی حرمات وحدود کی پامالی پر بڑے باغیرت گزرے ہیں. انہی میں سے ایک عز بن عبدالسلام ہیں. ایک مرتبہ سلطانِ مصر نجم الدین ایوب سرکاری لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا عز بن عبدالسلام نے کہا: اے ایوب! اس نے کہا: جی حضرت. عز بن عبدالسلام نے کہا: فلانے سرائے میں شراب کا بیوپار ہوتا ہے اور وہاں منکرات کو مباح ٹھہرایا جاتا ہے اور آپ ہیں کہ اس ملک کی باگ ڈور سنبھالے عیش میں بے خبر ہیں. سلطان نے کہا: میں نے تو یہ کام نہیں کرایا، یہ تو میرے باپ کے زمانے سے چلا آرہا ہے. عز بن عبدالسلام نے کہا: کیا آپ بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے کہا تھا: ﴿إِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ﴾ "ہم نے اپنے آباواجداد کو ایک طریقہ پر چلتے پایا اور ہم ان ہی کے نقش قدم کی پیروی کریں گے". [الزخرف: ۲۳]

چنانچہ سلطانِ مصر نے اس سرائے کو بند کرنے اور اسے ختم کرنے کا حکم صادر فرمادیا(۲).

(۱) أبوداود: کتاب الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ (۴۳۶۱)، نسائی: کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی من سب النبی ﷺ (۴۰۷۰). علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے.

(۲) کتاب تربیۃ الأولاد فی الإسلام للشیخ عبداللہ ناصح علوان، ص ۳۷۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ اسماعیل رحمہ اللہ کی غیرت کا بھی اندازہ لگائیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرمات کو پھلانگنے والی بدکار عورتوں کی عفت وعصمت پر کس قدر شدید غیرت مند تھے:

''صاحب ذکر جلی، مولوی محمد علی صاحب رامپوری کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز شاہ اسماعیل صاحب رحمہ اللہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے مدرسہ کے دروازہ پر کھڑے تھے. آپ نے دیکھا کہ بہت سی جوان عورتیں رتھوں اور بہلیوں میں سوار ہو کر بلا پردہ کہیں کو جا رہی تھیں. مولوی صاحب نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون عورتیں ہیں؟ ایک شخص نے کہا کہ یہ سب کسبیاں فلانی کسی بڑی کسبی کے گھر کچھ تقریب ہے وہاں جا رہی ہیں. مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ کیا یہ مسلمان ہیں؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں مسلمان ہیں. تب مولانا نے فرمایا: جب مسلمان ہیں تو ہماری بہنیں ہیں. کیا اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں پوچھے گا کہ اس قدر مسلمان عورتیں بدکاری اور زناکاری میں گرفتار تھیں اور تم نے ان کو نصیحت نہیں کی، اس واسطے اب تو میں ان کے مکان پر جا کر ان کو نصیحت کروں گا. آپ کے رفیقوں نے کہا کہ آپ کے وہاں تشریف لے جانے سے (حاسدین) آپ کو بدنام کریں گے کہ کنجڑواڑے میں بھی آپ جانے لگے. آپ نے فرمایا کہ اسماعیل کو اس بات کی کچھ پرواہ نہیں، جب اللہ اور رسول کا حکم سنانے کو نکلا تو ہر ایک کو سناوے گا، اس کے واسطے سب کلمہ گو مومنین کا حق برابر ہے.

بالآخر شام کو مولانا صاحب درویشوں کا سا بھیس بدل کر اس کسبی کے پاس پہنچے جہاں سب کسبیاں جمع ہو کے کچھ گا بجا رہی تھیں. چونکہ مولانا صاحب ایک نامور اور شریف گھرانے کے صاجزادے تھے اس لیے باوجود بھیس بدلنے کے بھی کسبیاں آپ کو پہچان گئیں اور اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کر آپ کے سامنے مؤدب کھڑی ہو گئیں. آپ نے بالاخانے پر بدکاری میں ملوث طوائفوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کرتے ہوئے ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ'' کا مژدہ سنایا تو اس دلپذیر وعظ کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس قدر جوان عورتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں سبھوں نے توبہ کر کے شرعی نکاح کر لیے اور جو بوڑھی وسن رسیدہ نایکا وغیرہ تھیں، انہوں نے محنت ومزدوری سے اپنی گزران کرنی شروع کر دی''(۱).

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے غیرت کھانے والوں کی آج بھی الحمد للہ کمی نہیں ہے. حال ہی میں اپریل ۲۰۰۲ء کے اردو نیوز کے ایک ایڈیشن میں ایک غیرت مند ایمان افروز خاتون کی خبر شائع ہوئی ہے کہ اس نے اپنے شوہر کے گھر جانے سے صرف اس لیے انکار کر دیا کیوں کہ اس کا شوہر سگریٹ نوشی کا عادی تھا. اس نے کہا کہ سگریٹ پینا از روئے شرع حرام ہے اور جب تک میرا شوہر اس حرام فعل کے ارتکاب سے باز نہیں آجاتا میں اس کے پاس نہیں رہ سکتی. اخبار اردو نیوز ہی میں ۲/مئی ۲۰۰۲ء کے شمارہ میں ایک غیرت مند خاتون کے متعلق یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ جدہ کی اس ایمان افروز اور غیرت مند خاتون نے فلسطینی مظلوم مسلمانوں پر اسرائیلی بھیڑیوں کے ظلم واستبداد سے غیرت میں آکر، اپنا حق مہر ۶۰ ہزار سے زیادہ کی رقم جو کہ ہندستانی تقریباً آٹھ لاکھ روپئے کے مساوی ہے، فلسطینی مسلمانوں کی مدد میں دے دیا تا کہ فلسطینی مسلمان اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا مقابلہ کر سکیں.

امام ابن قیمؒ نے کیا خوب لکھا ہے کہ ''دینی اعتبار سے سب سے زیادہ قوی انسان وہی ہوگا جس کے اندر اللہ کی حرمات وحدود پر سب سے زیادہ غیرت وحمیت ہوگی''(۲)

۲- عزت وآبرو پر غیرت:

ہم پہلے یہ بیان کر چکے ہیں کہ غیرت کا تعلق ایمان سے ہے. اس لیے ایک بندۂ مومن

(۱) کتاب تواریخ عجیبہ، ملخص از کتاب حیات طیبہ شاہ اسماعیل شہید، تالیف مرزا حیرت دہلوی، ص: ۱۱۹ تا ۱۲۲. اسلامی اکادمی، لاہور ۱۹۷۶ء.

(۲) روضة المحبین: ۲۳۵-۲۳۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی یہ گوارہ نہیں کرسکتا کہ اس کی عورتوں یا دیگر مسلم خواتین کی عزت وآبرو اور عفت وعصمت پرکوئی شیطان بٹہ لگائے. نیز یہ بات بھی گزرچکی ہے کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ باغیرت خودرسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے، اس لیے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ہیجڑے کونسوانی صفات بیان کرتے ہوئے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے لوگ تم ازواج مطہرات کے پاس ہرگز نہ آیا کریں''(۱).

عزت وآبرو پر غیرت کے متعلق بہت ساری مثالیں ہم اس کتاب کے عنوان ''ابتدائے اسلام کے مسلمانوں کی غیرت'' میں بیان کرچکے ہیں، اس لیے یہاں دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی، ایک بار پھر اس کا مطالعہ فرمالیا جائے.

۳-علم پر غیرت:

اس سے مراد یہ ہے کہ علم کو وہیں بیان کیا جائے جہاں فائدہ کی امید ہو.فہم وادراک سے بالاتر علم لوگوں کے سامنے نہ بیان کیا جائے؛ بلکہ سامنے والے کی صلاحیت وقابلیت کے مطابق ہی علم کی بات رکھی جائے.اسی لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ علم پر غیرت کھاتے ہوئے کہتے تھے: ''حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ، أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟''(۲). لوگوں سے وہی بیان کرو جو وہ سمجھ سکیں، کیا تم یہ پسند کروگے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟''.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْماً حَدِيْثاً لاَ تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلاَّ كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً''. ''تم کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث مت بیان کرو

---

(۱) اس کی تخریج ص ۱۳۱ میں گزرچکی ہے.

(۲) صحیح بخاری مع الفتح: کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم...رقم: ۱۲۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا سمجھنا ان کی عقل وادراک سے باہر ہو؛ ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے''(۱)۔

قرآن وحدیث کے علم پر غیرت سے متعلق یہ واقعہ پڑھئے۔ کتاب ''الکامل والمقتضب'' کے مصنف ابوالعباس المبردؒ جو علم لغت کے بڑے عالم ہیں، کہتے ہیں کہ ان کے نحو کے استاذ ابوعثمان المازنی سے بعض ذمی لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ سیبویہ کی کتاب انہیں پڑھائیں اور اس کے بدلے اہل الذمہ سونے کے سو دینار دیں گے۔ لیکن ابوعثمان نے اہل الذمہ کی اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ ان کے شاگرد ابوالعباس نے کہا کہ آپ کو روپے پیسے کی اس قدر شدید ضرورت ہے پھر بھی اس پیش کش کو ٹھکرا رہے ہیں؟ استاذ نے جواب دیا: سیبویہ کی کتاب میں تین سو سے زائد قرآنی آیات ہیں اور میری غیرت قبول نہیں کر رہی ہے کہ ذمی لوگ ان آیات کا پاس ولحاظ رکھیں گے اس لیے میں انہیں سیبویہ کی کتاب سنانے سے گریز کر رہا ہوں۔

پھر کسی شعر میں ایک کلمہ کے اندر حلِ اختلاف کے سبب خلیفہ واثق عباسی نے ابوعثمان کو ایک ہزار دینار عطا کیا۔ گویا مذکورہ عالم نے سیبویہ کی کتاب میں تین سو قرآنی آیات پر غیرت کھاتے ہوئے اہل ذمہ کی پیش کش کو ٹھکرا دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی غیرت کا یہ بدلہ عنایت فرمایا(۲)۔

علم پر اہل علم کی غیرت سے متعلق بہت سارے واقعات کتب تاریخ میں بھرے پڑے ہیں جن میں علم حدیث کے بڑے بڑے ائمہ کرام کا نام بھی آتا ہے۔ جنہیں مزید خواہش ہو وہ ائمہ حدیث اور فقہائے کرام کی سوانح کا مطالعہ فرمالیں۔

۴-وقت پر غیرت:

ایک بندۂ مسلم اپنی عمر اور وقت پر شدید غیرت مند ہوتا ہے کہ کہیں اس کی زندگی کا کوئی لمحہ بغیر عمل صالح کے نہ گزر جائے، کیوں کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر وبیشتر لوگ وقت کی

(۱) مسلم: المقدمۃ، رقم: ۵۔ (۲) الغیرۃ علی المرأۃ، ص: ۱۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزاکت کونہیں سمجھ پاتے اور فریب کھا جاتے ہیں. رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ"(۱). "دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ فریب خوردہ ہیں؛ ایک صحت اور دوسری فرصت کے اوقات".

پھر مومن کو معلوم ہے کہ وہ اپنی عمر کے ایک ایک لمحہ کے متعلق پوچھا جائے گا. جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "لاَ تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيْمَا أَبْلاَهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيْهِ"(۲). "قیامت کے دن چار باتوں کے متعلق سوال کیے جانے سے پہلے کسی بھی بندہ کا قدم آگے نہیں بڑھ سکے گا: (۱) اپنی عمر کے لمحات کن چیزوں میں گزارا، (۲) اپنی جوانی کے ایام کہاں گزارے، (۳) مال کہاں سے حاصل کیا اور کیسے کاموں میں خرچ کیا، (۴) اور اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا".

مومن کے وقت پر غیرت کھانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کی نگاہ میں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گردش کرتا رہتا ہے:

"اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ"(۳). "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو؛ (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، (۲) صحت کو بیماری سے پہلے، (۳) مالداری کو محتاجی سے پہلے، (۴) فراغت کے اوقات کو مشغولیت سے

---

(۱) صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الصحۃ والفراغ...رقم ۶۴۱۲.

(۲) صحیح سنن ترمذی: کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، رقم: ۲۴۱۷، البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے.

(۳) مستدرک حاکم و البیہقی فی الشعب، البانی نے صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ (۱۰۷۷) میں صحیح قرار دیا ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے، (۵) اور زندگی کو موت سے پہلے''.

دوسری قسم: غیرت مذمومہ

غیرت مذمومہ سے مراد یہ ہے کہ بغیر شک وشبہ کے خواہ مخواہ غیرت کھائی جائے جس کا ایمان وتقویٰ اور عقل وشریعت سے کوئی تعلق نہ ہو، اور عام طور پر یہ غیرت میاں بیوی میں کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے. حالانکہ شوہر کا بار بار بیوی پر غیرت کھانا اور خواہ مخواہ بیوی کو پریشان کرنا، اس کو برائی کی راہ پر ڈالنے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے. اسی طرح شوہر کے گھر آتے ہی بیوی کا سوالوں کی بوچھار کر دینا اور خواہ مخواہ بلا شک وشبہ شوہر پر غیرت کھانا بھی شوہر کو برے راستے پر ڈال سکتا ہے. سچ ہے ۔

غیرت ہی انسان کو سنوارتی ہے لیکن　　غیرت ہی انسان کو غارت بھی کرے ہے

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

ما أحسن الغيرة في حينها　　وأقبح الغيرة في غير حين

(غیرت اپنے موقع پر ہو تو کس قدر بہتر ہے، لیکن یہی غیرت بے موقع ہو تو کیسی بدترین چیز ہے)

اس لیے میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ غیرت کے موقع ہی پر غیرت کا استعمال کریں اور یقیناً یہ غیرت اسلام کی نظر میں محبوب ہے. لیکن خواہ مخواہ بغیر شک وشبہ کے میاں بیوی کا ایک دوسرے پر غیرت کھانا ازروئے شرع ناپسندیدہ عمل ہے جس کی وجہ سے دونوں کی زندگی بری راہ پر چل پڑنے کا اندیشہ ہے. اس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ میاں بیوی کا ایک دوسرے پر اعتماد بحال رہے.

چوں کہ عورت اپنے شوہر پر بڑی باغیرت ہوتی ہے اس لیے بار بار شوہر کی تفتیش میں لگی رہتی ہے. بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ عورت اپنے شوہر کی وکیل دفاع اور حمایت کرنے والی ہو، سراغ رسانی کے محکمہ کی انچارج نہ ہو، جو گھر میں خاوند کے آتے ہی اس پر برس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے اور سوالات پر سوالات داغتی چلی جائے. مثلاً کہاں تھے؟ کیا کر رہے تھے؟ دیر سے کیوں آئے؟ کس کس سے گفتگو کی؟ کیا کہہ رہے تھے؟ صاف صاف بتاؤ، بات کیا تھی؟ وغیرہ وغیرہ.

عورتوں کے اندر کس قدر شدید غیرت ہوتی ہے. ذیل میں اس تعلق سے چند احادیث نبویہ درج کی جارہی ہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے. ایک مرتبہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے نام سے قرعہ نکلا. دونوں آپ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلیں. رات میں نبی کریم ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ چلتے اور ان سے گفتگو کرتے. ایک مرتبہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر بیٹھ جاؤں گی تاکہ تم (میرے اونٹ کو) دیکھ لو اور میں (تمہارے اونٹ کو) دیکھ لوں. میں نے کہا: کوئی بات نہیں، پھر عائشہ حفصہ کے اونٹ پر اور حفصہ عائشہ کے اونٹ پر بیٹھ گئیں. جب نبی کریم ﷺ عائشہ کے اونٹ پر آئے تو اس پر حفصہ سوار تھیں. آپ نے سلام کیا اور ان کے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ قافلہ نے پڑاؤ ڈالا. عائشہ نے آپ ﷺ کو گم پایا تو انہیں غیرت آگئی. جب قافلہ نے پڑاؤ ڈالا تو وہ اپنا پاؤں اذخر گھاس پر رکھتیں اور کہتیں:

"يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَباً أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، رَسُوْلُكَ وَلاَ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ شَيْئاً". "اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا سانپ مسلط کردے جو مجھ کو ڈس لے. تیرے رسول ہیں، میں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتی (کیونکہ قصور تو میرا ہی ہے)"[1].

② جب رسول اکرم ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں لے لیا تو راستہ

---

(۱) صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب القرعۃ بین النساء إذا أراد سفراً. رقم: (۵۲۱۱). وصحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، رقم: (۲۴۴۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں ان سے زفاف کیا. عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے لباس بدلا اور دیکھنے نکلی، آپ ﷺ نے مجھے پہچان لیا. آپ ﷺ نے میری طرف رخ کیا تو میں پلٹ گئی. آپ ﷺ نے تیز چل کر مجھے آلیا اور سینہ سے لگا کر فرمایا: ''تم نے صفیہ کو کیسی پایا؟'' میں نے عرض کیا: یہودی کی بیٹی یہودن ہی تو ہے. یعنی قیدی ہے(۱).

③ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے ازواج مطہرات میں سے کسی نے ایک رکابی میں ثرید بھیجا. اس وقت آپ ﷺ کسی اہلیہ کے گھر میں تھے. حضرت عائشہ نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو رکابی گر کر ٹوٹ گئی. نبی کریم ﷺ ثرید سمیٹنے لگے اور اسے ٹوٹی ہوئی رکابی میں رکھنے لگے. آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کھالو! تمہاری ماں (عائشہ رضی اللہ عنہا) غیرت میں آگئی!!''. پھر آپ ﷺ نے خادم کو روک لیا اور جس بیوی کے گھر میں تھے، اس کے یہاں سے رکابی لے کر اس بیوی کے پاس بھیج دیا جس کی رکابی ٹوٹ گئی تھی(۲).

④ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''تمہیں بھی غیرت آتی ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: آخر مجھ جیسی کو آپ جیسے پر غیرت کیوں نہ آئے؟!(۳).

عورتوں کی شدید غیرت کے تعلق سے بہت ساری صحیح احادیث مروی ہیں. مذکورہ حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک عورت کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے شوہر کی زندگی میں اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت قدم رکھے. اور یہی وجہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے معاملہ میں بڑی باغیرت ہوتی ہے. اس کے باوجود عورت کو چاہیے کہ وہ خواہ مخواہ کی غیرت سے احتراز کرے. کہیں ایسا نہ ہو کہ شدید غیرت اور جذبات میں پڑ کر اسلامی تعلیمات

---

(۱) ابن ماجہ: کتاب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء. شیخ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے.

(۲) صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب الغیرۃ، رقم: (۵۲۲۵).

(۳) صحیح مسلم: کتاب المنافقین، باب (۷۰)، ومسند امام احمد: (۱۱۵/۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خلاف ورزی کر بیٹھے، جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

اسی طرح شوہروں کے لیے نصیحت ہے کہ وہ بھی غیرت کا صحیح استعمال کریں. شریعت اسلامیہ سے متصادم غیرت ہرگز نہ کریں اور بار بار بغیر شک وشبہ کے غیرت کرنے سے احتراز کریں. اس میں میاں بیوی دونوں کی بھلائی ہے. ڈاکٹر امیر بقطر لکھتے ہیں:

''دیگر نفسیاتی امراض کی طرح غیرت بھی مریض کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، اس کے توازن کو بگاڑ دیتی ہے، اس کی شخصیت کا وقار مجروح کر دیتی ہے، اس کی شعور و ادراک والی زندگی کشمکش کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے، اس کا جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا ہے، اس کے عقلی قویٰ گراوٹ کے شکار ہو جاتے ہیں اور اس کی تخلیقی صلاحیت اور کارکردگی کی توانائی گھٹتی چلی جاتی ہے. اس میں شک نہیں کہ جملہ اوصاف، طبائع اور صالح جذبات کی طرح غیرت اپنے میں مبتلا آدمی کے لیے بسا اوقات وبالِ جان اور مصیبت کا سبب بن جایا کرتی ہے. خصوصاً جب آدمی غیرت کرنے میں حد سے بڑھ جاتا ہے تو یہ جذبہ اسے لے ڈوبتا ہے اور سدا اسے دل گرفتہ اور آزردہ بنائے رکھتا ہے''(1).

غیرت کے نام پر قتل:

کتاب کے اختتام سے پہلے غیرتِ مذمومہ سے متعلق اس رواج پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں جو کہ اسلامی معاشرے میں ایسا گھناؤنا رخ اختیار کر چکا ہے جس کی مثال آج سے پندرہ سو سال قبل زمانۂ جاہلیت کی تاریخ میں ہی ملتی ہے. وہ یہ کہ پاکستان میں ''غیرت کے نام پر قتل'' کا رواج برسوں سے چل رہا ہے بلکہ آج کے اس روشن مزاج دور میں بھی یہ قتل زوروں پر ہے. آئے دن اخبارات میں ''غیرت کے نام پر قتل'' کی واردات

(1) مجلة التربية الحديثة (۳۴ سے ۱۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق نئی نئی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں. تعجب ہے کہ یہ غیر انسانی رواج دنیا کے کسی دوسرے ملک میں دیکھنے کو تو نہیں ملا؛ ہاں، آج سے تقریباً پچاس سال قبل اسلام کے نام پر آزادی حاصل کرنے والے اب تک اسلامی تہذیب وثقافت سے محروم جمہوریہ پاکستان ضرور اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہے.

پاکستان کے بلوچ اور پختون قبیلوں اور دیہاتوں میں ہی نہیں بلکہ شمالی مغربی بالائی صوبے اور بالائی سندھ خصوصاً جہاں بلوچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے حتیٰ کہ پنجاب میں بھی غیرت کے نام پر قتل کیے جاتے ہیں. دیہی علاقوں، قصبوں اور شہروں میں بھی ایسے قتلوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے. سندھیوں میں اس قتل کو ''کاروکاری'' اور بلوچوں میں ''سیاہ کاریٰ'' کے نام سے یہ سزا دی جاتی ہے. نام الگ الگ مگر قتل ایک ہی وجہ اور نوعیت کے ہوتے ہیں. کاری (سیاہ عورت) اور کارو (سیاہ مرد) کو رواج کے مطابق قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں، اور یہ سب پوری کمیونٹی کی صریح اجازت سے کیا جاتا ہے.

غیرت کے نام پر قتل سے متعلق ان کے حالات کا مطالعہ کرنے والوں کے مطابق وہاں وقوع پذیر ایسی ایسی انسانیت سوز باتیں معلوم ہوتی ہیں جن کو سن کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں. شادی شدہ مرد وعورت اگر بدکاری کریں تو بلاشبہ زانی وزانیہ دونوں کو سنگسار کر دیا جائے گا لیکن محض شک وشبہ کی بنیاد پر غیرت کے نام پر عورت کی ناک کان کاٹ لینا، آنکھ پھوڑ دینا اور پھر طرح طرح کی سزائیں دے کر اسے قتل کر دینا سراسر حرام اور غیر شرعی فعل ہے جس سے اسلام کو کوئی واسطہ نہیں. ایسا مجرم سخت سزا کا مستحق ہے.

اخبارات کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے مذکورہ علاقوں میں محض شبہات اور معمولی باتوں پر بھی غیرت کے نام پر عورتوں کو قتل کر دیا جاتا ہے. مثلاً گاؤں میں اگر کسی شر پسند نے کسی عورت کی کردار کشی کرتے ہوئے بدنامی کر دی، کوئی بیوی شوہر کو پلٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کسی بات پر جواب دے دے. حد تو یہ ہے کہ اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو بدکاری اور بے وفائی کرتے ہوئے محض خواب میں دیکھ لے تب بھی اس پر مہلک تشدد کیا جاتا ہے. مزید یہ کہ عورت کو کسی غلط فہمی کو دور کرنے کا موقع بھی نہیں دیا جاتا بلکہ روایت کے مطابق فوراً یہ فرمان جاری کر دیا جاتا ہے کہ غیرت کو بحال کرنے کے لیے عورت کو قتل کر دیا جائے.

ہر سال پاکستان میں ہر عمر کی کئی سو خواتین ملک کے ہر علاقے میں غیرت کے نام پر قتل کر دی جاتی ہیں. ان میں نوعمر و بالغ لڑکیاں، غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیاں اور عورتیں، عمر رسیدہ خواتین (جن میں دادی یا نانی بھی ہوتی ہیں) شادی شدہ خواتین اور بیوائیں بھی شامل ہوتی ہیں.

تعجب خیز بات تو یہ ہے کہ پڑھا لکھا طبقہ بھی اس اندھیر نگری میں اب تک الجھا ہوا ہے. اخبار اردو نیوز جدہ کی رپورٹ کے مطابق زینا برگز نامی ایک نوجوان لڑکی نے پاکستان میں مقیم اپنے قبیلے کے لڑکے کے ساتھ شادی سے انکار کر دیا، کیوں کہ برطانیہ میں رہتے ہوئے وہ اپنے لیے دیہاتی لڑکے کا رشتہ موزوں نہیں سمجھتی تھی. اپنی مرضی کی شادی کرنے پر اس کے گھر والوں نے کرائے کے دو قاتل اس کے اور اس کے شوہر کے پیچھے لگا دیے اور یہ جوڑا زندگی بھر کے لیے ایک خوف میں مبتلا ہو گیا ہے.

جناب سمیرہ عزیز پاکستان میں "غیرت کے نام پر قتل" کے اس قبیح اور سفاکانہ رواج کی تاریخ بتاتے ہوئے لکھتی ہیں:

"یہ مسئلہ صدیوں پرانے رسم و رواج کے تحت رائج ہے. غیرت کے نام پر قتل پاکستان بننے سے پہلے کی رسومات ہیں. انگریز سندھ کو فتح کرنے کی خواہش کا بہانہ کاروکاری کے مسئلے کو ہی بناتا ہے. ۱۸۵۷ء میں جنرل چارلس نیپئر نے ایک رپورٹ لکھی جس میں بتایا گیا کہ سندھ کو فتح ہی اس عزم کے ساتھ کیا گیا تھا کہ کاروکاری کا قلع قمع کیا جا سکے مگر کاروکاری کی وارداتیں کم نہ ہوئیں بلکہ اچانک خواتین کی خودکشی کی وارداتیں بڑھنے لگیں. عورتوں کا گلہ دبا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر پھندہ ڈال کر خودکشی ظاہر کی جاتی ہے. حقیقت جاننے کے بعد جنرل چارلس نیپئر نے یہ احکامات جاری کیے کہ جس گاؤں میں کوئی عورت پر اسرار حالات میں خودکشی کر کے مردہ پائی گئی وہاں پورے گاؤں کو سزا دی جائے گی. جنرل چارلس نیپئر نے جو کچھ لکھا ہے حقیقت اس سے مختلف ہے. دراصل کارو کاری کی رسم کو تقویت پہنچانے میں انگریزوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے. وہ جہاں بھی جاتے وہاں کے حالات، واقعات اور رسم و رواج کا بغور مطالعہ ومشاہدہ کرتے اور DIVIDE AND RULE کی حکمت عملی انجام دیتے. بلوچستان اور سندھ کے لوگ عزت وغیرت پر بہت جلد مشتعل ہو جاتے اور ایک دوسرے کے خلاف تلواریں نکال لیا کرتے. ان کی اس کمزوری کا انگریزوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا. لوگوں کے مرنے مارنے اور عورت کے کاری ہونے کے بعد آخر میں صلح کروا دی جاتی، یوں قبائل غیرت کے نام پر قتل کے عادی ہوتے چلے گئے اور یہ قبیح رسم پختہ ہوتی چلی گئی۔'' (۱)

قارئینِ کرام! تہذیب وثقافت کے اس جدید دور میں بھی انسانیت کی قاتل اس جماعت کے متعلق آپ نے مطالعہ فرمایا جس نے اسلامی غیرت کو چھوڑ کر غیر انسانی غیرت کو اپنا رکھا ہے اور مسلم خواتین کو ظالمانہ طور پر غیرت کے نام پر قتل کر رہی ہے؛ حالاں کہ اسلامی غیرت کا اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے.

اس لیے ضروری ہے کہ اس غیرتِ مذمومہ کو مسلم سماج سے ختم کیا جائے اور اس کی جگہ وہاں خالص اسلامی غیرت وحمیت کو بحال کیا جائے اسی میں مسلم معاشرے کی عزت وآبرو کے تحفظ کا راز مضمر ہے.

(۱) اردو نیوز، جدہ ۲۵ر دسمبر ۲۰۰۲ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

قارئین کرام! غیرت وحمیت کے فقدان کے سبب مسلم معاشرے میں پھیلی برائیوں وبے حیائیوں کی طرف ہم نے جو نشاندہی کی ہے اور مغربی تہذیب وثقافت کی یلغار سے آپ کو آگاہ کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں، غلط اور اسلام سے متصادم افکار ونظریات کا جو پوسٹ مارٹم کیا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے جن جن قاری بھائی کے ہاتھ میں میری یہ کتاب پہنچے وہ پڑھنے کے بعد اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی ذہن سازی کرتے ہوئے مسلم معاشرے کے نونہالوں کی تعلیم وتربیت میں خالص اسلامی طریقے کو اپنائیں تاکہ آنے والے دنوں میں مسلم معاشرہ خالص اسلامی معاشرہ کہلانے کا مستحق بن سکے اور ساتھ ہی معاشرے میں فقدانِ غیرت کے سبب آئی ہوئی تباہیوں سے خود بچنے اور آنے والی نسلوں کو بچانے کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور اپنی مقدرت بھر مسلم معاشرے میں پھیلی برائیوں اور بے حیائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

ہم یہ بھول جائیں کہ آسمان سے کوئی مسیحا نازل ہوگا جو ہمارے معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ پھیرے گا اور معاشرے میں پھیلی ہوئی بیماریوں کا علاج کرکے ہمارے درد کا مداوا بنے گا؛ نہیں، بلکہ ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ مسئول وذمہ دار، دین اسلام کا داعی ومبلغ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اس لیے جس قدر ممکن ہو سکے اصلاح معاشرہ کے سدھار میں کوشش کریں اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے ساتھ بھرپور تعاون پیش کریں۔ اور ہمیشہ یہ فرمانِ رسول پیشِ نظر رکھیں:

"مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ"۔

"تم میں سے جو کوئی منکر کام دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے ختم کر دے، اگر اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت نہ ہوتو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہوتو کم ازکم دل ہی میں اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمتر درجہ ہے''(۱).

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کا فائدہ عام کرے، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور قیامت کے دن اس کتاب کو ہماری اور ہمارے والدین کی نجات کا ذریعہ بنائے. يَوْمَ لاَ يَنْفَعُ مَالٌ وَلاَ بَنُونَ إلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ.

وسبحانک اللهم وبحمدک، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرک وأتوب إليک.

دعاؤں کا طالب

رضوان اللہ ریاضی

[۲۷/دسمبر۲۰۰۲ء]

(۱) اس کی تخریج ص ۳۲۸ میں گزر چکی ہے.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

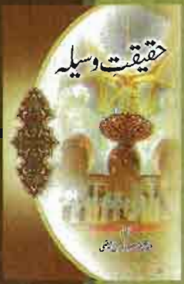

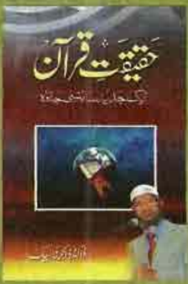

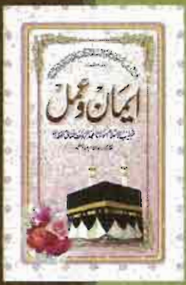

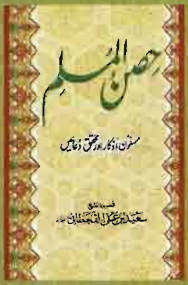

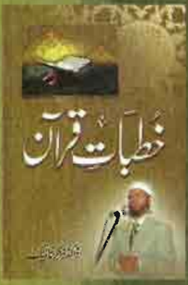

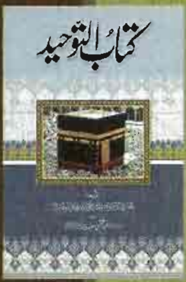

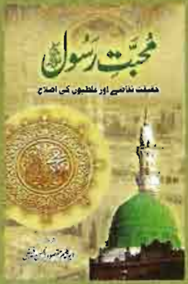

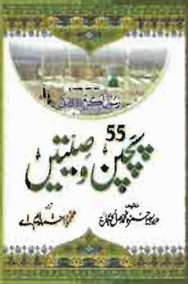

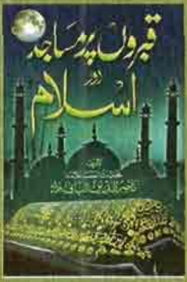

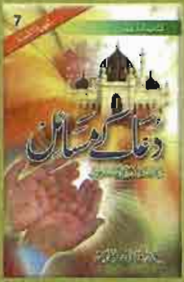

FBD

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

FARID BOOK DEPOT(Pvt.)Ltd.

Corp. Off.: 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi-2

Phones : 011-23289786, 011-23289159 Fax: 011-23279998

E-mail : faridexport@gmail.com - Website : www.faridbook.com

Rs.150/-